وانه لکتٰب عزیز ۝ (القرآن)
عزیز القاری
(قراءتِ سبعہ کا آسان کورس)
استاذ القرا حضرت قاری احمد جمال قادری اعظمی
شیخ القراءۃ والتجوید الجامعۃ الامجدیہ گھوسی مئو (یوپی)
احمد ضیاء اشرفی
قراءت اکیڈمی خیریہ روڈ، مداپور گھوسی مئو یوپی (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ (القرآن)
عَزِیْزُ الْقَارِی
(قرأتِ سبعہ کا آسان کورس)
مُرتّب
استاذ القراء حضرت قاری احمد جمال قادری اعظمی
شیخ القرأۃ والتجوید الجامعۃ الامجدیہ، گھوسی مئو (یوپی)
باہتمام
محسن قوم وملت عالی جناب الحاج مختار صفی (عرف مسٹر صاحب)
بانی ومہتمم مرکزی دار القرأت، ذاکر نگر، شہر جمشید پور
ناشر
احمد ضیاء اشرفی
قرأت اکیڈمی خیریہ روڈ، مداپور گھوسی مئو، یوپی (انڈیا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ (القرء ان)

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْءَ انَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وا ما تَیَسَّرَ مِنْہُ (الحدیث)

عَزِیْزُ الْقَارِیْ

قراءت سبعہ کا آسان کورس

(اصول۔فروش۔اجرائے قراءت سبعہ۔جمع وقفی)

مرتب

استاذ القراء حضرت قاری احمد جمال قادری اعظمی شیخ القراءت والتجوید

الجامعۃ الامجدیہ گھوسی مئو (یو۔پی)

باھتمام

محسن قوم وملت عالیجناب الحاج مختار صفی (عرف مسٹر صاحب)

بانی ومہتمم مرکزی دار القراءت ذاکر نگر شہر جمشید پور

ناشر

احمد ضیاء اشرفی قراءت اکیڈمی خیریہ روڈ مداپور گھوسی ضلع مئو (یو پی) انڈیا

Mob.9936680707

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب — **عزیز القاری**

نام مرتب — استاذ القراء حضرت قاری مقری احمد جمال قادری عزیزی مصباحی

باہتمام — محسن قوم وملت عالیجناب الحاج مختار صفی (عرف مسٹر صاحب)

بانی ومہتمم مرکزی دار القراءت ذاکرنگر شہر جمشید پور

بحسن سعی — قاری محمد عیسیٰ گجراتی وقاری محمد محبوب راجستھانی

پروف ریڈنگ — قاری انور علی امجدی گھوسی۔قاری خوشنواز خان گھوسی

کمپوزنگ — دانش کمپیوٹر سینٹر بڑا گاؤں (امجدی روڈ) گھوسی، مئو

قیمت — 300/=

﴿ناشر﴾

احمد ضیاء اشرفی قراءت اکیڈمی مداپور خیریہ روڈ گھوسی مئو

Mob.9936680707

﴿المنسوب﴾

امام الفقہاء سیدنا حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان (مصنف بہار شریعت)

امام العلماء جلالت العلم حضور سیدی استاذی مرشدی حافظ ملت علیہ الرحمہ والرضوان مرادآبادی

بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

امام القراء سیدی استاذی قاری مقری ابن ضیاء محب الدین احمد علیہ الرحمہ والرضوان الہ آبادی

مصنف کتب کثیرہ فن علم قراءت وتجوید ووقف ورسم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہ علیہ وسلم

خَیْرُ کُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْءَ انَ وَعَلَّمَہٗ . اِنَّ اَفْضَلَکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْءَ انَ وَعَلَّمَہٗ (الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مقدس سیکھے سکھائے

افضلیت تم میں سے اس شخص کو حاصل ہے جو قرآن مقدس سیکھے سکھائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَا بِ رَبِّکَ (اَلْقُرْءَ ان)

جا مع القراء ت

مع حا شیه

جمال القراء ت

مَا تِنْ فخرالقراء حضرت علامه قاری احمد ضیاء صاحب ازهری علیه الرحمه

مُحَشِّی استاذ القراء حضرت مو لانا قاری احمد جمال صاحب قادری اعظمی

شیخ التجوید و القراء ت

جا معه امجدیه. گھوسی. مئو. یو، پی

بانی

دارالعلوم امام عا صم مدینه جا مع مسجد حسین پور

گھوسی۔ مئو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمدُہٗ وَ نُصَلِّیْ علیٰ رَسُو له الْکریمْ

اما بعد[۲] قاری[۳] مقری[۵] کیلئے جس طرح علم تجوید[۱]، علم وقف[۲]، علم رسم[۳] قرآنی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح علم قراءت[۴] کا جاننا بھی ضروری ہے۔ کیوں کہ دراصل قاری ہونا اسی علم کے جاننے پر موقوف ہے چنانچہ بلا علم قراءت حاصل کئے کوئی شخص مکمل قاری نہیں ہوسکتا۔ اور علم قراءت کی مستقلاً دوحیثیت ہیں ایک قراءت سبعہ دوسرے قراءت عشرہ لیکن چوں کہ کبھی روایت پر بھی قراءت کا اطلاق ہوتا ہے اس وجہ سے تحصیل قراءت کے تین درجے ہیں چنانچہ قاری کی تکمیل انہیں درجات کے مطابق ہوتی ہے۔

جمال القراءت (حاشیہ جامع القراءت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی سبعة احرف قرءٰناً عظیما علیٰ حبیبه المصطفیٰ والصّلوة والسلام علیٰ نبیه المجتبیٰ وعلیٰ الِه واصحابه وائمة القُرآء

۱ مصنف صاحب نے جامع القراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع فرمایا اسکی دووجہیں ہیں ایک یہ کہ قرآن عظیم کی ابتداء بھی بسم اللہ سے ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حدیث مقدس میں ہے کہ جب کوئی کتاب لکھنی شروع کی جائے تو سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا چاہئے۔ حدیث مقدس یہ ہے اول ما کتب القلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یعنی جب تم لوگ کتاب لکھو تو شروع میں بسم اللہ لکھا کرو ایک حدیث مقدس یہ ہے۔ کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم فھو اقطع ہر نیک کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ کام پورا نہیں ہوتا بلکہ ناقص رہ جاتا ہے۔ صاحب جامع القراءت نے قرآن عظیم اور اسی حدیث مقدس کی اتباع کرتے ہوئے بسم اللہ کو سب سے پہلے تحریر فرمایا۔

۲ مصنف نے بسم اللہ کے بعد حمد وصلوٰۃ تحریر فرمایا قرآن عظیم کی اتباع کرتے ہوئے۔ اور حدیث مقدس میں یہ بھی ہے کل امر ذی بال لم یبدأ بحمد اللہ والصلوٰة علی فھوا قطع اب چوں کہ حدیث بسم اللہ وحمد وصلوٰۃ تینوں ابتدا کیلئے ثابت ہیں اس وجہ سے اسکی تطبیق علماء عظام اس طور پر دیتے ہیں کہ روایت بسم اللہ میں ابتدائے حقیقی حمد وصلوٰۃ میں ابتدائے اضافی یا عرفی مراد ہے۔ یا دونوں جگہ ابتدائے عرفی ہے۔ اب دونوں روایتوں میں جو بظاہر تعارض ہورہا تھا وہ رفع ہوگیا۔ ابتدائے حقیقی جو سب سے مقدم ہو۔ ابتدائے اضافی جو بعض سے مقدم اور بعض سے مؤخر ہو۔ ابتدائے عرفی جو مقصود سے مقدم ہو۔

۳ بعد بسم اللہ وحمد وصلوٰۃ کے مصنف صاحب یہاں سے کتاب کی ابتداء فرمارہے ہیں۔

۴ قرآن عظیم کو تجوید واوقاف کی رعایت سے پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔

۵ ترتیل واختلاف قراءت پڑھانے والے کو کہتے ہیں۔ بقیہ صفحہ نمبر ۴ پر

پہلا درجہ قراءت حفص ۔ دوسرا درجہ قراءت سبعہ ۔ تیسرا درجہ قراءت عشرہ

قراءت حفص کی حیثیت اگر چہ ایک روایت کی ہے لیکن چوں کہ اس روایت کے مطابق صحیح کلام اللہ پڑھنے پڑھانے کی اجازت اور سندِ فراغت دی جاتی ہے اس وجہ سے قراء نے اس کو پہلے درجہ میں رکھا ہے چونکہ اس سے پورے علم قراءت کا علم نہیں ہوتا اس وجہ سے قراءت حفص کے فارغین کو علم قراءت بھی جاننا چاہیئے ۔ تاکہ پورے اختلاف قرأت کا علم حاصل ہونے پر مکمل قاری ہو جائے ۔ دراصل علوم قرآنیہ میں سے علم قراءت ہی ایسا علم ہے کہ بلا اس کے علم تفسیر بھی مکمل نہیں ہوسکتا چنانچہ ایسے علماء بھی ہیں کہ بلا حصول علم قراءت کے تفسیر پڑھاتے ہیں ۔ لیکن بلا اختلاف قراءت بتائے انکی تفسیر کامل نہیں ہوتی ۔

بقیہ صفحہ ۳ کا ۶ علم تجوید ایسے قواعد (مخارج وصفات لازمہ وعارضہ) کے جاننے کو کہتے ہیں جن سے حروف قرآنیہ کی صحت ہوتی ہے۔

۷ علم وقف ایسے علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے محل وقف (وقف کرنے کی جگہ) کیفیت وقف (کس طرح وقف کیا جاتا ہے) کے قواعد سمجھ سکیں۔

۸ علم رسم ایسے علم کو کہتے ہیں جسکے ذریعہ قرآن عظیم کی لکھاوٹ کا حال معلوم ہوسکے۔

۹ علم قراءت ایسے علم کو کہتے ہیں جسکے ذریعہ قراء وروا ة وطرق کیلیئے قرآن عظیم کے اختلافی کلمات پڑھ سکیں۔

فائدہ ۔ ان چار علمونکے جاننے والے کو قاری کہتے ہیں ۔ (علم تجوید، علم وقف، علم رسم، علم قراءت)

۱ قراءت حفص علیہ الرحمۃ اصل میں ایک روایت ہے ۔ کیوں کہ امام حفص علیہ الرحمہ امام عاصم علیہ الرحمہ کے ایک راوی ہیں (دوسرے راوی امام شعبہ علیہ الرحمہ ہیں) امام عاصم علیہ الرحمہ قراء سبعہ میں میں سے پانچویں امام ہیں ۔ امام حفص علیہ الرحمہ انہیں سے روایت کرتے ہیں ۔ چونکہ انکی روایت اکثر ممالک میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے ۔ انکی روایت پر کثرت عمل کی وجہ سے انکو قراء کے درجے میں رکھدیا گیا ۔ اس لئے انکی روایت ہی کو قراءت کہنے لگے ۔ ان کی روایت ہی کی تکمیل پر سند فراغت دی جانے لگی ۔ عوام وخواص انھیں فارغ شدہ کو قاری کہنے لگے حالانکہ اصطلاحی قاری وہی ہوسکتا ہے جو چاروں علموں پر عبور رکھے ۔ (علم تجوید، علم وقف، علم رسم عثمانی، علم قراءت یعنی اختلاف قراءت)

۲ ساتوں اماموں کیلئے اختلاف قراءت کے ساتھ قرآن عظیم پڑھنے کو کہتے ہیں ۔ وہ ساتوں اماموں کے اسماء یہ ہیں ۔ امام نافع مدنی ۔ امام ابن کثیر مکی ۔ امام ابوعمرو بصری ۔ امام ابن عامر شامی ۔ امام عاصم کوفی ۔ امام حمزہ کوفی ۔ امام کسائی کوفی ۔ ہر ایک کے دو دو راوی ہیں ۔ اور ہر راوی کے طریق ہیں مصنف نے آگے چل کر اماموں اور راویوں کے حالات کو تفصیل سے تحریر فرمادیا ہے۔

۳ قراءت عشرہ میں تین اماموں کا اضافہ ہوتا ہے ۔ امام جعفر مدنی ۔ امام یعقوب حضرمی ۔ امام خلف بزار یہ خلف وہی ہیں جو امام حمزہ کے پہلے راوی ہیں ۔ ان کے بھی دو راوی ہیں امام جعفر کے دو راوی امام عیسیٰ امام جماز امام یعقوب حضرمی کے دو راوی رُویس اور روح ۔ امام خلف بزار کے دو راوی ۔ اسحاق اور ادریس ۔ ان تینوں اماموں کے اختلاف قراءت کو ساتوں اماموں کے ساتھ ملا کر پڑھنے کو عشرۂ کبیر کہتے ہیں جو کتاب طیبہ سے ہے ۔ ان تینوں اماموں کے اختلاف قراءت کو قراء سبعہ سے الگ کر کے پڑھنے کو عشرۂ صغیر کہتے ہیں جو کتاب درہ سے ہے ۔ جو قراءت

بلکہ جس مقام پر اختلاف قراءت کا تذکرہ آجاتا ہے تو وہ سکوت کر جاتے ہیں[۱]۔ لہٰذا عالم وفارغ ہونے والے طلباء کو اس کی طرف توجہ[۲] کرنی چاہئے۔

جس طرح صحت کلام اللہ کیلئے تجوید واجب[۳] ہے اسی طرح صحت قراءت اور تلاوت کیلئے کسی نہ کسی روایت کی پابندی ضروری[۴] ہے ورنہ کلام اللہ موافق نزول کے نہ پڑھا جاسکے گا نیز اگر کلام اللہ پڑھنے والا کسی ایک روایت کی بھی پابندی نہیں کرتا تو قراء کے نزدیک اس کی قراءت معتبر نہ ہوگی۔ چنانچہ اگر کسی نے ایک روایت کی بھی پابندی نہیں کی اگرچہ کلام اللہ پڑھنے والا بڑا خوش الحان ہو لیکن ایسے کو قاری نہیں کہیں گے عموماً ایسا ہوتا ہے کہ خوش الحانی کے ساتھ کلام اللہ پڑھنے والے کو لوگ قاری کہد یا کرتے ہیں یہ صحیح نہیں[۵]۔

ثلثہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس اعتبار سے اختلاف قراءت کی چار حیثیتیں ہوئیں۔ قراءت حفص۔ قراءت سبعہ۔ قراءت ثلثہ (عشرۂ صغیر) قراءت عشرۂ کبیر۔

۱ مفسرین حضرات بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اسکی ادائیگی کسی ماہر قاری سے معلوم کرلیں۔

۲ بلکہ مفسرین عظام کو بھی اختلاف قراءت کے علم کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ آج کل اکثر علمائے عظام فن تجوید وقراءت سے غفلت برتتے ہیں۔ بلکہ بعض تو ایسے کورے ہوتے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت بلکہ نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ایسے علماء کو تجوید وقراءت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے تاکہ صحیح نماز پڑھ پڑھا سکیں۔ اور قرآن عظیم کے حکم پر و رتـل القـر ء ان تـر تيـلا کے موافق عمل کرسکیں۔ اسکی تفسیر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یوں فرمائی۔ تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف یعنی حرفوں کو صحیح مخارج وصفات (لازمہ وعارضہ) کے ساتھ اور نیز محل وقف اور کیفیت وقف کے ساتھ ادا کرنا۔ قرآن عظیم کا حکم عام ہے چاہے علم ہو یا غیر عالم قاری ہو یا غیر قاری۔ ہر ایک کیلئے عمل کرنا ضروری ہے۔

۳ تجوید کا سیکھنا فرض کفایہ ہے عمل کرنا فرض عین ہے۔

۴ قراءت سبعہ میں سے کسی نہ کسی ایک روایت کی پابندی ضروری ہے۔ پڑھنے والے کو یہ نہ چاہئے کہ امام حفص علیہ الرحمہ کی روایت کو بالالتزام پڑھ رہا تھا پڑھتے پڑھتے امام شعبہ کی روایت پڑھنے لگا۔ یہ جائز نہیں ہے کیوں کہ خلط فی الروایت لازم آئے گا۔

۵ بلکہ قاری وہ ہے جو تجوید، وقف، رسم، قراءت (اختلاف قراءت) وغیرہ پر نظر رکھتے ہوئے قرآن عظیم کی تلاوت کرے۔ خوش آوزی تو امر زائد اور مستحسن ہے۔ تجوید سے خارج ہے۔ مگر تجوید کے ساتھ ساتھ آواز کو مزین کرنا مستحب ومستحسن ہے۔ جیسا کہ حدیث مقدس میں ہے زینوا القرء ان باصواتکم جب تم لوگ قرآن عظیم کی تلاوت کرو تو اپنی آوازوں سے قرآن مقدس کو مزین کرلیا کرو دوسری جگہ یہ بھی ہے زینوا اصواتکم بالقرء ان یعنی مزین کرو اپنی آوازوں کو قرآن مقدس سے بہرحال تجوید مقدم ہے اس کے بعد آواز کو مزین کرنا ہے

اگر چہ بزبان عربی علم قراءت میں التیسیر[1]، شاطبیہ[2]، طیبہ[3] جیسی بلند پایہ کتابیں موجود ہیں اور پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔ لیکن یہ کتابیں طلبا کو علم قراءت میں اتنی مشکل معلوم ہوتی ہیں کہ ابتداءً پڑھنے والے طلبا گھبرا جاتے ہیں اور بعض تو چھوڑ بیٹھتے ہیں[4]۔ لہٰذا ان کی دشواریوں کو دیکھتے ہوئے

خیال ہوا کہ بزبان اردو قراءت سبعہ میں کم از کم اصولِ قراءت بطریق شاطبی ہی میں کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جو اُن کتابوں سے پہلے پڑھائی[5] جا سکے۔

---

[1] التیسیر : قراءت سبعہ میں علامہ دانی علیہ الرحمہ کی (نثر) میں مشہور و معروف کتاب ہے۔ علامہ دانی علیہ الرحمہ چوتھی۔ پانچویں صدی کے قراءت کے امام ہیں۔ آپ کا اسم گرامی ابو عمرو عثمان ابن سعید ہے۔ آپ ۳۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بہت سی کتابیں علم قراءت علم رسم و علم وقف وغیرہ ہم میں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں۔ التیسیر علم قراءت میں۔ المقنع علم رسم میں مشہور ہے آپ کی وفات ۴۴۴ھ میں ہوئی۔

[2] الشـا طبیہ ۔ قراءت سبعہ میں علامہ شاطبی علیہ الرحمہ کی نظم میں مشہور و معروف کتاب ہے۔ آپ چھٹی صدی کے قراءت کے امام ہیں آپ کا اسم گرامی قاسم ابن فیرہ ہے کنیت ابو محمد ہے مگر علامہ شاطبی سے مشہور ہیں آپ ۵۳۸ھ میں اندلس بستی شاطبیہ میں پیدا ہوئے اس وجہ سے آپ کی شہرت علامہ شاطبی علیہ الرحمہ سے ہے۔ آپ نے بھی علامہ دانی کی طرح بہت سی کتابیں علم قرأت و رسم میں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں مشہور کتاب شاطبیہ قصیدۂ لامیہ (اصلی نام حرز الامانی فی وجہ التہانی) علامہ دانی علیہ الرحمہ کی التیسیر سے نظم فرمایا ہے۔ رائیہ علم رسم اور والیہ وغیر ہم ۔ ۲۸ / جمادی الاخریٰ ۵۹۰ہجری میں قاہرہ (مصر) میں آپ کی وفات ہوئی اور قاہرہ ہی میں آپ مدفون ہوئے آج بھی آپ کے مزار مقدس پر لوگ فیض پا رہے ہیں۔

[3] طیّبہ: قراءت عشرہ کبیر میں علامہ جزری علیہ الرحمہ کی نظم میں مشہور و معروف کتاب ہے اور بالکل شاطبیہ کے طرز پر ہے۔ آپ آٹھویں صدی ہجری کے قراءت کے امام ہیں۔ آپ اس فن میں اپنے وقت کے محقق تھے آپ کا اسم گرامی محمد ہے کنیت ابو الخیر لقب شمس الدین ہے۔ ۲۵ / رمضان المبارک شنبہ کی رات میں ۷۵۱ ھجر میں جزیرۂ ابن عمر میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے علامہ جزری سے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ آپ نے علم قرأت وغیرہ میں بہت سی کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں علم قراءت (نظم) میں یہی طیبۃ النشر ہے۔ اس کا پورا نام طیبۃ النشر فی قراءت العشر ہے۔ اور نثر میں النشر فی قراءت العشر ہے۔۔ مقدمۃ الجزریہ علم تجوید میں الابتداء الی معرفۃ فی الوقف والابتدا علم وقف ابتدا میں اور بھی بہت ساری کتابیں ہیں جو دیگر فنون میں تصنیف فرمائی ہیں بیاسی سال کی عمر میں ۵ / ربیع الاول شریف جمعہ کے دن دوپہر کے وقت شیراز میں ۸۳۳ ہجری میں وفات ہوئی اور شیراز ہی میں دار القراء میں مدفون ہوئے۔

[4] اسکا مشاہدہ تو میں نے بھی کیا ہے کیوں کہ کورس روایت حفص علیہ الرحمہ میں ہم بیس ساتھی تھے کورس قراءت سبعہ میں ابتداءً سبھی ساتھی تھے چند دنوں کے بعد اکثر ساتھیوں نے چھوڑ دیا اور قراءت عشرۂ صغیر و کبیر میں سبھی ساتھی چھوڑ بیٹھے میں تنہا رہ گیا تھا

[5] اب مولیٰ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کا لاکھوں لاکھ شکر ہے کہ اب تو قرأت سبعہ و عشرہ میں اردو کی کتابیں منظر عام پر بہت سی آگئی ہیں۔ ہندوستان میں قراءت سبعہ کی تعلیم اکثر اداروں میں شروع ہوگئی ہے۔ اس جامعہ نعیمہ سے ہر سال تقریباً ۱۰۔۱۲ طلبا قراءت سبعہ میں فارغ ہوتے ہیں۔

جس سے فن کے طلبا کو سہولت اور مناسبت ہو جائے اور قراءت حفص کے طلبا بھی مستفیض ہو سکیں چنانچہ میں نے قراءت سبعہ کے اصولی اختلافات اور علم قراءت کے ضروری اصطلاحات وشاطبیہ کے رموز وغیرہ لکھ کر مخدومی وابی وشیخی حضرت مولانا قاری ابن[1] ضیاء محب[2] الدین احمد صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کر کے ضروری ہدایات حاصل کیں۔

چنانچہ یہ جو کچھ بھی پیش کر رہا ہوں یہ حضرت ہی کے فیض وکرم کا نتیجہ ہے۔ فَالْحَمْدُ لله علىٰ ذٰلکَ.

چوں کہ اس کتاب میں کل قراء سبعہ کے کل اصولی اختلافات بیان کئے گئے ہیں لہذا اس کتاب کا نام میں نے ''جامع القرا[3]ءت''، رکھا اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت بخشے۔ اور شائقین فن کو اس سے نفع پہونچاوے۔ آمین[4]۔

اگر طلبا کے ذوق وشوق نے وفا کی تو ان شاء اللہ تعالیٰ اجراء قرأت میں ایک مستقل کتاب لکھ کر فرشی[5] اختلافات بھی بیان کروں گا۔ جس سے طلبا کو اجراء کرنے میں سہولت ہو اللہ تعالیٰ ارادہ میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

خا[6]دِمُ القراء

قاری احمد ضیا[7]ء الہ آبادی

مدرس شعبۂ تجوید وقراءت

مدرسہ تجوید الفرقان[8] لکھنؤ یکم مئی ۱۹۶۱ء

---

[1] امام الفن سیدی استاذی علیہ الرحمہ کی کنیت ہے۔

[2] مخدوم القراء ابن ضیاء محب الدین الہ آبادی علیہ الرحمہ۔ فاضل مصنف کے جسمانی وروحانی باپ تھے اور میرے روحانی۔ مخدوم القراء علیہ الرحمہ کے حالات میرے حاشیہ جامع التجوید میں مختصراً تحریر ہیں وہاں نظر فرمالیں۔ تفصیلی حالات جامع الترتیل میں تحریر ہوں گے۔ صبح چار بجے ۱۹۰۴ء ضلع الہ آباد قصبہ نارا میں حضرت پیدا ہوئے۔ ۱۱ر اگست ۱۹۸۲ء ۱۰ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ دھلی میں وفات ہوئی۔ اور دھلی ہی میں مدفون ہوئے۔ فن علم تجوید وقراءت میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں معارف ثلثہ، جامع الوقف، حواشی مرضیہ حاشیہ فوائد مکیہ وغیرہم اور سینکڑوں شاگردوں میں مشہور ومعروف شاگرد یہ ہیں قاری محمد عثمان اعظمی صاحب مصنف مصباح التجوید۔ قاری محمد حسین صاحب مصنف تیسیر المبتدی قاری محمد یحییٰ صاحب اور احقر بھی ۳ سال تک حضرت کی جوتیوں کو سیدھی کرتا رہا۔

[3] یہ نام واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ بقیہ صفحہ ۸ پر

بقیہ صفحہ ۷ کا ؎ دعا ہی کا نتیجہ ہے کہ یہ کتاب قراءت سبعہ میں بیحد مقبول ہوئی ہر ادارے میں داخل نصاب ہے اور الشاطبیہ سے پہلے پڑھائی جاتی ہے

۵ فروشی اختلاف وطریقہ اجراء کی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہی کیوں کہ میرے استاذ بھائی استاذ القراء قاری مقری محمد حسین صاحب اشرفی نے اس فن میں مفصل کتاب تیسیر الطبع فی اجراء السبع جو دوضخیم جلدوں میں تصنیف فرمادی ہے اکثر مدارس میں داخل نصاب ہوگئی ہے۔ اسی وجہ سے برادر معظم حضرت مصنف صاحب نے اب ارادہ ملتوی فرمادیا کہ اب تیسیر الطبع کے بعد فروش و اجراء کی کتاب کی ضرورت باقی نہ رہی۔

۶ یہ جملہ انکسارً التحریر کیا جاتا ہے حالانکہ اس دور میں فاضل مصنف صاحب مخدوم القراء ہیں۔

۷ حضرت علامہ قاری احمد ضیاء صاحب قبلہ ازہری مخدومی شیخی استاذی سیدی قاری ومقری ابن ضیاء محب الدین صاحب علیہ الرحمۃ مصنف معارف ثلثہ تنویر المرآت وغیرہم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد مکرم علیہ الرحمہ سے قراءت عشرہ کبیر کی تکمیل کی اس کے بعد جامع از ہر مصر تشریف لیگئے وہاں تقریباً ۳ سال قیام فرما کر مختلف فنون کی تکمیل فرمائی خصوصاً عربی ادب میں کافی زور دیا۔ وہاں کی واپسی کے بعد مدرسہ تجوید الفرقان محلہ دریائی ٹولہ شہر لکھنؤ میں شعبۂ تجوید وقراءت کے مدرس رہے اسی مدرسہ کے قیام کے دوران جامع القراءت تصنیف فرمائی وہاں سے ہٹنے کے بعد رائے پور کچھ دنوں قیام رہا وہاں کی واپسی کے بعد لکھنؤ تشریف لائے اور اپنا ذاتی مدرسہ قائم فرمایا جو مرکزی دار القراءت کے نام سے مشہور ومعروف ہے اُس وقت یہ مرکزی دار القراءت محلّہ پاٹا نالہ شہر لکھنؤ میں تھا احقر نے بھی دو سال تک تعلیمی دور کے وقت روایت حفص علیہ الرحمۃ اور قراءت سبعہ کی خدمت کی اور ساتھ ہی ساتھ حضرت مصنف صاحب بھی اپنا فیض جاری فرما تے رہے۔ اب اسکے بعد مچھلی محل دار العلوم وارثیہ میں کئی سال منصب شیخ التجوید والقراءت پر فائز رہے۔ اب دس پندرہ یوم کیلئے دار العلوم تنویر الا سلام قصبہ امرڈوبھا ضلع بستی، یوپی کے ناظم اعلیٰ نے کوشش کر کے حضرت مصنف کو شعبۂ تجوید وقراءت کے فروغ کے لئے راضی کر لیا اب حضرت کا فیض دس پندرہ یوم امرڈوبھا پندرہ بیس یوم مرکزی دار القراءت لکھنؤ میں جاری ہے۔ اپنے والد معظم علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر تجوید وقرأت کے فرو غ میں دل وجان سے لگے ہوئے ہیں۔ اسی فن سے زیادہ دلچسپی ہے۔ مولا تبارک وتعالیٰ جلّ شانہ برادر معظم کو علم وعمل میں ترقی عطا فرمائے۔ ان کا سایہ ہملوگوں کے اوپر تا قیامت باقی رکھے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ سیّد الْمُرْ سَلِینْ عَلَیْہ التحیۃ و التسلیم

۸ یہ وہی مدرسہ ہے جسمیں امام الفن محقق تجوید وقرأت حضور قاری محب الدین احمد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان عرصۂ دراز تک شیخ التجوید والقرأت تھے۔ احقر نے اسی مدرسہ میں (حضور ہی کی خدمت میں) تین سال رہ کر قراءت عشرہ کبیر کی تکمیل کی۔ اور حضور ہی سے دعاء لیتا رہا۔ یہ حضور ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ تجوید وقراءت کی خدمت میں لگا ہوا ہوں نہیں تو اس لائق کہاں تھا۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہ حضور کے روحانی فیض کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ سید المر سلین علیہ التحیۃ وا لتسلیم۔

قا ل جبریل علیہ السلام للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ یَاْ مُرُکَ اَنْ تَقَرَّ أُ اُمَّتُکَ الْقُرْءَ انَ عَلیٰ سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاَیُّ مَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَیْہِ فَقَدْ اَصَا بُوْا (الحدیث)

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت قرآن سات طریقوں سے پڑھے تو جسطریقے پر آپ کی امت قرآن پڑھے گی صحیح ودرست ہوگا۔

﴾پہلی فصل﴿

علم قراءت کی تعریف واصطلاحات وغیرہ

بموجب[1] حدیث[2] شریف اُنزِلَ الْقراٰنُ عَلیٰ سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ[3] حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر مختلف طریقوں اور کیفیتوں کے ساتھ قرآن مجید نازل ہوا جو قراء سبعہ اور قراء عشرہ سے ہم تک پہونچا ہے ان سب کی قراءت جاننے کو علم قراءت کہتے ہیں۔

پہلی فصل

[1] بمعنی موافق [2] امام بخاری علیہ الرحمہ نے بخاری شریف میں وامام مسلم علیہ الرحمہ نے اپنی مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ نے قرآن عظیم کو سات حروف میں نازل کیا۔ حدیث مذکورہ کئی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی گئی جن میں حضرت سیدنا عمر ابن خطاب وسیدنا عثمان بن عوف وسیدنا ابی بن کعب وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی بھی ہیں یہاں تک کہ ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسند کبیر میں فرمایا ہے کہ سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہوکر خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں اس شخص کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ان ھٰذا القران انزل علی سبعۃ احرف چنانچہ ہر جانب سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کی تعداد کوئی گن نہیں سکتا تھا ہر شخص کہتا تھا کہ میں نے اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا کہ میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے ابوعبیدہ اور ان کے علاوہ دوسرے حفاظ حدیث نے کہا ہے کہ یہ حدیث احادیث متواترہ میں سے ہے اس پر قراء متقدمین ومتاخرین نے بہت سی کتابیں تصنیف وتالیف فرمائی ہیں۔ محقق فن حضرت سیدنا جزری علیہ الرحمہ نے النشر میں بہت تفصیل سے اس حدیث کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

[3] سبعہ احرف میں علمائے عظام کے مختلف اقوال ہیں جنکی تعداد تقریباً چالیس تک پہونچتی ہے ان میں زیادہ تر خلط ملط ہیں اور بہت سے اقوال غیر صحیح ہیں جنکی تفصیل اور بیان کی اس حاشیہ میں گنجائش نہیں ہے (جن کو تفصیل دیکھنی ہو تو النشر وغیرہ میں دیکھ لیں) محقق فن حضرت علامہ جزری جو آٹھویں صدی کے امام ہیں جنکے حالات پیچھے گذر چکے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بہت مشکل سمجھتا تھا اور غور وفکر کرتا تھا میرے غور وفکر کا سلسلہ تقریباً تیس سال سے زیادہ تک جاری رہا یہاں تک کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ نے اس مشکل کو حل فرمادیا ان شاء اللہ تعالیٰ اس حل کا درست ہونا ممکن ہے اسکی کیفیت اس طرح ہوئی کہ میں نے تمام قراءتوں کی چھان بین کی، صحیح، شاذ، ضعیف، منکر، سب ہی کو دیکھ ڈالا تو ان کا اختلاف سات طریقوں تک پہونچا۔ پہلا۔ یہ اختلاف حرکات میں ہو۔ معنی اور صورت میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ جیسے اَلْبُخْلُ۔ اَلْبَخَلُ یَحْسَبُ۔ یَحْسِبُ وغیرہ۔ دوسرا۔ حرکات کی تبدیلی سے صرف معنی کی تبدیلی ہو صورت کی تبدیلی نہ ہو جیسے وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ۔ اَمَۃٍ تیسرا حرف کی تبدیلی سے صرف معنی کہ تبدیلی ہو۔ صورت کی تبدیلی نہ ہو جیسے تَبْلُوْا سے تَتْلُوْا۔ فَتَبَیَّنُوْا سے فَتَثَبَّتُوْا۔ چوتھا صورت کی تبدیلی سے معنی کی تبدیلی نہ ہو جیسے الصراط سے السراط۔ بصطۃ سے بسطۃ۔ پانچواں معنی اور صورت دونوں کی تبدیلی ہو بقیہ صفحہ ۱۰ پر

علم قراءات اگرچہ مستحب ہے لیکن اگر فقدان کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسکا حاصل کرنا واجب ہے بلکہ فرض کفایہ کہا گیا ہے۔

قراءات سبعہ کے تواتر میں کسی کا اختلاف نہیں لہٰذا اسکے متواتر ہونے میں کسی کو شک نہ کرنا چاہئے اسکا انکار واستہزا موجب کفر ہے کیوں کہ قراءات سبعہ میں جس کسی قرأت وروایت کے ساتھ پڑھا جائے وہ قرآن ہے اسی وجہ سے قراءات سبعہ میں کسی ایک روایت میں قرآن مجید نماز میں پڑھنے سے بلا تکلف نماز ہو جاتی ہے

قراءات ثلٰثہ کے تواتر میں اگرچہ بعض نے اختلاف کیا ہے لیکن قول اصح یہی ہے کہ یہ بھی متواترہ ہے اس بنا پر قراءات ثلٰثہ میں سے بھی کسی ایک روایت کے موافق نماز میں پڑھا گیا تو نماز صحیح ہوگی، قراءات سبعہ کے ساتھ قراءات ثلٰثہ ادا کرنے کو قراءات عشرہ کہتے ہیں۔ یہ اگر بطریق شاطبی[۱] ودرّہ ہے تو عشرۂ صغیر کہیں گے اور اگر بطریق طیّبہ ہے تو عشرۂ کبیر کہیں گے۔

قراءات سبعہ کی تکمیل کے بعد طلباء میں بفضلہٖ تعالیٰ اتنی صلاحیت ہو جاتی ہے کہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں کتاب دُرّہ پڑھ کر کم از کم عشرۂ صغیر کی تکمیل بخوبی کر سکتے ہیں مگر افسوس اپنی عدم توجہی کی بدولت وہ ایک بڑی دولت اور فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔ اس زمانے میں جب کی قراءات عشرہ کا فقدان ہو رہا ہے قراءات سبعہ کے ساتھ قراءات ثلٰثہ کی تکمیل از بر ضروری ہے۔

بقیہ صفحہ ۹ کا۔ جیسے اشد منکم سے اشدمنھم۔ لایَاْتَلِ سے لَا یَتَاَلَّ چھٹا کلمہ کے تقدیم وتاخیر کا اختلاف ہو جیسے و قتلوا وقاتلوا سے وقاتلوا و قتلوا۔ ساتواں۔ کسی حرف کی کمی وزیادتی میں اختلاف ہو۔ جیسے وَعَدْ نا سے وٰعدنا۔ چالیس اقوال میں سے قراء اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں بعض سات احکام مراد لیتے ہیں۔ ناسخ۔ منسوخ۔ حلال۔ حرام۔ محکم۔ متشابہ۔ امثال۔ بعض نے یہ بھی کہا کہ کلمے میں سات سے زیادہ اختلافات نہیں ہو سکتے جیسے اَرْجِئْہُ میں چھ قراءتیں ہیں اَمَّنْ لَّا یَھِدِّیْ میں بھی ایسے ہی کسی کلمے میں چار اختلاف ہیں علیٰ ھذا القیاس یہ قول بہتر نہیں کیوں کہ ایسے کلمات بہت کم ہیں جسمیں پانچ سات کا اختلاف ہو۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کلمے سات وجہوں سے زیادہ نہیں نکل سکتے ہیں۔ پہلی وجہ۔ اختلاف اسماء کا مفرد تثنیہ۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث وغیرہم۔ دوسری وجہ۔ اختلاف افعال کی گردانیں۔ ماضی۔ مضارع وغیرہ۔ تیسری وجہ۔ اعراب کی تبدیلی۔ کلماتُ۔ کلماتٍ۔ چوتھی وجہ۔ زیادتی وکمی۔ وَعَدْنَا۔ وٰعَدْنَا۔ پانچویں وجہ۔ تقدیم وتاخیر جیسے وَقتلوا وقاتلوا سے وقاتلوا وقتلوا۔ چھٹی وجہ۔ ابدال۔ فتبینوا سے فتثبتوا۔ ساتویں وجہ۔ اختلاف لغات۔ فتح امالہ وغیرہ۔ مگر سب اقوال سے بہتر وعمدہ وہی قول ہے جسکو تفصیل سے اُوپر ذکر کیا اُسی پہلے ہی کو اکثر علماء وقراء نے ترجیح دی ہے۔

مصحف عثمانی غیر معرب وغیر منقوط تھا فتبینوا۔ فتثبتوا کی صورت یکساں ہے صرف نقطہ کا فرق ہے ۱۲ جمال القادری

[۱] شاطبی ذرہ کتاب کے نام ہیں۔ شاطبی قراءات سبعہ میں علامہ شاطبی علیہ الرحمہ کی۔ درہ، طیبہ علامہ جزری کی ہے

قراءت عشرہ کے کل قراء جن سے قراءت ہم تک پہونچی ہے ان کو امام کہتے ہیں اور جو مسائل[1] ان کی طرف منسوب ہوں ان کو قرأت کہتے ہیں اور جو ان ائمہ سے روایت کرتے ہیں ان کو راوی کہتے ہیں اور جو مسائل[2] ان راویوں کی طرف منسوب ہوں ان کو روایت کہتے ہیں اور جو ان راویوں سے روایت کرتے ہیں انکو طریق کہتے ہیں اور جو مسائل ان طرق[3] کی طرف منسوب ہوں ان کو وجہ کہتے ہیں ۔اور جن سے قراءت حاصل کرے انکو شیخ کہتے ہیں اور جن کیفیتوں کے ساتھ قراءت ادا کی جائے ان کیفیتوں کو ادا کہتے ہیں لہذا یہ ادا کسی نہ کسی وجہ اور روایت وقراءت کے ضرور موافق ہوگی ورنہ ادا ہی غیر معتبر ہوگی ۔

اس زمانے میں کل قراءت خواہ سبعہ ہوں یا عشرہ تمام ممالک میں صرف دو ہی طریق سے پڑھی پڑھائی جاتی ہیں ایک طریق شاطبی دوئم جزری ۔طریق شاطبی[4] زیادہ مشہور ہے اور طریق جزری وہ ہے جو کتاب طیبہ سے حاصل ہو اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے قراء کے اکثر وبیشتر طرق کا علم ہو جاتا ہے طیبہ پڑھنے پر اساتذہ دیگر طرق سے پڑھنے کی بھی اجازت دیدیتے ہیں بہر حال ہر قراءت و روایت کے تحفظ کیلئے کسی نہ کسی طریق کا التزام ضروری ہے

---

[1] یعنی جس کلمہ کا اختلاف ان ساتوں قاریوں میں سے کسی قاری کی طرف منسوب ہو۔

[2] یعنی جس کلمہ کا اختلاف ان چودہ راویوں میں سے کسی راوی کی طرف منسوب ہو۔

[3] یعنی کلمہ کا اختلاف ان راویوں کے نچلے طبقوں میں سے کسی طریق کی طرف منسوب ہو۔

فائدہ۔مثلاً جو اس وقت ہندوستان واکثر ممالک میں قراءت رائج ہے وہ سیدنا امام عاصم علیہ الرحمہ کی قراءت ہے سیدنا امام حفص علیہ الرحمہ کی روایت اور سیدنا شاطبی علیہ الرحمہ کے طریق سے ہے ۔سیدنا امام حفص علیہ الرحمہ سیدنا امام عاصم علیہ الرحمہ سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں سیدنا امام شاطبی علیہ الرحمہ سیدنا امام حفص علیہ الرحمہ سے بالواسطہ روایت کرتے ہیں اسی طرح ہر امام وراوی وطریق کو قیاس کرلیں کہیں بالواسطہ کریں گے کہیں بلا واسطہ۔

نوٹ۔امام کے جن شاگردوں سے روایت شائع ہو چاہے بلا واسطہ شاگرد ہوں یا بالواسطہ ان کو راوی کہتے ہیں راوی کے جن شاگردوں سے روایت شائع ہو چاہے بلا واسطہ یا بالواسطہ اسکو طریق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔

[4] جو کتاب شاطبیہ سے حاصل ہو۔

قواعد اجراء۔اگر کل قراء ورواۃ[1] کے اختلافات میں کلام اللّٰہ من اولہ الیٰ اٰخرہٖ پڑھاجائے جس سے ہر اختلاف کی ادا زبان پر جاری ہو جائے اور خود پڑھ کر اپنے شیخ[2] کو سنادے تو اسکو اجراء کہتے ہیں۔اجراء کرنے کرانے کی دو صورتیں ہیں ایک بطور قراءت منفردہ۔دوسرے بطور جمع کہیں گے۔

۱۔اگر ہر امام کی ہر ایک روایت کو الگ الگ علی الترتیب پڑھا جائے اگر چہ کسی وجہ میں رواۃ کا اتحاد ہو تو اس کو قراءت منفردہ کہتے ہیں۔

۲۔اگر جمیع قراء و جمیع رواۃ کے اختلافات کو جمع کر کے پڑھا جائے تو اسکو جمع الجمع کہتے ہیں۔

فائدہ۔جمع الجمع میں اگر کسی کیلئے مبداء[3] سے موقف[4] تک عبارت موافق قراءت ہو تو اسکو شریک اور مُندَرِج[5] قراءت کہا جائے گا۔لہذا شریک ہونے والے قراء ورواۃ میں سے پھر کسی کیلئے نہ پڑھا جائے گا پس عدم شرکت کی صورت میں ہر اختلاف کرنے والے حضرات کیلئے ہر بار پڑھنا ضروری ہے۔جمع الجمع کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) جمع وقفی یعنی ہر اختلاف کرنے والے امام اور راوی کیلئے مبداء سے موقف تک ہر بار پڑھنا اسکو جمع وقفی کہتے ہیں۔

فائدہ۔جمع وقفی اور قراءت منفردہ میں فرق یہ ہے کہ جمع وقفی میں جن حضرات کی قراءت بوجہ شرکت اور موافقت پڑھی ہوئی قراءت میں مُندَرِج ہو جائے گی ان کیلئے دوبارہ نہ پڑھا جائیگا اور قراءت منفردہ میں باوجود موافقت اور اتحاد قراءت سے کوئی قراءت مندرج نہ سمجھی جائے گی لہذا باوجود اتحاد قراءت کے قراءت منفردہ میں ہر ایک کے لئے ہر بار پڑھنا ضروری ہے

---

[1] قراء قاری کی جمع رواۃ راوی کی جمع۔ [2] استاذ معظم کو کہتے ہیں۔ [3] جس کلمہ سے پڑھنا شروع کرے۔ [4] جس کلمہ پر ٹھہر جائے۔ [5] یعنی قراءت میں شامل سمجھا جائے گا مثلاً ایاک نعبد و ایاک نستعین اس آیت میں کسی قاری کا اختلاف نہیں تو نافع کے لئے یہ آیت پڑھی گئی سبھی قراء شریک ہو گئے اگر قراء ورواۃ میں سے کسی ایک کا بھی اختلاف ہوگا تو اسکے لئے دوبارہ آیت پڑھنی پڑے گی مثلاً اھدنا الصراط المستقیم قنبل وحمزہ کا اختلاف ہے تو نافع کے بعد قنبل کیلئے قنبل کے بعد امام حمزہ کیلئے دوبارہ وسہ بارہ یہ آیت پڑھنی پڑے گی۔

(ب) جمع عطفی یعنی کسی آیت میں اگر متعدد اختلافی کلمات آئیں تو انکو بتدریج اقرب[1] فالاقرب ادا کیا جائے اس طرح پر کہ جس کلمہ کا اختلاف موقف سے قریب ہو پہلے اس کو ادا کیا جائے پھر جو اختلاف اس سے پہلے ہو اس کو ذریعہء عطف ادا کیا جائے بشرطیکہ ماقبل کی عبارت موافق قراءت ہو اسی طرح ہر اختلاف کرنے والے حضرات کیلئے یکے بعد دیگرے ذریعۂ عطف جملہ کلمات کے اختلاف جملہ قراء کیلئے ادا کرے اسی وجہ سے اقرب فالاقرب کو جمع عطفی بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ جو حضرات جمع عطفی میں مندرج اور شریک ہوتے جائیں ان کیلئے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

فائدہ۔ محل مختلف میں ترتیب اقرب واجب ہے اور محل واحد میں ترتیب رجال واجب ہے

(ج) جمع حرفی یعنی آیت میں ہر پہلے آنے والے کلمۂ مختلفہ کے اختلاف کو ترتیب رجال سے ذریعۂ اعادہ پورا کرنا یہ جمع حرفی ہے۔

فائدہ۔ جمع حرفی میں اعادہ بالوصل سے کوئی وجہ پیدا ہو تو اعادہ بالوقف سے اختلافات کو پورا کرنا چاہئے۔ جمع حرفی میں اصل اعادہ بالوصل ہے مثلاً ۱ منوا کی تثلیث کو اعادہ بالوصل سے ادا کرنے میں مدمنفصل ہو جاتا ہے لہذا ایسے مواقع پر اعادہ بالوقف نہایت ضروری ہے۔

فائدہ۔ جمع حرفی میں اختلاف قراءت ادا کرتے وقت اسکا خیال رکھے کہ جس کلمہ کا اختلاف کسی دوسرے کلمہ کے پڑھنے پر موقوف ہے جسکو خلف مرتب کہتے ہیں تو ایسی صورت میں دوسرے کلمہ کو پڑھتے وقت

---

[1] جس کلمہ کا اختلاف موقوف علیہ کے قریب ہے یا موقوف علیہ سے پڑھا جائے پھر جس کلمہ کا اختلاف اس سے قریب ہو اسکو پڑھا جائے علیٰ ھذا القیاس۔

فائدہ جب کلمہ واحدہ میں متعدد اختلافات ہوں تو اس وقت قراء کی ترتیب ہوگی ورنہ قراءت کی۔ ہر مرتبہ اختلاف قراءت کی آیت کا موقوف علیہ تک پڑھنا ہوگا جیسا کہ صاحب جامع القراءت آگے تفصیل فرما رہے ہیں۔

مرتب کا لحاظ کرنا واجب ہے مثلاً فتلقی ادم میں رفع نصب دونوں ہیں لہذا جس کیلئے ادم کا رفع[1] پڑھے تو اسکے لئے کلمٰتٍ[2] کا نصب پڑھنا ضروری ہے اسی طرح جب ادمَ[3] کا نصب پڑھے تو کلمٰتٌ[4] کا رفع پڑھنا ضروری ہے اسکو خلف مرتب کہتے ہیں لہذا ایسی صورت میں پہلے کلمہ کا اختلاف ترتیب رجال سے نہیں ادا ہو سکتا وقتیکہ خلف مرتب کو ترتیب سے نہ ادا کیا جائے۔

فائدہ۔ یہ خلف جو بیان کیا گیا ہے اصطلاحی نہیں ہے بلکہ بمعنی اختلاف[5] ہے خلف اصطلاحی وہ ہے کہ جس کلمہ میں دو وجہیں ذا اضد مساوی الثبوت ہوں جیسا کہ لفظ فِرقٍ میں خلف[6] ہے اسی کو خلاف بھی کہتے ہیں لہذا مابین قراء یا مابین رواۃ اختلاف ہو تو اس کو خلف اصطلاحی نہ کہیں گے۔

فائدہ۔ اگر مابین رواۃ اختلاف ہوگا تو راوی کا نام آئے گا ورنہ امام کا نام آئے گا۔ خلف کی بلحاظ حکم دو صورتیں ہیں۔ ایک خلف واجب دوئم جائز

۱۔ خلف واجب وہ ہے کہ جس کلمہ کی قراءت پر کل قراء کا اتفاق نہ ہو جیسے میم جمع کے صلہ اور ترک صلہ پر قالون کا اختلاف ہے وغیرہ اس کا حکم یہ ہے جمع الجمع میں کل اختلاف ادا کرنا ضروری ہیں اگر کوئی مختلف فیہ وجہ نہ ادا ہوئی تو جمع الجمع[7] نہ پورا ہوگا۔

۲۔ خلف جائز وہ ہے کہ اختلافی مسائل پر کل قراء کا اتفاق ہو جیسے مد عارض میں مد و قصر اسکا حکم یہ ہے کہ جمع الجمع میں کسی ایک وجہ کا پڑھنا کافی[8] ہے۔

---

[1] پیش [2] دو زیر [3] زبر [4] دو پیش۔

[5] خُلف واجب کہیں گے خُلف اصطلاحی کی تعریف آگے متن میں آرہی ہے۔

[6] خُلف جائز کہتے ہیں۔

[7] بلکہ قراءت و روایت ناقص ہوگی۔

[8] یعنی مدّ عارض میں طول کریں یا توسط یا قصر مگر طول بہتر ہے۔ تینوں وجہوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح فِرْقٍ کی راکو پُر پڑھیں یا باریک دونوں ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ افہام و تفہیم کی صورت میں پڑھ سکتے ہیں۔

(اسمائے قراء مع رواۃ)

نمبر شمار	اسمائے قراء	اسمائے رواۃ	اسمائے رواۃ	کیفیت
۱	نافع مدنی	قالون	ورش	یہ دونوں امام سے بلا واسطہ[۱] روایت کرتے ہیں
۲	ابن کثیر مکی	بزی	قنبل	یہ دونوں بواسطہ[۲] روایت کرتے ہیں
۳	ابوعمرو بصری	دوری	سوسی	یہ دونوں بواسطہ[۳] یحییٰ یزیدی روایت کرتے ہیں
۴	ابن عامر شامی	ہشام	ابن ذکوان	یہ دونوں بواسطہ[۴] روایت کرتے ہیں
۵	عاصم کوفی	شعبہ	حفص	یہ دونوں بلا واسطہ[۵] امام سے روایت کرتے ہیں۔
۶	حمزہ کوفی	خلف	خلاد	یہ دونوں بواسطہ[۶] سلیم روایت کرتے ہیں۔
۷	کسائی کوفی	ابوالحارث	دوری علی	یہ دونوں بلا واسطہ[۷] روایت کرتے ہیں۔
				یہ دوری وہی ہیں جو بصری کے بھی راوی ہیں

نوٹ۔ اسمائے قراء مع رواۃ طلباء کو زبانی یاد کرنا ضروری ہے۔ ۱ امام نافع مدنی اور ان دونوں (قالون۔ ورش) راویوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔ ۲ روایت امام بزی دو واسطوں سے امام مکی تک پہونچتی ہے ایک عکرمہ دوسرے شبلی یعنی آپ نے عکرمہ سے عکرمہ نے شبلی سے شبلی نے امام مکی سے روایت قنبل چار واسطوں سے امام مکی تک پہونچتی ہے ایک ابوالحسن احمد دوسرے ابوالاخریط تیسرے اسماعیل چوتھے شبلی یعنی قنبل نے ابوالحسن احمد سے ابوالحسن احمد نے ابوالاخریط سے ابوالاخریط نے اسمٰعیل سے اسمٰعیل نے شبلی سے شبلی نے امام مکی سے روایت کی۔ ۳ روایت دوری۔ سوسی ایک ہی واسطہ سے امام ابوعمرو بصری تک پہونچتی ہے یعنی ان دونوں کے درمیان صرف یحییٰ یزیدی ہیں۔ یعنی دوری بصری یحییٰ یزیدی سے روایت کرتے ہیں یحییٰ یزیدی ابوعمرو بصری سے اسی طرح سوسی نے بھی روایت کی۔ ۴ روایت ہشام ایک ہی واسطہ سے امام ابن عامر تک پہونچتی ہے یعنی یحییٰ ابن حارث زماری کا واسطہ ہے۔ روایت ابن ذکوان دو واسطوں سے امام ابن عامر تک پہونچتی ہے ایک ایوب بن تمیم دوسرے یحییٰ ابن حارث زماری۔ ۵ امام عاصم اور دونوں راویوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ۶ روایت امام خلف۔ خلاد ایک ہی واسطہ سے امام حمزہ تک پہونچتی ہے یعنی ان دونوں کے درمیان سلیم ہیں خلف نے سلیم سے سلیم نے امام حمزہ سے روایت کی اسی طرح خلاد بھی۔ ۷ ان دونوں راویوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں یہ دونوں بلا واسطہ امام کسائی سے روایت کرتے ہیں

فائدہ۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ قراءت میں امام عاصم علیہ الرحمہ کے شاگرد ہیں امام شافعی علیہ الرحمہ امام ابن کثیر مکی علیہ الرحمہ سے بالواسطہ قراءت نقل کرتے ہیں مگر امام شافعی علیہ الرحمہ کے ماننے والے بھی امام حفص علیہ الرحمہ کے مطابق قرآن پڑھتے پڑھاتے ہیں چونکہ اعراب ونقاط امام حفص علیہ الرحمہ کی قراءت کے موافق ہیں اس وجہ سے اکثر ممالک میں امام حفص علیہ الرحمہ کی روایت رائج ہے۔ امام مالک علیہ الرحمہ قراءت میں امام نافع کے شاگرد ہیں۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ امام عاصم علیہ الرحمہ کی قراءت کو پسند فرماتے تھے۔

﴿دوسری فصل﴾

قراءِ سبعہ[1] اور انکے راویوں کے مختصر حالات

۱۔ سیّدنا امام نافع[2] مدنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۷۰ھ میں مدینہ شریف میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہی میں ۱۶۹ھ میں آپکی وفات ہوئی۔ آپ کا مزار پاک مسجد نبوی کے قریب جنت البقیع ہے۔ آپ جب قراءت فرماتے تھے تو آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی آپ کے تلامذہ میں سے کسی نے آپ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ سے متصل قراءت فرمائی اسی وقت سے یہ خوشبو آتی ہے۔ آپ بلا اختلاف مدینہ منورہ میں قراءت کے امام مانے گئے ہیں اسی طرح آپ رسم قرآنی کے بھی امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابورویم ہے اور والد کا نام عبدالرحمٰن ہے اصلاً آپ اصفہانی ہیں۔

آپ کے پہلے راوی قالون ہیں آپ ۱۲۰ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ میں مدینہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام عیسیٰ ہے اور کنیت ابوموسیٰ ہے آپ کے والد کا نام میناء ہے آپ کی سماعت میں کچھ تکلف تھا مگر قرآن پاک بلا تکلف سنتے تھے۔ بوجہ عمدہ قرأت ہونے کے امام نافع نے آپ کا لقب قالون رکھا۔

دوسرے راوی ورش ہیں آپ مصر میں ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷ھ میں مصر ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام عثمان اور کنیت ابوسعید ہے اور ورش آپ کا لقب ہے محض قراءت حاصل کرنے

۱۔ صاحب جامع القراءت نے مسائل اختلاف قراءت سے پہلے ائمہ قراء و رواۃ کے مقدس حالات سے شروع فرمایا تا کہ اختلاف قراءت و روایت سے پہلے ان کے اماموں کے حالات معلوم ہوسکیں تا کہ اختلاف کلمات قرآنیہ کو سمجھنے اور سمجھانے میں سہولت و آسانی ہو۔

۲۔ سیدنا امام نافع علیہ الرحمہ کی قراءت تین واسطوں سے حضور صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچتی ہے۔ سیدنا امام نافع نے تقریباً ستر تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے قراءت کی تعلیم حاصل کی جن میں سے مشہور استاذ کے نام کو ذکر کر رہا ہوں اس طرح پر کہ امام نافع نے امام جعفر یزید سے امام جعفر نے حضرت سیدنا ابوہریرہ و ابن عباس و عبداللہ ابن عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ان تینوں نے ابی بن کعب سے انھوں نے حضور ﷺ سے۔

کی غرض سے مصر سے مدینہ شریف امام نافع کی خدمت میں آئے تھے۔ آپ کا قد اگر چہ کم تھا مگر رنگ بہت ہی صاف تھا اسی وجہ سے آپ ورش کہے جاتے تھے۔ آپ بہت ہی خوش الحان تھے اور اکثر ترتیل ہی میں قرآن پاک پڑھا کرتے تھے۔ قراءت سے فارغ ہو کر آپ ۱۵۵ھ میں مصر تشریف لے گئے
وہاں لوگوں نے آپ کو مُتَّفِقَۃً طور پر تجوید و قراءت کا امام تسلیم کیا۔

۲۔ سیّدنا امام ابنِ[1] کثیر مکی علیہ الرحمہ

آپ مکہ معظمہ میں ۴۵ھ میں پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں ۱۲۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا ہے آپ تابعین میں سے ہیں۔ علوم نقلیہ میں آپ کا درجہ بہت بلند ہے چنانچہ علاوہ قراءت کے آپ حدیث کے بھی امام ہیں۔ علامہ خلیل نحوی، ابوعمرو بصری امام شافعی جیسے جلیل القدر امام آپ سے قراءت نقل کرتے ہیں آپ مکہ میں عطر کی تجارت کرتے تھے اور عرصہ تک عراق میں بھی رہے لیکن بعد میں مکہ کے قاضی مقرر کردئے گئے یہاں پر بلا اختلاف قراءت کے امام مانے گئے۔

آپ کے پہلے راوی بزی ہیں۔ آپ مکہ میں ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور باختلاف اقوال ۲۴۰ھ یا ۲۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام احمد ہے اور کنیت ابوالحسن ہے اور آپ کے والد کا نام محمد ہے آپ کو بزی اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کے پردادا کی کنیت ابو بزہ تھی آپ چالیس سال تک مکہ کے مسجد الحرام کے مؤذن و امام تھے۔ آپ اپنے زمانہ میں متفقہ شیخ القراء اور شیخ الحدیث تھے حجاز کے اندر آپ سے بہتر کوئی قاری نہیں تھا۔ قرب و جوار کے لوگ اکثر آپ کے پاس قراءت سیکھنے کیلئے آتے تھے۔ امام ابن کثیر مکی کے دوسرے راوی قنبل نے بھی آپ سے کچھ دنوں پڑھا۔ دوسرے راوی قنبل ہیں۔ آپ ۱۹۵ھ میں مکہ میں پیدا ہوئے اور ۲۹۱ھ میں مکہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام محمد ہے اور کنیت ابوعمر ہے اور والد کا نام عبدالرحمٰن ہے قنبل آپ کا لقب ہے اس لئے کہ آپ قبیلۂ قنابلہ سے ہیں۔ مکہ شریف میں اب تک آپ کا خاندان قنابلہ کی طرف منسوب ہے۔ آپ حجاز کے شیخ القراء تھے بہت سے لوگوں نے آپ سے قراءت حاصل کی۔

---

[1] سیدنا امام ابن کثیر مکی علیہ الرحمہ کی قراءت دو واسطوں سے حضور ﷺ تک پہونچتی ہے آپ اپنے مشہور استاذ امام مجاہد سے امام مجاہد نے ابی بن کعب و سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں نے حضور ﷺ سے

۳۔ سیّدنا امام ابوعمرو بصریؒ علیہ الرحمہ

آپ مکہ معظمہ میں ۶۸ھ میں خلیفہ عبدالملک کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۵۴ھ میں بزمانہ خلافت منصور کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی آپ کے والد کا نام العلا بن عمار ہے اسی وجہ سے آپ ابن العلا بھی کہے جاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے تھے آپ کے آباواجداد سب خالص العرب ہیں۔ آپ کو مازنی اس لئے کہتے ہیں کہ قبیلہ مازن سے تعلق تھا۔ قراءت کے علاوہ بہت سے علوم میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ باوجودیکہ آپ قراءت، نحو، لغت کے ماہر تھے لیکن نقل اور وجوہِ مرویہ سے عدول نہیں کرتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے کلام اللہ میں ایک حرف بھی نقل کے بغیر اپنی رائے سے نہیں پڑھا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ ابوعمرو کی قراءت مجھے بیحد پسند ہے بصرہ کے اندر آپ سے بہتر کوئی قاری نہیں تھا ہر شخص بلا اختلاف آپ کو امام تسلیم کرتا تھا۔ لوگ ہمہ وقت آپکی خدمت میں تحصیل علم کے لئے حاضر رہتے تھے آپ بڑے عادل و عابد تھے امور خیر میں مال خرچ کرنے والوں میں سے تھے اور قابلیت میں یکتائے زمانہ تھے۔ آپ سیدنا حضرت خواجہ حسن بصری کے ہمعصر تھے

آپ کے پہلے راوی دوری ہیں۔ آپ ۱۵۰ھ میں اپنے وطن میں پیدا ہوئے اور ۲۴۶ھ میں بمقام سامرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام حفص ہے اور کنیت ابوعمر ہے آپ نابینا تھے۔ بغداد میں ایک موضع دور ہے یہیں کے آپ رہنے والے ہیں اسی وجہ سے آپ دوری کہے جاتے ہیں آپ اپنے زمانے کے بڑے جید عالم تھے۔ آپ نے فن قراءت میں کوئی کتاب بھی لکھی تھی اس کا پتہ نہ چل سکا کہ کیا ہوئی۔

دوسرے راوی سوسی ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا پتہ نہ چل سکا کہ کس سن میں پیدا ہوئے آپ کی وفات ۲۶۱ھ میں بمقام رقہ میں ہوئی یہ مقام ربیعہ کے سرزمین میں دریائے فرات کے کنارے پر واقع ہے وہیں آپ کا قیام تھا۔ آپ کا نام صالح ہے اور کنیت ابوشعیب ہے۔ سوسی کہے جاتے تھے اس لئے کہ آپ کا پیدائشی وطن سوس ہے۔ آپ علامہ یحیٰ یزیدی کے بڑے چہیتے شاگرد تھے۔

۱۔ سیدنا امام ابوعمرو بصری علیہ الرحمہ کی قراءت تین واسطوں سے حضور ﷺ تک پہونچتی ہے آپ نے امام جعفر یزیدی سے انہوں نے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب و ابی بن کعب سے ان دونوں نے حضور ﷺ سے۔

۴۔ سیدنا امام ابن عامر شامی علیہ الرحمہ

آپ دمشق کے موضع جابیہ میں ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور دمشق ہی میں ۱۰ محرم ۱۱۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام عبداللہ ہے آپ کے والد کا نام عامر تھا اس وجہ سے آپ ہمیشہ ابن عامر ہی کہے جاتے تھے آپ کی کنیت ابوعمران ہے۔ آپ ملک شام کے فتح ہونے کے بعد دمشق میں مقیم ہو گئے تھے۔ قرائے سبعہ میں سے بلحاظ زمانہ آپ سب سے مقدم ہیں اسی وجہ سے بعض نے بلحاظ ترتیب رجال ابن عامر کو نافع پر مقدم کیا ہے۔ آپ تابعی ہیں اور خالص العرب ہیں۔ آپ قبیلہ یحصب سے تھے اس لئے آپ یحصبی بھی کہے جاتے تھے۔ آپ دمشق کے قاضی تھے پھر بعد میں امام وخطیب مقرر ہوئے۔ بعض قول کی بنا پر آپ کی عمر ایک سو اسی سال کی تھی۔ باوجودیکہ آپ کا دور صحابہ اور تابعین کا دور تھا لیکن خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز آپ ہی کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔

آپ کے پہلے راوی ہشام ہیں۔ آپ ۱۵۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۵ھ میں دمشق میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ دمشق کے قاضی اور مفتی اور جامع مسجد کے امام وخطیب تھے۔ آپ علم وفضل میں یکتائے روزگار تھے اور عقل ونقل میں وحید العصر تھے۔

دوسرے راوی ابن ذکوان ہیں۔ آپ ۱۰ محرم ۱۷۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۲۴۲ھ میں دمشق میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے دادا کا نام ذکوان تھا اس وجہ سے آپ ابن ذکوان کہے جاتے تھے۔ آپ سے بہت سے محدثین حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ دمشق کے امام بھی رہے ولید بن عتبہ اور ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ میں آپ سے اچھا قرآن پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔

۱۔ سیدنا امام ابن عامر شامی علیہ الرحمہ کی قراءت صرف ایک واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتی ہے۔ یہ خصوصیت آپکو اور سیدنا امام عاصم علیہ الرحمہ کو حاصل ہے۔ آپ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے۔

۵۔ سیدنا امام عاصم[1] کوفی علیہ الرحمہ

آپ تقریباً ۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۷ھ میں کوفہ میں وفات ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوبکر ہے آپ تابعین میں سے ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے آپ ہی سے قراءت حاصل کی اس وجہ سے اور بھی آپ کی قراءت بہت مروج ہوگئی۔ آپ بہت عمدہ لحن سے کلام اللہ پڑھتے تھے جس کی اس وقت کوئی مثال نہ تھی۔ امام احمد بن حنبل آپ کی قراءت بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ علاوہ قراءت کے نحو، لغت، حدیث وفقہ کے امام بھی تھے۔ آپ بڑے عابد وزاہد تھے نماز بکثرت پڑھتے تھے۔ تقریباً پچاس سال کوفہ میں قراءت کے مسند پر متمکن تھے۔ آپ کے پہلے راوی شعبہ ہیں۔ آپ ۹۵ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۲۱/جمادی الاول ۱۹۳ھ میں کوفہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ امام کسائی جیسے ائمہ آپ کے شاگرد ہیں آپ کے حالات میں جو خاص قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً ستر سال تک یاد الٰہی میں مشغول رہے چالیس برس تک آپ نے بستر نہیں لگایا اور نہ آپ نے ان دنوں رات میں زمین سے پیٹھ ٹیکی۔ اپنی زندگی میں چوبیس ہزار کلام اللہ ختم کئے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال سے ہر روز ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ آپ حافظ حدیث بھی تھے۔ ابن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ سنت پر عمل کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی کام خلاف شریعت نہیں کیا۔

دوسرے راوی حفص ہیں۔ آپ ۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۰ھ میں کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوعمر ہے۔ آپ بوجہ قوت حافظہ اور یادداشت کے بڑی فضیلت والے تھے امام ابوحنیفہ کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ آپ کی روایت زیادہ رائج ہونے کی یہی وجہ ہو کہ امام صاحب اور آپ کا تجارت

---

[1] حضرت سیدنا امام عاصم کوفی علیہ الرحمہ کی قراءت صرف ایک ہی واسطہ سے حضور ﷺ تک پہونچتی ہے یعنی آپ نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ وابی بن کعب وعبداللہ ابن مسعود وزید ابن ثابت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے پڑھا ان حضرات عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ سے۔ ایک سلسلہ سے دو واسطوں سے پہونچتا ہے یعنی آپ نے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن حبیب سلمی سے انہوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے۔ اسی سلسلہ کو ترجیح ہے۔

نوٹ ۔ امام عاصم کی پیدائش کا مستقل پتہ نہیں مشہور ہے کہ امام ابن کثیر کے سن کے قریب ہے۔ اس لئے تقریباً تحریر ہے۔

عرصے میں بہت ساتھ رہا۔ تمام ممالک میں آپ ہی کی قراءت مروج ہے۔ آپ کی روایت کو خداداد مقبولیت حاصل ہے حتیٰ کہ کلام اللہ میں اعراب اور نقطے بھی آپ ہی کی روایت کے مطابق ہیں اس آسانی کی وجہ سے ہر شخص آپ ہی کی روایت پڑھتا پڑھاتا ہے

فائدہ۔ پہلے کلام اللہ غیر منقوط اور غیر معرب تھا نصر بن عاصم لیثی نے بحکم حجاج بن یوسف نقطے اور اعراب بڑے اہتمام سے لگائے۔ (کذا فی خزینۃ الاسرار)

۶۔ سیدنا امام حمزہ[۱] کوفی علیہ الرحمہ

آپ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۶ھ میں حلوان میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوعمارہ ہے آپ تابعی ہیں آپ بڑے عابد و زاہد اور صابر و ذاکر اور متقی تھے۔ ابن فضل فرماتے ہیں کہ حمزہ کے باعث بلا دور ہوتی ہے۔ آپ قرآن اور حدیث دونوں کے امام ہوئے آپ خود فرماتے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم سے ایک ہزار حدیثیں سند کے ساتھ روایت کی ہیں۔ پڑھانے کے بعد آپ چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ رات کے اکثر حصہ بیدار رہتے تھے۔ آپ پڑھانے پر تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ امام ابو حنیفہ کا کہنا ہے کہ امام حمزہ فن قرأت میں ہم سب پر فائق تھے۔ کلام اللہ پڑھنے میں ترتیل اختیار فرماتے تھے آپ نے دیگر شیوخ کے علاوہ امام جعفر صادق سے بھی قرآن پڑھا ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور شریک ابن عبداللہ جیسے جلیل القدر امام فقہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں

آپ کے پہلے راوی خلف ہیں آپ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور جمادی الثانی ۲۲۹ھ میں بغداد میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی کنیت ابومحمد ہے اور والد کا نام ہشام بزار ہے اسی وجہ سے آپ خلف بزار بھی کہے جاتے ہیں۔ آپ نے بچپن ہی میں کلام اللہ حفظ کر لیا تھا۔ ایک واقعہ آپ کا بہت مشہور ہے کہ ایک بار کسی عربی لفظ میں کوئی دشواری پیش آئی تو اس کے حل کرنے کے سلسلہ میں اسّی ہزار درہم خرچ کئے تھے بالآخر آپ نے اسکو حل کر کے چھوڑا۔ مسلم اور ابوداؤد وغیرہ نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ کے زہد کا یہ عالم تھا

---

[۱] سیدنا امام حمزہ کوفی علیہ الرحمہ کی قراءت چار واسطوں سے حضور ﷺ تک پہونچتی ہے۔ آپ نے حضرت سلیمان اعمش سے حضرت سلیمان اعمش نے حضرت ابویحییٰ سے حضرت ابویحییٰ نے حضرت ابوشبلی علقمہ سے حضرت ابوشبلی علقمہ نے حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضور ﷺ سے۔

کہ آپ اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قرأت میں ایسی فضیلت عطا فرمائی کہ آپ دسویں قراءت کے امام ہوئے۔

دوسرے راوی خلاد ہیں۔اسکا پتہ نہ چل سکا کہ آپ کس سنہ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات کوفہ میں ۲۲۰ھ میں ہوئی۔آپ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے آپ نہایت ہی ثقہ اور محقق فن تھے۔آپ سلیم کے شاگردوں میں بہت فائق تھے۔ترمذی اور ابن خزیمہ کی صحیح حدیثوں میں سے آپ سے بھی ایک ایک حدیث مروی ہے۔

۷۔سیدنا امام کسائیؒ کوفی علیہ الرحمہ

آپ ۱۱۹ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹ھ میں خراسان جاتے ہوئے موضع انبویہ میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ کا نام علی ہے اور کنیت ابوالحسن ہے آپ ہمیشہ کمبل لپیٹے رہتے تھے اسی وجہ سے امام حمزہ آپ کو کسائی کہا کرتے تھے۔آپ تبع تابعین میں سے ہیں۔آپ علاوہ فن قراءت کے تجوید اور نحو کے بھی جلیل القدر امام ہوئے ہیں۔سیبویہ اور علامہ خلیل نحوی کے آپ ہم عصر تھے۔کتاب النحو آپ کی تصنیفات سے ہے اس کے علاوہ آپ کی اور تصنیفات ہیں۔قراءت سبعہ میں سے ساتویں قراءت آپ پر ختم ہوتی ہے۔

آپ کے پہلے راوی ابوالحارث ہیں۔آپ کے سنہ پیدائش کا پتہ نہیں چلا کہ کس سنہ میں آپ پیدا ہوئے۔آپ نے ۲۴۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔آپ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔آپ کا نام لیث ہے آپ کے والد کا نام خالد ہے۔آپ بڑے ثقہ تھے آپ فن قراءت کے ماہر تھے اور علم نحو سے بھی کافی شغف تھا۔آپ امام کسائی کے بڑے بہترین اور چہیتے شاگردوں میں سے تھے۔

دوسرے راوی دوری ہیں جو ابوعمرو بصری کے بھی راوی ہیں۔آپ ہی کی ایک واحد شخصیت ایسی ہے کہ بیک وقت دو امام سے روایت کرتے ہیں۔مگر احتیاط کا یہ عالم تھا کہ رواۃ میں کہیں خلط نہیں ہونے دیا۔یہ ثقاہت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔آپکی سنہ پیدائش اور وفات وحالات پہلے مذکور ہو چکے ہیں۔

---

[۱] سیدنا امام کسائی کوفی علیہ الرحمہ کی قراءت پانچ واسطوں سے حضور ﷺ تک پہونچتی ہے اسطرح پر کہ آپ نے حضرت سیدنا امام حمزہ سے انہوں نے سلیمان سے سلیمان نے ابویحیٰی سے ابویحیٰی نے ابوشبلی سے ابوشبلی نے حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضور ﷺ سے

﴿ تیسری فصل ﴾

استعاذہ و بسملہ کے احکام

قراءت شروع کرنے سے پہلے کُل قراء کے نزدیک بالاتفاق استعاذہ مستحب ہے[1] اس کے الفاظ اَعَوْ ذُبا للّٰہِ منَ الشیطاَن الرَّجیم ہیں اگر چہ دوسرے لفظوں[1] سے بھی استعاذہ جائز ہے مگر اولیٰ یہی ہے کہ انہیں الفاظ سے استعاذہ کیا جائے۔

اگر قراءت بالجہر مقصود ہے تو استعاذہ بھی بالجہر کرے اور اگر قراءت بالسر ہو تو استعاذہ بھی بالسر کرے قراء کا یہی معمول ہے۔

استعاذہ چوں کہ بالاتفاق غیر قرآن ہے لہذا استعاذہ کا بہر حال کلام اللہ سے فصل بہتر ہے بلکہ بعض صورتوں[2] میں فصل ضروری ہے۔ یہ فصل خواہ ذریعہ وقف ہو یا ذریعہ تسمیہ ہو۔

بسم اللہ کے بارے میں قراء کے نزدیک بین السورتین میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسملہ ضروری ہے۔ اور بعض کے نزدیک ترک بسملہ ضروری ہے۔ یہ خلف واجب ہے۔

فائدہ۔ کسی سورۃ کو ختم کرکے دوسری سورۃ میں وصل کرنے کو قراء بین السورتین[3] کہتے ہیں

---

[1] جیسا کہ کتب تجوید میں تفصیلات درج ہیں (الفاظ استعاذہ میں کمی وزیادتی و دیگر الفاظ سے پڑھنا جائز ہے) [2] جب کہ شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہو جیسے اللّٰہ نور السّمٰوت والا رض۔ یا صفاتی نام ہو جیسے الرحمٰن الرحیم یا ضمیر جیسے ھو اللہ الذی یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام جیسے محمد رسول اللہ ہوں۔ [3] یعنی کسی سورۃ کے آخری آیت کو کسی دوسری سورۃ کے شروع آیت سے ملا کر پڑھنے کو قراء سبعہ و عشرہ بین السورتین کہتے ہیں۔ بین السورتین کیلئے وصل شرط ہے جیسے ولا الضا لین کا وصل بسم اللہ سے بسم اللہ کا وصل الم سے۔ اگر سورۃ کے آخر آیت جیسے (ولا الضآ لین) پر سانس ٹوٹ جائے اضطراراً یا اختیاراً توڑ دے دونوں حالتوں میں بین السورتین کا اطلاق نہ ہوگا تو اس وقت بالاتفاق تمام ہی قراء کے لئے بسم اللہ پڑھیں گے جیسا کہ خود مصنف نے آگے چل کر تحریر فرمادیا ہے کہ ہیئت ساقط ہو جائے گی۔

فائدہ زائدہ۔ اعادۂ استعاذہ۔ جب قاری کسی متعلق قراءت امر عارض کی وجہ سے قراءت قطع کردے مثلاً شاگرد کچھ دریافت کرے یا استاذ کوئی قراءت کے متعلق مسئلہ بتائے یا استاذ و شاگرد کے درمیان کسی مسئلہ پر بات چیت کرے یا اختتام سورت کی دعائے ماثورہ یا تکبیر پڑھے یا سجدہ تلاوت کرے یا کوئی طبعی مجبوری اور امر ضروری پیش آجائے جیسے چھینک جمائی وغیرہ تو ان سب صورتوں میں تعوذ کے اعادہ (لوٹانے) کی ضرورت نہیں بخلاف اس صورت کے جب کہ درمیان قراءت کوئی اجنبی اور غیر متعلق قراءت کا جواب ہی کیوں نہ ہو تو ان صورتوں میں تعوذ کا اعادہ (لوٹانا) پڑے گا ۱۲ ج قادری

خواہ بسم اللہ پڑھی جائے یا نہ پڑھی جائے۔ لہذا جس قراءت میں بسم اللہ پڑھی جائے گی تو اس کو فصل اصطلاحی کہیں گے اور اگر بین السورتین میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وصل اصطلاحی کہیں گے۔

بین السورتین میں قراء کے نزدیک تین احکام ہیں:

۱۔ قالون ابن کثیر، عاصم، کسائی کے لئے بین السورتین میں بسملہ ضروری ہے اور ایک طریق سے ورش کیلئے بسملہ ہے۔

۲۔ ورش، ابوعمرو ابن عامر کیلئے بین السورتین میں وصل[۱] اور سکتہ[۲] ہے لیکن سکتہ اولیٰ[۳] ہے۔ گویا ورش کے لئے تین وجہیں ہیں وصل، فصل، سکتہ اور بصری شامی کیلئے صرف دو وجہیں ہیں وصل اور سکتہ۔

۳۔ حمزہ کیلئے بین السورتین میں وصل ضروری ہے لیکن بعض طرق کے نزدیک سورۂ قیمٰہ اور سورۂ بلد اور مطففین اور سورۂ ہمزہ کی ابتدا میں حمزہ کیلئے سکتہ ہے۔ ان چاروں سورتوں کو اربعہ زہر کہتے ہیں۔ انہیں بعض طرق کے نزدیک ورش، بصری، شامی کیلئے اربعۂ[۴] زہر میں بسملہ ہے۔

شروع قراءت ابتدائے سورۃ میں کُل قراء کیلئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا ضروری ہے لیکن سورۂ توبہ کے شروع میں ترک بسملہ پر جملۂ[۵] قراء کا اتفاق ہے۔

شروع قراءت درمیان سورۃ سے ہو تو قراء تا کسی کے نزدیک بسملہ نہیں ہے لیکن برکت کے لئے پڑھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ وسط براۃ[۶] ہو۔

درمیان قراءت شروع سورۃ میں اگر پہلی سورۃ کے ختم پر وقف کیا گیا تو بینیت[۷] ساقط ہو جائے گی لہذا اس صورت میں کُل قراء کیلئے بسملہ ضروری ہے۔

اور درمیان قراءت ابتدائے براۃ میں بوجہ عدم بسملہ وصل، وقف، سکتہ تینوں جائز ہیں۔

۱۔ بسم اللہ نہ پڑھنا بغیر سکتہ کے اسکو وصل اصطلاحی کہتے ہیں۔

۲۔ سکتہ جو ہوگا بغیر بسملہ کے ۳۔ یعنی اجراء کے وقت سکتہ مقدم ہوگا اسکے بعد وصل اصطلاحی کیا جائے گا۔ یعنی وصل کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ ۴۔ اربعہ زہر میں ورش بصری، شامی کیلئے تین وجہیں وصل فصل سکتہ حمزہ کیلئے دو وجہیں وصل سکتہ ۵۔ جیسا کہ جامع التجوید میں حوالہ درج ہے وہاں دیکھیں۔ ۶۔ سورۂ برأت کے درمیان میں بسملہ جائز ہے ابتدائے براۃ میں نہیں۔

۷۔ یعنی بین السورتین کا حکم ساقط ہو جائے گا اس وقت ہر ایک قاری کے لئے بسملہ ہے۔ ۱۲ ج قادری

﴿چوتھی فصل﴾

ادغام کبیر کے احکام

حرف مدغم متحرک کو ساکن کر کے ادغام کرنے کو ادغام[1] کبیر کہتے ہیں۔ ادغام کبیر بقراءت ابوعمرو بصری کے صرف بروایت سوسی[2] ہے ذیل میں انھیں کے احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جب مثلین[3] کے دو حرف متحرک دو کلموں میں واقع ہوں تو ہر جگہ ادغام[4] ہوگا مثل جَعَلَ لَكُمُ وغیرہ اور اگر ایک کلمہ میں مثلین کے دونوں حرف واقع ہوں تو صرف مَنَا سِكَكُمُ اور ما سَلَكَكُمْ میں ادغام ہوگا ان کے علاوہ کہیں نہ[5] ہوگا۔

۱۔ ادغام کبیر اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں اول مدغم کو ساکن کرتے ہیں۔ پھر ادغام ہوتا ہے کثرت عمل کی وجہ سے ادغام کبیر کہنے لگے ادغام صغیر میں قلت عمل ہے اس وجہ سے ادغام صغیر کہتے ہیں۔ ادغام کبیر کے لئے شرط یہ ہے کہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں خطًا ملتے ہوں تلفظ میں ملیں یا نہ ملیں جیسے إِنَّهُ هُوَ میں ادغام ہوگا اگر خطًا نہ ملتے ہوں تو اس وقت میں اظہار ہوگا جیسے انا نذیر اور چند موانع اور ہیں جنکو خود ماتن نے آگے چل کر بیان فرمادیا۔

۲۔ ہمزہ کی تحقیق کے ساتھ اور مد منفصل کے مد کے ساتھ ادغام نہیں ہوگا چنانچہ دوری بصری ہمزہ کی تحقیق اور مد منفصل میں بھی توسط کرتے ہیں اس وجہ سے دوری بصری کے نزدیک ادغام کبیر نہیں ہے۔ سوسی چوں کہ ہمزہ کی تخفیف یعنی ابدال اور مد منفصل میں قصر کرتے ہیں اس وجہ سے صرف انہیں کی روایت میں ادغام کبیر ہے۔

۳۔ مثلین وہ ہیں کہ مخرج و صفت دونوں میں متفق ہوں یعنی مدغم حرف کے بعد وہی حرف آئے جیسے جَعَلَ لَكُمُ میں لام ہے۔

۴۔ قاعدہ کلیہ ہے جب مثلین متحرکین دو کلموں میں واقع ہوں یعنی مدغم پہلے کلمے کے آخر میں اور مدغم فیہ دوسرے کلمے کے شروع میں ہو تو ہر جگہ ادغام کرنا واجب ہے۔ خواہ حرف مدغم سے پہلے متحرک حرف ہو یا ساکن۔ ساکن مدہ ہو یا غیر مدہ جیسا کہ آگے متن کی مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔ بشرطیکہ مدغم تائے متکلم تائے خطاب منون اور مشدد اور خطی فصل نہ ہو۔

۵۔ صرف انھیں دو کلموں میں ادغام ہے مَنَا سِكَكُمْ سورۂ بقرہ میں مَا سَلَكَكُمْ سورۂ مدثر میں اسکے علاوہ کسی مثلین کا ایک کلمہ میں ادغام نہ ہوگا جیسے جِبَاهُهُمْ ۔ بِلِيَّ وُ جُوْهِهِمْ ۔ بشرککم وغیرہم۔ حالانکہ ایک کلمے میں دو حرف مثلین جمع ہیں پھر بھی ادغام نہ ہوگا کیوں کہ روایت سے ثابت نہیں ہے۔

تنبیہ[1]۔ مدغم مشدد[2] ہو یا منون[3] تائے خطاب ہو یا تائے متکلم تو ادغام نہ ہوگا۔ مثل کُنْتُ تُرَابًا ۔ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ ۔ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ فَتَمَّ مِيْقَاتُ وغیرہ اس طرح متقاربین میں پہلا کلمہ معتل[4] واقع ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً وغیرہ اور اگر مثلین میں پہلا کلمہ مُعْتَلْ ہو تو اظہار[5] اور ادغام دونوں جائز ہیں مثل وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ اور وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا

تنبیہ۔ فلا یَحْزُنْكَ[6] كفرہٗ میں بوجہ اخفا ادغام نہ ہوگا۔ اور اٰلَ لُوْط میں اظہار اور ادغام[7] دونوں جائز ہیں۔

---

[1]۔ یہاں سے موانع ادغام بیان کرر ہے ہیں۔ یہ موانع مثلین کے کلی طور پر ہیں كنتُ تُرَابًا تائے متکلم کی مثال ہے اَفَاَنْتَ تكْرِهُ تائے خطاب کی مثال ہے دونوں میں دو موانع ہیں ایک تا تائے متکلم اور تائے خطاب دوسرے اخفا دونوں تا کے قبل۔ تائے ضمیر اس لئے مانع ادغام ہے کہ یہ ضمیر علامت ہے اور علامت حذف نہیں کی جاتی ہے۔

[2]۔ فَتَمَّ مِيْقَاتُ مشدد کی مثال ہے۔ مشدد اس لئے مانع ادغام ہے کہ اگر ادغام کردیں گے تو اجتماع سواکن لازم آئے گا اور یہ محال ہے یعنی اسکی ادائیگی محال ہے۔

[3]۔ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ منون کی مثال ہے منون اس لئے مانع ادغام ہے کہ تنوین مدغم اور مدغم فیہ کے درمیان حائل ہوتی ہے جو ایک حرف کے حکم میں ہے۔

[4]۔ ادغام متقاربین کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ مجزوم نہ ہو جیسے ولم یوت سعة اصل میں لم یو تی تھا لم کی وجہ سے حرف علت حذف ہے جو مدغم اور مدغم فیہ کے درمیان حائل ہے اصل کا اعتبار کر کے اظہار ہی ہے۔ مثلین جب معتل ہو تو اظہار ادغام دونوں جائز ہیں۔ جیسا کہ خود صاحب جامع القراءت نے بیان فرمادیا مَن يَّبْتَغِ غَيْرَ کی مثال سے۔

[5]۔ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرًا اور اِنْ يَّكُ كَاذِبًا چونکہ مثلین ہے اس لئے ادغام اظہار دونوں جائز ہیں اصل کا اعتبار کر کے اظہار اور التقاء مثلین کا اعتبار کر کے ادغام

نوٹ۔ يَبْتَغِ اصل میں يبتغى تھا اِنْ يَّكُ اصل میں اَنْ يَّكُوْنَ تھا جازم کی وجہ سے حرف علت حذف کر دیا گیا۔ ان یکون میں جازم کی وجہ سے نون ساکن ہو گیا نون ساکن اور واو میں جزم کی وجہ سے التقائے ساکنین ہوا تو واو حذف کر دیا گیا اور نون کو تخفیفا حذف کر دیا گیا۔

[6]۔ ادغام تخفیفا کیا جاتا ہے یہاں اخفاہی سے تخفیف حاصل ہوگئی ہے اس لئے ادغام کی ضرورت باقی نہ رہی۔

[7]۔ التقائے مثلین کی وجہ سے ادغام اور توالی اعلال نہ لازم آنے کی وجہ سے اظہار۔ نوٹ۔ قَالَ لَهُمْ کے قَالَ میں بھی تعلیل ہوئی ہے اس میں بھی دو وجہیں جائز ہونی چاہئے مگر اس میں صرف بالاتفاق ایک ہی وجہ ادغام کی ہے کثیر الدور کی وجہ سے۔

فائدہ۔ اگر کسی کلمہ سے یائے متکلم حذف ہو جائے تو بوجہ حذف یا ادغام ہوگا جیسے وَیٰقَوْمِ مَا لِیْ وغیرہ اس میں اظہار جائز نہیں[1]

فائدہ۔ مثل ھُوَ وَ مَنْ کے کوئی کلمہ ہو تو اس میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں[2] لیکن مثل اَنْ یَّاْتِیَ یَوْ مٌ کے کوئی کلمہ آئے تو اس میں صرف ادغام ہوگا[3]۔

فائدہ۔ چونکہ مثل فِــیْ یَــوْمٍ کی یا میں سکون لازم ہے اس وجہ سے ادغام جائز نہیں اور یَاتی یو م کے مثل میں سکون عارض ہے اس وجہ سے سوسی کے نزدیک ادغام لازم ہے۔

فائدہ۔ ھُوَ وَمَنْ اور اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ کے حکم میں فرق بوجہ ضمیر کے ہے تاکہ نفس کلمہ اور ضمیر کی حیثیت سے دونوں میں فرق رہے یہ نکات بعد الوقوع ہے[4]۔

۱۔ اسمیں صرف ادغام ہے اظہار نہیں یٰـقَـوْ مِ کو یَبْتَغِ جیسے کلمات پر قیاس نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ قومی معتل نہیں ہے یا اصل حرف کی نہیں بلکہ اسکی یا متکلم کی یا ہے جو حرف ندا کی وجہ سے حذف ہوگئی جو کلمہ سے زائد تھی یبتـغـی کی یا کلمہ سے زائد نہیں ہے اس لئے ان دونوں میں یہ فرق ہے۔

۲۔ ھُوَ وَمَنْ میں مدغم کو ساکن کریں گے تو حرف مد ہو جائے گا حروف مدہ کا ادغام غیر مد میں جائز نہیں ہے۔ جیسے فِیْ یَوْ مٍ میں جائز نہیں کیوں کہ پہلی یا مدہ ہے۔ سکون عارض کا اعتبار کر کے ادغام جائز ہے ھــو کا واو اصل میں متحرک ہے ادغام کرنے کی وجہ سے ساکن کیا گیا ہے لہذا اصل کا اعتبار کر کے ادغام سکون کا اعتبار کر کے اظہار کیونکہ سکون کی وجہ سے یہ واو مدہ ہو گیا ویسے اس میں ادغام ہی مقرؔ ہے۔

فائدہ۔ وَھُــوَ وَ لِیُّھُـمْ جیسے کلمات میں سوسی کیلئے صرف ادغام ہے کیوں کہ سوسی وَھُوَ کی ہا کو ساکن وَھْـو پڑھتے ہیں انکے نزدیک واو ساکن کرنے کی صورت میں یہ واو مدہ نہیں ہوگا بلکہ غیر مدہ رہیگا غیر مدہ کا ادغام غیر مدہ میں جائز ہے جیسا کہ روایت حفص میں ہے وَّاتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا میں ادغام صغیر ہے۔

۳۔ ھُوَ وَمَنْ اور یَاتی یَّوْم کے فرق کو ماتن نے خود ہی آگے چل کر بیان فرما دیا۔

فائدہ۔ ویسے ھُوَ وَ مَنْ میں سوسی کے نزدیک ادغام ہی مقرؔ ہے۔

۴۔ نکات بعد الوقوع یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ مصنف کے ذہن میں لکھنے کے وقت نکات ذہن میں نہ ہوں بلکہ لکھنے کے بعد ذہن میں آئے

۲۔ جب[1] دو حرف متحرک قریب المخرج ایک کلمہ میں واقع ہوں تو قاف کا کاف[2] میں ادغام ہوگا مثل خَلَقَكُمْ وغیرہ کے بشرطیکہ قاف سے پہلے بھی حرکت ہو اور بعد کاف کے میم جمع ہو ورنہ ادغام نہ ہوگا جیسے مِيْثَاقَكُمْ اور نَرْزُقُكَ وغیرہ لیکن طَلَّقَكُنَّ میں ادغام احق[3] ہے۔

۳۔ جب دو حرف قریب المخرج دو کلموں میں واقع ہوں تو حسب ذیل صورتوں میں ادغام[4] ہوگا

(ح) کا ادغام عین میں صرف فَمَنْ زُحْزِحَ[5] عَنِ کے عین میں ہوگا۔

(ق) کا ادغام صرف کاف[6] میں ہوگا مثل خلق کل وغیرہ بشرطیکہ ماقبل متحرک ہو۔

---

[1] یہاں سے ادغام متجانسین وادغام متقاربین کا بیان شروع ہے۔ مگر یہاں ماتن نے صرف ادغام متقاربین ہی ذکر فرمایا ہے ادغام متجانسین کو ادغام متقاربین میں ضمناً ذکر فرمادیا ہے کیوں کہ تمامی قراء اپنی اپنی کتابوں میں ادغام متقاربین کی بحث زیادہ ہونے کی وجہ سے ادغام متقاربین وادغام متجانسین کو ایک ہی نام سے ذکر کرتے ہیں۔ یعنی (ادغام متقاربین) دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر حرف کا مخرج الگ الگ ہے اصل کا اعتبار کر کے بیان کر دیا ہے۔

[2] ۔ ادغام متقاربین ایک کلمہ میں صرف قاف کا کاف ہی میں ادغام ہوا ہے کاف کا قاف میں نہیں ہے اس کے لئے بھی شرط ہے کہ قاف کے ماقبل حرف ساکن نہ ہو اور کاف کے بعد میم جمع ہو اگر یہ شرطیں نہیں پائی گئیں تو ادغام نہ ہوگا جیسے خَلَقَكُمْ اسمیں دونوں شرطیں پائی گئیں اس لئے اس میں ادغام ہے بخلاف مِيْثَاقَكُمْ اور نَرْزُقُكَ ان کے مثل میں ادغام نہیں ہے کیوں کہ پہلے کلمہ میں قاف کے ماقبل سکون ہے دوسرے کلمہ میں قاف کے بعد میم جمع نہیں ہے۔ اس وجہ سے ان دونوں میں ادغام نہیں ہے۔

[3] ۔ اگر چہ اس کلمہ میں ادغام کی دوسری شرط میم جمع مفقود ہے اسی وجہ سے بعض نے اسمیں اظہار کیا ہے مگر ادغام زیادہ بہتر ہے کیوں کہ تانیث اور جمع کی وجہ سے اس میں ثقالت ہے ادغام سے یہ ثقالت دور ہو جائیگی۔

[4] ۔ ادغام متقاربین میں بھی یہ شرط ہے کہ نہ منون ہو جیسے نَذِيْرًا لَّكُمْ اور نہ تائے خطاب ہو جیسے فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ اور نہ مجزوم ہو جیسے لَمْ يُؤْتَ سَعَةً اور نہ پہلا حرف مشدد ہو جیسے اَشَدَّ ذِكْرًا ان سب کلموں میں اور ان کے مثل کلموں میں ادغام نہ ہوگا۔

فائدہ۔ تائے متکلم اپنے کسی مقارب کے ساتھ قرآن میں واقع نہیں ہوئی اس وجہ سے اسکو بیان نہیں کیا ہے۔ ادغام متقاربین ادغام متجانسین سولہ حرفوں کا ہوگا اسکو تفصیل سے ماتن ایک ایک کر کے بیان فرمار ہے ہیں۔ مخارج کی ترتیب پر سب سے پہلے حا کا ادغام فرمار ہے ہیں

[5] حا کا ادغام عین میں صرف ایک ہی جگہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں ہوگا جس کو ماتن نے فرمایا اس کے علاوہ حا کا عین میں کہیں نہیں ادغام ہوگا۔ لہٰذا و المسیح عیسیٰ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ میں ادغام نہیں ہوگا۔

[6] ۔ قاف کا ادغام کاف میں ہر جگہ ہوگا مگر اسکے لئے شرط یہ ہے کہ قاف کے ماقبل متحرک حرف ہو اگر قاف کے ماقبل ساکن حرف ہوگا تو ادغام نہ ہوگا جیسے فَوْقَ كُلِّ میں۔

نوٹ۔ ادغام کبیر میں قاف کا ادغام کاف میں ادغام تام ہی ہوگا۔ ۱۲ منہ

(ک) کا ادغام صرف قاف میں[1] ہوگا مثل کَذٰلِکَ قَالَ وغیرہ بشرطیکہ ماقبل متحرک ہو۔

(ج) کا ادغام تا میں صرف ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ میں ہوگا اور شین میں صرف اَخْرَجَ[2] شَطْاَہٗ میں ہوگا۔

(ش) کا ادغام سین میں صرف ذِی الْعَرْشِ[3] سَبِیْلًا میں ہوگا۔

(ض) کا ادغام شین میں لِبَعْضِ[4] شَاْنِھِمْ میں ہوگا۔

(س) کا ادغام صرف اَلنُّفُوْسُ[5] زُوِّجَتْ میں ہوگا اور اَلرَّاْسُ شَیْبًا میں اظہار[6] ادغام دو نوں ہیں۔

(د) کا ادغام دس[7] حرف ت ث ج ذ ز س ش ص ض ظ میں ہوگا لیکن اگر دال مفتوح ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہ ہوگا مثل بَعْدَ ذٰلِکَ وغیرہ۔

---

[1] اس کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ کاف کے ماقبل ساکن نہ ہو اگر کاف کے ماقبل سکون ہوگا تو کاف کا ادغام قاف میں نہ ہوگا جیسے وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا میں۔

[2] یعنی جیم کا ادغام صرف انہیں دو حرفوں میں ہوگا ادغام متقاربین اور شین میں ادغام متجانسین ہوگا (ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ سورۂ معارج میں اَخْرَجَ شَطْاَہٗ سورۂ فتح میں) یہ دونوں کلمے صرف ایک ایک ہی جگہ قرآن میں واقع ہیں

[3] شین معجمہ کا ادغام سین مہملہ میں صرف ایک ہی جگہ ہوا ہے جو سورۂ اسرائیل میں ہے (ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا)

[4] اسی طرح ضاد کا شین معجمہ میں ایک ہی جگہ ادغام ہوگا جو سورۂ نور میں ہے (لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ)

[5] اسی طرح سین مہملہ کا ادغام زا معجمہ میں ایک جگہ ہوگا۔ (اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ) جو سورۂ تکویر میں ہے۔ ایک سین کا ادغام شین معجمہ میں (اَلرَّاْسُ شَیْبًا) میں ہوگا جو سورۂ مریم میں ہے مگر اس میں خلف ہے یعنی دونوں وجہیں ہیں ادغام و اظہار۔

[6] اظہار اسلئے ہیکہ مدغم کے ماقبل ہمزہ ساکنہ ہے ہمزہ ساکنہ کی ادائیگی میں ضغطہ ہے ضغطہ کی وجہ سے ادغام کرنے میں ثقل ہے چونکہ ادغام ثقل کو دور کرنے کیلئے ہوتا ہے اور ادغام بر بنائے قاعدہ ہے۔

[7] دال کا ادغام ان دسوں حرفوں میں ہوگا جسکو ماتن نے بیان فرمادیا قاعدہ کلیہ کے طور پر ہے۔ مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دال مفتوح ماقبل ساکن نہ ہو اگر دال مفتوح ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے بَعْدَ ذٰلِکَ وغیرہ لیکن تا اس سے مستثنیٰ ہے۔ دال مفتوح ماقبل ساکن ہونیکے باوجود دال مفتوح کا تا میں ادغام ہوگا جیسے مَا کَادَ تَزِیْغُ سورۂ توبہ میں بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا سورۂ نحل میں قرآن مجید میں یہ دو ہی مثالیں ہیں ہر ایک کے ایک ایک مثال تحریر کررہا ہوں دال کا تا میں جیسے فِی الْمَسٰجِدِ تِلْکَ دال کا ثا میں جیسے تُرِیْدُ ثَوَابَ دال کا جیم میں جیسے دَاوٗدُ جَالُوْتَ دال کا ذال میں مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ۔ دال کا زا میں جیسے تُرِیْدُ زِیْنَۃَ۔ دال کا سین میں جیسے یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ۔ دال کا شین میں جیسے وَشَھِدَ شَاھِدٌ دال کا صاد میں جیسے نَفْقِدُ صُوَاعَ دال کا ضاد میں جیسے مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ۔ دال کا ظا میں جیسے مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہٖ۔

(ت) کا ادغام دال کے دس حرف مدغم فیہ اور طا یعنی گیارہ حرفوں میں ہوگا[1] لیکن حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ. الزَّكٰوةَ ثُمَّ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى. وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اور جِئْتِ شَيْـًٔا[2] میں اظہار اور ادغام دونوں ہیں

(ث) کا ادغام ت، ذ، س، ش، ض میں ہوگا[3]۔

(ذ) کا ادغام صرف س، ص میں ہوگا[4]۔

(ل) کا ادغام صرف را میں[5] ہوگا بشرطیکہ ماقبل متحرک ہو جیسے قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ وغیرہ مگر باوجود ماقبل ساکن ہونیکے صرف قال کا لام مدغم[6] ہوگا مثل قال رب اور قال رجل وغیرہ۔

(ر) کا ادغام صرف لام میں[7] ہوگا مثل سَخَّرَ لَكُمُ وغیرہ بشرطیکہ ماقبل متحرک ہو۔

۱۔ تا کا ادغام ان دال کے دس حرفوں میں اور طا میں ہوگا یعنی گیارہ حرفوں میں مگر ادغام متجانسین ومتقاربین دس ہی حرفوں میں ہوگا کیونکہ تا کا ادغام تا میں مثلین ہوگا۔ ہر ایک کی ایک ایک مثال۔ تا کا ثا میں جیسے وَالنَّبُوَّةَ ثُمَّ۔ تا کا جیم میں جیسے الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ۔ تا کا ذال میں جیسے وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۔ تا کا زا میں جیسے الی الجنۃِ زُمَرًا۔ تا کا سین میں جیسے بالسَّاعَةِ سَعِيْرًا۔ تا کا شین میں جیسے بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ۔ تا کا ضاد میں جیسے وَالْمَلٰٓئِكَةِ صَفًّا۔ تا کا طا میں جیسے الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ تا کا ظاء میں جیسے وَالْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ۔

نوٹ۔ تا کا تا میں ادغام مثلین ہے جیسے اَلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ۔

۲۔ اَلتَّوْرٰىةَ ثُمَّ سورہ جمعہ میں الزَّكٰوةَ ثُمَّ سورہ بقرہ میں وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى سورہ اسراء میں فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى سورہ روم میں۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ سورہ نساء جِئْتِ شَيْـًٔا سورہ مریم ان پانچوں کلموں میں خلف ہے یعنی اظہار ادغام۔

نوٹ۔ جِئْتِ شَيْـًٔا میں کسرہ کی وجہ سے ادغام تا خطاب کی وجہ سے اظہار۔

۳۔ ثا کا ادغام ان پانچ حرفوں میں ہوگا۔ ثا کا تا میں جیسے حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ثا کا ذال میں جیسے وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ ثا کا سین میں جیسے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ۔ ثا کا شین میں حَيْثُ شِئْتُمَا۔ ثا کا ضاد میں جیسے حَدِيْثُ ضَيْفِ۔

۴۔ ذال کا ادغام سین اور صاد میں ہوگا، ذال کا سین میں جیسے فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ ذال کا صاد میں جیسے مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً

۵۔ اس کیلئے شرط ہے لام مفتوح ماقبل ساکن نہ ہو سوائے قال کے جیسے قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ اگر لام مفتوح ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہ ہو گا جیسے فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اگر لام مکسور ومضموم ماقبل ساکن ہو تو ادغام ہوگا جیسے مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ

۶۔ کثیر الدور کی وجہ سے۔

۷۔ را کے ادغام کیلئے بھی وہی شرط ہے جو لام کے ادغام کیلئے ہے یعنی را مفتوح ماقبل ساکن نہ ہو جیسے وَسَخَّرَ لَكُمْ۔ اگر را مفتوح ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ اور اگر را مکسور ومضموم ماقبل ساکن ہو تو ادغام ہوگا جیسے بِالذِّكْرِ لَمَّا۔ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ۔

(ن) کا ادغام لام، را میں ہوگا بشرطیکہ ماقبل ساکن نہ ہو[1] مثل وَ لَنْ نُؤْ مِنَ لَکَ اور خَزَآ ئِنُ رحمة وغیرہ مگر لفظ نَحْنُ کا نون مدغم[2] ہوگا مثل وَ نَحْنُ لَهٗ وغیرہ

(ب) کا ادغام صرف يُعَذِّبُ مَنْ يَشَآ ءُ کے میم میں ہر جگہ[3] ہوگا۔

(م) کا ادغام ہونیکے بجائے ہر جگہ میم کا با میں اخفا ہوگا بشرطیکہ میم سے پہلے متحرک[4] ہو مثل اَعْلَمُ بِالشَّا كِرِيْن وغیرہ۔

فائدہ۔ اگر کسی حرف ساکن صحیح کے بعد حرف مدغم واقع ہو اور بوجہ اجتماع ساکنین[5] ادغام صحیح ادا ہو نہ سکے تو بہتر یہ ہے کہ مدغم کی حرکت میں اختلاس کر دے جیسے مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وغیرہ۔

فائدہ۔ حرکت کے تین حصوں میں سے حرکت کا تیسرا حصہ نہ ادا کرنے کو اختلاس کہتے ہیں

۱۔ اگر ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے بِاِذْ نِ رَ بِهِمْ۔ يَكُوْنُ لَهٗ۔

۲۔ نَحْنُ کے نون کا ادغام لام میں ہوگا باوجود ماقبل ساکن ہونیکے جیسے نَحْنُ لَهٗ۔

نوٹ۔ نَحْنُ کے بعد را قرآن مجید میں کہیں بھی واقع نہیں ہے اسلئے صرف لام ہی میں ادغام ہوگا۔

۳۔ صرف اسی کلمہ میں ادغام ہوگا جہاں کہیں واقع ہو اس کے علاوہ با کا ادغام میم میں کہیں نہیں ہوگا جیسے ضَرب مَثَلاً ۔

۴۔ اگر ماقبل ساکن ہو تو اخفا نہ ہوگا جیسے اِبْرَا هِمَ بَنِيْهِ یہ اخفا بھی صرف بروایت سوسی ہے۔

۵۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ادغام کرنے میں ثقل ہو تو اس صورت میں اختلاس جائز ہے۔ اختلاس کی تعریف خود ماتن نے تحریر فرمادی ہے۔ اختلاس و روم میں فرق یہ ہے کہ اختلاس حرکت کے تین حصّوں میں سے تیسرا حصہ ادا نہیں کیا جاتا بلکہ حرکت کا دو حصہ ادا کیا جا ہے۔ روم حرکت کے تین حصّوں میں دو حصہ نہیں ادا کیا جاتا بلکہ صرف ایک حصہ ادا کیا جاتا ہے۔ روم صرف مکسور و مضموم میں ہوتا ہے۔ اور حرکت اصلی میں اور صرف وصلاً اختلاس تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔ حرکت اصلی ہو یا عارضی۔

﴿پانچویں فصل﴾

ادغام صغیر کے احکام

حرف مدغم ساکن کو مدغم فیہ میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام صغیر کہتے ہیں۔ ادغام صغیر کے مواقع حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ذال اِذْ کا ت[۱]، د[۲]، ز[۳]، س[۴]، ص[۵]، میں بصری، ہشام، خلاد، کسائی ادغام کرتے ہیں

اور جیم میں صرف بصری، ہشام ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ ابن ذکوان ذال اِذْ کا صرف دال میں اور خلف تا دال میں ادغام کرتے ہیں بقیہ قراء ذال اذ کا ہر جگہ اظہار کرتے ہیں۔

۲۔ دال قَــــدْ کا ج[۱]، ذ[۲]، ز[۳]، س[۴]، ش[۵]، ص[۶]، ض[۷]، ظ[۸] ان آٹھوں حرفوں میں بصری ہشام، حمزہ، کسائی ادغام کرتے ہیں[۲] لیکن لَقَدْ ظَلَمَکَ میں ہشام اظہار کرتے ہیں۔

فائدہ۔ دال قَدْ کا ض، ظ میں ورش کیلئے بھی ادغام ہے۔ اور ذ، ز، ض، ظ میں ابن ذکوان بھی ادغام کرتے ہیں لیکن وَ لَقَدْ زَیَّنَّا میں اظہار بھی کرتے ہیں۔ بقیہ قراء ہر جگہ اظہار کرتے ہیں۔

۳۔ تائے تانیث کے بعد ث، ج، ز، س، ص، ظ ان چھ حرفوں میں بصری حمزہ کسائی ادغام[۳] کرتے ہیں۔

۱۔ جیسے اِذْ تَبَرَّاَ ۔ اِذْ دَخَلُوْا ۔ اِذْ زَیَّنَ ۔ وَاِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ۔ وَاِذْ صَرَفْنَا ۔ اِذْ جَعَلَ ۔ ذال اِذْ کا جو چھ حرفوں میں ادغام ہوا ہے اسکی ایک ایک مثال تحریر کردی ہے۔

۲۔ جیسے لَقَدْ جَاءَکُمْ ۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا ۔ وَلَقَدْ زَیَّنَّا ۔ قَدْ سَمِعَ ۔ قَدْ شَغَفَهَا ۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ۔ قَدْ ضَلُّوْا فَقَدْ ظَلَمَ۔

۳۔ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ ۔ نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ ۔ خَبَتْ زِدْنٰهُمْ ۔ اَنْبَتَتْ سَبْعَ ۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ ۔ کَانَتْ ظَالِمَةً۔

فائدہ۔تائے تانیث کا ادغام صرف ظا میں ورش کیلئے بھی ہے۔

فائدہ۔تائے تانیث کے بعد ث، ص، ظ واقع ہو تو ابن عامر کیلئے بھی ادغام ہے لیکن **لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ** میں ہشام کیلئے صرف اظہار ہے اور **وَجَبَتۡ جُنُوۡبُهَا** میں ابن ذکوان کیلئے خلف کہا گیا ہے لیکن اصل اظہار ہی ہے ادغام صحیح نہیں۔ بقیہ قراء تائے تانیث کا ہر جگہ اظہار کرتے ہیں۔

۴۔لام کا ت، ث، ن میں کسائی ادغام کرتے ہیں[1]۔

فائدہ۔لامِ **هَلۡ** کا ت، ث اور لام بل کا ت۔ سین میں حمزہ ادغام کرتے ہیں اور **بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ** میں خلاد کیلئے ادغام بالخلف ہے۔

فائدہ۔**هَلۡ تَرٰی** میں بصری بھی ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔لام **هَــلۡ** و **بَــلۡ** کا ہشام ہر جگہ ادغام کرتے ہیں لیکن نون یا ضاد واقع ہو تو اظہار کرتے ہیں۔اسی طرح **هَلۡ تَسۡتَوِی**[2] میں بھی اظہار کرتے ہیں اور بقیہ قراء دونوں لام کا ہر جگہ اظہار کرتے ہیں۔

۵۔بـا کا فا میں بصری خلاد کسائی ادغام کرتے ہیں جیسے **یَــغۡــلِـبۡ فَسَـوۡفَ** وغیرہ لیکن **یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ** میں خلاد کیلئے خلف[3] ہے۔

---

[1]۔ان تینوں حرفوں میں لام هَل کا ادغام ہوتا ہے اور تا۔نون میں بَل کے لام کا بھی ادغام ہوتا ہے جیسے هَلۡ تَعۡلَمُ۔هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ۔هَلۡ نَدُلُّكُمۡ۔جیسے بَل تَّاۡتِيۡهِمۡ بَلۡ نَحۡنُ اور لام بل کا ادغام زا، سین، ضاد، طا۔ظا میں ہوتا ہے جیسے بَلۡ زُيِّنَ۔بَلۡ سَوَّلَتۡ۔ بَلۡ ضَلُّوا۔بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ ۔ بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ۔پس لام هل۔بل کا ادغام تا۔نون میں مشترک ہے۔ثا صرف هَلۡ کیلئے مخصوص ہے بَل کے بعد ثا قرآن مجید میں آیا ہی نہیں۔لہذا ساتوں حروف بل کیلئے اوپر کے تینوں حروف تا۔ثا۔نون هَلۡ کیلئے مخصوص ہے لہذا کسائی کیلئے لام هَلۡ وَبَل کا ادغام ان آٹھوں حروف میں ہوتا ہے بقیہ قراء کے اختلاف کو خود ماتن آگے بیان فرما رہے ہیں۔

[2]۔جو سورۂ رعد میں ہے

[3]۔ادغام و اظہار دونوں وجہیں پڑھی جائینگی۔

فائدہ۔ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ میں نافع مکی بصری باجزوم پڑھتے ہیں۔ اس صورت میں قالون بصری ادغام کرتے ہیں ورش مکی اظہار۔ بقیہ قراء بامتحرک پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ نَخْسِفْ بِهِمُ میں فا کا با میں کسائی ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ اِرْکَبْ مَعَنَا میں ورش ابن عامر اور خلف کے علاوہ کل قراء ادغام کرتے ہیں لیکن قالون بزی خلاد کیلئے ادغام بالخلف ہے۔

فائدہ۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا میں بصری ہشام حمزہ کسائی ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ لَبِثْتَ اور لَبِثْتُمْ میں بصری شامی حمزہ کسائی ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ یَلْهَثْ ذٰلِکَ میں قالون بالخلف اور ورش مکی بلا خلف اظہار کرتے ہیں اور بقیہ قراء اس میں ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ عُذْتُ و نَبَذْتُهَا میں بصری حمزہ کسائی ادغام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ اِتَّخَذْتُ واِتَّخَذْتُمْ اور اَخَذْتُ وَاَخَذْتُمْ میں مکی حفص کے علاوہ کل قراء ادغام کرتے ہیں

فائدہ۔ وَمَنْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ میں لام مجزوم کا ذال میں ابوالحارث ادغام کرتے ہیں۔

۶۔ را کا لام میں بصری ادغام کرتے ہیں لیکن دوری کیلئے ادغام بالخلف ہے۔

۷۔ نون ساکن وتنوین کا حروف یرملون میں کل قراء ادغام کرتے ہیں لیکن واو یا میں ادغام ناقص ہے البتہ خلف ادغام تام کرتے ہیں۔

فائدہ۔ یٰسٓ والقرآن اور نٓ والقلم میں ورش شامی کسائی ادغام کرتے ہیں لیکن ورش

نٓ والقلم میں اظہار بھی کرتے ہیں۔ بقیہ قراء دونوں جگہ اظہار کرتے ہیں۔

﴿چھٹی فصل﴾

صلہ[1] کے احکام

صلہ ایک ایسی ادا ہے جو اشباع حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکی مقدار واو مدہ اور یا مدہ کے برابر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صلہ کے بعد ہمزہ آنے سے مد منفصل ہو جاتا ہے۔ صلہ ہمیشہ میم جمع اور ہائے ضمیر میں بحالت وصل ہوتا ہے خواہ ہائے ضمیر مکسور ہو یا مضموم لیکن مثل دیگر صفات عارضہ کے صلہ بھی موقوف علی النقل ہے۔ قراء ترک صلہ کو قصر اور اختلاس سے بھی تعبیر کرتے ہیں میم جمع یا ہائے ضمیر کے بعد سکون واقع ہو تو کسی کے نزدیک صلہ نہ[2] ہوگا

فائدہ۔ میم جمع کے بعد سکون ہو تو میم مضموم پڑھی جائے گی جیسے عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ وغیرہ لیکن ابوعمرو بصری تبعًا للھا میم جمع کو بھی کسرہ پڑھتے ہیں اور حمزہ کسائی تبعًا للمیم ہا کو بھی ضمہ پڑھتے ہیں جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور عَلَيْهِمُ الْقِتَال وغیرہ لیکن وقف میں قبل میم جمع کل قراء کے نزدیک ہر جگہ ہا مکسور ہوگی البتہ

---

[1] صلہ صفت عارضہ ہے (عارض بالحروف) اس لئے صلہ حالت وصل ہی میں کیا جاتا ہے حالت وقف میں صلہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس ہائے ضمیر و میم جمع کو ساکن کر دیا جاتا ہے جیسے رَسُوْلُهٗ سے رَسُوْلُهْ عَلَيْهِمُوْا سے عَلَيْهِمْ

فائدہ۔ ہائے ضمیر کے ماقبل و مابعد حرکت وسکون کے اعتبار سے چار صورتیں نکلتی ہیں۔

۱۔ ہائے ضمیر کے ماقبل و مابعد دونوں حروف متحرک ہوں جیسے اِنَّهٗ هُوَ

۲۔ ہائے ضمیر کے ماقبل و مابعد دونوں حروف ساکن ہوں جیسے فِيْهِ الْقُرْاٰن

۳۔ ہائے ضمیر کے ماقبل متحرک و مابعد ساکن حرف ہو جیسے لَهُ الْمُلْكُ

۴۔ ہائے ضمیر کے ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو جیسے فِيْهِ هُدًى ہر ایک کا حکم ماتن نے بیان کر دیا۔

[2] ماقبل متحرک یا ساکن ہو بہر حال کسی کے نزدیک صلہ نہ ہوگا۔ ماقبل ساکن جیسے فِيْهِ القرء ان۔ ماقبل متحرک جیسے لَهُ الملک عَلَيْهِمُ القتال۔

عَلَيْهِمْ اِلَيْهِمْ ،لَدَيْهِمْ کی ہاحمزہ کے نزدیک وصلاً ووقفاً مضموم پڑھی جائے گی خواہ ان کلمات کے بعد حرف ساکن ہو یا متحرک۔

ا۔میم جمع کے بعد کوئی حرف متحرک ہو تو قالون بالخلف[1] اور ابن کثیر بلا خلف[2] میم جمع میں صلہ کر تے ہیں۔

۲۔میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو تو ہر جگہ ورش صلہ کرتے ہیں جیسے اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وغیرہ اس وقت ورش کے مذہب کے مطابق صلہ کرتے وقت بوجہ سبب مد طول ہوگا اور قالون کے نزدیک بر بنائے مذہب توسط اور قصر ہوگا اور مکی کے نزدیک صرف قصر ہوگا۔

۳۔ہائے ضمیر کے ماقبل اور مابعد متحرک ہو تو ہائے ضمیر میں کل قراء صلہ کرتے ہیں۔

۴۔ہائے ضمیر کے ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو تو ابن کثیر صلہ کرتے ہیں لیکن لفظ فِيْهٖ مُهَانًا میں حفص بھی صلہ کرتے ہیں۔باقی جن کلمات میں قراء کا اختلاف ہے وہ آگے نقشہ میں بیان کئے جا تے ہیں۔

ا۔دو وجہیں ہوں گی صلہ اور ترک صلہ

۲۔صرف صلہ ہوگا

نقشہ ہائے ضمیر کے کلمات مختلف فیہ

تعداد	کلمات ہائے ضمیر	اختلاف قراءت	رجال	کیفیت
۱	يُؤَدِّهْ نُوَلِّهْ نُصْلِهْ نُؤْتِهْ	بسکون الہا	بصری شعبہ حمزہ	
۲	يُؤَدِّهِ نُوَلِّهِ نُصْلِهِ نُؤْتِهِ	بکسر الہامع القصر[۱]	قالون ہشام	ہشام کا خلف
۳	يُؤَدِّهٖ نُوَلِّهٖ نُصْلِهٖ نُؤْتِهٖ	بکسر الہا مع الصلہ	ورش مکی شامی حفص کسائی	وجہ ثانی ہشام
۱	فَأَلْقِهْ	بسکون الہا	بصری عاصم حمزہ	
۲	فَأَلْقِهِ	بکسر الہا مع القصر	قالون، ہشام	ہشام کا خلف ہے
۳	فَأَلْقِهٖ	بکسر الہا مع الصلہ	بقیہ قراء[۲]	ہشام کی وجہ ثانی
۱	يَأْتِهْ	بسکون الہا	سوسی	
۲	يَأْتِهِ	بکسر الہا مع القصر	قالون ہشام بالخلف	
۳	يَأْتِهٖ	بکسر الہامع الصلہ	بقیہ قراء[۳]	قالون ہشام کی وجہ ثانی
۱	يَرْضَهْ	بسکون الہا	سوسی بلا خلف دوری ہشام بالخلف	
۲	يَرْضَهُ	بضم الہا مع القصر	نافع ہشام عاصم حمزہ	ہشام کی وجہ ثانی
۳	يَرْضَهٗ	بضم الہا مع الصلہ	مکی دوری ابن ذکوان کسائی	دوری کی وجہ ثانی

۱۔ اس سے ہر جگہ ترک صلہ مراد ہوگا ۱۲ ج قادری

۲۔ ورش۔ مکی۔ ابن ذکوان۔ ہشام بالخلف۔ کسائی۔ ۱۲

۳۔ قالون۔ ہشام بالخلف۔ دوری بصری۔ ابن ذکوان۔ عاصم۔ کسائی بلا خلف ۱۲ ج قادری

تعداد	کلمات ہاء ضمیر	اختلاف قراءت	رجال	کیفیت
۱	وَ یَتَّقْهِ	بسکون القاف و کسر الھا مع القصر	حفص	بقیہ قراء قاف مکسور پڑھتے ہیں
۲	ویَتَّقِهْ	بسکون الھا	بصری شعبہ۔ خلاد بالخلف	
۳	و یَتَّقِهِ	بکسر الھامع القصر	قالون بلا خلف ہشام بالخلف	
۴	ویَتَّقِهٖ	بکسر الھامع الصله	بقیہ قراء[1]	ہشام خلاد کی وجہ ثانی
۱	اَرْجِهِ	بکسر الھامع القصر	قالون	
۲	اَرْجِهٖ	بکسر الھامع الصله	ورش کسائی	
۳	اَرْجِهْ	بسکون الھا	عاصم حمزہ	
۴	اَرْجِئْهُ	مھموز و مضموم الھامع الصله	مکی ہشام	
۵	اَرْجِئْهُ	مھموز ومضموم الھامع القصر	بصری	
۶	اَرْجِئْهِ	مھموز ومکسور الھامع القصر	ابن ذکوان	

فائدہ۔ خَیْرًا یَّرَہٗ وَ شَرًّا یَّرَہٗ جوسورۂ زلزال میں ہے اسکی ہا ہشام ساکن[2] پڑھتے ہیں۔

بقیہ قراء متحرک مع الصلہ پڑھتے ہیں

۱۔ ورش۔ ہشام وخلاد بالخلف۔ ابن ذکوان۔ خلف۔ کسائی بلا خلف ۱۲

۲۔ حالت وصل میں۔ حالت وقف میں تو کل قراء ساکن پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ج قادری

﴿ساتویں فصل﴾

مدؔ کے احکام

۱۔مد متصل میں ورش حمزہ طول کرتے ہیں بقیہ کل قراء توسط کرتے ہیں۔

۲۔مد منفصل میں بھی ورش حمزہ طول ہی کرتے ہیں اور قالون دوری توسط اور قصر کرتے ہیں شامی عاصم کسائی صرف توسط کرتے ہیں اور مکی سوسی صرف قصر کرتے ہیں۔

۳۔مد بدل یعنی حرف مد سے پہلے ہمزہ واقع ہو مثل اٰمَنُوْا وغیرہ کے۔اس میں ورش کے لئے تین قول ہیں۔قصر،توسط،طول ان تینوں وجہوں کو اصطلاح قراء میں تثلیث کہتے ہیں۔

تنبیہ۔مد بدل میں اگر ہمزہ وصلی کے بعد حرف مد عارضی ہو مثل اِیْتُوْنِیْ یا حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ اور حرف مد ایک کلمہ میں ہو جیسے قُرْءَان وَ مَسْئُوْلًا وغیرہ تو مد نہ ہوگا اسی طرح اِسْرَآئِیْل بھی مستثنٰی ہے۔

فائدہ۔مد لین کے ساتھ مد بدل واقع ہو[۲] مثل سَوْاٰتِہِمَا کے تو ورش کیلئے مد لین میں قصر ہوتے ہوئے مد بدل میں تثلیث اور توسط مع التوسط چار وجہیں[۳] مقرو ہیں۔ان چار وجوہ کو قراء تربیع کہتے ہیں لیکن مد بدل اور مد لین متصل دو کلموں میں واقع ہوں تو تثلیث مع التوسط اور طول مع الطول ہوگا۔مثل اٰتَیْتُمُوْھُنَّ[۴] شَیْئًا کے۔

---

[۱] ۔ مد اصلی و فرعی اور اسکے اقسام کی تعریفیں وغیرہ کتب روایت حفص علیہ الرحمہ میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہیں۔مزید دیکھنی ہوں تو جامع التجوید میں دیکھیں یہاں صرف قراء کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اختلافی مسائل کو ماتن نے بیان فرمایا ہے۔

[۲] ۔ایک کلمہ میں۔[۳] ۔کل نو وجہیں نکلتی ہیں۔چار وجہیں جائز ہیں جس کو ماتن نے بیان فرمادیا۔پانچ وجہیں ناجائز ہیں۔ توسط مع القصر[۱] والطول[۲] ۔طول مع القصر[۳] والتوسط[۴] والطول[۵] ۔ [۴] ۔اس میں بھی کل نو وجہیں نکلتی ہیں جسمیں چار وجہیں جائز ہیں جسکو ماتن نے تحریر فرمادیا۔پانچ وجہیں ناجائز ہیں وہ یہ ہیں قصر مع القصر[۱] والطول[۲] ۔توسط مع القصر[۳] ۔ طول مع القصر[۴] والتوسط[۵] ۔

فائدہ۔اگر مد بدل کے ساتھ ذوات الیا[1] آجائے مثل فَتَلَقّٰى ادم کے اس صورت[2] میں ورش کیلئے فتح[3] مع القصر والطول اور تقلیل[4] مع التوسط والطول چار وجہیں مقروء ہونگی ان چار وجہوں کو بھی تربیع کہتے ہیں۔فتح میں توسط اور تقلیل میں قصر ناجائز ہے۔یاد کرنے کے لئے یہ شعر کافی ہے۔

كَاٰتٰى[5] لِوَرْشٍ نِ افْتَحْ بِمَدٍ وَّقَصْرٍ ؕ

وَقَلِّلْ مَعَ التَّوَسُّطِ والْمَدِّ مُكْمَلَا

لفظ اٰلْـٰٔنَ میں چھ وجہیں[6] ہونگی یعنی طول مع التثلیث ،توسط مع التوسط ،توسط مع القصر اور قصر مع القصر

۴۔مد لین متصل[7] مثل شَیْءٍ اور شَیْئًا وغیرہ کے اس میں ورش کیلئے صرف توسط اور طول ہے بقیہ کل قراء قصر کرتے ہیں۔لیکن مَوْءُدَةُ[8] اور مَوْئِلًا[9] ورش کے نزدیک مستثنیٰ ہے۔

۱۔یا والا الف یعنی وہ الف جو یا کی صورتمیں مرسوم ہو جیسے موسیٰ عیسیٰ۔یا اصل میں یائی ہو جیسے دنیا یائی کی کل صورتیں تفصیل کے ساتھ امالہ کی فصل میں آئیں گی۔

۲۔یعنی جس ذوات الیا میں ورش کا خلف ہو یعنی امالہ صغریٰ و فتح اس صورت میں تربیع ہوگی۔

فائدہ۔تثلیث تین وجھوں کو کہتے ہیں۔تربیع جس میں چار وجہیں پڑھی جاتی ہوں ۔

۳۔ترک امالہ کو کہتے ہیں۔

۴۔امالہ صغریٰ کو کہتے ہیں امالہ صغریٰ اسکو کہتے ہیں کہ الف امالہ کی طرف مائل ہو اسکو بین اللفظین بھی کہتے ہیں۔

۵۔مثل اتـی کے کوئی لفظ آجائے (یعنی وہ ذوات الیا جس میں ورش کا خلف ہو اس کے ساتھ مد بدل آجائے تو اس میں ورش کے نزدیک تربیع ہوگی) تو ورش کیلئے فتح پڑھ (یعنی ترک امالہ) قصر و طول کی حالت میں اور تقلیل کر (یعنی امالہ صغریٰ) توسط و طول کی حالت میں تاکہ امام ورش کی قرأت مکمل ہو جائے۔

۶۔کــل نو وجہیں نکلتی ہیں جسمیں یہ چھ وجہیں جائز ہیں جسکو ماتن نے تحریر فرمادیا ۔تین وجہیں ناجائز ہیں۔قصر مع التوسط والطول توسط مع الطول اسلئے کہ اٰلْـٰٔنَ کے لام پر حرکت آجانیکی وجہ سے جائز ہوگئیں مگر لام متحرک کے باوجود مد بدل سے یہ مد قوی ہوگا کیونکہ اس کو حرکت عارضی ہے اصل میں یہ لازم ہے اس وجہ سے مد بدل میں طول کی حالت میں ال میں توسط ،قصر ناجائز ہے توسط کی حالت میں قصر ناجائز ہے تاکہ قوی پر ضعیف کو ترجیح نہ لازم آئے۔

۷۔مد لین متصل اسے کہتے ہیں کہ حرف لین کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے شَیْئًا۔

۸۔مَوْءُدَةُ اس میں دو حرف مد او روا و جمع ہو جانیکی وجہ سے ثقل سے بچتے ہوئے مستثنیٰ کیا۔

۹۔مَوْئِلًا تبع کی وجہ سے کیونکہ آگے کی آیت میں لفظ مَوْعِدًا آرہا ہے۔

۵۔ مدلازم اس میں کل قراء طول ہی کرتے ہیں۔

۶۔ مدعارض اس میں کل قراء کیلئے طول، توسط، قصر تینوں وجہیں جائز ہیں۔

۷۔ مدلین لازم اسمیں بھی کل قراء کیلئے وجوہ ثلثہ ہیں لیکن طول اولی ہے۔

۸۔ مدلین عارض اس میں بھی کُل قراء کیلئے وجوہ ثلثہ ہیں۔ لیکن قصر اولیٰ ہے۔

۹۔ مدمتصل وقفی اس میں وقف بالاسکان اور وقف بالاشمام کرنے کی صورت میں توسط کے علاوہ طول بھی جائز ہے لیکن قصر جائز نہیں۔ اور وقف مع الروم[۱] کی صورت میں صرف توسط ہے۔

۱۰۔ مدلازم وقفی اس میں سکون عارضی کی وجہ سے بھی طول جائز ہے لیکن مدلازم کا طول اَولیٰ ہے[۲]۔

فائدہ۔ الصَّلٰوۃ[۳] اور اس کے مثل میں حالت وقف میں مدلازم ہو جائیگا لہٰذا اسمیں صرف طول ہی ہوگا۔

آٹھویں فصل

ہمزتین کے احکام

جب کسی جگہ دو ہمزے جمع ہو جاتے ہیں تو ایک قسم کا ثقل[۴] ہوتا ہے خواہ دونوں ہمزے ایک[۵] کلمہ میں ہوں یا دو کلموں[۶] میں اس ثقل کو قراء مختلف طریقوں سے دور کرتے ہیں۔ اس ثقل کو دور کرنیکے لئے ہمزہ

۱۔ اگر وقف بالروم مثل السُّفَهَاءُ پر کیا گیا تو اسکو مد متصل وقفی نہیں کہیں گے۔ اسوجہ سے اسمیں طول جائز نہیں کیونکہ وقف بالروم وصل کے حکم میں ہے۔ امام حمزہ اور ہشام کیلئے روم کی حالت میں تسہیل ہوگی اس لئے حمزہ کے لئے طول بر بنائے مذہب قصر بر بنائے تغیر ہشام کیلئے توسط بر بنائے مذہب قصر بر بنائے تغیر دو، دو وجہیں ان دونوں حضرات کیلئے ہونگی اور ورش کیلئے بہر صورت طول ہی ہوگا۔

۲۔ مثل جَاۗئٍ اسمیں سکون عارضی کی وجہ سے توسط و قصر جائز نہیں تا کہ مدعارض کو مدلازم پر ترجیح نہ لازم آئے۔ روم و اشمام کی حالت میں بھی طول ہی ہوگا۔ ۳۔ کیونکہ وقف کی حالت میں تائے متحرکہ مدورہ ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ یعنی بدلنا عارض ہے اور اس پر سکون لازم ہے اسی لئے تو اس ہا میں روم و اشمام جائز نہیں ہے۔

۴۔ ادائگی میں دشواری واقع ہوتی ہے۔ ۵۔ جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ۶۔ جیسے جَاءَ اَحَد

جو تغیر ہوتا ہے اسکو تغییر کہتے ہیں اسکی چند صورتیں ہیں ۔ تسہیل محض[1]، تسہیل مع الادخال[2]، ابدال[3]، نقل[4]، اسقاط[5] لہذا جن صورتوں میں جن حضرات کیلئے جو حکم بیان کیا جائے ان کا ادا کرنا واجب ہے ورنہ انکی قراءت صحیح نہ ہوگی ۔

۱۔ جب ایک کلمہ میں دو ہمزے مفتوحہ جمع ہوں مثل ءَ اَنْـذَرْتَهُـم وغیرہ تو اس صورت میں قالون، بصری، ہشام تسہیل مع الادخال کرتے ہیں یعنی ہمزۂ مسہلہ سے پہلے ایک الف زائد کرتے ہیں ۔

۲۔ اس صورت میں ورش اور مکی تسہیل محض کرتے ہیں ۔ ہمزۂ اُولیٰ بہر صورت محقق ہوگا ۔

۳۔ صورت مذکورہ میں ورش کی وجہ ثانی ابدال بالمد بھی ہے اس صورت میں مد لازم ہو جائے گا اسی طرح ءَ اَلِدُ میں بھی ابدال ہوگا مگر اس صورت میں مد بدل کی تثلیث نہ ہوگی ۔

۴۔ صورت مذکورہ میں ہشام کیلئے وجہ ثانی تحقیق مع الادخال بھی ہے یعنی ہمزہ ثانیہ کے قبل ایک الف زائد کرتے ہیں ۔ لیکن اجراء میں تسہیل مع الادخال مقدم ہے جس طرح ورش کیلئے تسہیل محض مقدم ہے ۔

تنبیہ ۔ ادخال کی صورت میں حرف مد کے بعد ہمزہ اور قبل ہمزہ کے حرف مد پایا جاتا ہے لیکن بہر صورت[6] مد نہ ہوگا اس لئے کہ محل مد عارض ہے ۔ اسی طرح بحالت وقف مثل جُـفَـــا ءً ورش کیلئے الف

۱۔ تسہیل محض اسکو کہتے ہیں کہ ہمزہ کو حرف مدہ اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا یعنی اگر ہمزہ مفتوح ہو تو الف اور ہمزہ کے درمیان اگر مضموم ہو تو ہمزہ اور واو کے درمیان مکسور ہو تو ہمزہ اور یا کے درمیان ادا کرنا اور دونوں ہمزوں کے درمیان الف نہ داخل کرنا ۔

۲۔ تسہیل مع الادخال اسکو کہتے ہیں کہ دونوں ہمزوں کے درمیان الف داخل کرنا پہلے ہمزہ کو تحقیق سے اور دوسرے ہمزہ کو تسہیل سے ادا کرنا ۔

۳۔ ابدال ہمزہ کو حروف مدہ سے بدلنا قاعدہ کے موافق کہیں الف سے جیسے مَاْكُوْل سے ماكول جاءَ اَحَدٌ سے جا ا حَدٌ کہیں واو سے جیسے يُؤْمِنُونَ سے يُوْمِنُون ۔ نَشَاءُ اَصَبْنَا سے نَشَاءُ وَصَبْنَا ۔ کہیں یاء سے جیسے لِئَلَّا سے لِيَلَّا ۔ مِنَ السَّمَاءِ اٰيَةً سے مِنَ السَّمَاءِ يَاٰيَةً

۴۔ نقل یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ہمزہ کے ماقبل حرف ساکن کو دینا اور ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ ۔

۵۔ اسقاط یعنی ہمزہ کو بغیر نقل حرکت کے حذف کر دینا جیسے جَاءَ اَحَدٌ سے جَا اَحَدٌ ۔ فائدہ ۔ نقل اور اسقاط میں فرق یہ ہے کہ نقل میں ہمزہ کی حرکت منتقل کرنے کے بعد ہمزہ کو حذف کیا جاتا ہے اسقاط میں بغیر نقل حرکت کے ہمزہ کو حذف کیا جاتا ہے نقل کی مثال قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ اسقاط کی مثال ءَ اَعْجَمِيٌّ سے اَعْجَمِيٌّ ہر ایک کا حکم ماتن نے نمبر وار بیان فرما دیا

۶۔ ادخال کی صورت میں مد متصل کا قاعدہ جاری نہیں کریں گے ۔ چاہے تسہیل مع الادخال ہو یا تحقیق مع الادخال ۔ بقیہ صفحہ ۴۳ پر

مبدلہ میں بدل نہ ہوگا البتہ ءَ اَنتَ کے مثل میں ورش کیلئے ابدال کی صورت میں مد لازم[1] ہوگا اسلئے کہ الف مبدلہ قائم مقام حرف اصلی کے ہے۔

تنبیہ۔ ءَ امنتم کے مثل میں ادخال جائز نہیں[2] اس وجہ سے کہ اس میں ادخال ثابت نہیں

۵۔صورت مذکورہ میں ابن ذکوان عاصم حمزہ کسائی تحقیق محض کرتے ہیں۔

فائدہ۔ لفظ ءَ اَعۡجَمِیٌّ جو سورۂ فصلت میں ہے اسمیں شعبہ حمزہ کسائی تحقیق کرتے ہیں اور قالون بصری تسہیل مع الادخال کرتے ہیں اور ورش مکی حفص ابن ذکوان تسہیل محض کرتے ہیں ۔اور ورش حسب قاعدہ ابدال بھی کرتے ہیں اور ہشام ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط کرتے ہیں۔

فائدہ۔ لفظ اَذۡهَبۡتُمۡ[3] جو سورہ احقاف میں ہے اس میں شامی مکی ایک ہمزہ زائد کرتے ہیں اسوجہ سے مکی کیلئے تسہیل محض ہے اور ہشام کیلئے تسہیل و تحقیق مع الادخال ہے اور ابن ذکوان کیلئے تحقیق محض ہے

فائدہ۔ اَنۡ یُّؤۡتٰی جو سورۂ ال عمران میں ہے اس میں صرف مکی ایک ہمزہ زائد کرتے ہیں اور حسب قاعدہ تسہیل محض کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴۲ کا۔ ادخال اور ابدا ابدال دونوں صورتوں میں مد فرعی نہ ہوگا۔ کیوں کہ دونوں میں محل مد عارض ہے۔

نوٹ ۔تغیر کی صورتوں میں تحقیق محض۔اور تحقیق مع الادخال کو اس لئے شمار نہیں کیا کہ اس ہمزہ میں تغیر ہی نہیں کیا گیا ہے ۔۱۲ ج قادری

۱۔ یہاں بھی محل مد عارض ہے مگر سکون لازم کی وجہ سے طول ہی اس میں ثابت ہے تا کہ سکون تام ادا ہو جائے اور سکون کی ادائیگی میں ثقل نہ ہو۔

۲۔ ہمزہ کے بعد الف داخل کرنے سے دو ہمزہ اور دو الف جمع ہو جائیں گے جس کی ادائیگی میں ثقل ہے۔ادخال جو کیا جاتا ہے ثقل کو دور کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ یہاں ادخال ہی سے ثقل ہوگا۔لہذا اس میں ادخال بے سود ہے۔

۳۔ لفظ اَذۡهَبۡتُمۡ کو بعض قراء ءَ اَذۡهَبۡتُمۡ ایک ہمزہ زائد کر کے پڑھتے ہیں جب اس ایک ہمزہ کو بعض قراء دو ہمزہ پڑھتے ہیں تو ان قراء حضرات کیلئے ہمزتین کا قاعدہ جاری کیا جائے گا ایسے کلمات چار ہیں اذھبتم ان کان. ان یؤتی. ا مَنۡتُمۡ ہر ایک کے حکم کو ماتن تفصیل سے بیان فرما رہے ہیں۔

فائدہ۔اَنْ کان جوسورۂ قلم میں ہے اس میں شامی شعبہ حمزہ ایک ہمزہ زائد کرتے ہیں لیکن شامی تسہیل بھی کرتے ہیں اور ہشام حسب قاعدہ تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔اور شعبہ حمزہ تحقیق محض کرتے ہیں۔

فائدہ۔ءَ اٰ مَنتُم جوسورۂ اعراف، طٰہٰ، شعراء میں ہے اس میں شعبہ حمزہ کسائی دونوں ہمزہ کی تحقیق کرتے ہیں۔بقیہ قراء تسہیل کرتے ہیں۔لیکن اس میں ادخال اور ابدال جائز نہیں۔حفص[1] ہمزۂ اولی کا اسقاط کرتے ہیں۔اور قنبل صرف سورۂ طٰہٰ میں اسقاط کرتے ہیں۔اور سورۂ اعراف اور سورۂ ملک میں بحالت وصل ءَ اٰ مَنتُم کے[2] پہلے ہمزہ کو واو سے بدل کر پڑھتے ہیں۔

پہلا ہمزہ مفتوح ثانی مکسور کے احکام

۱۔مثل ءَ اِنَّا اس صورت میں قالون بصری تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔

۲۔صورت مذکورہ میں ورش مکی تسہیل محض کرتے ہیں۔

۳۔صورت مذکورہ میں ہشام کیلئے تحقیق مع الادخال اور تحقیق محض دونوں ہیں لیکن مریم میں ءَ اذامَا مِت سورۂ اعراف میں ءَ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْن اور ءَ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اور سورۂ شعراء میں ءَ اِنَّ لَنَا لَا جْراً اور سورۂ صافات میں اَ ئِنک اور اَ ئِفکًا اور سورۂ فصلت میں اَ ئِنَّکُم لَتَکْفُرُوْن ان سات[3] کلمات میں بلا خلف ادخال ہے البتہ سورۂ فصلت میں تسہیل بالخلف ہے۔

فائدہ۔لفظ ائــــمــــہ میں نافع مکی بصری تسہیل محض کرتے ہیں اور ہشام ادخال[4] بالخلف کرتے ہیں۔

---

[1]۔ءَ اٰمنتم سے اٰمنتم

[2]۔اٰمنتم کو وَاٰمنتم پڑھتے ہیں۔

[3]۔ہشام کیلئے ان ساتوں کلمات میں صرف تحقیق مع الادخال ہی ہے البتہ سورۂ فصلت میں جو اَئِنَّکُمْ ہے اسمیں تسہیل وتحقیق مع الادخال ہے

[4]۔یعنی تحقیق محض اور تحقیق مع الادخال ہے۔ ۱۲ج قادری

۴۔ پہلا ہمزہ مفتوح ثانی مکسور ہو تو ہشام کیلئے وجہ ثانی اور ابن ذکوان وکوفی کیلئے تحقیق محض ہے

پہلا ہمزہ مفتوح ثانی مضموم کے احکام

۱۔ مثل ءَ اُنــــزِلَ اس صورت میں قالون کیلئے بلا خُلف[۱] اور بصری کیلئے بالخُلف[۲] تسہیل مع الادخال ہے۔

۲۔ صورت مذکورہ میں ورش مکی بصری کیلئے تسہیل محض ہے یہ بصری کی وجہ ثانی ہے۔

۳۔ صورت مذکورہ میں ہشام کیلئے تین وجہیں ہیں۔ تحقیق مع الادخال۔ تحقیق محض اور تسہیل مع الادخال لیکن قل اَؤُ نَبِّئُكُم جو سورۃ ال عمران میں ہے اس میں ہشام کیلئے دو وجہیں ہیں۔ تحقیق محض اور تحقیق مع الادخال

۴۔ صورت مذکورہ میں ابن ذکوان وکوفی تحقیق محض کرتے ہیں۔

ہمزتین فی کلمتین کے احکام

۱۔ جب دو ہمزے دو کلموں میں واقع ہوں اور دونوں مفتوح ہوں مثل جَـاءَ اَحَـدٌ تو اس صورت میں قالون بزی بصری ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط[۳] کرتے ہیں۔

۲۔ صورت مذکورہ میں ورش قنبل ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل[۴] وابدال کرتے[۵] ہیں۔ لیکن ابدال کی صورت میں ورش کیلئے مدّ بدل میں تثلیث نہ ہوگی۔ اس لئے کہ محل مدّ منفصل واقع ہے۔

۳۔ صورت مذکورہ میں بقیہ قراء دونوں ہمزوں کی تحقیق کرتے ہیں۔

۱۔ صرف تسہیل مع الادخال ہے

۲۔ تسہیل مع الادخال اور تسہیل محض ہے

۳۔ پہلے والے ہمزہ کو ساقط کردیں اس صورت میں مدّ منفصل ہو جائے گا لہذا اس میں قصر بھی جائز ہے مگر توسط بہتر ہے کیونکہ اصل میں یہاں مدّ متصل ہی ہے ہمزہ کا گرانا تخفیفاً ہے

۴۔ تسہیل الف اور ہمزہ کے درمیان

۵۔ ابدال الف سے ہوگا جیسے جاء احد

۴۔ جب دونوں ہمزے مضموم ہوں مثل اَولیاء ُاُولٰٓئِک تو اس صورت میں قالون بزی ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل[1] کرتے ہیں۔

۵۔ صورت مذکورہ میں ورش قنبل ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل[2] کرتے ہیں۔ انھیں کیلئے ہمزۂ ثانیہ کا واو ساکنہ[3] سے ابدال بھی ہے۔

۶۔ صورت مذکورہ میں بصری کیلئے ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط ہے۔

۷۔ صورت مذکورہ میں بقیہ قراء دونوں ہمزوں کی تحقیق کرتے ہیں۔

۸۔ جب دونوں ہمزے مکسور ہوں جیسے مِنَ السَّمآءِ اِن تو اس صورت میں قالون بزی ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل[4] کرتے ہیں۔

۹۔ صورت مذکورہ میں ورش قنبل ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل[5] اور ابدال[6] بالمد کرتے ہیں البتہ صرف ھٰؤلآءِ اِنْ اور وَالبِغَآءِ اِنْ میں ورش ہمزۂ ثانیہ کو یا مکسور مختلسہ[7] پڑھتے ہیں۔

۱۰۔ صورت مذکورہ میں ابوعمرو بصری ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط کرتے ہیں ۔ اور بقیہ قراء دونوں ہمزوں کی تحقیق کرتے ہیں

فائدہ۔ صورت مذکورہ میں ہمزہ مغیرہ کی وجہ سے محل مد میں قصر اور مد دونوں ہیں قصر بربنائے تغیر اور مد بربنائے مذہب لیکن مد بہر حال اولیٰ ہے

۱۔ تسہیل ہمزہ اور واو کے درمیان

۲۔ تسہیل کالواو ۔

۳۔ جیسے اَوْلِیَآءُ وْ وَلٰٓئِکَ

۴۔ تسہیل کالیا

۵۔ تسہیل کالیا

۶۔ ابدال یائے مدہ ساکنہ سے اس صورت میں مد لازم ہو جائے گا

۷۔ یائے متحرکہ مختلسہ سے یعنی یائے متحرکہ کو اختلاس کے ساتھ ادا کریں گے۔ اختلاس اسکو کہتے ہیں حرکت کے تین حصہ کرکے تیسرا حصہ ادا نہ کرنا دو حصہ ادا کریں

مختلف الحرکت کے احکام

۱۔ جب دو ہمزے دو کلموں میں واقع ہوں اور پہلا ہمزہ مفتوحہ ثانی مکسور مثل شُهَدَاءَ اِذْ یا پہلا مفتوح ثانی مضموم مثل جاءَ اُمَّةٌ تو ان دونوں صورتوں میں نافع مکی بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل[1] کرتے ہیں۔

۲۔ اگر پہلا ہمزہ مضموم ثانی مفتوح ہو مثل نَشَاءُ اَصبنا تو نافع مکی بصری کیلئے ہمزہ ثانیہ کا واو سے ابدال[2] ہوگا۔

۳۔ اگر پہلا ہمزہ مکسور ثانی مفتوح ہو مثل مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا تو نافع مکی بصری کیلئے ہمزہ ثانیہ کا یا سے ابدال[3] ہوگا۔

۴۔ اگر پہلا ہمزہ مضموم ثانی مکسور ہو مثل یَشَاءُ اِلٰی تو اس صورت میں نافع مکی بصری کیلئے تسہیل[4] اور ابدال[5] دونوں ہونگے۔

۵۔ کل مختلف الحرکت والی صورتوں میں بقیہ قراء کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہوگی۔

نوٹ ۔ پہلا ہمزہ مکسور دوسرا مضموم یہ صورت قرآن میں نہیں ہے۔ ۱۲ ج قادری

۱۔ تسہیل کالواو

۲۔ ابدال واو مفتوحہ متحرکہ سے جیسے نَشَاءُ وَ صَبْنَا

۳۔ ابدال یائے مفتوحہ متحرکہ سے جیسے مِنَ السَّمَاءِ یَوِ ئْتِنَا

۴۔ تسہیل کالیا۔

۵۔ ابدال واو متحرکہ مکسورہ سے جیسے یَشَاءُ وِلٰی۔

﴿نویں فصل﴾

ہمزۂ منفردہ کے احکام

ا۔ہمزہ منفردہ ساکنہ فا فعل واقع ہو[1] مثل یُؤ مِنُو نَ تو ورش ہمزہ ساکنہ کا ابدال[2] کرتے ہیں۔

لیکن لفظ ایوا ء کے مشتقات میں مثل مَاْ و یٰ تُؤْ وِی وغیرہ میں ابدال نہ ہوگا۔

۲۔اگر ہمزہ مفتوح بعد ضمہ فا فعل واقع ہو مثل مُؤ ذِ نٌ وغیرہ تو ورش ابدال[3] کرتے ہیں

۳۔ہمزہ منفردہ ساکنہ میں مطلقاً سوسی ہر جگہ ابدال[4] کرتے ہیں خواہ ہمزہ فا فعل ہو یا نہ ہو لیکن مجزومات مثل اِن یَّشاْ اور امر مثل اِقرَاْ وغیرہ میں ابدال نہ ہوگا۔اسی طرح رِ ءْیًا اور مُؤْ صَدَۃٌ میں ابدال نہ ہوگا۔

فائدہ۔لفظ بِئْرٌ وبِئْسَ جس طرح بھی آئے (یعنی لَبِئْسَ اور بِئْسَمَا)اور لِئَلَّا میں[5]

ا۔فائے فعل کی پہچان کیلئے ایک آسان ضابطہ یہ ہے کہ ہر ہمزۂ ساکنہ جو ہمزۂ وصلی کے بعد واقع ہو جیسے اِئْــتِ یا بعد میم کے ہمزہ ہو جیسے مُؤْمِنُوْن یا بعد فا کے ہمزہ ہو جیسے فَأْتُوْا یا بعد واو کے ہمزہ ہو جیسے وَأْتُو یا علامت مضارع کے بعد ہمزہ ہو جیسے یَأْلَمون۔تَأْكُلُون. نُؤْتِرُكَ

۲۔یعنی ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدلیں گے یعنی فتحہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو تو الف سے بدلیں گے جیسے یَأْلَمُوْن سے یَالَمُوْنَ ضمہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو تو واو سے جیسے مُؤْ مِنُون سے مُوْ مِنُون کسرہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو تو یائے مدہ سے بدلیں گے جیسے اِئْتِ سے اِیْتِ

۳۔ واو مفتوحہ سے بدلیں گے جیسے مُؤَ جَّلًا سے مُوَ جَّلًا ۔مگر اس ابدال کیلئے تین شرطیں ہیں۔ہمزہ مفتوح۔ضمہ کے بعد ہمزہ ہو فاکلمہ ہو لہٰذا یَؤُدہٗ میں ہمزہ فاکلمہ کی جگہ ہے مگر مضموم ہے اسلئے ابدال نہ ہوگا فَأْذَن فاکلمہ کی جگہ تو ہے مگر حرف مفتوح کے بعد ہمزہ ہے اس لئے ابدال نہ ہوگا۔فُؤَادَكَ مضموم کے بعد ہمزہ مفتوحہ تو ہے مگر فاکلمہ نہیں ہے اسوجہ سے ابدال نہیں ہے۔

۴۔مگر پانچ قسموں کے ہمزہائے ساکنہ میں ابدال نہ ہوگا پہلی قسم مجزوم ہو جیسے اِنْ نَشَــاْ وغیرہ دوسری قسم وہ ہمزہ ساکنہ جس کا سکون صیغہ امر ہو جیسے اقرأو غیرہ تیسری قسم ابدال کی وجہ سے دو واو جمع ہو جانے کی وجہ سے وہ کلمہ ثقیل ہو جائیگا ابدال نہ کرنے میں ثقیل نہ ہوگا جیسے تُؤْ وِی وغیرہ دو واو جمع ہو جانے کی وجہ سے چوتھی قسم رِءْیًــا کہ اگر اس جگہ ہمزہ کو بدل دیا جائے تو ادغام کے بعد رِیًّــا ہو جائے گا کہ اس کا ماخذ ہی غلط ہو جائے گا۔کیوں کہ یہ مشتق رواءٌ سے ہے ابدال کی صورت میں مشتق ہو جائے گا رِیٌّ سے سیراب کے معنی میں ہو جائے گا یہاں دیکھنے کے معنی میں ہے اسوجہ سے ابدال نہ ہوگا۔پانچویں قسم وہ کلمہ مہموزہ جسکے اشتقاق میں اختلاف ہوا ہو جیسے مُــؤْ صَـــدَۃ سوسی کے نزدیک اس کا اشتقاق ءَ اٰصَدتِ سے ہے ابدال کی صورت میں اَوْ صَدَ ت سے مشتق ہو جائے گا اس وجہ سے ابدال نہ ہوگا

۵۔صرف ورش کے نزدیک ہمزہ مفتوحہ کا یا سے ابدال ہوگا جیسے لِئَلَّا سے لِیَلَّا

ورش ابدال کرتے ہیں۔اور الذِّئْبُ میں ورش اور کسائی دونوں ابدال کرتے ہیں۔کلمات مذکورہ میں سوسی حسب قاعدہ ابدال کریں گے۔سوائے لِئَلا لُؤ لو کے پہلے والے ہمزہ میں شعبہ نے بھی سوسی کے ساتھ ابدال کیا ہے لُؤ لُؤِ نکرہ ہو یا معرفہ

فائدہ۔بَارِ ئِکُم میں بحالت اسکان سوسی کیلئے ابدال بالخلف[1] ہے۔

فائدہ۔یَا لِتُکُم میں بصری ہمزہ ساکنہ پڑھتے ہیں اس وقت دوری کیلئے تحقیق اور سوسی کیلئے ابدال ہوگا (اس کی رسم یَلِتْکُمْ ہے)

فائدہ۔اَلنَّسِیُءُ میں ورش ابدال کرتے ہیں اور بعد ابدال یا ساکنہ کا یا مبدلہ میں ادغام[2] کرتے ہیں۔بقیہ کل قراء کل سورتوں میں خواہ ہمزہ منفردہ متحرک ہو یا ساکن بہرصورت تحقیق کرتے ہیں۔

﴿ دسویں فصل ﴾

نقل[3] وسکتہ کے احکام

حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ واقع ہونے کی دوصورتیں ہیں۔

(الف) حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے قَدْ اَفْلَحَ وغیرہ تو اس کو مفصول عام کہتے ہیں۔

(ب) لام تعریف کے بعد ہمزہ ہو جیسے الا رض وغیرہ اسکو مفصول[4] خاص کہتے ہیں

فائدہ۔اصطلاح قرّ اء میں حرف صحیح اسکو کہتے ہیں کہ کسی کلمہ میں حرف مد کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہو لہذا اگر ہمزہ سے پہلے حرف لین واقع ہو تو یہ بھی نقل اور سکتہ کا صحیح محل ہوگا۔

---

[1] مگر تحقیق ہی اولی ہے [2] جیسے النَّسِیُءُ سے اَلنَّسِیُّ

[3] نقل اسکو کہتے ہیں کہ ہمزہ اصلی کی حرکت ماقبل والے حرف ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ سکتہ آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہرنا یعنی وقف سے قدرے کم

[4] موصول بھی کہتے ہیں۔

۱۔مفصول عام اور مفصول خاص میں ورش ہر جگہ نقل کرتے ہیں جیسے وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی اور ﴿ اَلْاٰخِرَةِ وغیرہ مگر کِتَابِیَهْ اِنِّیْ میں بوجہ ہائے سکتہ نقل صحیح ہے مگر بہتر نہیں۔

۲۔مفصول عام میں خَلَف بالخُلف اور مفصول خاص میں بلا خلف ہر جگہ سکتہ کرتے ہیں

۳۔مفصول خاص میں خلاد ہر جگہ بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔

۴۔شَیْءٍ اور شَیْئًا میں خَلَف بلاخُلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ شَیْءٍ اور شَیْئًا میں بحالت وقف خلف خلاد[1] کیلئے سکتہ نہ ہوگا بلکہ نقل اور ادغام[2] ہوگا

فائدہ۔اٰلْئٰنَ جو سورۂ یونس میں ہے اس میں نافع نقل کرتے ہیں لہذا ورش کیلئے بوجہ نقل چھ وجہیں ہونگی طول مع التثلیث توسط مع التوسط،توسط مع القصر قصر مع القصر باقی توسط مع الطول اور قصر مع التوسط مع الطول یہ تین وجہیں ناجائز ہیں اس لئے کہ باوجود نقل حرکت مد لازم مد بدل سے قوی ہے اور ان صورتوں میں ترجیح ضعیف کی قوی پر لازم آتی ہے۔

فائدہ۔عَادَانِ الْاُوْلٰی میں نافع بصری نقل مع الادغام[3] کرتے ہیں اور قالون بہر صورت واو مہموز پڑھتے ہیں۔خواہ اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کیجائے یا ماقبل سے وصل ہو۔بقیہ سب قراء واو مدہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح نافع بصری کے علاوہ کل قراء ترک نقل کرتے ہیں اس وجہ سے ادغام نہیں کرتے ہیں۔

---

۱ امام حمزہ کے لئے ۲ نقل جیسے شَیَا۔ادغام جیسے شَیًّا

۳۔عَادَانِ الْاُوْلٰی کو قالون عَادَ لُّؤْلٰی پڑھتے ہیں یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کرکے لام کو دیدیتے ہیں اور تنوین کا لام میں یرملون کے قاعدے سے ادغام کردیتے ہیں۔اور واو ہمزہ پڑھتے ہیں جیسا کہ مثال سے واضح ہے۔اور ورش عَادَ لُّوْلٰی پڑھتے ہیں یعنی ادغام کرتے ہیں اور واو پڑھتے ہیں بقیہ قراء حفص علیہ الرحمہ کے مثل پڑھتے ہیں یہ تو وصل کی صورت میں تین قرائتیں ہیں اگر وقف کردیا جائے تو اس میں مندرجہ ذیل صورتیں نکلیں گی۔

قالون کیلئے	اَلْاُوْلٰی	اَلُؤْلٰی	لُؤْلٰی	تین وجہیں ہیں
ورش کیلئے	اَلُوْلٰی		لُوْلٰی	دو وجہیں ہیں
بصری کیلئے	اَلْاُوْلٰی	اَلُوْلٰی	لُوْلٰی	تین وجہیں ہیں

باقی قراء کیلئے صرف ایک وجہ اَلْاُوْلٰی ہے۔ **نوٹ** ۔ الاولی کا صحیح رسم الخط یہ ہے۔اَلُوْلٰی

﴿ گیارھویں فصل ﴾

راولام کے احکام

ا۔رامفتوحہ یامضمومہ سے پہلے کسرہ اصلی[1] یاماقبل یاساکن ہوتوورش رامفتوحہ مضمومہ کوباریک پڑھتے ہیں جیسے اَلْاٰخِرَةُ اور خَیْرَاتٍ وغیرہ بقیہ قراءپُر پڑھتے ہیں۔

تنبیہ۔رامفتوحہ سے پہلے کسرہ اصلی نہ ہوتوورش کے نزدیک راپُر ہوگی جیسے بِـرَسُولٍ وغیرہ اس لئے کہ راسے پہلے کسرہ عارضی ہے۔

تنبیہ۔ورش کے نزدیک تین صورتوں میں رامفتوحہ باریک نہ ہوگی اول یہ کہ راکسی اسمائے عجمیہ مثل اِبْرٰهِیمَ اِرَمَ وغیرہ میں واقع ہودوسرے یہ کہ رامکررواقع ہوجیسے مِدْرَارًا وغیرہ تیسرے یہ کہ رابر وزن فعلاً ہومثل ذِكْرًا وغیرہ۔

۲۔ رَامفتوحہ کے ماقبل ساکن اس سے پہلے کسرہ ہوتوورش کے نزدیک راباریک ہوگی جیسے اِكْـرَاهِ اور حِـذْرَهُـمْ وغیرہ لیکن اگرساکن حرف استعلاقبل راواقع ہوتورائے مفتوحہ باریک نہ ہوگی جیسے اِصْرَهُمْ لیکن اگررامفتوحہ سے پہلے خاساکن ہوتورامفتوحہ باریک ہوگی جیسے اِخْرَاجِهِمْ وغیرہ۔

۳۔رامکسورہ کل قراء کے نزدیک باریک ہوگی۔

۴۔راساکن ماقبل کسرہ اصلیہ متصلہ بلااتصال مستعلیہ ہوتوکل قراء کے نزدیک راباریک ہو گی لہٰذااگرراساکن ماقبل کسرہ عارضی ہوجیسے اِرْجِعُوْا یاکسرہ منفصلہ ہوجیسے اَلَّـذِی ارْتَـضٰی یااتصال مستعلیہ ہوجیسے فِرْقَةٍ توان تینوں صورتوں میں کل قراء کے نزدیک راپُر ہوگی البتہ لفظ فِرْقٍ میں خلف[2] ہے۔

---

[1] کسرہ اصلی متصلہ ہوجیسے فَاقْرَءُوا اگرمنفصلہ ہوتوباریک نہ ہوگی بلکہ پُر ہوگی جیسے علی الکفار رُحَمَاءُ یاکسرہ عارضی ہوجب بھی باریک نہ ہوگی جیسے بِرَشِیْدٍ یایائے منفصلہ ہوجب بھی را باریک نہ ہوگی جیسے فی رَیبٍ۔ یارائے مذکورہ کے بعد حروف استعلاءاسی کلمہ میں ہوجب بھی راپُر ہوگی جیسے صراط فراق وغیرہ

[2] خلف جائز ہے تمام قراء کے نزدیک پُر ہے یاباریک۔

۵۔ راممالہ[1] یا راموقوفہ بعد[2] امالہ واقع ہوتو را باریک ہوگی جیسے مجرٖ ھا اور مِنَ النَّا رِ وغیرہ

فائدہ۔ بِشَرَرٍ[3] کی پہلی را ورش کے نزدیک باریک ہوگی ان کے نزدیک بحالت وقف دوسری را بھی باریک ہوگی۔

فائدہ۔ لفظ حَیْرَ انَ کی را کو بعض طرقِ ورش نے پُر پڑھا ہے لہذا اخلف[4] ہے۔

۶۔ راساکن ماقبل زبر یا پیش ہوتو کُل قراء کے نزدیک راپُر ہوگی۔

لام کے احکام

ا۔ لام مفتوحہ[5] سے پہلے صاد[6] یا طا یا ظا واقع ہوتو ورش کے نزدیک لام پُر ہوگا خواہ یہ حروف متحرک ہوں یا ساکن مثل صَلٰوۃ اور مَطْلَع وغیرہ اس موقعہ پر لام پُر کرنے کو قراء تغلیظ کہتے ہیں۔

ا۔ جس را کے بعد والے الف میں امالہ صغریٰ یا امالہ کبریٰ کیا جائے وہ را باریک ہوگی جیسے سکریٰ

۲۔ را امالہ صغریٰ یا امالہ کبریٰ کے بعد وقفاً باریک ہوگی۔ وصلاً تو امالہ کیا جائے یا نہ کیا جائے ہر حالت میں باریک ہوگی کیونکہ را مکسورہ ہے جیسے النَّار کیونکہ را مکسورہ ہی میں امالہ ہے

۳۔ مناسبت یکسانیت کیلئے پہلی را میں ترقیق ہوگی

۴۔ خلف واجب ہے۔

لام کے احکام

۵۔ لام مضموم و مکسور یا لام ساکن ہوتو پُر نہ ہوگا جیسے یُصَلُّوْنَ ضمہ کی مثال لَا وُ صَلِّبَنَّكُمْ ۔ لام مکسور کی مثال صَلْصَا لٍ لام ساکن کی مثال یا تینوں حروف صاد۔ طا۔ ظا مفتوح یا ساکن نہ ہو جب بھی لام پُر نہ ہوگا جیسے فُصِّلَتْ صاد مکسور ہے اَلظُّلَلُ ظا مضموم کی مثال ظُلَلٌ ظا مضموم و لام مفتوح کی مثال

۶۔ اگر ضاد ہوتو لام باریک ہی ہوگا جیسے اَلضَّلَالَۃ۔

فائدہ۔لفظ طَال اور فِصَا لاً میں ورش کے نزدیک خلف[1] ہے۔

فائدہ۔بحالت وقف لفظ بطل میں پُر اور باریک دونوں جائز[2] ہیں۔

فائدہ۔مثل سَیَصْلٰی وغیرہ جیسے کلمات میں بحالت وقف تغلیظ (پُر) اولیٰ ہے مگر اس وقت امالہ نہ ہوگا اور اگر امالہ اختیار کیا جائے تو تغلیظ نہ ہوگی۔اسی وجہ سے امالہ غیر اولیٰ ہے۔

فائدہ۔صورت مذکورہ رؤس آیت کے موقعہ پر واقع ہو جیسے فَلاَ صَدَّقَ وَلاَ صَلّٰی تو ایسے مواقع پر بوجہ امالہ ترقیق ہوگی اسلئے کہ ورش کے نزدیک رؤس آیہ میں ترک امالہ نہیں ہے اس وجہ سے تغلیظ نہ ہوگی

۲۔لفظ **اللّٰہ** سے پہلے زبر یا پیش ہو تو کل قراء کے نزدیک لفظ **اللّٰہ** کے دونوں لام پُر ہونگے اور اگر ماقبل کسرہ ہو تو دونوں لام باریک ہونگے[3]

۱۔خلف واجب ہے الف فاصل کی وجہ سے۔

۲۔وقف کی حالت میں سکون کا اعتبار کر کے پُر اصل حرکت (لام مکسور) کی وجہ سے باریک یعنی خلف جائز ہے پُر پڑھنا بہتر ہے۔

۳۔**فائدہ**۔سوسی کے نزدیک نَرَی اللّٰہ کے مثل امالہ بالحرکت کی صورت میں لام میں ترقیق وتفخیم دونوں وجہیں جائز ہیں۔

﴿بارھویں فصل﴾

امالہ و فتح کے احکام

امالہ کے متعلق تین باتیں جاننا ضروری ہیں ایک کیفیت[1] امالہ دوئم محل امالہ[2] سوئم سبب[3] امالہ۔

اول کیفیت امالہ اسکی دو قسمیں ہیں امالہ کبریٰ امالہ صغریٰ۔

۱۔ امالہ کبریٰ یعنی الف کو یا کی طرف مائل کرنا اس اضجاع[4] بھی کہتے ہیں۔

۲۔ امالہ صغریٰ یعنی الف کو امالہ کی طرف مائل کرنا اس کو تقلیل[5] بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ ترک امالہ کو فتح[6] کہتے ہیں۔ نہ امالہ کبریٰ کی ضد امالہ صغریٰ ہے اور نہ امالہ صغریٰ کی ضد امالہ کبریٰ ہے بلکہ دونوں کی ضد فتح[7]۔

فائدہ۔ امالہ بالخلف کہنے کی صورت میں امالہ اور فتح اسی طرح تقلیل بالخلف کہنے کی صورت میں تقلیل اور فتح دونوں وجہیں مراد ہونگی۔

فائدہ۔ دوئم محل امالہ اسکی بھی دو صورتیں ہیں ایک امالہ[8] بالحرف۔ دوسرے امالہ بالحرکت۔

۱۔ جس طرح امالہ ہوتا ہے اسکو کیفیت امالہ کہتے ہیں اسکی ادائیگی کسی شیخ التجوید ہی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ امالہ کبریٰ کی ادائیگی بیر کی مثل ہے وہ بیر جو ایک پھل کا نام ہے۔ امالہ صغریٰ کی ادائیگی بَیر کے مثل ہے جسکے معنی دشمنی کے ہیں۔

۲۔ جس جگہ امالہ ہوتا ہے اسکو محل امالہ کہتے ہیں اسکی تفصیل ماتن نے آگے بیان فرمادی ہے کسرہ موجودہ وغیرہ

۳۔ جس وجہ سے امالہ ہوتا ہے اسکو سبب امالہ کہتے ہیں جیسے کلمہ یائیت اسکی تفصیل بہت ہے جیسا کہ ماتن کی مثالوں سے ظاہر ہے

۴۔ لِٹانا یعنی الف کو ادائیگی میں لِٹا دیتے ہیں کھڑے کو پڑے کی مثل جیسے سویرے کی ادائیگی ہوتی ہے

۵۔ کم کرنے کے معنی میں ہے۔ یعنی اسکو کم مائل کیا جاتا ہے مثل بَیر کی ادائیگی بمعنی دشمنی

۶۔ یعنی الف کو سیدھا منہ کھول کر ادا کرنا

۷۔ دونوں کی ضد ترک امالہ ہے ۸۔ ایک حرف دوسرے حرف کی طرف مائل ہو یعنی الف یا کی طرف مائل ہوتا ہے اسکو امالہ بالحرف کہتے ہیں۔ اگر ایک حرکت دوسری حرکت کی طرف مائل ہو جیسے زبر زیر کی طرف تو اسکو امالہ بالحرکت کہتے ہیں ہر ایک کی مثال آگے آئے گی (متن میں)۔

اور امالہ بالحرف کی دو صورتیں ہیں ایک ذوات الیا[1]۔ دوسرے ذوات الرا[2]۔

ذوات الیا اسکی بھی چار صورتیں ہیں۔ ایک مرسوم الیا[3] جیسے مُوْ سـیٰ وغیرہ دوسرے منقلب[4] عن الیا جیسے دُنْیَا۔ عَلْیَا وغیرہ تیسرے مشابہ[5] منقلب عن الیاء جیسے زکیٰ چوتھے مشابہ المشابہ جیسے سجیٰ وغیرہ۔

اور ذوات لرا کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ را کے بعد الف یائی مرسوم ہو جیسے تـرٰی دوسرے وہ الف جس کے بعد رامتطر فہ مکسورہ ہو جیسے فِی النَّارِ وغیرہ۔

دوسرے امالہ بالحرکت اس کی صرف ایک صورت ہے یعنی زبر کو زیر کی طرح مائل کرنا یہ ہمیشہ زبر ہی پر ہوتا ہے جیسے رَحْمَۃ سے رحْمِۃ نَرَیَ اللّٰہ سے نَرِی اللّٰہ۔

سوئم سبب امالہ یہ دو ہیں۔ ایک یائیت[6] دوسرے مجاورۃ[7] کسرہ۔

۱۔ یا والا الف جیسے مُوْ سیٰ وغیرہ

۲۔ را والا الف جیسے تَرٰی۔ فِیْ نَا رِ

۳۔ الف کے بدلے یا لکھی ہوئی ہو جیسے مُوْ سیٰ وغیرہ

۴۔ یا کے بدلے الف لکھا ہوا ہو جیسے دنیا وغیرہ

۵۔ یعنی دنیا کے مشابہ ہو مگر دنیا یائی ہے مگر الف مرسوم ہے زَکیٰ واوی ہے مگر یا مرسوم ہے زکی رباعی ہے سَجیٰ ثلاثی مجرد ہے زکیٰ کے مثل ہے یعنی واوی مگر رباعی و ثلاثی مجرد کا فرق ہے

۶۔ یعنی یائی ہو یا واوی یا مرسوم الیا ہو

۷۔ متصل کسرہ کا ہونا کسرہ موجودہ بعد یہ ہو جیسے الناس یا کسرہ موجودہ قبلیہ ہو جیسے الرِ ہو قبل آیت ذوات الیا نہ ہو ۔

فائدہ زائدہ۔ امالہ و فتح دونوں مشہور فصحائے عرب کی زبانوں میں مروج و مستعمل ہیں فتح یعنی ترک امالہ اہل حجاز کا ہے امالہ اہل نجد کا۔

نوٹ۔ قرائے سبعہ میں صرف امام ابن کثیر مکی کے لئے پورے قرآن مقدس میں امالہ کہیں نہیں ہے۔

احکام امالہ

۱۔ذوات الیا میں حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں اور ورش بالخلف تقلیل کرتے ہیں لیکن وہ الفات جو رؤس الآیت[1] کے موقعہ پر گیارہ سورتوں[2] میں بکثرت آئے ہیں اس میں ورش بلا خلف تقلیل کرتے ہیں البتہ جس ذوات الیا کے بعد ہا واقع ہو اس[3] میں خلف ہے۔

۲۔جو ذوات الیا بروزن فَعْلیٰ[4] فِعْلیٰ[5] فُعْلیٰ[6] واقع ہوں اس میں حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں اور ورش بالخلف اور بصری بلا خلف تقلیل کرتے ہیں۔

تنبیہ۔مشابہ منقلب عن الیا یعنی جو ذوات الیا ثلاثی مزید میں واقع ہو جیسے زَکّٰهَا اور انجٰی وغیرہ یا جو الف مرسوم الیا ہو اس کا حکم بھی مثل ذوات الیا کے ہے۔

۳۔ذوات لرا میں بصری حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں اور ورش بلا خلف تقلیل کرتے ہیں اور قبل سکون مثل نَرَی اللّٰہ وغیرہ کے بحالت وصل سوسی[7] بالخلف امالہ بالحرکت کرتے ہیں۔

۴۔را متطرفہ مکسورہ سے پہلے الف واقع[8] ہو تو اس میں بصری و دوری علی امالہ کرتے ہیں اور ورش بلا خلف تقلیل کرتے ہیں اسی طرح یہی حضرات لفظ کٰفِرِیْنَ[9] اور الکٰفِرِیْن کو بھی پڑھتے ہیں۔

---

۱ قبل آیات ذوات الیا ہو۔ ۲۔وہ گیارہ سورتیں یہ ہیں۔یعنی سورۂ طٰهٰ۔و نجم۔و معارج۔و قیٰمہ۔و نزعت۔و عبس۔و اعلی۔و شمس۔و لیل۔و ضحی اور سورۂ علق ۳۔جیسے وضحٰها وغیرہ

۴۔جیسے یُحی الموتٰی وغیرہ ۵۔ جیسے عِیْسیٰ اِحْدٰی وغیرہ

۶۔جیسے مُوْسیٰ طُوْبیٰ وغیرہ

۷۔وصلاً صرف سوسی امالہ بالحرکت کرتے ہیں وقفاً بصری حمزہ کسائی امالہ کبرٰی ورش امالہ صغرٰی کریں گے مگر اولم یر الذین جیسے کلمات میں امالہ بالحرکت نہ ہوگا مگر را القمر وغیرہ میں شعبہ۔حمزہ کے لئے وصلاً را میں امالہ بالحرکت ہے

۸۔رائے متطرفہ مکسورہ ہونا شرط ہے اسوجہ سے رائے مضمومہ ومفتوحہ نکل جائیں گے جیسے الانہا رُ متطرفہ اسی طرح فلا تُمَا رِ فِیْهِم۔الجَوَا رِ۔مُضَا رٍّ۔اور غیر متطرفہ بھی نکل جائیں گے جیسے و نَمَا رِقُ وغیرہ بِضَا رِّ هِمْ اَنْصا رِیْ جیسے کلمات بھی امالہ سے نکل جائیں گے بصری کے لئے۔۹۔کٰفِرِیْنَ وَ الْکٰفِرِیْنَ مقید کرنے سے کٰفِرُوْنَ اور شٰکِرِیْنَ جیسے کلمات نکل جائینگے۔ ۱۲منہ

۵۔ جوالف دورا کے درمیان واقع ہومثل ابـرا رِ وغیرہ کے تو بصری کسائی امالہ کرتے ہیں اور ورش حمزہ تقلیل کرتے ہیں اسی طرح البَوَارِ اور القھّا رِ میں بھی یہی حضرات تقلیل کرتے ہیں۔

۶۔ جوالف روس الآیت[1] میں ازقسم ذوات الیا واقع ہوتو اس میں حمزہ کسائی امالہ کبری کرتے ہیں اور ورش بصری بلاخلف تقلیل کرتے ہیں۔

۷۔ افعال ماضیہ سے ذیل کے کلمات میں صرف حمزہ امالہ کرتے ہیں۔

خَـابَ، خَـافُوْا، طَـابَ، ضَـاقَتْ، حَـاقَ، زَاغُوْا[2]، جَـاءَ شَـاءَ، زَادَ، رَانَ فقط اور ابن ذکوان صرف جَـاءَ، شَـاءَ اور زَادَ جو پہلا بقر میں ہے بلاخلف امالہ کرتے ہیں اسکے علاوہ بقیہ زَادَ تمام کلام اللہ میں خلف ہے۔

فائدہ۔ بَلْ رَانَ میں حمزہ کے علاوہ شعبہ کسائی بھی امالہ کرتے ہیں۔

فائدہ۔ ذیل کے کلمات میں صرف کسائی امالہ کرتے ہیں۔

لفظ احیا بلاواو[3] اور رِءْ یَـا والرءْ یا و مَرْضَات اور لفظ خَـطَایَا[4] وَ مَحْیا ھُمْ اور حَقَّ تُقَاتِہٖ اور وقد ھدٰ ینِ اور سورۂ ابراھیم میں عصانی اور کہف میں اَنْسَانِیْہُ اور مریم میں وَاٰوْ صَانِیْ اور طس میں ا تا نی سورہ مریم ۔ ونمل ر ر ے میں بھی اور لفظ دَحٰھا و تَلٰھا و طَحٰھا اور سَجٰی میں

فائدہ۔ ذیل کے کلمات میں صرف دوری علی امالہ کرتے ہیں۔

لفظ ا ذَا نِھِم اٰذا نِنَا طُغْیَا نِھِمْ جہاں واقع ہو اور ھدٰنی مَثْوَای مَحْیَا ی رُءْیَاکَ اور دونوں بَـارِئِکُمْ اور اَلْبَـا رِی وَسَـارِ عُوْ نَ وَیُسَـا رِعُوْنَ وَنُسَا رِعُ جہاں آئے اور وَالْـجَا رِ دوجگہ اور

ا۔ الف یائی آیت سے قبل وہ گیارہ سورتوں میں بکثرت واقع ہیں۔ سورہ طٰہٰ پارہ ۱۶ سورہ نجم پارہ ۲۷ معارج سورہ قیٰمہ پارہ ۲۹ سورہ نٰزعٰت سورہ اعلیٰ سورہ والشمس سورہ واللیل ۔ والضحی سورہ علق پارہ ۳۰

۲۔ زاغت اور ۳ زاغ اور اَجَاءَ میں امالہ نہ ہوگا

۳۔ بغیر واو کے احیا گر واو کے ساتھ واقع ہوتو اس میں حمزہ بھی امالہ کرتے ہیں

۴۔ یا کے بعد والے الف میں امالہ ہے ۱۲ ج قادری

جبا رین دوجگہ اور اَلْجَوَارِ سورہ شوریٰ۔ رحمٰن اور کورت میں اور وَمَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ دوجگہ اور لفظ مِشْکوٰۃ سورہ نور میں فقط۔

فائدہ۔تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ میں بعد را کے حمزہ امالہ[1] کرتے ہیں اور مَجْرٖیْهَا میں بصری اور حمزہ کسائی حفص امالہ کرتے ہیں اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔

فائدہ۔وَنَاٰ کے الف میں حمزہ کسائی بلا خلف امالہ کرتے ہیں اور جو سورۂ اسرائیل میں وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ہے اس میں حمزہ کسائی شعبہ امالہ کرتے ہیں اور دونوں جگہ وَنَاٰ کے نون میں خلف کسائی امالہ بالحرکت کرتے ہیں۔اور ورش دونوں وَنَاٰ کے ہمزہ میں ترجیع کرتے ہیں۔

فائدہ۔ اِنَاہُ کے الف میں ہشام حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں اور اَوْ کِلٰهُمَا میں صرف حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ رَمٰی وَاَعْمٰی جو سورۂ اسرا ئیل میں ہے اس میں شعبہ حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں اور اَعْمٰی جو سورۂ اسرائیل میں پہلا ہے اس میں بصری شعبہ حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ هَارٍ میں قالون بصری شعبہ کسائی بلا خلف اور ابن ذکوان بالخلف امالہ کرتے ہیں۔

فائدہ۔ضِعٰفًا جو سورۂ نساء میں ہے اور اٰنَا اٰتِیْکَ جو نمل میں ہے ان میں خلف نے بلا خلف اور خلاد نے بالخلف امالہ کیا ہے۔

---

[1] را کے بعد والے الف میں حمزہ وصلاً وقفاً دونوں حالتوں میں امالہ کرتے ہیں اور بعد ہمزہ کے صرف وقفاً حمزہ کسائی دونوں امالہ کرتے ہیں وصلاً کسی کے نزدیک امالہ نہیں ہے تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ مقید کرنے سے تَرَاءَ ت الْفِئَتٰنِ سورۂ انفال میں امالہ نہ ہوگا۔ ۱۲ ج قادری۔

فائدہ۔ مَشَارِبُ اور عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ جو سورۂ غاشیہ[1] میں ہے اور عَابِدُ اور عٰبِدُوْنَ[2] میں ہشام نے امالہ کیا ہے۔

فائدہ۔ النَّاسِ مجرور میں ہر جگہ دوری بصری نے بلا خلف امالہ کیا ہے۔

فائدہ۔ اَلتَّوْرٰیۃ میں بصری ابن ذکوان کسائی نے امالہ کیا ہے اور قالون بالخلف ورش حمزہ نے بلا خلف تقلیل کی ہے۔

فائدہ۔ حِمَارِکَ وَالْحِمَارِ وَالْمِحْرٰبَ وَاکْرَاھِھِنَّ والاکرام وعمرٰن میں ابن ذکوان نے[3] بالخلف امالہ کیا ہے اور لفظ مِحْرَابِ مجرور میں بلا خلف امالہ کیا ہے

۸۔ ہر جگہ ہائے تانیث کے ماقبل زبر میں کسائی امالہ[4] کرتے ہیں جیسے رَحْمَۃ لیکن اگر ہائے تانیث سے پہلے الف ہو مثل صلوٰۃ وغیرہ تو امالہ نہ ہوگا۔

فائدہ۔ ذوات الیا اور مدلین متصل واقع ہو مثل عَسٰی اَنْ تَکْرِھُوْا شَیْئًا تو فتح اور تقلیل دونوں حالتوں میں توسط اور طول ہوگا۔ گویا اس میں بھی تربیع ہے۔

۱۔ غاشیہ کی قید سے سورہ دہر میں جو اٰنیہ ہے اس میں کسی کیلئے امالہ نہیں ہے

۲۔ جو سورہ کافرون میں ہے اس میں امالہ ہے اسکے علاوہ عَابِدُوْنَ وَعَابِد میں امالہ نہیں ہے۔

۳۔ لفظ اَدْرٰک میں ابن ذکوان بالخلف بصری۔ دوری۔ شعبہ بلا خلف امالہ بالحرف کرتے ہیں۔

۴۔ یعنی امالہ بالحرکت کرتے ہیں جیسے رَحْمَۃ سے رَحْمِۃ جیسے جلسے کی ادائیگی ہے اسی کے مثل ادا کریں گے۔

فائدہ۔ امالہ والے حروف مقطعات پانچ ہیں را۔ ھا۔ یا۔ طا۔ حا۔ جو سترہ سورتوں کے شروع میں واقع ہیں۔ فروش میں ان تمام سورتوں کے شروع میں امالہ و تقلیل تفصیل کے ساتھ درج ہیں ۱۲

﴿ تیرھویں فصل ﴾

کیفیت[1] وقف بلحاظ ادا[2] اور اس کے احکام

۱۔ وقف بالا سکان[3] تینوں حرکتوں[4] میں جائز ہے خواہ حرکت اصلی ہو[5] یا عارضی۔

۲۔ وقف[6] بالاشمام صرف موقوف علیہ مضموم[7] میں جائز ہے مگر حرکت عارضی[8] اور ہائے تانیث ہائے سکتہ و میم جمع میں جائز نہیں۔

۳۔ وقف بالروم ضمہ[9] اور کسرہ میں جائز ہے مگر حرکت عارضی اور ہائے سکتہ و میم جمع میں جائز نہیں

۴۔ وقف بالا بدال[10] منصوب منون اور ہائے تانیث میں واجب ہے۔ اسی طرح موقوف علیہ

۱۔ جس طرح وقف ہوتا ہے اسکو کیفیت وقف کہتے ہیں اسکی تفصیل دیکھنی ہو تو جامع الوقف میں دیکھیں

۲۔ کیفیت وقف بلحاظ ادا کی چار صورتیں ہیں۔ وقف بالا سکان۔ وقف بالاشمام۔ وقف بالروم۔ وقف بالا بدال اس فصل میں انھیں چاروں صورتوں کا بیان مقصود ہے۔

۳۔ **وقف بالا سکان**۔ حرف موقوف علیہ متحرک کو ساکن پڑھکر سانس بند کر دینا جیسے اَلْعٰلَمِيْنَ سے اَلْعٰلَمِيْنْ

۴۔ حرف مفتوح و مضموم و مکسور تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے جیسے اَلْعٰلَمِيْنَ سے اَلْعٰلَمِيْنْ۔ اَلرَّحِيْمِ سے اَلرَّحِيْمْ۔ نَسْتَعِيْنُ سے نَسْتَعِيْنْ۔

۵۔ حرکت اصلی ہو جیسے نَسْتَعِيْنُ سے نَسْتَعِيْنْ حرکت عارضی ہو جیسے اَنْذِرِ النَّاس کے اَنْذِرْ پر

۶۔ **وقف بالاشمام**۔ حرف موقوف مضموم کو ساکن کر کے ہونٹوں کو غنچہ کی طرح بنانا جیسے موقوف کی حرکت کو بہرا سمجھ سکے

۷۔ مفتوح و مکسور میں نہیں ہوتا

۸۔ حرکت عارضی جیسے عَلَيْهِمُ الْقِتَال کے عَلَيْهِمْ پر ہائے تانیث جیسے رَحْمَة ہائے سکتہ جیسے مَا هِيَه میم جمع جیسے اِلَيْهِمْ۔

۹۔ **وقف بالروم**۔ موقوف علیہ مکسور و مضموم کو تہائی حرکت سے ادا کرنا تا کہ موقوف علیہ کی حرکت کو اندھا سن سکے

۱۰۔ **وقف بالا بدال**۔ حرف موقوف علیہ کے دو زبر کو الف و تائے مدورہ کو ہائے ساکنہ اور ہمزہ کو (حمزہ و ہشام) کیلئے الف واو یا سے حسب قاعدہ بدلکر پڑھنا جیسے ماءً سے مآءَا۔ نِعْمَةٌ سے نِعْمَهْ۔ مَأْكُوْل سے مَاكُوْل۔ يُؤْمِنُوْنَ سے يُوْمِنُوْن۔ خَاطِئَةٌ سے خَاطِيَهْ وغیرہ۔

نوٹ۔ جو جو شرائط وقف بالاشمام کے ہیں وہی وقف بالروم کے بھی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ وقف بالروم مکسور میں بھی ہوتا ہے۔

مہموز میں حسب قاعدہ حمزہ کے نزدیک وقف بالابدال ہوگا مثل یَشَآءُ[1] وغیرہ۔

فائدہ۔ مہموزات[2] میں بحالت وقف حسب قاعدہ وقف بالنقل وقف بالتسہیل مع الروم اور

وقف بالادغام حمزہ کے نزدیک ہوگا اور بعض قراء کے نزدیک وقف بالحذف اور وقف بالاثبات ہوگا۔

۵۔ وقف بالالحاق جیسے مِمَّهْ عَمَّهْ[3] وغیرہ یہ وقف بزی کے نزدیک ہے۔

﴿چودھویں فصل﴾

وقف بلحاظ رسم اور اس کے احکام

قراء اگرچہ وقف رسم کے تابع کرتے ہیں لیکن بعض بعض جگہ اس کے خلاف بھی کرتے ہیں جیسا کہ خود حفص کیلئے مثل ثمود[4] داوغیرہ میں وقف مخالف رسم ثابت ہے چنانچہ مکی بصری کسائی ہر تا مجرورہ کو بحالت وقف ہا پڑھتے ہیں۔

---

[1] ہمزہ کو الف سے بدلیں گے اس وقت قصر میں دو الف کے مقدار ادا کریں۔ اسی طرح توسط وطول میں بھی ایک الف کے مقدار زیادہ کریں گے۔

[2] ہشام وحمزہ کیلئے کلمات مہموزہ میں تفصیلات ہیں اسکی مفصل بحث پندرہویں فصل میں آئے گی یہاں صرف مثالیں تحریر ہیں وقف بالنقل جیسے قَدْاَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ۔ وقف بالتسہیل کی ادائیگی اپنے شیخ سے معلوم کریں تسہیل کی ادائیگی نقلی ہے تحریز اسمجھنا مشکل ہے۔ وقف بالادغام جیسے شَیْئًا سے شَیًا۔ وقف بالحذف جیسے دِفْءٌ سے دِفْ۔ اور فَمَالِئُوْنَ سے فَمَالُوْنَ وقف بالاثبات جیسے فِی الْاَرْضِ سے فِیْ

[3] مِمَّ سے مِمَّهْ۔ عَمَّ سے عَمَّهْ۔

[4] ثَمُوْدَا سے ثمودْ ۱۲ج قادری

فائدہ۔لفظ اَللّٰتَ[1]، مَرْضَاتَ، ذَاتَ بَهْجَة میں لفظ ذات پر اور لات پر بحالت وقف کسائی ہا کے ساتھ پڑھتے ہیں۔اسی طرح هیهات پر بزی کسائی وقف ہا کے ساتھ کرتے ہیں اور یاَ بَتِ پر شامی وقف بالہا کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ کَاَیِّنْ[2] میں بصری یا پر وقف کرتے ہیں اور لفظ اَیُّهَا[3] جہاں بلا الف مرسوم ہے وہاں بصری اور کسائی الف کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ مَال جو فرقان کہف نساء معارج میں ہے اس میں بصری بلا خلف اور کسائی بالخلف لفظ مَا پر[4] وقف کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ وَیْکَاَنَّ اور وَیْکَاَنَّهُ[5] میں کسائی یا پر اور بصری کاف پر وقف کرتے ہیں۔

فائدہ۔لفظ اَیًّا مَّا میں حمزہ کسائی اَیًا پر وقف کرتے ہیں اور بِوَادِالنَّمْلِ میں لفظ بِوَادْ پر کسائی اثبات یا کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔

فائدہ۔بزی لفظ عَمَّ اور لِمَ اور فِیْمَ اور مِمَّ جیسے کلمات پر ہا[8] کے ساتھ وقف کرتے ہیں

۱۔ اللّٰات سے اللّٰاهْ۔مَرْضَات سے مَرْضَاهْ۔ ذات سے ذاہ کسائی پڑھتے ہیں بقیہ قراء تائے ساکنہ پر وقف کرتے ہیں هَیْهَات سے هَیْهَاه بزی کسائی پڑھتے ہیں بقیہ قراء تائے ساکنہ پر وقف کرتے ہیں۔ یٰاَبَتِ سے یٰاَبَهْ شامی پڑھتے ہیں بقیہ قراء تائے ساکنہ یابت پر وقف کرتے ہیں

۲۔ وکَاَیِّنْ پر بصری وَکَاَیِّ یا پر وقف کرتے ہیں۔بقیہ قراء وکاین کے نون پر وقف کرتے ہیں

۳۔وہ تین جگہ ہے بصری کسائی تینوں کلموں میں وقف الف پر کرتے ہیں بقیہ قراء ہا پر جیسے یاَیُّهَا سے یاَیُّهْ۔

۴۔بقیہ قراء مَالِ کے لام پر وقف کرتے ہیں۔

۵۔وَیْکَاَنَّ وَیْکَاَنَّهُ کسائی وی پر وقف کرتے ہیں بصری وَیْکَ پر بقیہ قراء وَیْکَاَنَّ۔ وَیْکَاَنَّهُ کے نون اور ہا پر وقف کرتے ہیں۔

۶۔ اَیًّا مَّا حمزہ کسائی اَیًّا پر وقف کرتے ہیں باقی قراء اَیًّامَا کے مَا پر وقف کرتے ہیں۔

۷۔ بِوَادِیْ کسائی وقف کرتے ہیں بقیہ قراء بِوَادْ پڑھتے ہیں۔ ۸۔ عَمْ سے عَمَّهْ وغیرہ۔

اسکو وقف بالالحاق کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ یہ مواقع جو ذکر کئے گئے ہیں اگرچہ وقف اختیاری کے محل نہیں ہیں لیکن بہرصورت احکام مذکورہ پر عمل کرنا ضروری ہے خواہ ان پر وقف اختیاری کیا جائے یا وقف اضطراری ہو۔

﴿پندرھویں فصل﴾

کلمات مہموزہ پر وقف کے احکام

لحمزة وهشام[1]

کلمات مہموزہ متطرفہ[2] بحالت وقف حمزہ ہشام تخفیف کرتے[3] ہیں اور اگر کلمات موقوفہ میں ہمزہ متوسط[4] ہو تو صرف حمزہ تخفیف کرتے ہیں۔ تخفیف کے احکام میں دونوں متفق ہیں۔

تخفیف کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تخفیف[5] قیاسی یہ قواعد صرف اور نقل کے تابع ہے دوسرے تخفیف رسمی یہ رسم اور نقل کے تابع ہے خلاف نقل کوئی تخفیف جائز نہیں۔

۱۔ امام حمزہ کے نزدیک تخفیف کے دو ہی محل ہیں ایک ہمزہ متوسطہ (حقیقی۔ حکمی۔ بزوائد تینوں شامل ہیں) دوسرا ہمزہ متطرفہ اور ہشام کے نزدیک صرف ہمزہ متطرفہ میں تخفیف ہوتی ہے پس چونکہ ہمزہ متطرفہ کی تخفیف میں امام حمزہ و ہشام دونوں متفق ہیں اسوجہ سے ماتن نے ہشام کیلئے علیحدہ ہمزہ متطرفہ کی تخفیف بیان نہیں فرمائی لھذا ہمزہ متطرفہ کی تخفیف میں امام حمزہ و ہشام دونوں متفق ہونگے ہمزہ متوسطہ میں صرف امام حمزہ۔

۲۔ ہمزہ متطرفہ وہ ہمزہ ہے جو حقیقتاً کلمہ کے آخر میں ہو جیسے جَآءَ۔ یَشَآءُ وغیرہ۔

۳۔ ہمزہ کی ادائیگی میں ایک قسم کا ثقل ہے اس ثقل کو دور کرنے کیلئے مختلف طریقوں (ابدال و تسہیل) سے ہمزہ کو ادا کرنے کو تخفیف کہتے ہیں۔

۴۔ ہمزہ متوسطہ وہ ہمزہ جو کلمے کے درمیان ہو چاہے حقیقتاً ہو مُؤْمِنِیْنَ چاہے حکماً ہو جاءکم ماءًچاہے بزوائد ہو بِاَمْرِہٖ

۵۔ تخفیف قیاسی و تخفیف رسمی یہ دونوں کبھی باہم جمع ہو جاتے ہیں جیسے یُؤْمِنُوْنَ کا ابدال کیوں کہ ہمزہ ساکن ماقبل مضموم ہے اسوجہ سے قیاس یہی ہے کہ واو سے ابدال ہو اور رسم میں بھی واو ہے اسوجہ سے اس صورت میں تخفیف قیاسی و رسمی دونوں ہیں۔ اور کبھی اختلاف بھی ہو جاتا ہے جیسے یَسْتَھْزِءُوْنَ میں تسہیل ہمزہ کالیا تخفیف قیاسی ہے حذف ہمزہ تخفیف رسمی ہے۔

تخفیف قیاسی کی پانچ صورتیں ہیں۔ تسہیل[1]۔ ابدال[2]۔ ادغام[3]۔ نقل[4]۔ حذف[5] اور تخفیف رسمی کی صرف دو صورتیں ہیں۔ ابدال برسمہ[2] اور حذف ہمزہ[3]۔

فائدہ۔ کہیں ادغام کہیں تسہیل[5] سے بھی تخفیف رسمی ادا کیجاتی ہے احکام مندرج ذیل ہیں

ا۔ کلمہ موقوفہ میں ہمزہ ساکن ماقبل متحرک خواہ متوسط یا متطرف اس صورت میں ابدال ہوگا جیسے یُؤ مِنُو ن اور هیّ وغیرہ۔

ا۔ تسہیل۔ حرف موقوف علیہ کلمات مہموزہ کو ہمزہ اور الف۔ واو۔ یا کے درمیان ادا کرنا قاعدے کے مطابق

ابدال۔ حرف موقوف علیہ مہموز کو قاعدے کے موافق حرف مد سے بدلنا جیسے یُؤ منون سے یُوْ مِنُونَ۔ مَاْ کول سے مَا کُوْل وغیرہ

ادغام۔ حرف موقوف علیہ مہموز کو قاعدے کے موافق واو اور یا سے بدلکر اس سے پہلے واو اور یا میں ادغام کردینا جیسے شَیْءٌ سے شیّ۔ قُرُوْءٌ سے قُرُوّ۔

نقل۔ وقفاً ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل والے حرف ساکن کو دینا پھر ہمزہ کو حذف کردینا جیسے اَلْاَرض سے اَلَرْض۔ قَدْ اَفلَحَ سے قَدَ فْلَحَ۔

حذف۔ جو ہمزہ وصلاً مقروء ہو حالت وقف میں حذف کردینا جیسے دِفْءٌ سے دِ فْ

فائدہ۔ حذف و نقل میں یہ فرق ہے کہ حذف بغیر ہمزہ کی حرکت نقل کئے ہوئے ہمزہ کو حذف کردینا نقل میں ہمزہ کی حرکت ماقبل والے حرف ساکن کو نقل کرنیکے بعد ہمزہ کو گرا دینا جیسا کہ دونوں کی مثالوں سے ظاہر ہے

۲۔ ہمزہ کی جیسی صورت ہو اسی کے موافق بدلنا اگر واو کی صورت ہو تو واو سے جیسے یُؤْ منون سے یُوْمِنُوْنَ یا کی صورت ہو تو یا سے جیسے لِئَلّا سے لِیَلّا الف کی صورت ہو تو الف سے جیسے مَاْکول سے مَا کُوْل۔

۳۔ ہمزہ کی رسم اگر محذوف ہو یعنی رسم عثمانی میں نہ ہو بلکہ متاخرین نے اسکی ایک علامت وضع کی ہے وہ یہ (ء) ہے اسکو محذوف سمجھیں اسکو حمزہ و ہشام کیلئے وقفاً حذف کردیں گے یعنی جو ہمزہ محذوف الرسم ہو اسکی تخفیف حذف ہے جیسے دِفْء سے دف۔

۴۔ جیسے قُرُوْء سے قُرُوّ۔ شَیْئًا سے شَیًّا۔ اَلنَّبِیْءُ سے اَلنَّبِیَّ ہوگی

۵۔ اگر ہمزہ واو کی صورت میں ہو تو تسہیل کالواو ہوگی جیسے نِسَاؤُ کُمْ اگر یا کی صورت میں ہو تو کالیا جیسے الملٰئکة۔

۶۔ ہمزہ کی جیسی صورت ہو اسی حرف سے ابدال ہوگا یا ماقبل جیسی حرکت ہو جیسے یُؤْ منون سے یُومِنُوْن۔ مَاْکول سے مَا کُول۔ فِي السمٰوٰت ائْتُو نی سے فِي السَّمٰوٰتِ یتونی یُؤْ مِنُونَ میں واو نے ما کول میں الف سے ائْتُونی میں یا سے۔

۲۔ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن علاوہ الف کے کوئی حرف ساکن واقع ہو تو نقل ہوگی جیسے[1] شَیْئًا اور شَیْءٍ لیکن اگر ماقبل الف ہو تو تسہیل[2] ہوگی جیسے اَلْمَـلٰٓئِکَۃُ وغیرہ لیکن ہمزہ متطرفہ سے پہلے الف ہو تو ہمزہ کا الف[3] سے ابدال ہوگا اور وقف بالروم[4] کیا جائے تو تسہیل ہوگی جیسے یشاء ُ وغیرہ لیکن اشمام جائز نہیں[5]۔

فائدہ۔ ہمزہ مغیرہ کے ماقبل الف میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں لہٰذا حمزہ کیلئے قصر بر بنائے تغیر اور طول بر بنائے مذہب ہوگا اور ہشام کیلئے قصر بر بنائے تغیر اور توسط بر بنائے مذہب ہوگا۔

تنبیہ۔ ہمزہ متطرفہ متحرکہ ماقبل یا اور واو ساکن حرف زائد ہو تو ابدال ہوگا اس وقت پہلی یا اور واو کا حرف مبدلہ میں ادغام ہوگا جیسے قُرُوْٓءٍ[6] اور اَلنَّسِیْٓءُ وغیرہ۔

۳۔ ہمزہ متوسطہ متحرکہ بعد حرکت[7] کے واقع ہو تو تسہیل ہوگی لیکن جب ہمزہ مفتوحہ بعد ضمہ یا

۱۔ جیسے شَیْئًا سے شَیًا۔ ہمزہ یا کی صورت میں ہو تو تسہیل کالیاء اور واو کی صورت میں ہو تو تسہیل کالواو ہوگی۔

۲۔ جیسے شَاءَ و یَشَاءُ وغیرہ اسوقت الف سے۔

۳۔ ابدال ہوگا تو قصر کی حالت میں دو الف کی مقدار ادا کریں طول کی حالت میں چھ الف یعنی ایک الف مبدلہ ادائیگی میں زیادہ کریں گے۔

۴۔ ہمزہ مکسورہ ومضمومہ میں روم ' بھی جائز ہے اسوقت تسہیل ہوگی مکسور میں تسہیل کالیا مضموم میں تسہیل کالواو۔

۵۔ اسلئے کہ حالت وقف میں ہمزہ کو الف سے بدلدیں گے۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے سکون اصلی میں اشمام جائز نہیں ہے جیسا کہ جامع الوقف میں مفصل پڑھ چکے ہو۔

۶۔ جیسے قُرُوٓ ۔ اَلنَّسِیٓ۔

۷۔ ہمزہ متوسطہ متحرکہ بعد حرکت واقع ہو تو اسکی نو صورتیں نکلتی ہیں دو صورتوں میں تو بالاتفاق ابدال ہے جسکو ماتن نے بیان کردیا خَاطِئَۃً وَ مُؤَجَّلًا میں خَاطِئَۃً میں یا سے مُؤَجَّلًا میں واو سے اور دو صورتوں میں مختلف فیہ ہے یعنی تسہیل وابدال دونوں وجہیں مقروء ہیں جنکو ماتن نے فائدہ میں بیان کردیا جیسے فَمَالِئُوْنَ ۔ سُئِلُوْا۔ فَمَالِئُوْنَ میں یا سے سُئِلُوْا میں واو سے ابدال ہوگا جیسے فَمَالِیُوْنَ۔ سُوِلُوْا۔ فَمَالِئُوْنَ میں تسہیل کالواو سُئِلُوا میں تسہیل کالیاء ہوگی باقی پانچ صورتوں میں بالاتفاق تسہیل ہوگی

(۱) ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح جیسے سَاَلَ۔ تسہیل کالالف

(۲) ہمزہ مضموم ماقبل مضموم جیسے رُءُ وسِکُمْ۔ تسہیل کالواو ہوگی

(۳) ہمزہ مکسور ماقبل مکسور جیسے خَاسِئِیْنَ تسہیل کالیا ہوگی

(۴) ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح جیسے رَءُوْفٌ تسہیل کالواو ہوگی۔

(۵) ہمزہ مکسور ماقبل مفتوح جیسے بَئِیْسٍ تسہیل کالیا ہوگی۔

کسرہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں ابدال ہوگا جیسے خاطئہ اور مؤجّلا وغیرہ۔[1]

فائدہ۔ بعض کے نزدیک ہمزہ مضمومہ بعد کسرہ یا ہمزہ مکسورہ بعد ضمہ واقع ہونے پر بھی ابدال ہے جیسے فمالؤن[2] اور سُئِلوا وغیرہ۔

۴۔ ہمزہ متطرفہ متحرکہ بعد حرکت بوجہ وقف بالاسکان موافق حرکت ماقبل ابدال[3] ہوگا جیسے یَسْتَھْزِئ اور یُسْتَھْزَأُ وغیرہ۔ بقیہ صورتوں میں تسہیل ہوگی۔

تنبیہ۔ ہمزہ متوسط خواہ حقیقی[4] ہو یا حکمی[5] اور متوسط خواہ بلفظہ[6] ہو یا برسمہ[7] سب کا ایک ہی حکم ہے

لیکن ہمزہ متوسط بزوائد[8] میں تخفیف رسمی اسی وقت ہوگی جب کہ ہمزہ مفتوحہ سے پہلے زبر ہو جیسے لَاَنْتُمْ وغیرہ

۱۔ جیسے خَاطِئَۃ سے خَاطِیَۃ مُؤجّلا سے مُوَجّلا۔

۲۔ فَمَالِئُوْن سے فَمَالِیُوْن۔ سُئِلُوا سے سُوِلُوْ

۳۔ ماقبل مکسور ہو تو یا سے ابدال ہوگا جیسے یَسْتَھْزِئُ سے یَسْتَھْزِیْ ماقبل مفتوح ہو تو الف سے جیسے یُسْتَھْزَ اُ سے یُسْتَھْزَا

۴۔ جیسے یُؤْمِنُوْنَ مُؤَجّلا وغیرہ۔

۵۔ جیسے نِسَاؤُکُمْ۔

۶۔ جیسے ماءً سے مَاء ا (وقفا)

۷۔ جیسے ھٰؤلاء میں ھَا کے بعد والا ہمزہ۔

۸۔ جیسے فَاِنَّہٗ بِاَنَّہٗ وغیرہ ہر ایک کی تعریف معرفۃ الرسوم میں پڑھ چکے ہو اگر یاد نہ ہو تو معرفۃ الرسوم میں دیکھ لو۔ جس طرح ہمزہ متوسط متحرکہ کی نُو صورتیں نکلتی ہیں اسی طرح ہمزہ متوسطہ بزوائد کی بھی نُو صورتیں نکلتی ہیں۔ مگر قرآن مجید میں چھ صورتیں آئی ہیں۔

(۱) ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح جیسے فَاَذِن

(۲) ہمزہ مکسور ماقبل مکسور جیسے بِاِذْنِہٖ

(۳) ہمزہ مکسور ماقبل مفتوح جیسے فَاِنَّھُمْ

(۴) ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح جیسے فَاُوَارِیَ ہمزہ مضموم ماقبل مکسور جیسے لِاُخْرَاھُمْ۔ ان پانچوں صورتوں میں تسہیل ہوگی

(۶) ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور جیسے بِاَنَّھُمْ جس میں یا سے ابدال ہوگا اور تحقیق بھی یعنی خلف ہے

(۷) ہمزہ مضموم ماقبل مضموم

(۸) ہمزہ مفتوح ماقبل مضموم

(۹) ہمزہ مکسور ماقبل مضموم۔ یہ تینوں صورتیں قرآن میں نہیں ہیں۔

باقی صورتوں میں تخفیف رسمی جائز نہیں البتہ ھٰؤُ لاَءِ اوریَوْ مَئِذٍمیں جائز ہے۔

فائدہ۔ہمزہ متوسط بزوائد میں تخفیف بالخلف ہے مثل بِاَحْسَنِهَا وغیرہ کے پس ہمزہ مفتوحہ ماقبل کسرہ ہے تو ابدال ہوگا۔اور باقی صورتوں میں تسہیل ہوگی۔

مشورہ۔مزید معلومات کیلئے کتاب کاشف الابہام (فی وقف علی الھمز) لحمزۃ وہشام کو دیکھیں۔

﴿سولھویں فصل﴾

یائے اضافت کے احکام

یائے اضافت یائے متکلم کو کہتے ہیں۔اس میں اختلاف فتحہ اور سکون کا بیان کیا جائے گا۔

ا۔جس یائے اضافت کے بعد ہمزہ مفتوحہ واقع ہو تو نافع مکی بصری یائے اضافت کو فتحہ پڑھتے ہیں جیسے اِنِّيَ اَخْلُقُ وغیرہ لیکن نافع اور ابوعمرو بصری تین جگہ ساکن پڑھتے ہیں (۱) فَاذْكُرُوْنِي اَذْكُرْكُم (۲) اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لكم (۳) ذَرُوْنِي اَقْتُلْ

فائدہ۔ابن کثیر مکی دس جگہ یا ساکن پڑھتے ہیں سورہ آل عمران اور مریم میں قَالَ ربِّ اجْعَلْ لِيْ اٰيَةً اور ہود میں فی ضَيْفِي اَلَيْسَ اور یوسف میں اِنِّيَ اَرٰنِي دو جگہ اور حَتّٰى يَاْ ذَنَ لِيْ اَبِيْ اور سَبِيْلِي اَدْعُو اور کہف میں مِن دُوْنِيْ اولیاء اور طٰهٰ میں يَسِّرْ لى اَمْرِيْ اور نمل میں لِيَبْلُوَ نِيْ ءَ اَشْكُرُ

ا۔یائے اضافت اسم وفعل وحرف تینوں پر لاحق ہوتی ہے۔اسم پر جیسے سَبِيْلِي۔فعل پر جیسے فَاذْكُرُوْنِي حرف پر جیسے لِيَ

نوٹ۔ یائے اضافت اسکا نام مجازاً رکھا گیا ہے کیوں کہ مضاف الیہ حرف اسم سے ہوتی ہے جب فعل وحرف کے ساتھ لاحق ہو تو مضاف الیہ نہیں ہوتی یا اضافت کلمہ کے اصلی حرف میں لام کی جگہ میں نہیں ہوتی ہے بلکہ اسکی وضع مثل کاف و یا ضمیر وغیرہ کے لاحق ہوتی ہے۔اسی طرح یائے اضافت بھی مثل کاف و یا ضمیر کے لاحق ہوتی ہے جیسے نَفْسَكَ و نَفْسِيْ و نَفْسِهٖ وغیرہ وصلاً یائے اضافت گر جائے گی۔

فائدہ۔قنبل سات جگہ یا ساکن پڑھتے ہیں سورۂ ہود اور احقاف میں وَلٰکِنِّیْ اَرٰکم اور سورۂ ہود میں فَطَرَ نِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْن اور انی اَرٰکُمْ اور سورۂ نمل و احقاف میں اَوْزِ عْنِي اَنْ اَشْکُرَ اور سورۂ زخرف میں تَحْتِيْ اَفَلَا فقط اور بطریق ابی ربیعہ قنبل اور بزی دونوں عِنْدِیْ اَوَ لم میں یا ساکن پڑھتے ہیں۔

ابوعمرو بصری نو جگہ یا ساکن پڑھتے ہیں ہُوْد میں فَطَرَنِي اَفَلَا یوسف میں لِیَحْزُ نُنِيْ اَنْ وسَبِیْلِيْ اَدْعُوْا اور طٰہٰ میں لِمَ حَشَرْ تَنِيْ اَعْمٰی اور نمل میں اَوْزِ عْنِيْ اَنْ وتَعِدَ انِنِيْ اَن. لکنّی اَرىٰ. اِنِيّ اَرٰکُمْ۔ لِيَبْلُوَ نِی ءَ اَشْکُرُ۔

فائدہ۔دو کلمات میں مکی بصری ساکن پڑھتے ہیں ایک سَبِیْلِی[1] ادعوا دوسرے لِیَبْلُوَ نِیْ[2] ءَ اَشْکُرُ اور قالون صرف اَوْزِ عْنِيْ کی یا ساکن پڑھتے ہیں جو نمل اور احقاف میں واقع ہے۔

تنبیہ۔ابن عامر شامی خلاف قاعدہ تین کلموں کی یا مفتوحہ پڑھتے ہیں ایک لَعَلِّيْ جہاں آوے دوسرے توبہ میں مَعِيَ اَبَدَ تیسرے ملک میں وَمَنْ مَعِيَ اَوْ رَحِمَنَا اور ہشام سورۂ غافر میں مَا لِيْ اَدْعُوْکُم اور ابن ذکوان اَرَ هْطِيْ اَعَزُّ عَلَيْکُمْ کی یا مفتوح پڑھتے ہیں

تنبیہ۔حفص سورۂ توبہ اور ملک میں وَمَنْ مَعِيَ کی یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

۲۔جس یائے اضافت کے بعد ہمزہ مکسور ہو تو نافع اور بصری یا کو فتحہ پڑھتے ہیں جیسے مِنِّی اِلَّا وغیرہ۔

فائدہ۔صورت مذکور میں بصری نو جگہ یا ساکن پڑھتے ہیں سورۂ آل عمران اور صف میں مَنْ اَنْصَا رِیْ اِلی اللہ اور حجر میں بَنَا تِي اِنْ اور کہف و قصص میں سَتَجِدُ نِيْ اِنْ اور شعراء میں بِعِبَا دِیْ اِنَّکُمْ اور سورۂ ص میں لَعْنَتِيْ اِلیٰ اور مجادلہ میں وَرُ سُلِيْ اِن اور قالون صرف ایک جگہ بَنٰتِيْ و بَیْنَ اِخْوَتِيْ اِن میں یا ساکن پڑھتے ہیں۔

---

[1] سورہ یوسف [2] سورۂ نمل ج قادری

تنبیہ۔صورت مذکورہ میں ابن کثیر یوسف میں آبائی اِبراھیم اورنوح میں دعائی اِلّا کی یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

تنبیہ۔ابن عامر اِنْ اَجْرِیَ[1] اِلّا ہرجگہ اور وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مائدہ میں اور وَمَا تَوْ فِیْقِی اِلّا ہود میں اور وَحُزنی اِلَی اللہ و آبائی اِبراھیم یوسف میں اور وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہ مجادلہ میں اور دعائی اِلّا نوح میں یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

تنبیہ۔حفص اِنْ اجری اِلّا ہرجگہ اور یَدِیَ اِلَیْکَ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مائدہ میں یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

جس یائے اضافت کے بعد ہمزہ مضمومہ واقع ہو مثل اِنِّیْ اُعِیْذُ ھا وغیرہ تو نافع ہرجگہ یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

۴۔جس یائے اضافت کے بعد ہمزہ وصلی لام تعریف کے ساتھ واقع ہو مثل رَبِّیَ الَّذِیْ وغیرہ تو حمزہ[2] ہرجگہ یا ساکن پڑھتے ہیں۔بقیہ کل قراء یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

تنبیہ۔کسائی صرف تین جگہ یا ساکن پڑھتے ہیں ایک قُلْ لِعِبَادِیَ الذین ابراھیم میں دوسرے یٰعِبَادِیَ الذین سورۂ عنکبوت اور سورۂ زمر میں فقط۔

تنبیہ۔بصری خلاف قاعدہ یٰعبادی الذین عنکبوت اور زمر میں یا ساکن پڑھتے ہیں

تنبیہ۔شامی خلاف قاعدہ صرف دوجگہ ایک عَنْ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ اعراف میں دوسرا قُلْ لِعِبَادِیَ الذین سورۂ ابراھیم میں یا ساکن پڑھتے ہیں اور حفص صرف عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ بقر میں یا ساکن پڑھتے ہیں۔

---

[1] اَجْرِیَ اِلّا کل نو جگہ آیا ہے۔ایک سورہ یونس ایک سورہ سبا میں دوجگہ سورہ ھود میں پانچ جگہ سورہ شعراء میں۔

[2] اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصلاً حرف مد (یعنی یائے اضافت) گر جائے گا۔

تنبیہ۔ سوسی فَبَشِّرْ عِبَا دِیَ الذینَ میں بحالت وصل یا مفتوح پڑھتے ہیں اور بحالت وقف یا ساکن اس میں بقیہ قراء حذف فی الحالین کرتے ہیں۔[1]

فائدہ۔ ان سب کلمات کی یا کو کل قراء ہر جگہ مفتوح پڑھتے ہیں نِعْمَتِیَ الَّتِي سورہ بقرہ میں تین جگہ حَسْبِیَ اللّٰه سورہ توبہ وزمر میں دو جگہ شُرَکاءِ یَ الَّذِین چار جگہ سورۂ نحل میں ایک جگہ سورۂ کہف میں ایک جگہ سورۂ قصص میں دو جگہ وَقَدْ بَلغنی الِکبَرُ سورۂ ال عمران اور رَبِّیَ الاَعْدَائالَّذِیْنَ اور وَمَا مَسَّنِیَ السوء اِنَّ وَلِیَ ے اللّٰه اعراف میں تین جگہ اور سورۂ حجر میں مَسَّنِیَ الکبَرُ اور سورۂ سبا میں اَرُوْ نِیَ الَّذِین اور سورۂ مؤمن میں ۲ جگہ رَبِّیَ اللّٰه اور قَدْ جَاء نِیَ الْبَیّنٰت اور تحریم میں نَبَّا نِیَ الْعَلِیْمُ الخَبِیْرُ کی یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

۵۔ جس یائے اضافت کے بعد بلا لام ہمزہ وصلی واقع ہو تو اس قسم کے کلمات سات ہیں ایک اَخِیْ اشْدُدْ دوسرے اِنِّیَ اصْطَفَیْتُکَ ان دونوں کو مکی بصری فتحہ پڑھتے ہیں تیسرے یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ میں بصری یا مفتوح پڑھتے ہیں۔ چوتھے لِنَفْسِیْ اِذْهَب اور پانچویں ذِکْرِ ی اذْ هَبَا طٰهٰ میں ہے ان دونوں میں نافع مکی بصری تینوں حضرات یا مفتوح پڑھتے ہیں۔ چھٹے قَوْمِی اتَّخَذُ وا میں نافع۔ بزی۔ بصری یا مفتوح پڑھتے ہیں۔ ساتواں بَعْدِی اسْمُه میں نافع مکی بصری شعبہ یا مفتوح پڑھتے ہیں۔ بقیہ قراء ہر جگہ یا ساکن پڑھتے ہیں۔

۶۔ جس یائے اضافت کے بعد علاوہ ہمزہ کے کوئی حرف واقع ہو تو نافع سات جگہ یا مفتوح پڑھتے ہیں وہ کلمات سبعہ یہ ہیں بَیْتِیَ بقرو حج میں وَجْهِیَ آل عمران وانعام میں مَمَا تِیَ لِلّٰهِ انعام میں اور وَمَا لِیَ سورۂ یٰسٓ میں اور وَلِیَ دِین سورۂ کافرون میں فقط۔

فائدہ۔ ورش چار جگہ یا مفتوح پڑھتے ہیں ایک وَلْیُؤْ مِنُوْا بِیَ بقر میں دوسرا وَلِیَ فِیْهَا طٰهٰ میں تیسرا وَمَن مَعِیَ شعراء میں چوتھا بِیَ فَاعْتَزِ لون دخان میں فقط۔

---

[1] وصل و وقف دونوں حالتوں میں حذف یا ہے۔

فائدہ۔ مکی پانچ کلمات کی یا مفتوح پڑھتے ہیں۔ایک مَحْیَا ی انعام میں دوسرا مِن وَرَآءِ یْ سورۂ مریم میں اور مَا لی سورۂ نمل سورۂ یٰس میں پانچویں اَیْنَ شُرَ کَائی سورۂ فصلت میں فقط اور بروایت بزی صرف وَلِیَ دِ یْن سورۂ کافرون میں بالخلف یا مفتوح پڑھتے ہیں

فائدہ۔ بصری لفظ مَحْیَا ی انعام میں اور وَمَا لِیَ یٰس میں یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ شامی چھ جگہ یا مفتوح پڑھتے ہیں ایک وَجْھِیَ سورۂ ال عمران سورۂ انعام میں دوجگہ۔تیسرے صِرَاطِی چوتھے مَحْیَایَ انعام میں پانچویں اِنَّ اَرْضِیْ واسعة عنکبوت میں چھٹے وَمَالِیَ یٰس میں اور بروایت ہشام بیتی ہرجگہ مفتوح پڑھتے ہیں اسی طرح وما لی نمل میں اور ولی دین کافرون میں یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ حفص بَیْتِیَ[1] وَجْھِیَ اور مَعِیَ ان تینوں کلمات میں ہرجگہ یا مفتوح پڑھتے ہیں۔ اسی طرح مَحْیَا ی انعام میں وَلِیَ سورہ ابراھیم وَسورہ طٰہٰ و نمل و سورہ یٰس وسورہ ص وسورۂ کافرون میں یا مفتوح پڑھتے ہیں

فائدہ۔ شعبہ اور کسائی لفظ محیای انعام میں اور وَمَا لی سورۂ نمل و یٰس میں یا مفتوح پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ حمزہ صرف لفظ مَحْیَایَ کی یا مفتوح پڑھتے ہیں باقی ہرجگہ ساکن پڑھتے ہیں۔

---

[1] بیتی تین جگہ آیا ہے ایک جگہ نوح میں ایک سورہ بقر میں ایک سورہ حج میں وجھی دوجگہ سورہ آل عمران وانعام میں۔معی نو جگہ آیا ہے۔سورہ عراف۔سورہ توبہ۔سورہ کہف میں تین جگہ۔سورہ انبیاء سورہ شعراء میں دوجگہ۔سورہ قصص میں ایک جگہ۔

﴿سترھویں فصل﴾

یاءات زوائد کے احکام

جو یا محذوفہ قراءۃً ثابت ہو اسکو یا زائد کہتے ہیں چنانچہ نافع بصری حمزہ کسائی وصلاً یا زائد کرتے ہیں اور ابن کثیر بلا خلف اور ہشام بالخلف وصلاً اور وقفاً یا زیادہ کرتے ہیں لیکن جن کلمات میں قراء نے اپنے قاعدے کے خلاف کیا ہے صرف وہی کلمات ذکر کئے جاتے ہیں۔[1]

فائدہ۔ قالون نے اَلتَّلَاقِ اور التَّنَادِ جو سورۂ غافر میں ہے صرف وصلاً بالخلف یا زائد کی ہے

فائدہ۔ قنبل نے وتَقَبَّلْ دُعَاءِ سورہ اِبْرَاھِیم میں اور وَیَدْعُ الدَّاعِ سورہ قَمَرْ میں اور اَکْرَمَن وَاَھَانَنِ سورۂ فجر میں وصلاً اور وقفاً یا حذف کیا ہے اور با لو اد میں صرف وصلاً زائد کیا ہے اور وقفاً بالخلف پڑھا ہے۔ اسی طرح بزی اِنَّهٗ مَن یَّتَّقِ یوسف میں وصلاً اور وقفاً حذف یا کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ بصری کیلئے اَکْرَمَنِ وَاَھَانَنِ میں اثبات بالخلف ہے لیکن حذف اولیٰ ہے۔

فائدہ۔ کسائی صرف یَوْمَ یَاْتِ ھود میں اور وَمَا کُنَّا نَبْغِ کہف میں وصلاً یا زیادہ کرتے ہیں

فائدہ۔ حمزہ صرف وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ابراہیم میں وصلاً یا زائد کرتے ہیں اور اَتُمِدُّوْنَنِ سورۂ نمل میں وصلاً اور وقفاً یا زیادہ کرتے ہیں۔

فائدہ۔ ہشام ثُمَّ کِیْدُوْنِ اعراف میں وصلاً اور وقفاً یا زائد کرتے ہیں اور ابن ذکوان فَلَا تَسْئَلْنِیْ کی یا باوجود مرسوم ہونے کے وصلاً اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔

---

[1] تفصیل شاطبیہ والتیسیر میں دیکھیں۔

فائدہ۔ حفص فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰہ میں وصلاً یا مفتوح پڑھتے ہیں اور وقفاً حذف و اثبات دونوں ان کیلئے ہے۔ اسی طرح شعبہ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ سورۂ زخرف میں وصلاً یا مفتوح پڑھتے ہیں اور وقفاً یا ساکن کرتے ہیں۔ فقط

﴿اٹھارھویں فصل﴾

تکبیر کے بیان میں

قراءِ سبعہ میں سے امام ابن کثیر مکی کیلئے وَالضُّحٰی کے آخر سے وَالنَّاس کے آخر تک ہر سورہ کے ختم پر تکبیر یعنی لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ثابت ہے اور بعض کے نزدیک وَالَّیْل کے آخر سے ہے تکبیر بروایت بزی واجب ہے ورنہ روایت ناقص ہوگی۔ اور بعض قنبل سے بھی نقل کرتے ہیں لفظ تکبیر سے پہلے بعض تہلیل بھی نقل کرتے ہیں۔ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اکبر تکبیر جہر و سر میں تابع قراءت ہے تکبیر کا ختم سورتوں سے وصل اور فصل دونوں جائز ہے۔ لہٰذا تکبیر اور تسمیہ کے وصل اور فصل کے اعتبار سے آٹھ وجہیں پیدا ہوتی ہیں ۱۔ وصل کُل[۱]۔ ۲۔ فصل کُل[۲]۔ ۳۔ وصل[۳] اول فصل ثانی وثالث یہ صرف والیل کے ختم پر ناجائز ہے ۴۔ فصل اول[۴] وصل ثانی وثالث یہ وَالنَّاس کے ختم پر ناجائز ہے۔ ۵۔ وصل[۵] اول وثانی فصل ثالث یہ ہر جگہ ناجائز ہے۔

۱۔ وصل کل ختم سورہ کا وصل تکبیر سے تکبیر کا وصل بسم اللّٰہ سے اور بسم اللّٰہ کا وصل ابتداء سورہ سے

۲۔ فصل کل ختم سورہ اور تکبیر و بسم اللّٰہ تینوں پر وقف کرے

۳۔ ختم سورہ کا وصل تکبیر سے تکبیر و بسم اللّٰہ دونوں پر وقف کرے۔

۴۔ ختم سورہ پر وقف تکبیر و بسم اللّٰہ دونوں کا وصل کرے

۵۔ ختم سورہ اور تکبیر دونوں کا وصل اور بسم اللّٰہ پر وقف کرے

۶۔ فصل اول[1] وثانی وصل ثالث۔ ۷۔ وصل اول[2] فصل ثانی وصل ثالث۔ ۸۔ فصل اول[3] ووصل ثانی فصل ثالث۔

ان میں سے کوئی سی صورت پڑھی جائے تو جائز ہے اور جن صورتوں میں ناجائز کہا گیا ہے ان کو نہ پڑھنا چاہیے فقط۔[4]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

۱۔ ختم سورہ اور تکبیر دونوں پر وقف اور بسم اللہ کا شروع سے وصل کرے۔

۲۔ ختم سورہ کا تکبیر سے وصل اور تکبیر پر وقف اور بسم اللہ کا شروع سورہ سے وصل۔

۳۔ ختم سورہ پر وقف تکبیر کا بسم اللہ سے وصل اور بسم اللہ کا شروع سورت سے فصل۔

۴۔ پس اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَ آخِرًا یہاں پہونچ کر حاشیہ بھی پورا ہوا یا اَرْحَمَ الرّٰحِمِین اس حاشیہ کو تمام انام میں مقبولیت بخش دے جس طرح اس متن کو مقبولیت حاصل ہے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المُرسَلِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِیِّنَ وَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْمُعَظَّمِیْنَ وَاَئِمَّةِ الْمُقْرِئِیْنَ وَمَنْ سِوَاهُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

جمال القادری الاعظمی

خادم القراء

جامعہ نعیمیہ مرادآباد

۱۲؍ مارچ ۱۹۸۹ء مطابق ۲؍ شعبان ۱۴۰۹ھ بروز ہفتہ

شاطبیہ کے رموز حرفی کی تفصیل

اَبَجْ[1] دَهَزْ حُطِّيْ كَلِمْ نَصَعْ فَضَقْ رَسَتْ: بِكُلِّ اِمَا مٍ حَرْ فُ رَ مْزٍ تَحَصَّلَا

قراء سبعہ کیلئے کلمات سبعہ میں تین حروف ہیں ہر کلمہ کا پہلا حرف امام کیلئے بقیہ دو حرف دونوں رواۃ کیلئے ہیں مثلاً اَبَجْ الف سے نافع با سے قالون جیم سے ورش مراد ہیں انہیں حرفوں کو جز اسم کے ساتھ لکھ رہا ہوں تا کہ رموز یاد کرنے میں سہولت اور آسانی ہو۔

۱	اَبَجْ	اَنَا فِعْ	بَقَا لُوْن	جَوَرْش
۲	دَهَزَ	دَ بن کَثِیْر	هَبَزِیْ	زَقُنبُل
۳	حُطِّیْ	حبُو عَمْرو	طَدُوْری	یَسُو سِی
۴	کَلِمْ	کَبْنُ عَا مِرْ	لِهِشا مَ	مَبْنُ ذَکْوان
۵	نَصَعْ	نَعَا صِمْ	صَشُعْبَه	عَحَفص
۶	فَضَق	فَحَمْزْ	ضَخَلَفْ	قَخَلا دْ
۷	رَسَتْ	رِکَسَائی	سَبوا لحا رِث	تَدُورِی

شاطبیہ کے رموز حرفی مرکب اور رموز کلمی

(طلبہ کی آسانی کیلئے مخدومی حضرت والد صاحب[2] قبلہ نے یہ مرتب فرمایا ہے)

ثا[3] سے کوفی خا سو نافع ہیں مراد — ذال سے کوفی و شامی ہیں مراد

ظا سے مکی اور کوفی ہیں فقط — غین سے بصری و کوفی ہیں فقط

شین میں حمزہ کسائی ہیں صحب — ہیں مثل حرفی۔مزحکمی اے محبّ

صحبہ سے حمزہ کسائی شعبہ جان — صحاب میں حمزہ کسائی حفص مان

حرم سے نافع اور مکی ہیں مراد — حصن سے نافع و کوفی کرلے یاد

عم سے نافع اور شامی ہیں فقط — حق سے مکی اور بصری ہیں فقط

نفر سے ساتھ حق کے ابن عامر ہیں مراد — سما میں ساتھ نافع کر حق کو یاد

[1] یہ ترتیب اہل مغرب کی ہے حرف واو کو قراء کے فصل کیلئے چھوڑ دیا گیا ہے ۱۲ ابن قادری

[2] یعنی مخدوم القراء حضور استاذی قاری ابن ضیاء محب الدین احمد علیہ الرحمہ

[3] ثا سے امام عاصم۔امام حمزہ۔امام کسائی۔خا سے امام مکی۔بصری۔امام شامی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلِکَ تَخۡفِیۡفٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَرَحۡمَةٌ (القرء ان)

کا شف الا بہام

(فی الوقف علی الھمز)

لحمزة و ھشام

مع حا شیہ

﴿مؤلف﴾

مخدوم القراء الشیخ قاری محب الدین احمد صاحب علیہ الرحمہ

﴿محشی﴾

استاذ القراء الشیخ قاری احمد جمال قادری اعظمی صاحب

شیخ القراء ت جا معہ امجد یہ ، گھو سی ، مئو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہِ الْقَدِیْم وَالصَّلٰوۃُ والسَّلام عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد احقر ابن ضیا محبّ الدین احمد عفی عنہ ناروی الہ آبادی کہتا ہے کہ ابواب ہمزہ میں باب وقف حمزہ وہشام جس قدر مشکل ہے وہ اہل فن سے پوشیدہ نہیں ہے ہر زمانہ میں اس کے وضاحت کی کوشش کی گئی مگر مستقبل والوں کے لئے وہ بھی مشکل ہی رہیں چنانچہ اس وقت بھی اسکی سہولت بیان کرنے کی ضرورت معلوم ہوئی تاکہ طلبہ فن کو اس کے اصول ضبط کرنے میں دقت نہ واقع ہو۔

خدا کے بھروسہ پر اس کو شروع کرتا ہوں اور اس رسالہ کا نام **کاشف الابھام (فی الوقف علی الھمز) لحمزۃ وھشام** رکھتا ہوں اللہ پاک اس کو قبول فرما کر وقف حمزہ وہشام کے دقائق طلبہ پر منکشف فرمادے آمین **واللہ الموفق والمعین۔**

﴿ مقدمہ ﴾

حروف ہجائیہ عربیہ میں سے ہمزہ ایک ایسا حرف ہے کہ جس کی مستقل صوت (آواز) ہے مگر مستقل صورت نہیں اور مستقل مخرج[1] ہے لیکن مستقل ادا نہیں یعنی نہ ہمزہ کی مستقل کوئی شکل ہے اور نہ اپنی اصلی ادا اور کیفیت سے ہمیشہ ادا ہوتا ہے بلکہ کبھی موافقت حرکت اور مناسبت تخفیف کے لحاظ سے ہمزہ الف[2] اور واو اور یا کی صورت میں مرسوم ہوتا ہے اور کبھی محذوف[3] الرسم ہوتا ہے اسی طرح ادا میں بھی کبھی محذوف ہوتا ہے اور کبھی ثابت ہوتا ہے اور جب ثابت ہوتا ہے تو کبھی تحقیق کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے اور کبھی تخفیف کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن جب حروف ثلثہ[4] مذکورہ کی صورت میں ہمزہ نہیں مرسوم ہوتا تو اسکو محذوف الرسم کہتے ہیں۔

---

[1] حرف نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

[2] الف کی صورت جیسے مَاْکُول واو کی صورت جیسے یُؤْمِنُوْن یا کی صورت میں جیسے لِئَلَّا

[3] محذوف الرسم کی مثال جیسے دِفْءٌ وغیرہ

[4] الف۔ واو۔ یا

ہمزہ کے مختلف الرسم اور محذوف الرسم ہونیکی وجہ سے تخفیف ہمزہ کی بھی مختلف صورتیں ہوگئی ہیں لیکن جب ہمزہ ضغطہ (جھٹکہ) کے ساتھ ادا کیا جائے گا تو اس وقت ہمزہ محققہ صورت متشکلہ[1] سے ممتاز ہوگا ورنہ مسہلہ یا متبدلہ ہو جائے گا کیونکہ ہمزہ کے لئے ضغطہ ذاتی اور لا یَنفَکُ (جدا نہیں ہونی چاہئے) بلکہ اسی وجہ سے کلام عرب میں اداءً ثقیل سمجھا جاتا ہے اور ابعد مخرج بھی موجب صعوبت ہے پھر رسم خاص کے ساتھ مثل دیگر حروف کے مرسوم نہ ہونا اور بھی باعث اشکال ہے انھیں وجوہات سے فن صرف اور وقف ''تجوید اور قراءت'' اور رسم خط ہر ایک فن میں ہمزہ مشکل سمجھا گیا ہے۔

بعض قراء ہمزہ کی ثقالت کو مختلف طریقوں سے رفع (دور) کرتے ہیں جس کو تخفیف کہتے ہیں قراء سبعہ میں سے امام حمزہ صرف وقف میں تخفیف کرتے ہیں چاہے ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ اور ہشام ہمزہ متطرفہ میں تخفیف کرتے ہیں لیکن تخفیف کے لئے رسم عثمانی اور قواعد عربیہ کا جاننا نہایت ضروری ہے وقف کی حالت میں جو تخفیف کی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وقف بذات خود تخفیف کو مقتضی ہے (آسانی چاہتا ہے) اسی وجہ سے موقوف علیہ کی حرکت اور تنوین نہیں پڑھی جاتی پس جس طرح وقف ان دونوں کا متحمل نہیں ہے اسی طرح بحالت وقف حمزہ ہشام تحقیق ہمزہ کی ثقالت کے بھی متحمل نہیں ہیں۔ جو تحقیقات معمول بہا ہیں وہ اداءً فی نفسہ آسان ہیں بلکہ اقتضائی طبع اس کا موید (تائید) ہے چنانچہ جن قراء کے نزدیک ہمزہ تین کی تحقیق ہونی چاہئے ان کی قرأت میں بھی بعض لوگوں سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کی صورت میں نقل بالاضطرار[2] ہو جاتا ہے حالانکہ یہ غلطی ہے۔ اس سے بچنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت کو خوب صاف ادا کریں چونکہ ہمزہ میں فی نفسہ ثقل ہے اس وجہ سے تخفیف کو مقتضی ہے چنانچہ بعض قراء اجتماع ہمزتین وغیرہ میں بحالت[3] وصل تخفیف کرتے ہیں اور وقف میں دونوں وجہ تخفیف کی موجود ہیں اس لئے اہل تخفیف کے نزدیک وقف میں تخفیف کی زیادہ اہمیت ہے جو تخفیف وصل میں ہوتی ہے اس کو تغییر کہتے ہیں تغییر[4] چند طرح پر ہوتی ہے مثلاً تسہیل محض

۱۔ یعنی ادا ۔۔ئی میں الف، واو یا سے ممتاز ہوگا۔

۲۔ قَدَ فْلَحَ ہو جاتا ہے۔

۳۔ جیسا کہ جامع القراءت میں اسکی تفصیل ہمزتین کی بحث میں ہے۔ ۴۔ اسکا حاشیہ صفحہ ۷۹ کے حاشیہ پر ہے۔

''تسہیل مع الادخال'' تحقیق مع الادخال ''ابدال''اسقاط''نقل'لیکن حذف اور اسقاط میں اصطلاحاً یہ فرق ہے کہ ہمزتین میں اسقاط کا استعمال ہوتا ہے اور وقف و نقل میں حذف مستعمل ہے۔

بعض طلبہ سکتہ کو بھی از قسم تخفیفات سمجھتے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہے۔ سکتہ محض تحقیق ہمزہ کے لئے ہوتا ہے کیوں کہ جب ہمزہ کسی ساکن کے بعد واقع ہوتا ہے تو ہمزہ میں ایک قسم کا خفا پیدا ہو جاتا ہے اور سکتہ اس خفا کو دور کرتا ہے چنانچہ علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ سکتہ کی وجہ بیا ناً اللھمزۃ لخفائھا[۱] بیان فرماتے ہیں۔

امام حمزہ و ہشام کے نزدیک تخفیف ہمزہ کی دو قسمیں ہیں تخفیف قیاسی اور تخفیف رسمی پس تخفیف قیاسی کی پانچ صورتیں ہیں۔ تسہیل، ابدال، ادغام، نقل، حذف، تخفیف رسمی رسم کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تخفیف قیاسی قواعد صرف کے تابع ہوتی ہے اگر ہمزہ محذوف الرسم ہے تو تخفیف بھی حذف کے ساتھ ہوگی۔ اس تخفیف رسمی کا حکم یہ ہے کہ رسم کی متابعت کیساتھ عربیت کی موافقت اور نقل کی مطابقت ہو اس کے خلاف تخفیف رسمی جائز نہیں۔ تخفیف قیاسی کے ساتھ کبھی تخفیف رسمی بھی جمع ہو جاتی ہے جیسے یُؤْمِنُوْنَ کا ابدال اور دِفْءٌ کا حذف اور کبھی دونوں میں اختلاف بھی ہو جاتا ہے جیسے فَمَالِؤُنَ میں تسہیل قیاسی ہے اور حذف رسمی ہے۔

پس تخفیف رسمی دو طرح پر ہوتی ہے ابدال برسمہ[۲] اور حذف[۳] ہمزہ بعض ادغام[۴] کو بھی تخفیف رسمی میں بیان

حاشیہ ۷۸ صفحہ کا ۳۔ **تسہیل** محض اسکو کہتے ہیں کہ ہمزہ کو حروف مدہ اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا اگر ہمزہ مفتوحہ ہو تو ہمزہ اور الف کے درمیان ادا کرنا جیسے ءَ اَنذرتھم میں اگر ہمزہ مضمومہ ہو تو ہمزہ اور واو کے درمیان ادا کرنا جیسے ءَ اُنْزِلَ میں اگر کسرہ ہو تو ہمزہ اور یا کے درمیان ادا کرنا جیسے ءَ اِذَا میں تسہیل مع الادخال ھمزہ مسہلہ اور ہمزہ محققہ کے درمیان قاعدہ کے مطابق حروف مدہ داخل کرنا ہے۔

ابدال۔ ہمزہ کو قاعدہ کے موافق حروف مدہ سے بدلنا جیسے ءَ اَنْذَرْتَھُمْ سے آنذرتھم وغیرہ

اسقاط۔ بغیر نقل حرکت کے ہمزہ کو حذف کرنا جیسے جآ ءَ اَحَدٌ سے جَاءَ حَد

نقل۔ ہمزہ اصلی کی حرکت نقل کر کے ہمزہ کے ماقبل ساکن حرف کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ

۱۔ یعنی کیونکہ ہمزہ پوشیدہ حرف ہے جو اہتمام نہ کرنے کے سبب اکثر غائب و حذف ہو جاتا ہے اسی وجہ سے بعض قراء حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ آنے سے ہمزہ سے پہلے ساکن حرف پر سکتہ کرتے ہیں تا کہ ہمزہ حذف نہ ہونے پائے اور خوب صاف طور پر ادا ہو۔

۲۔ جیسے یُؤْمِنُوْنَ سے یُوْمِنُوْن ۳۔ دِفْءٌ سے دِفٌ ۴۔ جیسے رِءْیًا سے رِیًّا وغیرہ

کرتے ہیں تا کہ محض حذف ہمزہ کی وجہ سے التباس نہ لازم آئے جیسے دِءَ یَـا وغیرہ اور کبھی تسہیل سے بھی تخفیف رسمی ادا کی جاتی ہے کیونکہ جہاں قواعد عربیہ کی مخالفت کی وجہ سے ابدال بر سمہ نہیں ہوسکتا تو تسہیل سے تخفیف رسمی حاصل ہوجاتی ہے جیسے اَجِئْنَا[1] وغیرہ تخفیف کی جوصورتیں بیان کی گئی ہیں

ان کی تعریفیں[2] اس وجہ سے نہیں بیان کی جاتیں کہ اس فن کے طلبہ اس سے بے خبر نہیں ہیں یہ رسالہ انہیں کے استمداد کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اس رسالہ میں تخفیفات بطریق شاطبی بیان کئے جائیں گے بعض اہل فن جزری وغیرہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں جس سے اور تخفیفات کا اضافہ ہوجاتا ہے لیکن چونکہ پڑھنے میں ایک طریق کی پابندی ضروری ہے اس وجہ سے میں نے ایک ہی طریق کا التزام کیا ہے جس سے اور مسائل تخفیف کی ایک گونہ تخفیف ہوجائے گی چنانچہ ہمزہ مبتدیہ کی تخفیف بطریق شاطبی نہیں ہے لیکن جب ہمزہ مبتدیہ کسی ساکن آخر صحیح کے بعد واقع ہو تو تخفیف بالخلف ہوتی ہے مثل مَنْ اٰمَنَ[3] اور ایاّم اُخر[4] کے اس صورت میں بھی میم جمع کے سکون کے بعد ہمزہ آنے سے تخفیف نہ ہوگی مثل عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ[5] وغیرہ۔

پس بطریق شاطبی حقیقۃً تخفیف کے دو ہی محل ہیں۔ ہمزہ متوسطہ اور ہمزہ متطرفہ لیکن چونکہ ہمزہ متطرفہ کی تخفیف میں امام حمزہ ہشام دونوں متفق ہیں اس طرح تخفیف رسمی میں بھی دونوں متفق ہیں اس وجہ سے ہشام کے لئے مستقل طریقہ سے ہمزہ متطرفہ کی تخفیف نہ بیان کی جائے گی

ہمزہ متوسطہ کے واقع ہونے کی تین صورتیں ہیں۔ ہمزہ متوسطہ[6] حقیقی، ہمزہ متوسطہ حکمی، ہمزہ متوسطہ بزوائد ہمزہ متوسطہ[7] حکمی یعنی جو ہمزہ متطرفہ کسی ضمیر یا منصوب منون کی وجہ سے متوسطہ ہوجاوے جیسے نِسَـاءُ کُمْ

۱۔ تسہیل کی ادا اپنے شیخ سے معلوم کریں بذریعہ تحریر اسکی ادا کا سمجھنا مشکل ہے۔

۲۔ میں نے تمام تخفیفات کی تعریفیں صفحہ۷۹ کے حاشیہ نمبر ۲ میں تحریر کردیا ہے۔

۳۔ مثل مَنْ اٰمَنَ سے مَنَ مَنَ (پڑھنے کی صورت)

۴۔ اَیَّام اُخَرَ سے اَیَّام نُ خَو (پڑھنے کی صورت)

۵۔ میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی آنے سے امام ورش وصلاً صلہ کرتے ہیں نقل نہیں کرتے ہیں اس میں امام حمزہ وقف میں نقل نہیں کرتے ہیں بلکہ تحقیق ہمزہ ہی کریں گے۔

۶۔ متوسط حقیقی جو ہمزہ کلمہ کے بیچ میں حقیقتاً واقع ہو جیسے یُؤْ مِنُوْنَ

۷۔ متوسط بزوائد جو ہمزہ مبتدیہ کسی حرف کے آنے سے متوسط ہوجائے جیسے اَنَّہٗ سے بِاَنَّہٗ وغیرہ۔

وَ بِنَا ءٌ وغیرہ اور ہمزہ متوسط بزوائد کی دوصورتیں ہیں رسما اور لفظاً یعنی متوسط بحرف جیسے بِاَ نہٖ اور متوسط بکلمہ جیسے لقا ئنا ائت وغیرہ اور متوسط بحرف کی دوصورتیں ہیں۔ایک متوسط بحرف متحرکہ جیسے الا رض دوسرے متوسط بحرف ساکنہ جیسے فَاْ وٗا لیکن متوسط بحرف متحرکہ کی تخفیف بالخلف ہوگی۔اہل فن ہمزہ متطرفہ اسی کو کہتے ہیں جومتطرفہ بلفظہ ہو جیسے جا ء شاء وغیرہ مگر اہل رسم کے نزدیک مثل بناءٌ کے بھی متطرف ہے پس حرکت اور سکون کے لحاظ سے ہمزہ متوسطہ اور متطرفہ کے واقع ہونیکی تین صورتیں ہیں ہمزہ متحرک ماقبل ساکن، ہمزہ متحرک ماقبل متحرک، ہمزہ ساکن ماقبل متحرک اسی لحاظ سے اس مقدمہ کے بعد اس میں تین فصلیں بیان کی جائیں گی اور آخر میں ایک خاتمہ بیان کیا جاویگا فقط و هو يهدى السبيل۔

﴿ پہلی فصل ﴾

ہمزہ متوسطہ کے بیان میں

قاعدہ (۱) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن حرف اصلی ہوتو علاوہ الف کے نقل ہوگی جیسے تَجْئَرُوْنَ[1] سِیْئَتْ[2] شَیْئًا اور الارض وغیرہ لیکن ہمزہ سے پہلے واو اور یا ساکن ہوتو ہمزہ ماقبل والے حرف کے موافق بدل کر بعض ادغام بھی نقل کرتے ہیں جیسے سِیْئَتْ[3] اور سَوْءَ ۃٌ وغیرہ۔

قاعدہ (۲) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن حرف زائد ہوتو ادغام ہوگا جیسے بَرِیْئُوْنَ[4] اور بَرِیْئًاوغیرہ یعنی ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کریں گے۔واو کی مثال قرآن مجید میں نہیں آئی اس صورت میں بجز ادغام کے کوئی

۱۔ جیسے تَجْئَرُوْنَ سے تَجَرُوْن۔ سِیْئَتْ سے سِیَتْ اسمیں نقل کے علاوہ ادغام بھی ہے گویا اسمیں خلف ہے جیسا کہ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ آگے خود تحریر فرما رہے ہیں۔

۲۔ اسمیں بھی دو وجہیں ہیں نقل جیسے شَیْئًا سے شَیَا ادغام جیسے شَیْئًا سے شَیًّا

۳۔ جیسے سِیْئَتْ سے سِیَّتْ سَوْءَ ۃَ سے سَوَّ ۃَ وغیرہ

۴۔ جیسے بَرِیْئُوْنَ سے بَرِیُّوْنَ اور بَرِیْئًا سے بَرِیًّا

دوسری تخفیف جائز نہیں تا کہ حرف اصلی اور زائد میں فرق ہو جائے اور یہ خیال ہو کہ مدہ کا غیر مدہ میں ادغام نہیں ہوتا تو اس کے متعلق علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں والجواب،، عن ذلک[1] ان الا دغام فیہ تقد یری فا نما لما لفظنا بیا مشد دہ وواو مشد دۃ تخفیفاً للھمزۃ قد رنا ابدال الھمزۃ بعد حرف المدو ادغام حرف المد فی الھمزو نظیرھذا ادغام ابی عمر و نو دی یا موسٰی ھو و الذین امنو افا ن النطق فیہ بیاء وواو مشد دتین و کو ننا سکنا الیاء والو او حتی صار حر فی مد ثم اد غمنا ھما فیما بعد ھما تقد یر و اللّٰہ ا علم (نشر)

قاعدہ (۳) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن الف ہو تو تسہیل ہوگی جیسے ھَـا ؤُ[2] مُ اقْـرَؤُ اور مَـلٰٓـئِـکَۃُ نِسَآؤُ کُمْ اور بِنَاءً وغیرہ اس صورت میں ہمزہ مغیرہ ہونے کی وجہ سے قصر بھی جائز ہے۔

فائدہ۔ ہمزہ متحرک ماقبل متحرک کی صورت میں نو صورتیں پیدا ہوں گی لیکن جب ہمزہ مکسور بعد ضمہ یا ہمزہ مضموم بعد کسرہ ہو تو اختلاف ہے یعنی تسہیل اور ابدال دونوں وجہ مقروٴ ہیں باقی سات صورتوں میں سیبویہ اور اخفش کا اتفاق ہے۔

قاعدہ (۴) ہمزہ مکسور بعد ضمہ ہو جیسے سُئِلُوْا[3] یا ہمزہ مضموم بعد کسرہ ہو جیسے فَمَا لِؤُ[4] نَ ان دونوں صورتوں میں تسہیل ہوگی لیکن بطریق اخفش ابدال بھی ہوگا۔

۱۔ محقق علم وفن حضرت علامہ جزری علیہ الرحمہ (و) ۷۵۱ھ (م) ۸۵۸ھ فرماتے ہیں کہ اسکا جواب یہ ہے کہ ادغام اسمیں تقدیری ہے کیونکہ جب ہم یا مشددہ اور واو مشددہ کے ذریعہ تلفظ کرتے ہیں ہمزہ کی تخفیف کرتے ہوئے (جیسے نسی. قرو) تو ہم نے حرف مد کے بعد ہمزہ کے ابدال کو مقدر مانا اور حرف کا ہمزہ (ہمزہ مبدلہ) میں ادغام کر دیا اور فرماتے ہیں اسکی نظیر حضرت ابوعمرو بصری کی قراءت نُـوْ دِیَ یَـا مُوْ سٰی اور ھُـوَ وَ الذین ا منوا ہے اس لئے نطق (ادا کے وقت اس میں) ایسے واو اور یا مشدد ہے جو دونوں ساکن تھے یہاں تک کہ دونوں حروف مدہ ہو گئے اور جب حروف مدہ ہو گئے تو ہم نے ان دونوں کو انکے مابعد حرف میں (یعنی حروف غیر مدہ میں) ادغام کر دیا اور یہ ادغام تقدیری ہے واللہ اعلم (نشر)

۲۔ یہ متوسط حکمی ہے

۳۔ ابدال بالواو ہوگا جیسے سُئِلُوْا سے سُوِ لُوْا

۴۔ ابدال بالیا ہوگا جیسے فَمَا لِئُوْن سے فَمَا لِیُوْن اسمیں ایک وجہ اور مزید ہوگی یعنی حذف ہمزہ جیسے فَمَا لُوْ ن گویا اسمیں تین وجہیں ہونگی ۱۔تسہیل ۲۔ابدال ۳۔حذف

قاعدہ (۵) ہمزہ مفتوح ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو موافق حرکتِ ماقبل کے ابدال ہو جیسے مُؤَجَّلًا اور فِئَةً وغیرہ۔[1]

قاعدہ (۶) ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح ہو جیسے سَأَلَ یا ہمزہ مضموم ماقبل مضموم ہو جیسے رُءُ سَکُم یا ہمزہ مکسور ماقبل مکسور ہو جیسے خاسِئِینَ یا ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح ہو جیسے رؤف یا ہمزہ مکسور ماقبل مفتوح ہو جیسے بَئِیس تو ان پانچ صورتوں میں بالاتفاق تسہیل[2] ہو گی۔

فائدہ۔ ہمزہ متوسط بحرفِ متحرکہ کی قرآن شریف میں چھ صورتیں آئی ہیں یعنی ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح جیسے فَاذَن دوسرے مکسور ماقبل مکسور جیسے بِاِذْ نِہٖ تیسرے مکسور ماقبل مفتوح جیسے فَاِنَّهم چوتھے مضموم ماقبل مفتوح جیسے فَاُ وارِی پانچویں مضموم ماقبل مکسور جیسے لاخـرٰهم ان صورتوں میں تسہیل ہو گی اور اگر ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور ہو تو ابدال ہو گا جیسے بِاَنَّهٗ[3] وغیرہ اور ہمزہ مضموم ماقبل مضموم دوسرے مفتوح ماقبل مضموم تیسرے مکسور ماقبل مضموم یہ تین صورتیں قرآن مجید میں نہیں آئیں۔

قاعدہ (۷) ہمزہ ساکن ماقبل متحرک ہو تو موافق حرکت ماقبل کے ابدال ہو گا جیسے مَأْکُوْلٍ، فَأْتُوْا اور فی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ وغیرہ۔ اگرچہ متوسط بحرف ساکنہ اور متوسط بکلمۃ کا ہمزہ فاکلمہ کے جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بظاہر مبتدءَ ہے لیکن ساکن ہونے کی وجہ سے مثل متوسط حقیقی کے ہے اسی وجہ سے علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں صورتوں کو مستقل طریقہ پر نہیں بیان کیا۔

فائدہ۔ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ میں بعد ابدال یا ساکنہ کی وجہ سے بعض نے ہا مکسورہ[4] بھی پڑھا ہے یعنی دونوں وجہ صحیح ہیں۔

۱۔ جیسے مُؤَجَّلًا سے مُوَجَّلًا فِئَةً سے فِيَه

۲۔ ہمزہ مفتوح میں تسہیل کا لاالف ہمزہ مضموم میں تسہیل کا لواو ہمزہ مکسور میں تسہیل کا لیا ہو گی تمام تسہیلوں کی ادا اپنے شیخ سے سیکھ لیں۔

۳۔ ابدال بالیا ہو گا جیسے بِاَنَّهٗ سے بِيَنَّهٗ

۴۔ اَنْبِيْهِمْ

فائدہ۔ رءیا میں بعد ابدال ادغام اور اظہار دونوں وجہ صحیح ہیں لیکن تخفیف رسمی کی صورت میں صرف ادغام ہے۔

﴿دوسری فصل﴾

ہمزہ متطرفہ کے بیان میں

قاعدہ (۱) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن حرف اصلی ہو تو علاوہ الف کے نقل ہوگی جیسے[1] **الخبءَ شَیْءٌ سُوءَ النَّسِیْءُ** وغیرہ لیکن ہمزہ سے پہلے واو یا یا ساکن ہو تو ہمزہ کو ماقبل کے مثل سے بدل کر بعض ادغام[2] بھی نقل کرتے ہیں جیسے **سُوٓ** اور **جِیٓ** وغیرہ۔

قاعدہ (۲) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن حرف زائد ہو تو بعد ابدال ادغام ہوگا۔ جیسے **قروٓ** سے **قروّ**

فائدہ۔ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن چاہے اصلی ہو یا حرف زائد خواہ نقل ہو یا ادغام بہر صورت روم اور اشمام بھی جائز ہے لیکن حرکت منقولہ مثل منفصلہ مثل **قُلْ اُوْحِیَ**[3] کے روم اشمام جائز نہیں۔

قاعدہ (۳) ہمزہ متحرک ماقبل الف ہو تو ابدال ہوگا یعنی ہمزہ کو الف سے بدل دیں گے جیسے **یشآءُ** اور **الضُّعَفٰٓؤا** وغیرہ اس صورت میں روم اشمام جائز نہیں اس لئے کہ ہمزہ کو الف سے بدلا ہے اور سکون لازم مانع اشمام ہے دوسرے یہ کہ ہمزہ سے پہلے جب الف ہوتا ہے تو نقل ممتنع ہوتی ہے بخلاف واو اور یا مدہ کے کہ اس پر حرکت آسکتی ہے اس لئے اس صورت میں روم اشمام جائز ہے اور اگر ہمزہ کو الف سے نہ بدلیں تو روم جائز ہے

۱۔ جیسے اَلْخَبْءُ سے اَلْخَبُ

۲۔ جیسے سُوْءٌ سے سُوّ

۳۔ قُلْ اُوْحِیَ سے قُلُ وْحِیَ

لیکن اس صورت میں تسہیل واجب ہے اور اشمام بلا ابدال بھی جائز نہیں کیوں کہ اسکان کو ابدال لازم ہے جیسے یَشَاءُ اور اَنْبِیَاءُ وغیرہ کے اور تحقیق منافی تخفیف ہے۔

فائدہ۔ ابدال کی حالت میں دو الف جمع ہوں گے اس صورت میں دونوں کا ثابت رکھنا اور ایک کا حذف کرنا دونوں طرح جائز ہے لیکن اگر محل مد حذف کیا جائیگا تو مد نہیں ہوسکتا اور اگر الف مبدلہ حذف کیا گیا تو ہمزہ مغیرہ کی وجہ سے قصر بھی جائز ہے لیکن مد کرنا اولےٰ ہے اور اگر دونوں الف باقی رکھے جائیں تو اس صورت میں بھی قصر اور مد دونوں جائز ہیں فرق حذف اثبات اور نیت واعتقاد کا ہے اسی وجہ سے اثبات کی صورت میں جو قصر کیا جائیگا تو دونوں الف کا باقی رکھنا ضروری ہے ایک الف پڑھنا جائز نہیں کیونکہ اثبات کی صورت میں حذف لازم آئیگا اور جس صورت میں مد فرعی کیا جائے گا تو وہ الف مبدلہ کے علاوہ ہوگا مثلاً طول کی مقدار تین الف اختیار کی گئی تو اسکے علاوہ ایک الف اورادا کیا جائے گا یہ ایک الف مبدلہ کا ہے۔

فائدہ۔ حمزہ وہشام کے لئے جب متصل پر وقف کیا جاوے تو تین وجہیں جائز ہیں قصر ہمزہ مغیر کی وجہ سے اور توسط سکون عارض یعنی مد عارض کی وجہ سے اور طول مذہب کے بنا پر لیکن ہشام کے لئے بجائے طول کے توسط ہوگا کیونکہ مد کے بارے میں ان کا مذہب توسط ہے دونوں حضرات کے لئے بہ نسبت قصر کے مد بہتر ہے۔ اور مد عارض کی وجہ سے دونوں کے لئے طول جائز ہے۔

قاعدہ (۴) ہمزہ متحرک ماقبل متحرک ہو تو ہمزہ بوجہ وقف ساکن ہوگا اسلئے موافق حرکت ماقبل کے ابدال ہوگا جیسے سَبَـاءٍ[1] اور یُسْتَهْـزِئُ وغیرہ اس وقت روم اور اشمام ممتنع ہیں کیونکہ ابدال حرف مد سے ہوگا اور سکون مانع ہے روم اور اشمام کے بارے میں لُؤْ لُؤٌ کے واو ساکنہ اور یَسْتَهْزِئُ کے یا ساکنہ کو سُوْءَ اور سِیْئَ کے واؤ ساکنہ اور یا ساکنہ پر قیاس نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں حرکت منقولہ میں روم اشمام ہو سکتا ہے اور پہلی دونوں صورتوں میں حرکت مفقود ہے۔ (یعنی ختم کردیجائے گی)

---

[1] جیسے سَبَا سے سَبَا وغیرہ۔

قاعدہ (۵) ہمزہ ساکن ماقبل متحرک ہوتو موافق حرکت ماقبل کے ابدال ہوگا جیسے هَيِّئْ[1] اورام لم يُنَبَّأْ وغیرہ[2] ہمزہ ساکن لازم ماقبل مضموم کی مثال قرآن مجید میں نہیں آئی۔

﴿ تیسری فصل ﴾

کلمات متفرقہ کے بیان میں

اس فصل میں ایسے چند کلمات ذکر کئے جائیں گے جن میں مبتدیوں کو دقت واقع ہوتی ہے اسی کے ساتھ ہی ساتھ تخفیف رسمی بھی بیان کی جائے گی۔

مثل (جــاءَ) اسمیں وقف بالاسکان مع وجوہ ثلثہ طول توسط قصر ہے اور تخفیف رسمی حذف ہے اس صورت میں مد نہ ہوگا[3] مثل (السفهاءُ ومن السماءِ) اس پر وقف بالاسکان اور بالروم کرنے سے تخفیف قیاسی کی صورت میں پانچ وجہیں جائز ہیں یعنی ابدال مع اوجہ ثلثہ اور تسہیل مع الطول والقصر ہے حمزہ کے لئے اور ہشام کے لئے بھی ابدال مع ثلثہ اور تسہیل مع التوسط والقصر اسکان کیلئے ابدال اور روم کیلئے ضروری ہے لیکن ہشام کیلئے تسہیل کی صورت میں بجائے طول کے توسط ہوگا ان کے لئے ابدال کی صورت میں جو طول ہوگا وہ مد عارض کی وجہ سے ہوگا اور تخفیف رسمی حذف ہے اس صورت میں مد کا نہ ہونا ظاہر ہے۔

فائدہ۔ ابتدا سمجھنے سمجھانے کے لئے سب وجہوں کا پڑھنا ضروری ہے تا کہ جملہ وجوہ معلوم ہو۔ لیکن سمجھ لینے کے بعد ایک وجہ کا پڑھنا کافی ہے یعنی حمزہ کے لئے صرف طول اور ہشام کے لئے صرف توسط کیا جائے تو کافی ہے۔

فائدہ۔ کسی کلمہ میں تخفیف قیاسی اور تخفیف رسمی کسی وجہ کے ساتھ متفق ہوجائیں مثلاً یـو مـنـو ن کے ابدال والی وجہ میں دونوں تخفیفیں متفق ہیں تو ایسی صورت میں بوجہ مماثلت اختیار ہے اور اگر اختلاف ہوجائے تو

۱۔ هَيِّ ءْ سے هَيِّ ۲۔ يُنَبَّأْ سے يُنَبَّا
۳۔ مد فرعی نہ ہوگا مد اصلی ایک الف ہوگا۔

تخفیف قیاسی کرنا اولیٰ ہے اور افادہ[1] واستفادہ کے خیال سے دونوں تخفیفوں کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔

مثل (مـا نشٰـوا) ہمزہ مضمومہ بصورت واو ہونے سے اس موقوف علیہ میں بارہ وجہیں ہوتی ہیں جن میں سے پانچ وجہیں قیاسی کی السُّفَهَاءُ کے مثل ہیں اور سات وجہیں تخفیف رسمی کی ہیں جو ابدال واو کے ساتھ ہوگی یعنی وقف بالاسکان مع اوجہ ثلثہ اور وقف بالاشمام مع وجوہ ثلثہ اور وقف بالروم مع القصر ہے۔ روم کی حالت میں طول اس لئے نہیں ہوسکتا کہ متابعت رسم کی وجہ سے مد متصل نہیں رہا یعنی تخفیف رسمی کی وجہ سے سبب اصلی نہیں پایا جاتا اور روم کی وجہ سے سبب عارضی یعنی سکون نہیں اس لئے طول نہیں ہوسکتا[2]

مثل (وَمِنْ اٰنَائِ) ہمزہ مکسور بصورت یا ہونے سے اس موقوف علیہ میں نو وجہیں ہوتی ہیں جن میں سے پانچ وجوہ قیاسی کی مِنَ السَّمَاءِ کے مثل ہیں اور چار وجوہ تخفیف رسمی کی ہیں جو ابدال یا کے ساتھ ہوگی یعنی وقف بالاسکان مع اوجہ ثلثہ اور وقف بالروم مع القصر ہے۔ دونوں تخفیفوں کے اسکان میں یہ فرق ہے کہ تخفیف قیاسی مع الاسکان میں ہمزہ ساکنہ منویہ ہے اور رسمی میں ہمزہ ساکنہ مبدلہ ہے اسی طرح نقل اور سکتہ کی صورت میں بھی نو نو وجہیں پائی جائیں گی کیونکہ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن صحیح ہے حاصل یہ کہ اس میں ستائیس[3] وجہیں پائی جاتی ہیں۔

مثل (مُسْتَهْـزِءُوْن) پر وقف کرنے سے تین وجہیں مقروٗ ہیں۔ تسہیل۔ ابدال۔ حذف اس میں تسہیل مقدم ہے اور حذف موخر ہے اس میں تخفیف رسمی حذف ہے۔

مثل (نِسَآؤُکم اور خآئِفین) ہمزہ مضمومہ میں تسہیل کالواو ہوگی اور ہمزہ مکسور میں تسہیل کالیا ہوگی اس میں ابدال برسمہ جائز نہیں ہے تسہیل خود ہی دونوں تخفیفوں کو مشترک ہے اسلئے کہ جس میں تسہیل کالواو ہوگی اس میں رسم واو کی رعایت ہے اور جس میں تسہیل کالیا ہوگی اس میں رسم یا کی رعایت ہے۔

۱۔ یعنی سمجھنے سمجھانے کی غرض سے قیاسی و رسمی دونوں کا ادا کرنا جائز ہے۔

۲۔ توسط بھی ہشام کے لئے نہیں ہوگا کیونکہ ہمزہ باقی نہیں رہا

۳۔ تو تحقیق کی صورت میں، تو نقل کی صورت میں اور نو سکتہ کی حالت میں جتنی وجہیں تحقیق میں بیان کی گئی ہیں بالکل ویسے ہی نقل و سکتہ کی صورت میں وجہیں ہونگی۔

مثل (بِـــاَ مْــرِہٖ) یہ متوسط بزوائد ہے اس لئے اس میں تخفیف اور تحقیق دونوں وجہ مقرو ہیں تخفیف کی صورت میں ابدال بالیا ہوگا اس میں تخفیف رسمی جائز نہیں اس لئے کہ ہمزہ مرسوم الالف مفتوح ہو یا التقا ساکنین لازم آئے جیسے بِاَ نَّہٗ اور اسـرا ئیل تو ایسی صورت میں ابدال رسمی متعذر رہوتا ہے۔ بعض بِاَ نھم میں الف کے رعایت سے بامفتوحہ بتاتے ہیں لیکن خلاف نقل ہونے کی وجہ سے جائز نہیں۔

تنبیہ۔ واضح رہے کہ بہ نسبت تخفیف قیاسی کے تخفیف رسمی بہت مشکل ہے اس لئے کہ رسم ہمزہ کے جزئیات بکثرت ہیں اسی وجہ سے اس کو بہت کم لوگ بیان کرتے ہیں اکثر تخفیف قیاسی پر اکتفاء کرتے ہیں بہتر بھی یہی ہے کہ جب تک روایت[1] اور درایت[2] اور رسم خط پر عبور نہ ہو جائے اس وقت تک تخفیف رسمی میں دخل نہ دیں البتہ جن کے متعلق صراحت ہے ان کو عمل میں لائیں۔

مثل (ائِـنَّــا اَوُ نُــزِلَ) یہ بھی متوسط بزوائد ہے اس لئے اس میں بھی تخفیف بالخلف ہوگی یعنی ہمزہ مکسورہ میں تسہیل کا لیا اور ہمزہ مضمومہ میں تسہیل کا لواو ہوگی دوسری وجہ تحقیق ظاہر ہے اس میں تخفیف رسمی جائز نہیں۔

اور اَئمِہ میں ہمزہ متوسط بزوائد نہیں ہے اس لئے تخفیف بالخلف نہ ہوگی بلکہ صرف تسہیل ہوگی

مثل (لا اَ ذْبَـحَنَّـہ) یہ متوسط بزوائد ہے اس لئے تسہیل بالخلف ہوگی اس میں تخفیف رسمی جائز نہیں حذف الف بہر صورت ہے اس لئے کہ ایک الف رسمی زائد ہے جو کسی حالت میں کسی قاری سے ثابت نہیں۔

مثل (الھـدی ائتنا) اس موقوف علیہ میں صرف ابدال ہوگا مگر بعد ابدال اجتماع الفین اور بوجہ اجتماع ساکنین ایک الف حذف ہوگا اکثر حذف اولیٰ کے قائل ہیں یہی وجہ ہے کہ اس میں ان کے نزدیک امالہ نہیں کیونکہ الف مبدل عن الہمزہ میں امالہ جائز نہیں۔

۱۔ نقل
۲۔ عقل

مثل (ھـــزؤاً) اس موقوف علیہ میں دو وجہ ہیں ایک نقل[1] یہ قیاسی ہے دوسرے ابدال[2] بالواو یہ تخفیف رسمی ہے۔

مثل (وَاَبْنَـاءِ نَا) اس میں متوسط حکمی کے ساتھ متوسط بزوائد جمع ہوگیا ہے اس وجہ سے چار وجہیں ہوں گی یعنی تحقیق اولے کی صورت میں تسہیل مع الطّول والقصر اور تسہیل اولی کی صورت میں تسہیل مع الطّول والقصر ہر دونوں صورتوں میں ایک ایک وجہ کا پڑھنا کافی ہے۔

مثل (عَذَابٌ اَلِیْم) اس میں نقل بالخلف ہوگی لیکن خَلَفْ کے لئے سکتہ بھی ہوگا۔

مثل (اَلاَرْضَ) اس میں دو وجہ ہیں تخفیف کی صورت میں نقل اور تحقیق کی صورت میں سکتہ تیسری وجہ وَتَرَكَهُمَا غیر مقروٗ ہے۔

مثل (شَـــیْءٍ) اس نقل اور دوسری وجہ ادغام بھی جائز ہے لیکن سکتہ نہیں ہے اس لئے کہ سکتہ منافی تخفیف ہے اسی طرح شَیْئًا میں بھی سکتہ نہیں ہے صرف نقل اور ادغام ہے چونکہ تخفیف رسمی کی ایک صورت نقل بھی ہے اس لئے انھیں دونوں صورتوں سے تخفیف رسمی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

فائدہ۔ ہمزہ متوسط بزوائد میں تخفیف رسمی نہیں ہے صرف لِئَلاَّ میں ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور کے قاعدہ سے مثل بِاَنَّهٗ کے تخفیف بصورت ابدال اتفاقاً تخفیف رسمی کے مطابق ہوگئی ہے یہ ابدال بالخلف ہے۔

---

[1] جیسے ھُزءاً سے ھُزَا

[2] ھُزُو اً سے ھُزُوًا ۱۲ یا اللہ یا رحمنُ یا رحیم اس حاشیہ کو قبول فرما کر مقبول انام فرمادے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

احمد جمال القادری

خادم القراءت جامعہ امجدیہ گھوسی

۶ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ

﴿ خاتمہ ﴾

اس رسالہ میں تخفیف ہمزہ کے متعلق ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اور امور اوقاف بھی جو امام حمزہ اور ہشام کے متعلق ہیں بطور خاتمہ کے بیان کر دیئے جائیں تا کہ طلبہ غلطی اور اشکال سے محفوظ رہیں پس چاہئے کہ امور ذیل ملحوظ رہیں۔

(۱) تخفیف رسمی میں متابعت رسم سے مراد رسم ہمزہ کی متابعت ہے اور وقف میں متابعت رسم سے مراد کلمہ متطرفہ مرسومہ کی متابعت ہے لیکن ثبوت نقل دونوں کے ساتھ مشروط ہے اسی وجہ سے لِیَبْلُوَ وغیرہ میں وقف الف کے ساتھ جائز نہیں۔

(۲) تخفیف رسمی میں متابعت کا اثر ماقبل یا مابعد مقروٴ غیر مرسوم یا مرسوم غیر مقروٴ پر نہ ہونا چاہئے مثلاً لفظ دُعٰؤا میں ہمزہ کا ماقبل الف غیر مرسوم مقروٴ ہے اور ہمزہ کے بعد مرسوم غیر مقروٴ ہے۔ اس قسم کی متابعت سے موضوع کلمہ مہمل ہو جائے گا اس لئے پورے کلمہ کی متابعت جائز نہیں وقس علیٰ ھذا امثا لہ۔

(۳) وقف اگر چہ رسم خط کے تابع ہے لیکن تخفیف قیاسی میں وقف تابع رسم خط کے ضروری نہیں ہے کیونکہ ایسی صورت میں بجائے قیاسی کے تخفیف رسمی ہو جائے گی یعنی تخفیف قیاسی نہ ادا ہوگی مثلاً انَا ئ پر وقف تابع رسم خط کے کیا جائے تو اس متابعت رسم سے بجائے تخفیف قیاسی کے رسمی ہو جائے گی حالانکہ مقدم تخفیف قیاسی ہے۔

اسی طرح بقیہ قراء کیلئے یہی خیال رکھنا چاہئے کہ جو ہمزہ یا اور واو کی صورت میں مرسوم ہو تو وہ بحالت وقف ہمزہ ہی پڑھا جائیگا اس صورت میں وقف تابع رسم خط کے نہ ہوگا۔

(۴) تخفیفات وقف کی غرض سے ہیں لہذا وقف تخفیفات کی غرض سے نہ کرنا چاہئے یعنی ہر ہر کلمہ پر بلا ضرورت نہ ٹھہرنا چاہئے قراء سبعہ میں امام حمزہ اس کے قائل ہیں کہ جہاں سانس پوری ہو وہاں وقف کرنا چاہئے البتہ افہام وتفہیم کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر تنہا حمزہ یا ہشام کی قرأت پڑھی جائے تو سب تخفیفات ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ ایک وجہ پڑھنا کافی ہے اسی طرح جب حرف مد کے بعد ہمزہ مغیرہ ہو تو ایک وجہ پڑھنا کافی ہے قراءت میں وجوہ جائزہ کا جمع کرنا جائز نہیں۔ صرف اعلان کے لئے جائز ہے اسی طرح کسی وجہ میں حمزہ اور

ہشام متفق ہوں اور مد کا موقع نہ ہو تو ایک وجہ کا پڑھنا کافی ہے لیکن اعتقاد ضروری ہے۔

(۵) تخفیفات صرف وقف اختیاری کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ مطلقاً وقف اختیاری وقف انتظاری وقف اختباری اور وقف اضطراری ہر ایک میں حمزہ ہشام کے لئے تخفیف کرنا چاہئے اگر وقف اضطراری میں اضطراراً کوئی تخفیف رہ جائے تو اس کو قاعدے کے موافق صحیح کر لینا چاہئے ورنہ ان دونوں حضرات کے نزدیک وقف غلط ہوگا باقی وقف جب تخفیف کے سمجھنے کی غرض سے کیا جائے گا تو تخفیف لابدی ہوگی۔ اسی طرح جب تمام قاریوں کے لئے وجوہ مبدا سے موقف تک پورے کئے جائیں تو اس وقت قراءت کی ترتیب کے لحاظ سے حمزہ ہشام کے لئے بھی وقف انتظاری میں وقف تخفیف کے ساتھ کرنا چاہئے۔ وقف انتظاری کے لئے بھی یہی ہے بہتر ہے کہ ایسی جگہ وقف کیا جائے جس کے بعد سے ابتدا ہو سکے۔

(۶) حمزہ ہشام بھی غیر مہموز کلمات پر مثل دیگر قراء کے وقف کرتے ہیں صرف چند جگہ بقیہ قراء کے خلاف وقف کیا ہے جس کی تفصیل باب الوقف علی مرسوم الخط کتب[۱] قراءت میں موجود ہے چونکہ یہ بحث زائد عن المقصود ہے اس وجہ سے و نیز بخیال طوالت نہیں بیان کی گئی۔

(۷) قراء نہ محل وقف سے بحث کرتے ہیں نہ محل وقف میں اختلاف کرتے ہیں لیکن چونکہ کیفیت وقف بنفس خود ایک ادا ہے اس لئے اہل ادا اس سے بحث کرتے ہیں اور قراء کا اختلاف بھی بیان کرتے ہیں لیکن کیفیت وقف اسکان، اشمام، روم اور منصوب منون وتائے مدورہ کے وقف بالا بدال میں کسی کا اختلاف نہیں ہے پس باوجود شرائط وارتفاع کے موانع سب کے لئے بالاتفاق یہ کیفیات وقف جائز ہیں البتہ حمزہ ہشام سے ان اوقاف مذکورہ کے علاوہ وقف بالادغام اور وقف بالنقل وغیرہ بھی منقول ہیں۔ طلبہ کو چاہئے کہ بغرض استمداد معرفۃ الوقوف کو دیکھیں اُس میں محل وقف وغیرہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ **تمت بعون الله تعالیٰ فی یوم الاحد احد عشرین من شهر جمادی الاولیٰ سنة خمسین و ثلثماة بعد الالف من هجرة النبی الکریم فالحمد لله العلی العظیم و الصلوة والسلام علیٰ رسوله الرؤف الرحیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم. آمین**

---

[۱] مثلاً جامع القراءات والتیسیر وغیرہ میں۔۱۲ج قادری

التسهیل

فی الفروش

مأخذ

التیسیر والشاطبیہ و غیث النفع

﴿مرتب﴾

استاذ القراء حضرت قاری احمد جمال صاحب قادری

شیخ القراءت والتجوید

جامعہ امجدیہ گھوسی . مئو. یو .پی

(چند اہم فوائد)

تعریف قُر ءان مقدس ۔ سیدالانبیاء حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کی طرف سے بذریعہ وحی جو کتاب نازل ہوئی اسے قرءان مقدس کہتے ہیں۔

جوایک سو چودہ (۱۱۴) سورتوں پر مشتمل ہے

اور سات اختلافی حروف پر نازل ہے جیسا کہ حدیث مقدسہ متواترہ سے ثابت ہے۔

حدیث مقدسہ متواترہ ۔(قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم) اِنَّ ھٰذَا الْقُرْ ءَانَ اُنْزِلَ علٰی سَبْعَۃِ اَحْرُ فٍ فَاقْرَءُ وْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ.

تعریف حروف ہجا یہ ۔ جو حروف الگ الگ لکھے گئے ہیں اسے حروف ہجا یہ کہتے ہیں کل حروف قرء ان مقدس میں ۔ تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس (۳۴۰۷۴۰) ہیں بقول سلام ابو محمد حمانی علیہ الرحمہ (باہم اجماع ہوا) اور چند لوگوں کا اس میں اختلاف بھی ہے۔

تعریف کلمہ ۔ چند حروف سے مرتب مجموعہ کو کلمہ کہتے ہیں

کل کلمات قراء ن مقدس میں ۔ ستہتر ہزار چار سو سینتالیس (۷۷۴۴۷) ہیں بقول فضیل بن شاذان (باختلاف)

کلمہ کے اقل حروف ۔ دو (۲) اور اکثر دس (۱۰) حروف ہوتے ہیں۔

تعریف اٰیت ۔ چند حروف چند کلمات اور چند جملوں کے مجموعہ کو ایت کہتے ہیں۔

کل اٰیات عامہ قرءان مقدس میں ۔ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) ہیں (باختلاف مکی مدنی کو نی وغیرہ)

کل سورتیں قرءان مقدس میں ۔ ایک سو چودہ (۱۱۴) ہیں۔

(الف سے یا تک کل انتیس (۲۹) حروف ہجایہ ہیں)

یہ آسمانی ترتیب ہے جو نازل ہونے کے مطابق ہے۔

ایک ترتیب ابجد ی جس کے موجد اہل عرب ہیں اس میں بھی ایک ترتیب اہل مغرب کی اور ایک ترتیب اہل مشرق کی ہے ابجد کلمن وغیرہ الف سے غین تک اہل مشرق کی ترتیب ہے ابج۔ دھز وغیرہ الف سے شین تک اہل مغرب کی ترتیب ہے جو الشاطبیہ میں (رموز قراء ورواۃ کے لئے) ہیں۔ ج قادری

فروش کی تعریف۔ ان کلمات کی قراءت (اختلاف قراءت) جن کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں اسکو فروش کہتے ہیں

نوٹ۔ اس کتاب میں تمام سورتوں میں کوفی آیتوں کا شمار ہے شامی۔ بصری۔ حجازی۔ حمصی وغیرہم آیتوں کا اختلاف دیکھنا ہو تو علامہ شاطبی علیہ الرحمہ اندلسی و ۵۳۸ھ م ۲۸/ جمادی الثانی ۵۹۰ھ کی کتاب ناظمة الزھر جو ایک ہزار دو سو ستانوے اشعار میں آیتوں کا شمار ہے اتفاق واختلاف تفصیلاً بیان فرمایا ہے اسے دیکھیں ج قادری۔

﴿فرُوش الحُروف﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم

(۱) (سُوۡرَۃُ اُمّ الۡقُرۡءَانِ) (سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ) (مکی)

اس سورہ میں کل سات آیتیں۔ستائیس کلمے۔ایک سو چالیس حروف۔اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (یعنی جس حرف پر آیت پوری ہو) وہ مَنۡ کے دو حرف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مٰلِکَ عاصم اور کسائی میم کے بعد الف مَالِک پڑھتے ہیں۔اور باقی قاری بغیر الف کے مَلِک پڑھتے ہیں۔

اَلصِّـرَاطَ ،صِرَاطَ ۔یہ دونوں کلمہ قرآن شریف میں اکثر ہیں، قنبل صاد کو سین پڑھتے ہیں اور خلف صاد میں اشمام کرتے ہیں۔اور خلاّد صرف اسی جگہ یعنی سورہ فاتحہ میں لفظ الصِّـراطَ میں اشمام کرتے ہیں باقی قاری صاد سے پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ یہاں اشمام سے مراد صاد کو قدرے زا کی بُو دے کر پڑھنا۔یعنی صاد اور زا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک حرف بنا لیتے ہیں جو سننے میں پُر زا کی طرح معلوم ہوتا ہے اس کو اشمام بالحرف کہتے ہیں۔

عَـلَیْهِمْ۔اسی طرح اِلَیْهِـمْ ،لَدَیْهِمْ جہاں بھی آئے ،حمزہ ہا کو پیش دے کر پڑھتے ہیں۔باقی قاری زیر سے پڑھتے ہیں۔اور میم جمع کے بعد حرف متحرک ہو تو ابن کثیر بلا خلف اور قالون بالخلف میم میں صلہ کرتے ہیں۔جیسے اَنْعَمْتَ عَلَیْهِم غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ۔رَزَقْنَا هُم یُنْفِقُوْنَ۔عَلَیْهِمْ ءَ اَنْذَرْ تَهُمْ اور ورش بھی ایک صورت میں صلہ کرتے ہیں۔جبکہ میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو جیسے عَـلَیْهِـمْ ءَ اَنْـذَرْ تَهُـمْ اس صورت میں بحالت صلہ مدّ منفصل کا قاعدہ پایا جائے گا۔اس میں اپنے اصل کے موافق مد کریں گے۔یعنی ورش طول اور ابن کثیر قصر اور قالون قصر و توسّط دونوں کریں گے۔اور اگر میم جمع پر وقف کر دیا جائے تو بالا تفاق سب قاری میم کو ساکن پڑھتے ہیں۔

اگر میم جمع کے بعد حرف ساکن واقع ہو،اور اس میم کے پہلے ہا مکسور ہو اور ہا کے پہلے یا ساکنہ ہو، یا ہا کے پہلے زیر ہو جیسے عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ۔قُلُوْ بِهِمُ الْعِجلَ۔(قرآن شریف میں اس قسم کے کلمات جہاں بھی آئیں) نافع ،ابن کثیر،ابن عامر،عاصم بحالت وصل ہا کو زیر اور میم کو پیش دے کر پڑھتے ہیں۔اور ابوعمرو دونوں کو یعنی ہا اور میم کو زیر دے کر پڑھتے ہیں۔اور حمزہ، کسائی دونوں کو پیش دے کر پڑھتے ہیں۔اور اگر میم پر وقف کر دیا جائے تو تمام قراء ہا کو اپنے قاعدہ کے موافق پڑھیں گے۔یعنی حمزہ ہا کو پیش اور باقی زیر پڑھیں گے۔

نوٹ۔ مِنْهُمُ الْمُؤْ مِنُوْنَ جیسے کلمات میں اختلاف نہیں ہے۔تمام قراء میم کو پیش پڑھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲) (سُوْرَۃُالْبَقَرَ ۃِ) (مدنی)

پارہ (۱) الٓمّٓ

اس سورہ میں دوسو چھیاسی آیتیں ۔ چھ ہزار ایکسوا کیس کلمے ۔ پچیس ہزار پانچ سوحروف اور چالیس رکوع ہیں اسکے فواصل یعنی اس سورہ میں ان حروف پر آیتیں پوری ہونگی قُـم لَـنُـدَ بَـرا (ق ۔م ۔ل ۔ ن ۔د ۔ب ۔ر ۔ا) یہ آٹھ حروف ہیں ۔

وَمَا یَخۡدَعُوْنَ میں دوقراءتیں ہیں (۱) نافع ۔ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے وَمَا یُخٰدِعُوْنَ یَا کے ضمہ اور خا کے فتحہ اور (اس کے بعد) الف اور دال کے کسرہ سے (۲) باقی چار قراء کے لئے یَا اور دال کے فتحہ اور خَا کے سکون سے ہے الف کے بغیر

یَـکۡذِ بُوْنَ میں دوقراءتیں ہیں (۱) (تینوں) کوفیینؑ کے لئے یَا کے فتحہ کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے (۲) باقی چار قراء کے لئے یُکَذِّ بُوْنَ یَا کے ضمہ کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے ۔

قِیۡلَ میں ہر جگہ اور غِیۡضَ (سورۂ ھود میں) جِایٓءَ (سورۂ زمر اور سورۂ فجر میں) اور سِیۡٓءَ سورۂ ھود وعنکبوت میں اور سِیۡٓئَتۡ سورۂ ملک میں وَحِیۡلَ سورۂ سبا میں وَسِیۡقَ سورۂ زمر میں دوجگہ اس ساتوں میں دوقراءتیں ہیں (۱) پہلے کے تین کلمات میں ہشام اور کسائی کے لئے (اور حِیۡـلَ اور سِیۡقَ میں ابن عامر اور کسائی کے لئے اور سِیۡٓءَ اور سِیۡٓئَتۡ میں نافع ابن عامر ۔کسائی کے لئے) پہلے حرف کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرکت بنالی جاتی ہے جس میں ضمہ کا جز پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا ۔اسکو اشمام بالحرکت کہتے ہیں (۲) بقیہ قراء کے لئے سب میں پہلے حرف کا خالص کسرہ ہے

نوٹ ۔اور یہ اشمام اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتا ہے کہ اصل کے لحاظ سے ان حروف پر ضمہ تھا ۔

ا ہر جگہ اس سے مراد تینوں قراء ہیں یعنی امام عاصم، امام کسائی، امام حمزہ

اگر هُوَ اور هِيَ کی ہا۔واو۔فا اور لام کے بعد ہو جیسے وَهُوَ . وَهِيَ . فَهُوَ فَهِيَ . لَهُوَ . لَهِيَ یا هُوَ کی ہا ثُمَّ کے بعد ہو جو صرف ثُمَّ هُوَ سورۂ قصص میں ہے تو اس ہا میں دو قراءتیں ہیں (۱) واو۔فا۔لام کے بعد قالون۔ابوعمرو۔کسائی کے لئے اور ثُمَّ کے بعد قالون اور کسائی کے لئے ہا کا سکون ہے یعنی وَهْوَ۔وَهْيَ فَهْوَ . فَهْيَ . لَهْوَ . لَهْيَ . ثُمَّ هْوَ (۲) بقیہ قراء کے لئے هُوَ کی ھا کا ضمہ اور هِيَ کی ہا کا کسرہ ہے۔

فَاَ زَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ میں دو قراءتیں ہیں (۱) حمزہ کے لئے زا کے بعد الف اور لام کی تخفیف سے فَاَزَالَهُمَا الشَّيْطٰنُ (۲) باقی چھ قراء کے لئے زا کے بعد والے الف کا حذف اور لام پر تشدید ہے

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ میں دو قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر کے لئے اٰدَمُ کے میم کا نصب اور كَلِمٰتٌ کی تا پر دو پیش یعنی اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٌ (۲) باقی چھ قراء کے لئے اٰدَمُ کے میم کا ضمہ اور كَلِمٰتٍ کی تا پر دو زیر ہیں۔**فائدہ**۔اسی کو خلف مرتب کہتے ہیں

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا میں دو قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے تا سے وَلَا تُقْبَلُ (۲) باقی پانچ کے لئے یا سے

وَاِذْ وٰعَدْنَا۔وَوٰعَدْنٰكُمْ (موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں) ہر جگہ (یعنی یہاں اور سورۂ اعراف وسورۂ طٰہٰ تینوں میں) دو قراءتیں ہیں (۱) ابوعمرو کیلئے واو کے بعد والے الف کا حذف یعنی وَاِذْ وَعَدْنَا اور وَوَعَدْنَا اور وَوَعَدْنٰكُمْ (۲) باقی چھ کے لئے واو کے بعد الف ہے۔

بَارِئِكُمْ میں دونوں جگہ اور يَاْمُرُكُمْ . يَنْصُرُكُمْ . وَمَا يُشْعِرُكُمْ . يَاْمُرُهُمْ (اور تَاْمُرُهُمْ) ان (چھوں) میں تین قراءتیں ہیں (۱) ان سب میں اہل بغداد کے طریق سے (دوری بصری) کے لئے بَارِئِكُمْ میں ہمزہ کے کسرہ کا اور باقی کلمات میں را کے ضمہ کا اختلاس (یعنی حرکت کے ایک حصہ کو حذف کر دیتے ہیں اور دو حصہ باقی رکھے ہیں) اور یہ سیبویہ کا پسند کیا ہوا لغت ہے (۲) اہل عراق کے طریق سے دوری بصری اور سوسی دونوں کے لئے ان سب میں ہمزہ اور را کا سکون (یعنی بَارِئْكُمْ . يَاْمُرْكُمْ . يَنْصُرْكُمْ وَمَا يُشْعِرْكُمْ . يَاْمُرْهُمْ تَاْمُرْهُمْ) (۳) (ابوعمرو کے علاوہ) باقی چھ کے لئے چھوں میں ہمزہ اور

---

۱ ۔ اسکان کی صورت میں سوسی کے لئے اسمیں ہمزہ ساکنہ کا ابدال نہ ہوگا۔ج قادری

را کی پوری حرکت ہے

نَغْفِرْ لَکُمْ میں تین قراءتیں ہیں(۱) نافع کے لئے یُغْفَرْ لَکُمْ یَا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے(۲) ابن عامر کے لئے تُغْفَرْ لَکُمْ تَا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے۔(۳) باقی پانچ قراء کے لئے نون اور اس کے فتحہ اور فا کے کسرہ سے۔

عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اور اس کے مثل سورۂ فاتحہ میں بیان ہو چکا ہے

اَلنَّبِیّٖنَ. اَلْاَنْبِیَآءَ. اَلنُّبُوَّةَ. اَلنَّبِیُّ. (اَلنَّبِیُّوْنَ) میں ہر جگہ دو قراءتیں ہیں(۱) نافع ان سب کو ہمزہ سے پڑھتے ہیں(اور اس سے پہلے یَا اور واو اور الف میں مد بھی کرتے ہیں جیسے اَلنَّبِیْئِیْنَ. اَلْاَنْبِئَآءَ اَلنُّبُوْٓءَةَ. اَلنَّبِیٓءُ. اَلنَّبِیْئُوْنَ)لیکن قالون دو جگہ سورۂ احزاب میں لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ اور بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ میں صرف وصل میں اپنے اس قاعدہ کے موافق جو کسرہ والے دو ہمزوں میں ہے پہلے ہمزہ کی تخفیف کرتے ہیں(یعنی ہمزہ کو یَا سے بدل کر پہلی یَا کا دوسری میں ادغام کرتے ہیں اور وقفاً ان دونوں کو بھی ہمزہ ہی سے لِلنَّبِیٓءِ اور بُیُوْتَ النَّبِیٓءِ پڑھتے ہیں کیونکہ اس صورت میں دو ہمزہ جمع نہیں رہتے اس لئے تخفیف کا قاعدہ بھی نہیں پایا جاتا) (۲) اور باقی چھ ان سب کو ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں(یعنی اَلنُّبُوَّةَ میں ہمزہ کو واو سے اور باقی سب میں یَا سے بدل کر ان سب کو اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح یہاں شروع میں درج کئے گئے ہیں پس اَلْاَنْبِیَآءَ میں یَا کو بلا تشدید پڑھتے ہیں اور اَلنُّبُوَّةَ میں واو کا واو میں باقی الفاظ میں یَا کا یَا میں ادغام کر کے واو اور یَا کو تشدید سے پڑھتے ہیں)

وَالصّٰبِئِیْنَ میں یہاں اور سورۂ حج میں اور وَالصّٰبِئُوْنَ سورۂ مائدہ میں دو قراءتیں ہیں (۱) نافع ہر جگہ ہمزہ کو حذف کر کے بقرہ اور حج میں بَا کے کسرہ سے وَالصّٰبِیْنَ اور مائدہ میں بَا کے ضمہ سے وَالصّٰبُوْنَ پڑھتے ہیں(۲) باقی چھ ہمزہ کو ثابت رکھ کر(وَالصّٰبِئِیْنَ وَالصّٰبِئُوْنَ) پڑھتے ہیں۔ وقفاً حمزہ کے لئے دو وجہیں ہونگی(۱) مثل نافع (۲) تسہیل[۲]

هُزُوًا میں ہر(گیارہ) جگہ اور کُفُوًا سورۂ اخلاص میں تین قراءتیں ہیں(۱) حفص کے

---

[۱] ۔ مد متصل ہو جاتا ہے اس وجہ سے مد ہو گا مد متصل بھی اور مد بدل کا قاعدہ جاری ہوگا۔ ۱۲ ج قادری

[۲] ۔ الصٰبئین میں تسہیل کالیا الصّٰبئُوْن میں تسہیل کالواو ج قادری

لئے زا اور فا کا ضمہ اور ہمزہ کا وقف و وصل دونوں میں) واو سے ابدال (یعنی ھُـزُواً. کُـفُـواً) (۲) حمزہ کے لئے زا اور فَا کا سکون اور ان کے بعد وصلاً تو ہمزہ ہے (یعنی ھُـزْؤاً. کُـفْـؤاً) اور جب ان پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں (یعنی ھُزْوَا. کُفْوَا) اور وقفاً دوسری وجہ بھی ہے جو قیاسی ہے یعنی ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے ھُـزَا. کُفَوا ہو جاتا ہے[1] (۳) باقی ساڑھے پانچ قراء کے لئے زا اور فا کا ضمہ اور اس کے بعد دونوں حالتوں میں ہمزہ ہے (یعنی ھُزُؤاً. کُفُؤاً)

وہ عَـمَّـا تَـعْـمَلُوْن جس کے بعد اَفَتَـطْـمَعُوْنَ ہے اور وہ عَـمَّـا تَـعْـمَلُوْن جس کے بعد اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ہے ان دونوں میں دو قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر کے لئے دونوں میں یَا ہے یعنی یَعْمَلُوْنَ نافع اور شعبہ کے لئے اول میں تَا اور ثانی میں یَا ہے (۲) باقی ساڑے چار قراء کے لئے دونوں میں تا ہے۔

خَـطِیْـئَـتُـهٗ میں دو قراءتیں ہیں (۱) نافع کے لئے جمع کے صیغہ سے ہمزہ کے بعد الف کے ساتھ خَطِیْئٰتُهٗ (۲) باقی چھ قراء کے لئے واحد کے صیغہ سے الف کے بغیر۔

لَا تَـعْـبُـدُ وْنَ اِلَّا اللّٰه میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیےیا سے لا یـعبدُوْن اور باقی چار قراء کیلئے تا ہے

لِلنَّاسِ حُسْناً ۔ میں حمزہ اور کسائی کیلئے حَسَنًا ہے حا اور سین کے فتحہ سے اور باقی پانچ قراء کیلئے حَا کا ضمہ اور سین کا سکون ہے۔

تَظٰهَرُوْنَ میں یہاں اور اسی طرح تَظٰهَرَا سورۂ تـحریم میں دونوں میں کوفیین کے لئے ظَا کی تخفیف ہے اور باقی چار قراء کے لئے تَظّٰهَرُوْنَ اور تَظّٰهَرَا ہے دونوں میں ظَا کی تشدید سے

اُسٰـرٰی میں دو قراءتیں ہیں (۱) حمزہ کے لئے اَسْـرٰی (ہمزہ کے فتحہ اور سین کے سکون سے) الف کے بغیر فَعْلٰی کے وزن پر (۲) باقی چھ کے لئے (ہمزہ کے ضمہ اور سین کے بعد) الف سے فُعَالٰی کے وزن پر۔

تُفٰدُوْهُمْ میں نافع۔ عاصم۔ کسائی کے لئے تا کا ضمہ اور فَا کے بعد الف ہے اور باقی چار قراء کے لئے تَفْدُوْ هُمْ ہے تَا کے فتحہ اور فَا کے سکون سے الف کے بغیر۔

---

[1] ۔ جیسے کُفَا پڑھنے کی صورت

اَلْقُدُسِ میں ہر (چار) جگہ ابن کثیر کے لئے اَلْقُدْسِ ہے دال کے سکون سے اور باقی چھ قراء کے لئے دال کا ضمہ ہے۔

یُنَزِّلُ ۔ تُنَزِّلُ اور نُنَزِّلُ تینوں میں ہر جگہ جب کہ یہ مضارع کے صیغہ ہوں اور ان کے پہلے حرف (یا تا ۔ نون) پر ضمہ ہو۔ دو قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے ہر جگہ یُنْزِلُ. تُنْزِلُ نون کے سکون مع اخفا اور زا کی تخفیف سے (۲) اور باقی پانچ قراء کے لئے یُنَزِّلُ. تُنَزِّلُ. نُنَزِّلُ نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے لیکن عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَۃً سورۂ انعام میں ابو عمرو کے لئے بقیہ قراء کی طرح یُنَزِّلَ ہے (پس اس میں صرف ابن کثیر کے لئے سکون اور تخفیف ہے) اور وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا سورۂ اسراء میں ابن کثیر باقین کی طرح ہیں پس ان میں صرف ابو عمرو کے لئے سکون اور تخفیف ہے اور مُنْزِلُهَا سورۂ مائدہ اور وَیُنْزِلُ الْغَیْثَ سورۂ لقمٰن اور اَلَّذِیْ یُنْزِلُ الْغَیْثَ حٰمٓ عٓسٓقٓ ان تینوں میں سکون و تخفیف میں مکی اور بصری کے ساتھ حمزہ اور کسائی بھی شریک ہیں اور وَمَا نُنَزِّلُ اور سورۂ حجر میں سب قراء دوسرے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

جِبْرِیْلَ میں (دونوں جگہ) یہاں اور وَجِبْرِیْلُ سورۂ تحریم میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر کے لئے لِجَبْرِیْلَ اور وَجَبْرِیْلَ جیم کے فتحہ اور را کے کسرہ سے ہمزہ کے بغیر۔ (۲) شعبہ کے لئے جَبْرَئِلَ جیم اور را کے فتحہ اور اس کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے یا کے بغیر (۳) حمزہ اور کسائی کے لئے جَبْرَءِیْلُ شعبہ کی طرح صرف اتنا فرق ہے کہ یہ دونوں ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ بھی زیادہ کرتے ہیں (۴) باقی ساڑھے تین قراء کے لئے جِبْرِیْلَ جیم اور را کے کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل کا لیا ہے۔

وَمِیْکٰلَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابو عمرو اور حفص کے لئے وَمِیْکٰلَ کاف کے بعد الف سے ہمزہ اور یا دونوں کے بغیر (۲) نافع کیلئے وَمِیْکٰٓئِلَ الف کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے یا کے بغیر (۳) باقی (ساڑھے چار) کے لئے وَمِیْکٰٓئِیْلَ الف کے بعد کسرہ والے ہمزہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے ہمزہ پڑھنے والے کے لئے مد متصل ظاہر ہے حمزہ کے لئے وقفاً تسہیل مع القصر بربنائے تغیر والطول بربنائے مذہب

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ میں یہاں اور وَلٰکِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ اور وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی سورۂ انفال میں

تینوں میں دوقراءتیں ہیں (۱) ابن عامراورحمزہ اورکسائی کے لئے وَلٰکِنِ الشَّیٰطِیْنُ اور لٰکِنِ اللّٰہ ہے وَلٰکِن کےنون کے کسرہ اوراس کی تخفیف اور بعد والے کلمہ اَلشَّیٰطِیْنُ اور اللّٰہ کےنون اور ہا کے ضمہ سے (۲) باقی چار کے لئے وَلٰکِن کےنون کافتحہ اوراس پرتشدید اور اَلشَّیٰطِیْنَ اور اللّٰہ کےنون اور ہا کافتحہ ہے

مَا نَنْسَخْ میں ابن عامر کے لئے مَا نُنْسِخْ ہےنون کے ضمہ اورسین کے کسرہ سے اور باقی چھ قراء کے لئے نون وسین دونوں کافتحہ ہے

اَوْ نُنْسِهَا میں ابن کثیر اورابوعمرو کے لئے اَوْ نَنْسَئُهَا ہےنون اورسین کے فتحہ اوراس کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور باقی پانچ قراء کے لئے نون کا ضمہ اورسین کا کسرہ ہے ہمزہ کے بغیر اس میں سوسی کیلئے ابدال نہیں ہوگا

وَقَالُوا اتَّخَذَاللّٰه میں ابن عامر کے لئے قَالُوا اتَّخَذَاللّٰه ہے قاف سے پہلے واو کے بغیر اور باقی چھ قراء کے لئے واو کے ساتھ ہے۔

كُنْ فَيَكُوْنُ میں یہاں اور فَيَكُوْنُ وَنُعَلِّمُهُ سورۂ آل عمران میں اور سورۂ نحل اور مریم وسورۂ یٰسٓ وسورۂ غافر چھوں میں ابن عامر کے لئے كُنْ فَيَكُوْنَ ہےنون کےنصب سے نحل اور یٰسٓ میں کسائی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (اور باقی چار میں ان کے لئے نون کا ہے) اور باقی پانچ قراء کے لئے چھوں میں نون کا رفع ہے اور فَيَكُوْنُ الْحَقُّ آل عمران اور فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ انعام میں سب قراء کے لئے نون کا رفع ہے اور یہ ان چھ کے علاوہ ہیں

وَلَا تُسْئَلُ میں نافع کے لئے وَلَا تَسْئَلْ ہے تا کہ فتحہ اورلام کے جزم سے اور باقی چھ قراء کے لئے تا اورلام دونوں پرضمہ ہے۔

ہشام کے لئے ذیل کے تینتیس مقامات میں اِبْرٰهِمَ کے بجائے اِبْرَاهَم ہے ہا کے بعد الف سے (۱) تا (۱۵) اس سورۃ کے تمام کلمات (جن میں سے پانچ پندرھویں رکوع میں ہیں اور چھ سولھویں میں اور چار پینتیسویں میں) (۱۶) تا (۱۸) تین سورۂ نساء میں اور یہ آخر والے ہیں (جن میں سے دو اٹھارھویں میں اور ایک تیئیسویں میں ہے پس اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ میں سب کے لئے یا ہے) (۱۹) انعام میں آخر کلمہ (۲۰) و (۲۱) توبہ میں آخری دو کلمے ہیں پس وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ میں سب کے لئے یا ہے)

(۲۲) سورۂ ابراہیم میں ایک کلمہ (۲۳) و (۲۴) سورۂ نحل میں دو کلمے (۲۵) تا (۲۷) مریم میں تین کلمے (۲۸) عنکبوت میں آخری کلمہ پس وَ اِبۡرٰهِيۡمَ میں سب کے لئے یَا ہے (۲۹) سورۂ شوریٰ میں ایک جگہ (۳۰) ایک کلمہ ذاریات میں (۳۱) ایک کلمہ سورۂ نجم میں ہے۔ (۳۲) ایک کلمہ حدید میں ہے

(۳۳) ایک کلمہ ممتحنہ میں ہے جو پہلا ہے پس قَوۡمِ اِبۡرٰهِيۡمَ میں سب کے لئے یَا ہے اور ابن ذکوان کے لئے صرف بقرہ والے پندرہ کلمات میں خُلف ہے یعنی الف۔ یا دونوں ہیں اور باقی چھ قراء کے لئے تمام قرآن میں اِبۡرٰهِيۡم ہے یَا سے۔

وَاتَّخِذُوۡا میں نافع۔ ابن عامر کے لئے وَاتَّخَذُوۡا ہے خا کے فتحہ سے اور باقی پانچ قراء کے لئے خَا کا کسرہ ہے۔

فَاُمَتِّعُهٗ میں ابن عامر کے لئے فَاُمۡتِعُهٗ ہے میم کے سکون اور تَا کی تخفیف سے اور باقی چھ قراء کے لئے میم کا فتحہ اور تَا پر تشدید ہے

وَاَرِنَا۔ اَرِنِی میں ہر جگہ تین قرائتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور سوسی کے لئے وَاَرۡنَا اور اَرۡنِی ہے را کے سکون سے اور سورۂ فصلت میں ابن عامر اور شعبہ ان کے ساتھ شریک ہیں (۲) یزیدی سے ابو عمرو بصری کے لئے را کے کسرہ کا اختلاس (۳) باقی پانچ قراء کے لئے را کا کسرہ ہے

وَوَصّٰی میں نافع اور ابن عامر کے لئے وَاَوۡصٰی ہے دونوں واووں کے درمیان ہمزہ مفتوح اور دوسرے واو کے سکون اور صاد کی تخفیف سے اور باقی پانچ قراء کے لئے ہمزہ کے بغیر فتحہ والے دو واو ہیں اور صاد پر تشدید ہے۔

اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے تَا ہے اور باقی ساڑھے تین قراء کے لئے اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ ہے یَا سے۔

پارہ (۲) سَيَقُوْلُ

لَرَءُوْف. رَءُوْفٌ میں ہر جگہ نافع ابن کثیر ابن عامر۔ حفص کے لئے ہمزہ کے بعد واو ساکنہ مدہ ہے اور باقی ساڑھے تین قراء کے لئے لَرَؤُف ہے واو مدہ کے حذف سے۔

وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد وَلَئِنْ اَتَيْتَ ہے اس میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے تا اور باقی چار قراء کے لئے یا ہے۔

مُوَلِّيْهَا میں ابن عامر کے لئے مُوَلّٰهَا ہے (لام کے فتحہ اور اس کے بعد) الف باقی چھ قراء کے لئے لام کا کسرہ اور (اس کے بعد یائے مدہ ہے۔

وہ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ جس کے بعد وَمِنْ حَيْثُ ہے (جو اسی رکوع میں ہے) اس میں ابو عمرو کے لئے یا اور باقی چھ قراء کے لئے تا ہے۔

لِئَلَّا میں ہر جگہ یہاں اور سورۂ نسا، وحدید میں ورش کے لئے لِيَلَّا ہے لام کے بعد فتحہ والی یا سے اور باقی ساڑھے چھ قراء کے لئے فتحہ والا ہمزہ ہے۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ اور فَمَنْ تَطَوَّعَ دونوں جگہ حمزہ اور کسائی کے لئے وَمَنْ يَطَّوَّعْ اور فَمَنْ يَطَّوَّعْ ہے یا اور طا کی تشدید اور عین کے جزم سے اور باقی پانچ قراء کے لئے یا کے بجائے تا اور طا کی تخفیف اور عین کا فتحہ ہے۔

اَلرِّيْحِ میں گیارہ جگہ واحد اور جمع کا اختلاف ہے واحد والے اَلرِّيحُ یا کے سکون سے جمع والے اَلرِّيَاحُ یا کے بعد الف سے پڑھتے ہیں پس وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ میں یہاں اور جاثیہ میں اور تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ کہف ان تین میں حمزہ اور کسائی کے لئے واحد اور باقی (پانچ) قراء کے لئے جمع ہے اعراف اور نمل میں اور روم کے دوسرے اَلرِّيٰحَ میں اور سورۂ فاطر میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے واحد اور باقی (چار) قراء کے لئے جمع ہے (اور روم کا پہلا اَلرِّيٰحَ سب کے لئے جمع کے صیغہ سے ہے اور یہ ان گیارہ کے علاوہ ہے) اور سورۂ ابراھیم اور شوریٰ میں نافع کے لئے جمع اور باقی چھ کے لئے واحد ہے اور سورۂ حجر میں حمزہ کے لئے واحد اور باقی چھ کے لئے جمع ہے اور سورۂ فرقان میں ابن کثیر کے لئے واحد اور باقی (چھ) قراء کے لیے جمع ہے۔

(فائدہ۔پس نافع کے لئے گیارہ کی گیارہ میں جمع ہے ابن کثیر کیلئے (۱) تا (۳) اورسورۂ حجر میں جمع اور باقی سات میں توحید ہے حمزہ کے لئے سورۂ فرقان میں جمع اور باقی دس میں توحید ہے کسائی کے لئے سورۂ حجر وفرقان میں جمع اور باقی نو میں توحید ہے اور باقی تین ابوعمرو۔ابن عامر۔عاصم کے لئے ابراہیم اور شوریٰ میں توحید اور باقی نو میں جمع ہے)

وَلَوْ یرَی الَّذِیْن میں نافع ابن عامر کے لئے تَا اور باقی (پانچ) قراء کے لئے یَا ہے۔

اِذْ یَرَ وْنَ میں ابن عامر کے لئے یَا ضمہ اور باقی (چھ) کے لئے یَا کا فتحہ ہے۔

خُــطُوٰتِ میں ہر (پانچ) جگہ قنبل۔ابن عامر۔حفص۔کسائی کے لئے طَا کا ضمہ ہے اور باقی چار کے لئے خُطْوٰتِ ہے طَا کے سکون سے

(اگر دو ساکن اس طرح جمع ہو جائیں کہ ان میں سے پہلا ساکن ان چھ یعنی نون ۔دال۔تائے تانیث۔تنوین۔قُلْ کا لام۔اَوْ کا واو میں سے کوئی ایک ہو) (۱) نون جیسے فَمَنِ اضْطُرَّ۔اَنِ اعْبُدُوْا. اَنِ احْکُمْ.وَلٰکِنِ انْظُرْ.اَنِ اغْدُوْا وغیرہ (۲) قَدْ کی دال جو وَلَقَدِاسْتُھْزِیَ میں ہے (۳) تانیث کی تَا جو وَقَالَتِ اخْرُجْ یوسف میں ہے (۴) تنوین جیسے فَتِیْلَا نِ انْظُرْ.مُبِیْنِ نِ اقْتُلُوْا وغیرہ (۵) قُلْ کا لام (۶) اَوْ کا واو جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہ اور اَوِانْقُصْ وغیرہ اور (پہلے ساکن کے بعد) ہمزہ وصلی (ہو جو اس کلمہ سے) ابتدا کرنے کی صورت میں پیش سے پڑھا جاتا ہو (اور اس کے بعد کسی مزید قید کی حاجت نہیں رہتی بلکہ یہی کافی ووافی ہے) اور دوسرے ساکن کے بعد لازمی ضمہ ہو (چنانچہ ان چھوں قسموں میں یہ دونوں چیز میں موجود ہیں) تو عاصم۔حمزہ ان چھوں قسموں میں پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں (چنانچہ گذشتہ مثالیں کسرہ ہی سے درج کی گئی ہیں) اور ابوعمرو قُلْ کے لام اور اَوْ کے واو کو تو ضمہ دیتے ہیں جیسے قُلُ ادْعُوْا۔ اَوُ انْقُصْ اور باقی چار قسموں میں کسرہ دیتے ہیں باقی چار حضرات۔ نافع۔ابن کثیر۔ابن عامر۔کسائی) ان سب حروف کو (چھوں قسموں میں) ضمہ دیتے ہیں (یعنی فَمَنُ اضْطُرَّ.وَلَقَدُ اسْتُھْزِ اور وَقَالَتُ اخْرُجْ اور فَتِیْلَا نُ انْظُرْ اور قُلُ ادْعُو اللّٰہ. اَوُانْقُصْ پڑھتے ہیں) لیکن ان میں سے ابن ذکوان صرف تنوین کو مستثنیٰ کر کے کسرہ دیتے ہیں سوائے دو کلموں بِرَحْمَۃِ نِ ادْخُلُوْا (اعراف) و خَبِیْثَۃِ نِ اجْتُثَّتْ (ابراہیم) کے (کہ ان

میں ضمہ ہی پڑھتے ہیں) یہ محمد بن اخرم کی روایت ہے جس کو انھوں نے اخفش سے اور انھوں نے ابن ذکوان سے نقل کیا ہے اور نقاش وغیرہ نے اخفش سے اور انھوں نے ابن ذکوان سے تنوین کا ہر جگہ کسرہ ہی روایت کیا ہے (نتیجہ یہ کہ ابن ذکوان کے لئے تنوین میں کسرہ ہے لیکن مذکورۂ بالا دو کلموں میں ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور طریق کے موافق کسرہ ہی ہے اور باقی پانچ قسموں میں صرف ضمہ ہے اور اَنِ اتَّقُوْا. اَنِ امْشُوْا. اِنِ امْرُؤٌ. بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ. اِنِ الْحُكْمُ غُلِبَتِ الرُّوْمُ. قُلِ الرُّوْحُ وغیرہ میں سب پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں کیونکہ پہلی مثال میں تو دوسرے ساکن کے بعد تا پر فتحہ ہے اور بقیہ میں ضمہ تو ہے لیکن لازمی نہیں ہے نیز ابتدا کے وقت ان میں ہمزہ کا ضمہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ آخری تین مثالوں میں فتحہ سے اور باقی میں ہمزہ کے کسرہ سے ابتدا ہوتی ہے چنانچہ اِتَّقُوْا. اِمْشُوْا. اَلْحُكْمُ پڑھتے ہیں

لَيْسَ الْبِرَّ میں حفص اور حمزہ کے لئے را کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے را کا ضمہ ہے اور دوسرے (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا) میں بلاخلاف (سب کے لئے را کا) ضمہ ہے (کیونکہ وہاں با جارہ موجود ہے اس لئے اَلْبِرُّ کا مابعد خبر ہی بن سکتا ہے)

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ میں دونوں جگہ نافع اور ابن عامر کے لئے وَلٰكِنِ الْبِرُّ ہے نون (کی تخفیف اور اس) کے کسرہ اور را کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لئے نون کا فتحہ اور اس پر تشدید اور را کا فتحہ ہے۔

مِنْ مُّوْصٍ میں شعبہ حمزہ اور کسائی کے لئے مِنْ مُّوَصٍّ ہے واو کے فتحہ اور صاد کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے واو کا سکون اور صاد کی تخفیف ہے۔

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع۔ ابن ذکوان کے لئے فِدْيَةُ طَعَامِ مَسٰكِيْنَ یعنی اضافت کے سبب فِدْيَة کی تنوین کو حذف کر کے طَعَامِ کے میم کا کسرہ اور مِسْكِيْن کو جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں یعنی میم اور سین کا فتحہ اور سین کے بعد الف اور نون کے فتحہ سے تنوین کے بغیر (۲) ہشام کے لئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یعنی تا پر تنوین اور طَعَام کے میم کا رفع اور مَسٰكِيْنَ میں جمع کا صیغہ ہے نون کے فتحہ سے تنوین کے بغیر (۳) باقی پانچ قراء کے لئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ہے یعنی تا کی تنوین اور طَعَامُ کی میم کے ضمہ سے اور مِسْكِيْنٍ کو واحد کے صیغہ سے میم کے کسرہ اور سین کے سکون اور الف کے حذف سے نون کو تنوین دے کر پڑھتے ہیں۔

اَلْقُرْءَ انُ. قُرْءَ انًا. قُرْءَ انَهٗ کو ہر جگہ جب کہ یہ اسم ہو ابن کثیر اَلْقُرَا نُ. قُرَا نًا قُرَانَهٗ پڑھتے ہیں یعنی را کے بعد ہمزہ نہیں پڑھتے (بلکہ اس کی حرکت نقل کر کے را کو دیدیتے ہیں اور وقفاً حمزہ بھی ابن کثیر ہی کی طرح پڑھتے ہیں اور باقی پانچ قراء را کے بعد ہمزہ پڑھتے ہیں اور نقل نہیں کرتے)

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّ ةَ میں شعبہ کے لئے وَلِتُکَمِّلُوا الْعِدَّ ةَ ہے کاف کے فتحہ اور میم کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چھ قراء کے لئے کاف کا سکون اور میم کی تخفیف ہے۔

اَلْبُیُوْ تُ. بُیُوْ تًا اور بُیُوْ تِکُمْ میں ہر جگہ ورش، ابوعمرو۔ حفص کے لئے بَا کا ضمہ ہے اور باقی پانچ قراء کے لئے بَا کا کسرہ ہے۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ. حَتّٰی یُقٰتِلُوْ کُمْ. فَاِنْ قٰتَلُوْ کُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لئے وَلَا تَقْتُلُوْ هُمْ. حَتّٰی یَقْتُلُوْ کُمْ. فَاِنْ قَتَلُوْ کُمْ ہے الف کے حذف سے اور یہ قتل سے ہیں اور باقی پانچ قراء کے لئے تینوں میں قاف کے بعد الف ہے اور قتال سے ہیں (اور باقی حرکات وہی ہیں جو درج کی گئی ہیں)

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ دونوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوْقٌ ہے ثا اور قاف کی تنوین اور ضمہ سے اور باقی (پانچ) قراء کے لئے ثا اور قاف کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔ اور وَلَا جِدَ الَ میں بلا خلاف (سب کے لئے) لام کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔

فِي السِّلْمِ میں نافع ابن کثیر اور کسائی کے لئے سین کا فتحہ اور باقی (چار) قراء کے لئے سین کا کسرہ ہے۔

تُرْ جَعُ الْاُمُوْ رُ میں ہر (چھ) جگہ ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے تَرْجِعُ الْاُمُوْ رُ ہے تَا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (چار) قراء کے لئے تَا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

حَتّٰی یَقُوْلُ میں نافع کے لئے لام کا رفع اور باقی چھ کے لئے لام کا نصب ہے۔

اِثْمٌ کَبِیْرٌ میں حمزہ اور کسائی کے لئے اِثْم کَثِیْر ہے ثا سے اور باقی (پانچ) قراء کے لئے ثا کے بجائے بَا ہے۔

قُلِ الْعَفْوَ میں ابوعمرو کے لئے واو کا ضمہ اور باقی چھ قراء کے لئے واو کا فتحہ ہے۔

لَاَ عْنَتَکُمْ میں بزی کے لئے ہمزہ کی تسہیل ہے جس کو ان سے ابوربیعہ نے نقل کیا ہے یعنی

خلف ہے اور باقی (ساڑھے چھ قراء) کے لئے ہمزہ کی (صرف) تحقیق ہے۔

حَتّٰی یَطْهُرْنَ میں شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لئے یَطَّهَّرْنَ ہے طا اور ہا دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار قراء) کیلئے طا کا سکون اور ہا کا ضمہ ہے (اور دونوں بلا تشدید ہیں)

اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا میں حمزہ کے لئے یا کا ضمہ اور باقی (چھ) قراء کیلئے یا کا فتحہ ہے

لَا تُضَآرَّ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے را کا ضمہ اور باقی (پانچ) قراء کے لئے را کا فتحہ ہے مَآ اٰتَیْتُمْ دو جگہ میں یہاں اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا روم میں ابن کثیر کے لئے اَتَیْتُمْ ہے (ہمزہ کے بعد والے) الف کے حذف سے اور باقی چھ کے لئے (ہمزہ کے بعد) الف مدہ ہے (اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ سورۂ روم میں سب کے لئے ہمزہ کے بعد الف ہے)

تَمَسُّوْهُنَّ میں دونوں جگہ یہاں اور احزاب میں (تینوں میں) حمزہ اور کسائی کے لئے تُمَآسُّوْهُنَّ ہے تا کے ضمہ اور (میم کے بعد) الف (اور مد لازم) سے اور باقی (پانچ) قراء کے لئے تینوں میں تا کا فتحہ اور الف کا حذف ہے۔

قَدَرُهٗ میں دونوں جگہ ابن ذکوان۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے دال کا فتحہ ہے اور باقی چار کے لئے دونوں میں قَدْرُهٗ ہے دال کے سکون سے۔

وَصِیَّةً میں نافع ابن کثیر۔ شعبہ کسائی کے لئے تا کے دو پیش اور باقی ساڑھے تین کے لئے تا کے دو زبر ہیں۔

فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ میں یہاں اور حدید میں ابن عامر۔ عاصم کے لئے فا کا فتحہ ہے اور باقی پانچ کے لئے دونوں میں فَیُضٰعِفُهٗ ہے فا کے ضمہ سے نیز فَیُضٰعِفُهٗ اور یُضٰعِفُ میں ہر دس جگہ اور مُضٰعَفَةً (آل عمران) میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لئے فَیُضَعِّفُهٗ اور یُضَعِّفُ اور مُضَعَّفَةً ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے اور باقی پانچ کے لئے ضاد کے بعد الف اور عین بلا تشدید ہے (اور ان دونوں کے ملانے سے بقرہ اور حدید میں چار قراءتیں ہو جاتی ہیں (۱) ابن کثیر کے لئے فَیُضَعِّفُهٗ تشدید اور ضمہ سے (۲) ابن عامر کے لئے فَیُضَعِّفَهٗ تشدید اور فتحہ سے (۳) عاصم کے لئے فَیُضٰعِفَهٗ الف اور تخفیف اور فتحہ سے (۴) باقی چار کے لئے فَیُضٰعِفُهٗ الف اور تخفیف اور ضمہ سے)

وَيَبْصُطُ میں یہاں اور بَصْطَةً اعراف میں قنبل۔ابوعمرو۔ہشام۔حفص اور حمزہ کے راوی خلف کے لئے دونوں میں سین اور خلاد کے لئے صاد اور سین دونوں ہیں اور ابن ذکوان کے لئے نقاش نے اخفش سے یہاں سین اور اعراف میں صاد نقل کیا ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے) اور قصیدہ میں ابن ذکوان کے لئے بھی دونوں میں سین وصاد دونوں ہیں جو بقرہ میں تو صحیح ہیں لیکن صاد طریق کے خلاف ضرور ہے اور اعراف میں سین کی وجہ صحیح نہیں) اور باقی تین (نافع۔بزی۔شعبہ۔کسائی) کے لئے دونوں میں صرف صاد ہے۔

عَسَيْتُمْ میں یہاں اور سورہ محمد میں دونوں میں نافع کے لئے سین کا کسرہ اور باقی چھ کے لئے دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔

غُرْفَةً میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے غین کا ضمہ اور باقی تین کے لئے غین کا فتحہ ہے۔

دَفْعُ اللّٰهِ میں یہاں اور سورۂ حج میں نافع کے لئے دِفٰعُ ہے دال کے کسرہ اور فا کے بعد الف سے اور باقی چھ کے لئے دال کا فتحہ اور فا کا سکون ہے الف کے بغیر۔

پارہ (۳) تِلْكَ الرُّسُلُ

لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ تینوں میں یہاں اور لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ابراہیم میں اور لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ طور میں ساتوں میں ابن کثیر ابوعمرو کے لئے لَا بَيْعَ فِيْهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور لَا بَيْعَ فِيْهِ وَلَا خِلٰلَ اور لَا لَغْوَ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمَ ہے عین اور تا اور لام اور واو اور میم کے فتحہ سے تنوین کے بغیر اور باقی پانچ کے لئے ساتوں میں آخری حرف کا ضمہ اور اس پر تنوین ہے۔

اَنَا اُحْيٖ اور اَنَا اُنَبِّئُكُمْ اور اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ میں جب کہ اَنَا کے بعد ضمہ والا یا فتحہ والا ہمزۂ (قطعی) ہو (جن میں سے ضمہ والا دو جگہ بقرہ و یوسف میں اور فتحہ والا دس جگہ آیا ہے) تو نافع (وقف ووصل) دونوں حالتوں میں الف کو ثابت رکھ کر اَنَا اُحْيٖ اور اَنَا اَوَّلُ پڑھتے ہیں (اور الف زیادہ کرنے سے مد منفصل پیدا ہو جاتا ہے اس میں قاعدہ کے موافق قالون کے لئے توسط وقصر دونوں اور ورش کے لئے صرف طول ہوگا) اور اگر اَنَا کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہو جو (تین جگہ) اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ (اعراف وشعرا) اور وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ (احقاف) میں ہے ان تینوں کلموں میں قالون کے لئے اثبات وحذف دونوں ہیں اور باقی چھ صرف وصل میں الف کو حذف کرتے ہیں اور وقف میں سب حضرات اَنَا میں الف کو ہر جگہ اور ہر حال میں ثابت رکھتے ہیں

(عام ہے کہ اس کے بعد ہمزہ ہو یا نہ ہو)

لَمْ یَتَسَنَّهْ میں حمزہ اور کسائی کے لئے صرف وصلاً لَمْ یَتَسَنَّ وَانْظُرْ ہے ہا کے حذف سے (اور وقفاً ہا کو ثابت رکھتے ہیں) اور باقی پانچ دونوں حالتوں میں ہا کو ثابت رکھ کر لَمْ یَتَسَنَّهْ پڑھتے ہیں

نُنْشِزُ هَا میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے زا ہے اور باقی تین کے لئے نُنْشِرُها ہے را سے

قَالَ اَعْلَمُ میں حمزہ اور کسائی کے لئے قَالَ اعْلَمْ ہے امر (کا صیغہ ہونے) کی بنا پر ہمزۂ وصلی اور میم کے جزم سے اور ابتدا (یا اعادہ ہمزہ کے) کسرہ سے کرتے ہیں یعنی اِعْلَمْ اور باقی پانچ کے لئے اخبار کی بنا پر وصل وابتدا دونوں حالتوں میں قَالَ اَعْلَمُ ہے ہمزۂ قطعی کے فتحہ اور میم کے ضمہ سے۔

فَصُرْ هُنَّ اِلَیْکَ میں حمزہ کے لئے صاد کا کسرہ اور باقی چھ کے لئے صاد کا ضمہ ہے۔

جُزْءًا اور جُزْء میں ہر (سہ) جگہ (یہاں اور زُخْرُف و حجر میں) شعبہ کے لئے جُزُءًا اور جُزُءٌ ہے زا کے ضمہ سے اور باقی ساڑھے چھ کے لئے (تینوں میں) زا کا سکون ہے۔

بِرَبْوَةٍ میں یہاں اور (اِلیٰ رَبْوَةٍ) مومنون میں ابن عامر۔ عاصم کے لئے را کا فتحہ اور باقی پانچ کے لئے دونوں میں را کا ضمہ ہے۔

اُکُلَهَا. اُکُلُه اور اُلاُکُلِ. اُکُلٍ میں ہر جگہ نافع۔ ابن کثیر کے لئے اُکْلَهَا. اُکْلُهٗ. اْلاُکْلِ. اُکْلٍ ہے کاف کی تخفیف یعنی سکون سے اور صرف اس (اُکُلُ) میں جو مونث غائب کی ضمیر کی طرف مضاف ہو یعنی اُکُلَهَا (کے سکون) میں ابوعمرو بھی ان کے ساتھ شریک ہیں اور باقی حالات جگہ میں ان کے لئے کاف کا ضمہ ہی ہے اور باقی چار کے لئے ہر حال میں کاف کا ضمہ ہے

بزی ان اکتیس موقعوں میں وصل کی حالت میں اس تا کو تشدید سے پڑھتے ہیں جو مضارع کے صیغوں کے شروع میں آرہی ہے (۱) وَلَا تَّیَمَّمُوْا یہاں (۲) وَلَا تَّفَرَّ قُوْا آل عمران میں (۳) اِنَّ الَّذِیْنَ تَّوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِکَةُ نساء میں (۴) وَلَا تَّعَاوَنُوْا مائدہ میں (۵) فَتَّفَرَّقَ بِکُمْ انعام میں (۶) فَاِذَا هِیَ تَّلَقَّفُ اعراف میں اسی طرح (۷) (یَمِیْنِکَ تَّلَقَّفْ) طٰهٰ میں اور (۸) (هِیَ تَّلَقَّفُ) شعرا میں (۹) وَلَا تَّوَلَّوْا (۱۰) وَلَا تَّنَازَعُوْا انفال میں (۱۱) قُلْ هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ توبہ میں (۱۲) وَاِنْ تَّوَلَّوْا (۱۳) فَاِنْ تَّوَلَّوْ (۱۴) لَا تَّکَلَّمُ نَفْسٌ ہود میں (۱۵) مَا تَّنَزَّلُ حجر میں (۱۶) اِذْ تَّلَقَّوْنَهٗ (۱۷) فَاِنْ تَّوَلَّوْ

نور میں(۱۸) عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ (۱۹) اَلشَّیٰطِیْنُ تَنَزَّلُ شعرا میں(۲۰) وَلَا تَبَرَّ جْنَ (۲۱) وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ احزاب میں (۲۲) لَا تَنَا صَرُوْنَ صٰفٰت میں (۲۳) وَلَا تَنَا بَزُوْا (۲۴) وَلَا تَجَسَّسُوْا (۲۵) لِتَعَا رَ فُوْا حجرات میں (۲۶) اَنْ تَوَ لَّوْ هُمْ ممتحنه میں (۲۷) تَکَا دُ تَمَیَّزُ ملک میں (۲۸) لَمَا تَخَیَّرُوْنَ نٓ میں (۲۹) عَنْهُ تَلَهّٰی عبس میں (۳۰) نَا رًا تَلَظّٰی لیل میں (۳۱) مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ قدر میں۔

ابوعمرو دانی کہتے ہیں کہ ابوالفرج النجاد القطان مُعلّم نے ابوالفتح بن بدھن سے اور انھوں نے ابوبکر زینی سے اور انھوں نے ابوربیعہ سے اور انھوں نے بزی سے پڑھ کر دو موقع اور زیادہ بتائے ہیں (۱) وَلَقَدْ کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آل عمران میں (۲) فَظَلْتُم تَفَکَّهُوْنَ واقعہ میں (پہلے اکتیس کی طرح) ان دو میں بھی تا کو تشدید سے پڑھتے ہیں اور ابوربیعہ کے قول پر قیاس کرنے سے بھی یہی نکلتا ہے (لیکن صحیح یہ ہے کہ ان دونوں میں تشدید نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے نہ نشر کے طرق سے کیونکہ زینی ان کے طرق میں نہیں ہیں) پس اگر ان تا آت سے ابتدا یا اعادہ کیا جائے تو یہ سب بلا تشدید پڑھی جائیں گی اور اگر ان سے پہلے حرف مد ہو (جیسا کہ ۱و۲و۴و۹و۱۰و۱۴و۱۵و۲۰و۲۲و۲۳و۲۴و۲۸و۲۹ ان تیرہ موقعوں میں ہے) تو اس میں لازمی سکون کے سبب زیادہ (تین الف یا پانچ الف) مد کیا جائے گا اور ۳و۵ تا ۸و۱۱و۲۵و۲۷۔ ان آٹھ میں تا سے پہلے حرف پر حرکت ہے ان اکیس موقعوں میں تو مد اور حرکت کی وجہ سے تشدید آسانی سے ادا ہو جاتا ہے اور باقی دس میں تا سے پہلے ساکن صحیح ہے اس کے بعد تشدید دشواری سے ادا ہوتا ہے کیونکہ ساکن کو باقی رکھتے ہوئے تشدید ادا کرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی خوب مشق کرائی جائے) اور باقی حضرات پورے باب میں ان سب تا آت کو وصل و ابتدا دونوں میں) بلا تشدید پڑھتے ہیں۔

فَنِعِمَّا میں یہاں اور (نِعِمَّا) سورۂ نساء میں دونوں میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر ورش اور حفص کے لئے نون اور عین دونوں کا پورا کسرہ (۲) قالون۔ ابوعمرو اور شعبہ کے لئے نون کا پورا کسرہ اور عین کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی) (۳) (انھی اختلاس والوں کے لئے فَنِعْمَا بھی ہے نون کے کسرہ اور) عین کے سکون (اور [illegible] کی تشدید) سے اور نص ان تینوں سے سکون ہی کے ساتھ آئی ہے اور اختلاس قیاس سے زیادہ موافق ہے (کیونکہ اس میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے) (۴) باقی تین (ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی) کے لئے فَنَعِمَّا ہے نون کے فتحہ اور عین کے کسرہ سے۔

وَ یُکَفِّرُ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر ابوعمرو اور شعبہ کیلئے وَنُکَفِّرُ (یا کے بجائے) نون اور رَا کے ضمہ سے (۲) ابن عامر اور حفص کیلئے وَیُکَفِّرُ یا اور را کے ضمہ سے (۳) (نافع حمزہ اور کسائی) کیلئے نُکَفِّرْ نون سے رَا کے جزم سے۔

یَحْسَبُهُمُ اور یَحسَبُوْنَ. تَحْسَبُ اور تَحْسَبَنَّ میں جب کہ یہ مضارع کا صیغہ ہو (ہر جگہ) ابن عامر۔ عاصم اور حمزہ کیلئے سین کا فتحہ اور باقی چار کیلئے سین کا کسرہ ہے۔

فَأْ ذَ نُوْ ا میں شعبہ حمزہ کیلئے فَاٰذِ نُوْا ہے ہمزہ کے بعد الف مدہ اور ذال کے کسرہ سے اور باقین کے لئے الف کا حذف (اور ہمزہ کا سکون) اور ذال کا فتحہ ہے۔

اِلیٰ مَیْسَرَ ةٍ میں نافع کے لئے مَیْسُرَ ةٍ ہے سین کے ضمہ سے اور باقی چھ قراء کے لئے سین کا فتحہ ہے۔

وَاَنْ تَصَدَّ قُوْا میں عاصم کے لئے صاد کی تخفیف ہے اور باقی چھ قراء کے لئے تَصَّدَّ قُوْا ہے صاد کی تشدید سے۔

تُرْ جَعُوْنَ فِیْهِ میں ابوعمرو کے لئے تَرْ جِعُوْنَ ہے تَا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی چھ قراء کے لئے تَا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

اَنْ تَضِلَّ میں حمزہ کے لئے اِنْ تَضِل ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی چھ قراء کے لئے ہمزہ کا فتحہ ہے۔ فَتُذَ کِّرَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حمزہ کے لئے فَتُذَ کِّرُ (ذال کے فتحہ اور) کاف کی تشدید اور را کے ضمہ سے (۲) ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے فَتُذْ کِرَ ذال کے سکون اور کاف کی تخفیف اور را کے فتحہ سے (۳) باقی چار قراء کے لئے ذال کا فتحہ اور کاف پر تشدید اور را کا فتحہ ہے

تِجَا رَةً حَا ضِرَ ةً دونوں میں عاصم کے لئے تَا کے زبر ہیں مع تنوین اور باقی چھ کے لئے دونوں میں تَا کے پیش ہیں مع تنوین۔

فَرِھٰن میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے فَرُھُنٌ ہے را اور ہا دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر اور باقی پانچ کے لئے را کا کسرہ اور ہا کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

فَیَغۡفِرُ اور یُعَذِّبُ میں ابن عامر اور عاصم کے لئے را اور بَا کا ضمہ ہے اور باقی پانچ کے لئے فَیَغۡفِرۡ اور یُعَذِّبۡ ہے را اور بَا کے جزم سے۔

وَکُتُبِہٖ میں حمزہ اور کسائی کے لئے وَکِتٰبِہٖ ہے کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی پانچ کے لئے کاف اور تا دونوں کا ضمہ ہے الف کے بغیر جمع ہونے کی بنا پر۔

رُسُلُنَا. رُسُلُکُمۡ. رُسُلُھُمۡ. سُبُلَنَا میں جب کہ لام کے بعد دو حرف (لکھے ہوئے) ہوں اس میں ابوعمرو کے لئے ہر جگہ رُسۡلُنَا. رُسۡلُکُمۡ. رُسۡلُھُمۡ. سُبۡلَنَا ہے سین اور بَا کے سکون سے اور باقی چھ کے لئے سین اور بَا دونوں کا ضمہ ہے (اور رُسُلُہٗ. رُسُلُکَ. سُبُلَ رَبِّکِ میں سب کے لئے سین اور بَا ضمہ ہے کیونکہ ان میں لام کے بعد اسی کلمہ میں دو حرف نہیں ہیں

اس سورۃ میں اضافت کی یَا آٹھ ہیں

(۱) اِنِّیۡ اَعۡلَمُ (۲) اِنِّیۡ اَعۡلَمُ دونوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے یَا کا فتحہ ہے (۳) عَھۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ اس میں حفص اور حمزہ دونوں کے لئے سکون ہے (اور باقی ساڑھے پانچ کے لئے یَا کا فتحہ ہے) (۴) بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ اس میں نافع ہشام اور حفص کے لئے فتحہ ہے (۵) فَاذۡکُرُوۡنِیۡ اَذۡکُرۡکُمۡ اس میں ابن کثیر کے لئے فتحہ ہے (۶) وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ اس میں ورش کے لئے فتحہ ہے (۷) مِنِّیۡ اِلَّا مَنۡ اس میں نافع اور ابوعمرو کے لئے فتحہ ہے (۸) رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ اس میں حمزہ کے لئے سکون ہے (اور باقی چھ کے لئے فتحہ ہے)

اور اس میں وہ (زائد) یا آت جو رسم سے محذوف ہیں تین ہیں (۱) الدَّاعِ (۲) اِذَا دَعَانِ ان دونوں کو ورش اور ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں (یعنی اَلدَّاعِیۡ اِذَا دَعَانِیۡ پڑھتے ہیں اور قالون کے لئے وصلاً حذف و اثبات دونوں ہیں (۳) وَاتَّقُوۡنِ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ اس کو صرف ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

فائدہ جو یا آت رسم سے محذوف ہیں ان کو یا آت زائدہ اور زوائد کہتے ہیں۔

(۳) سُوْرَۃ اٰل عِمْرٰنْ (مدنی)

اس سورہ میں دوسو آیتیں ۔ تین ہزار چار سو اسّی کلمے ۔ چودہ ہزار پانچسو بیس حروف اور بیس رکوع ہیں اس سورہ میں لَقَدْ اَطْنَبَ مَرٌّ کے نو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ان حروف پر آیتیں پوری ہونگی ۔

اَلتَّوْرٰىةَ میں تمام قرآن میں ابو عمرو۔ ابن ذکوان ۔ کسائی کے لئے امالۂ کبریٰ اور نافع اور حمزہ کے لئے امالۂ صغریٰ ہے اور باقی اڑھائی کے لئے فتح ہے قالون کے لئے امالہ صغریٰ اور فتح دو وجوہ ہیں ۔

سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ دونوں میں حمزہ اور کسائی کیلئے یا اور باقی پانچ کے لئے تا ہے ۔

یَرَوْنَهُمْ میں نافع کے لئے تا اور باقی چھ کے لئے یا ہے ۔

رِضْوَانٍ میں شعبہ کے لئے ہر جگہ رُضْوَانٍ ہے را کے ضمہ سے لیکن مائدہ کے دوسرے کلمہ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ میں (اوروں کی طرح ان کے لئے بھی کسرہ ہی ہے) اور باقی ساڑھے چھ کے لئے سب جگہ را کا کسرہ ہے ۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ میں کسائی کے لئے ہمزہ کا فتحہ اور باقی چھ کے لئے ہمزہ کا کسرہ ہے ۔

وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ میں حمزہ کے لئے وَیُقٰتِلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور قاف کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے اور یہ قتال سے ہے اور باقی چھ کے لئے یا کا فتحہ اور قاف کا سکون اور الف کا حذف اور تا کا ضمہ ہے اور یہ قتل سے ہے (اور یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ جو اس سے پہلے ہے وہ سب کے لئے قتل ہی سے ہے

اَلْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَالْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ (میں یہاں اور انعام و یونس و روم چاروں میں دو جگہ) اور اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ (فاطر) وغیرہ (یعنی لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ اعراف دسوں میں جب کہ مَیِّت کے مصداق میں بے جان ہونے کی صفت ثابت ہو چکی ہو نافع حفص ۔ حمزہ اور کسائی کے لئے اَلْمَیِّتَ اور مَیِّتٍ کی یا پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے تین کے لئے ان سب موقعوں میں اَلْمَیْتَ اور مَیْتٍ ہے یا کے سکون اور تخفیف سے (اور جس جگہ مَیِّتٌ کا استعمال ایسے شخص کے لئے ہوا ہے جو ابھی بے جان نہ ہوا ہو جیسے اِنَّكَ مَیِّتٌ اور وَمَا هُوَ بِمَیِّتٍ اور بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ اس میں سب کے لئے تشدید ہے اور بَلْدَةً مَّیْتًا میں ہر جگہ ساتوں کے لئے سکون اور تخفیف ہے)

بِمَا وَضَعَتْ میں ابن عامر اور شعبہ کے لئے بِمَا وَضَعْتُ ہے عین کے سکون اور تا کے ضمہ

سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لئے عین کا فتحہ اور تا کا سکون ہے۔

وَكَفَّلَهَا میں کوفیین کے لئے فا پر تشدید ہے اور باقی چار کے لئے وَكَفَلَهَا ہے فا کی تخفیف سے

زَكَرِيَّا کو یہاں اور تمام قرآن میں (جو سات جگہ آیا ہے (۱) تا (۳) یہاں (۴) انعام (۵) و (۶) مریم میں ۷ انبیاء میں حفص۔ حمزہ۔ کسائی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں اور (چونکہ کے اس کے آخر میں الف ہے اس لئے) اس کو اعراب بھی نہیں دیتے (بلکہ ہر حال میں ایک ہی طرح رہتا ہے) اور باقی (ساڑھے چار اس میں ہر جگہ ہمزہ پڑھتے ہیں اور اس ہمزہ کو (موقع کے سامناسب) اعراب بھی دیتے ہیں اسی لئے یہاں (وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآ میں ان میں سے شعبہ ہمزہ کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی چار ہمزہ کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (پس اس میں تین قراءتیں ہوگئیں (۱) نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو۔ ابن عامر کے لئے وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّآءُ (۲) شعبہ کے لئے وَكَفَّلَهَازِ كَرِيَّآءَ (۳) حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا) پس اگر زَكَرِيَّا کے بعد دوسرا ہمزہ آجائے (جیسا کہ مریم میں دو جگہ اور انبیاء میں ہے) تو ابن عامر اور شعبہ اس کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو اس میں (قاعدہ کے موافق) تخفیف کرتے ہیں

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ میں حمزہ اور کسائی کے لئے فَنَادٰهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے (دال کے بعد) امالہ والے الف کے ساتھ تا کے بغیر اور باقی پانچ کے لئے دال کے بعد تا (ئے ساکنہ) ہے الف کے بغیر۔

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى میں ابن عامر اور حمزہ کے لئے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لئے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

يُبَشِّرُكَ میں یہاں (۱) و (۲) دونوں موقعوں میں اور وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (۳) سبحان الذی و (۴) کہف میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لئے يَبْشُرُ ہے یا کے فتحہ با کے سکون اور شین کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے ۵ اور يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ شوریٰ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لئے اور يُبَشِّرُهُمْ توبہ میں اور اِنَّا نُبَشِّرُكَ حجر و مریم میں اور لِتُبَشِّرَ بِهٖ مریم میں ان چار میں صرف حمزہ کے لئے يَبْشُرُ. نَبْشُرُكَ لِتَبْشُرَ ہے انھیں حرکات اور انھیں قیدوں سے (پس حمزہ کے لئے تو نو کے نو میں يَبْشُرُ. نَبْشُرُ. لِتَبْشُرَ ہے اور کسائی صرف اول کے پانچ میں ان کے ساتھ شریک ہیں اور (۶) تا (۹) میں باقین کی طرح ہیں اور ابن کثیر اور ابوعمرو نمبر پانچ میں حمزہ کی طرح اور باقی آٹھ میں باقین کی طرح ہیں) اور باقی تین (نافع۔ ابن عامر۔ عاصم) کے لئے سب جگہ يُبَشِّرُ. نُبَشِّرُ لِتُبَشِّرَ ہے پہلے حرف کے ضمہ با کے فتحہ شین

کے کسرہ اوراس کی تشدید سے (اور پہلے جو باقین کی طرح آیا ہے اس سے یہی تین مراد ہیں)

کُـنْ فَیَـکُـوْنَ کے نون کا زبر اور پیش بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ابن عامر کے لئے نون کا نصب بقیہ قراء کے لئے رفع

وَیُـعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ میں نافع۔عاصم کے لئے یَا ہے اور باقی پانچ کے لئے وَنُـعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ ہے نون سے۔

اَنِّیۤ اَخْلُقُ لَکُمْ میں نافع کے لئے اِنِّیۤ ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لئے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

فَیَکُوْنُ طَیْرًا میں یہاں اور فَتَکُوْنُ طَیْرًا مائدہ میں دونوں میں نافع کے لئے طٰئِرًا ہے طا کے بعد الف اوراس کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی چھ کے لئے طَیْرًا ہے طا کے بعد یائے ساکنہ سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور یہ جمع ہے۔

فَیُوَ فِّیْهِمْ میں حفص کے لئے یَا ہے اور باقی ساڑھے چھ کے لئے نون ہے

هٰۤاَ نْتُمْ میں ہر چار جگہ (آل عمران دو جگہ ونساء ومحمد میں) پانچ قراءتیں ہیں (۱) قالون اور ابوعمرو کے لئے (هٰۤاَنْتُمْ ھا کے بعد الف) مدہ سے (تحقیق والے) ہمزہ کے بغیر (یعنی ان کے لئے ھا کے بعد الف اور ہمزہ کی تسہیل ہے مدوقصر کے ساتھ (۲) ورش کے لئے هٰاَ نْتُمْ ھا کے بعد والے الف کے حذف اور ہمزہ کی تسہیل سے (۳) ورش ہی کے لئے هٰاۤ نْتُمْ یعنی ہمزہ کا الف سے ابدال اوراس الف میں مدلازم اس بنا پر کہ اس کے بعد نون پر لازمی سکون آرہا ہے (۴) قنبل کے لئے هٰـاَ نْتُمْ ھا کے بعد والے الف کے حذف اور ہمزہ (کی تحقیق سے اور باقی ساڑھے چار قراء بزی ابن عامر کوفیین کیلئے هٰـاَ اَنْتُمْ ھا کے بعد الف مدہ اور ہمزہ کی تحقیق سے اپنے قاعدہ کے موافق اس الف مدہ کو قصر سے پڑھتے ہیں (کیونکہ یہ مد منفصل ہے جس میں بزی کے لئے ہر جگہ قصر ہی ہوا کرتا ہے اور باقی حضرات توسط کرتے ہیں)

اَنْ یُّـؤْ تٰی میں ابن کثیر کے لئے ءَاَ نْ یُّـو تٰی ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے جن میں سے دوسرے میں تسہیل بلا ادخال ہے اور باقی چھ کے لئے خبر ہونے کی بنا پر تحقیق ہے ایک ہمزہ سے

یُؤَ دِّہٖۤ اِلَیْکَ اور لَا یُؤَ دِّہٖۤ اِلَیْکَ میں یہاں اور نُـؤْ تِهٖ مِنْهَا میں تین جگہ جن میں سے دو آل عمران میں اور ایک حٰمۤ عۤسۤقۤ میں ہے اور نُوَلِّهٖ ونُصْلِهٖ سورہ نساء میں ساتوں جگہ تین قراءتیں ہیں

(۱) ابوعمرو۔شعبہ۔حمزہ کے لئے یُـؤَ دِّہْ. لَا یَـؤَدِّ ہْ. نُـو تِهْ مِنْهَا نُوَلِّهْ وَ نُصْلِهْ ہے ہا کے سکون سے (۲) قالون کے لئے یُـو دِّہِ. لَا یُؤَ دِّہِ. نُؤْ تِهِ نُوَ لِّهِ وَنُصْلِهِ ہا کے کسرہ کے اختلاس سے (یعنی کسرہ تو پورا پڑھتے ہیں لیکن اس میں صلہ نہیں کرتے کی ہا میں کسی جگہ بھی اختلاس سے اصطلاحی معنٰی مراد لینا صحیح نہیں۔اور ہشام سے حلوانی نے بھی صلہ کے بغیر کسرہ ہی روایت کیا ہے صلہ بھی ہے اور دونوں صحیح ہیں (۳) باقی ساڑھے تین (ورش۔ابن کثیر۔ابن ذکوان۔حفص۔کسائی) کے لئے ہا کا کسرہ ہے اوراس کا یَا کے ساتھ صلہ یعنی کھڑا زیر ہے اور وقفا

ساتوں کلمات میں سب کے لئے ہا کا سکون ہے۔

تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے تا کا ضمہ اور عین کا فتحہ اور لام پر تشدید اور کسرہ اور باقی تین کے لئے تَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ ہے تا کے فتحہ عین کے سکون اور لام کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔

وَلَا يَـأْمُـرَ كُـمْ میں ابن عامر۔ عاصم اور حمزہ کے لئے را کا نصب اور باقی چار کے لئے را کا رفع ہے اور ابوعمرو را کے سکون اور اختلاس میں اپنے قاعدہ پر ہیں (جو بقرہ میں گذر چکا ہے)

اَلـنَّبِيِّنَ لَمَا میں حمزہ کے لئے لِمَا ہے لام کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لئے لام کا فتحہ ہے۔ اَلنَّبِيِّنَ کا اختلاف گذر چکا ہے

اٰ تَيْتُكُمْ میں نافع کے لئے اٰتَيْنٰكُمْ ہے یَا کے بعد نون اور الف کے ساتھ جمع ہونے کی بنا پر اور باقی کے لئے (یَا کے بعد پیش والی) تا ہے الف کے بغیر۔

يَبْغُوْنَ اور وَاِلَيْـهِ يُرْ جَعُوْنَ دونوں میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص کے لئے دونوں میں یَا (۲) ابوعمرو کے لئے (يَبْـغُـوْنَ. تُرْ جَعُوْنَ اول میں) یَا اور (ثانی میں) تَا سے۔ (۳) باقی ساڑھے پانچ کے لئے (تَبْغُوْنَ. تُرْ جَعُوْنَ) دونوں میں تَا سے۔

پارہ (۴) لن تنا لُوا

حِـجُّ الْبَيْتِ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے حَا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لئے حَا کا فتحہ ہے

وَمَـا يَـفْـعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْ هُ دونوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے یَا ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لئے وَمَا تَفْعَلُوْا اور فَلَنْ تُكْفَرُوْ هُ ہے تَا سے۔

لَا يَـضُــرُّ كُـمْ میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے ضاد کا ضمہ اور را پر تشدید اور ضمہ ہے اور باقی (تین) کے لئے لَا يَضِرْ كُمْ ہے ضاد کے کسرہ اور را کے جزم اور اس کی تخفیف سے۔

مُنْزَ لِيْنَ میں یہاں اور اِنَّـا مُنْزِ لُوْنَ عنکبوت میں ابن عامر کے لئے مُنَزَّ لِيْنَ اور مُنَزِّلُوْنَ ہے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے اور باقی چھ کیلئے (نون کا سکون اور زا کی) تخفیف ہے۔

مُسَوِّ مِيْنَ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لئے واو کا زیر اور باقی (چار) کے لئے واو کا زبر ہے۔

وَسَـارِ عُوْا میں نافع۔ ابن عامر کے لئے سَـا رِ عُوْا ہے سین سے پہلے واو کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لئے (سین سے پہلے زبر والا) واو بھی ہے۔

قَـرْ حٌ میں دونوں جگہ یہاں اور اَلْـقَـرْ حُ اسی سورۃ (کے) میں تینوں میں شعبہ اور حمزہ اور

کسائی کے لئے قُرح .اَلْقُرْحُ ہے قاف کے پیش سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لئے تینوں میں قاف کا زبر ہے۔
وَكَاَيِّنْ میں ہر (سات) جگہ ابن کثیر کے لئے وَكَآئِنْ ہے کاف کے بعد الف سے جس میں مد بھی ہے اور اس کے بعد زیر والا ہمزہ ہے یا کے بغیر اور باقی چھ کے لئے کاف کے بعد زبر والا ہمزہ اور اس کے بعد تشدید اور زیر والی یا ہے اور اس میں نون پر (اور نون کے بغیر) وقف کرنے کا ذکر بابُ الوقف علیٰ مرسوم الخط میں آچکا ہے۔
قٰتَلَ مَعَهٗ میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے قاف اور تا کا زبر اور دونوں کے درمیان) الف ہے اور باقی (تین) کے لئے قُتِلَ ہے قاف کے پیش اور الف کے حذف اور تا کے زیر سے۔
اَلرُّعْبَ اور رُعْبًا میں ہر جگہ ابن عامر اور کسائی کے لئے اَلرُّعُبَ اور رُعُبًا ہے عین کے پیش سے اور (پانچ) کے لئے عین کا سکون ہے
يَغْشٰى طَآئِفَةً میں حمزہ اور کسائی کے لئے تا اور باقی (پانچ) کے لئے یا ہے۔
كُلَّهٗ لِلّٰهِ میں ابوعمرو کے لئے كُلُّهٗ ہے لام کے پیش سے اور باقی چھ کے لئے لام کا زبر ہے۔
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لئے یا اور باقی (چار) کے لئے تا ہے۔
مُتُّمْ. مُتُّ. مُتْنَا میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر اور شعبہ کے لئے ہر جگہ مُتُّمْ۔ مُتُّ۔ مُتْنَا ہے میم کے پیش سے۔ (۲) حفص کے لئے صرف اسی سورۃ میں ان دونوں کلموں (مُتُّمْ) میں میم کا پیش ہے (اور باقی سب جگہ مِتُّ۔ مِتْنَا ہے میم کے زیر سے) (۳) باقی تین (نافع۔ حمزہ اور کسائی) کے لئے سب جگہ مِتُّمْ. مِتْنَا. مِتُّ ہے میم کے زیر سے۔
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ میں حفص کے لئے یا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لئے تا ہے۔
اَنْ يَّغُلَّ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لئے یا کا زبر اور غین کا پیش ہے اور باقی چار کے لئے اَنْ يُّغَلَّ ہے یا کے پیش اور غین کے زبر سے۔
لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا میں ہشام کے لئے مَا قُتِّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لئے تا کی تخفیف ہے۔
اَلَّذِيْنَ قُتِلُوْا میں یہاں اور ثُمَّ قُتِلُوْا حج میں ابن عامر کے لئے دونوں میں قُتِّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لئے تا کی تخفیف ہے۔
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا میں ہشام کے لئے ابوالفتح سے یا ہے (اور قصیدہ میں تا بھی درج ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لئے صرف تا ہے سین کے زبر زیر کا اختلاف گذر چکا ہے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ میں کسائی کے لئے ہمزہ کا زیر اور باقی (چھ) کے لئے زبر ہے۔

یَحْزُنْکَ اور لَیَحْزُنُنِیْ اور لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ میں ہر جگہ نافع کے لئے وَلَا یُحْزِ نْکَ اور لَیُحْزِ نُنِیْ اور لِیُحْزِنَ الَّذِیْنَ ہے وَلَا یُحْزِ نُهُمُ انبیاء میں (باقین کی طرح) ان کے لئے بھی یا کا زبر اور زا کا پیش ہے اور باقی چھ کے لئے (سب جگہ) اسی طرح (یا کا زبر اور زا کا پیش) ہے (اور یہ تفصیل صرف واحد کے صیغوں میں ہے جس میں حفص یَا کا زبر اور زا کا پیش پڑھتے ہیں کہ اس میں نافع کے لئے یُحْزِنُ اور یُحْزِنْ ہے اور باقی چھ کے لئے یَحْزُ ن اور یَحْزُنْ ہے اور جمع کے صیغوں میں سب کے لئے یَحْزَ نُوْنَ اور باقی تَحْزَ نُوْنَ ہے یَا اور تَا اور زا کے زبر سے)۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ میں یہاں حمزہ کے لئے دونوں میں تَا ہے اور لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَ حُوْنَ میں کوفیین کے لئے تَا ہے (پس حمزہ کے لئے تینوں میں تَا اور عاصم اور کسائی کے لئے نمبر ایک اور نمبر دو میں یَا اور نمبر تین میں تَا ہے) اور باقی (چار) کے لئے تینوں میں یَا ہے۔

حَتّٰی یَمِیْزَ میں یہاں اور لِیَمِیْزَ انفال میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لئے یُمَیِّزَ ہے یَا کے پیش میم کے زبر اور دوسری یَا کی تشدید اور زیر سے اور باقی (پانچ) کے لئے یَا کا زبر اور میم کا زیر اور دوسری یا کا سکون اور اس کی تخفیف ہے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کیلئے یا اور باقی (پانچ) کیلئے تَا ہے۔

سَنَکْتُبُ وَ قَتْلَهُمْ وَ نَقُوْلُ میں حمزہ کے لئے سَیُکْتَبُ وَ قَتْلُهُمْ وَ یَقُوْلُ ہے یعنی سَنَکْتُبُ میں (زبر) والے نون کے بجائے) پیش والی یَا اور تَا کا زبر اور وَ قَتْلَهُمْ میں لام کا پیش اور وَنَقُوْلُ میں یَا ہے اور باقی چھ کے لئے سَنَکْتُبُ میں نون اور اس کا زبر اور تِا کا پیش اور وَقَتْلَهُمْ میں لام کا زبر اور وَنَقُوْلُ میں نون ہے

وَالزُّ بُرِ وَالْکِتٰبِ کو ہشام ان دونوں میں بَا زیادہ کر کے وَبِالزُّ بُرِ وَبِالْکِتٰبِ پڑھتے ہیں۔ ہشام نے اپنی کتاب میں اس (بَا کی زیادتی) کو اپنے اساتذہ سے اور انھوں نے ابن عامر سے نقل کر کے اسی طرح نصًا (صاف عبارت میں) بیان کیا ہے اور منقول ہے کہ یہ بَا اہل شام کے قرآنوں میں بھی اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔ فارس بن احمد بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالباقی بن حسین نے بیان کیا اور یہ بتایا کہ حلوا نی کو اس بارے میں شک ہوا تو اس کی بابت ہشام کو خط لکھا تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ان دونوں کلموں میں بَا ثابت ہے اور ابن ذکوان صرف وَالزُّبُرِ میں بَا زیادہ کرتے ہیں (اور ان کے لئے بِالزُّ بُرِ وَالْکِتٰبِ ہے کیونکہ وَبِالزُّ بُرِ میں تو شام کے تمام مصاحف میں بَا زائد ہے اور وَبِا لْکِتٰبِ میں بعض میں بَا ہے اور بعض میں نہیں ہے) اور باقی چھ کے لئے دونوں بَا کے بغیر ہیں۔

لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّا سِ وَلَا یَکْتُمُوْ نَهٗ دونوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو شعبہ کے لئے یَا اور باقی

(ساڑھے چار) کے لئے دونوں میں تا ہے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ میں ابن کثیر۔ابوعمرو کے لئے فَلَا يَحْسَبُنَّهُمْ ہے یَا سے اور بَا کے پیش سے اور باقی (پانچ) کے لئے تَا ہے اور بَا کا زبر ہے۔

وَقُتِلُوْا میں یہاں اور اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا انعام میں دونوں میں ابن کثیر۔ابن عامر کے لئے وَقُتِّلُوْا اور اَلَّذِيْنَ قَتَّلُوْا ہے تَا کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لئے دونوں میں تَا کی تخفیف ہے۔

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا میں یہاں اور فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ توبہ میں حمزہ اور کسائی کے لئے وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ ہے یعنی دونوں جگہ (ترتیب بدل کر) پہلے فعل کو مجہول اور دوسرے کو معروف پڑھتے ہیں اور باقی (پانچ) تبدیلی کے بغیر پہلے فعل کو معروف اور دوسرے کو مجہول پڑھتے ہیں

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

(۱) وَجْهِيَ لِلّٰهِ اس میں نافع۔ابن عامر۔حفص کے لئے یَا کا زبر ہے (۲) مِنِّيَ اِنَّكَ (۳) اِجْعَلْ لِّيَ اٰيَةً دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لئے زبر ہے (۴) وَاِنِّيَ اُعِيْذُهَا (۵) مَنْ اَنْصَارِيَ اِلَى اللّٰهِ ان دونوں میں صرف نافع کے لئے زبر ہے (۶) اَنِّيَ اَخْلُقُ اس میں نافع ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے زبر ہے۔

اور اس سورۃ میں یا آت زوائد دو ہیں

(۱) وَمَنِ اتَّبَعَنِ (میں) اس کو نافع اور ابوعمرو وصلاً (۲) وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ اس کو صرف ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

(۴) سُوْرَةُ النِّسَآءِ (مدنی)

اس سورہ میں کل ایک سو چھہتر آیتیں۔تین ہزار پینتالیس کلمے۔سولہ ہزار تیس حروف۔اور چوبیس رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنَال) کے چار حروف ہیں ان حروف میں سے کسی ایک حرف پر آیت پوری ہوگی

تَسَآءَلُوْنَ میں کوفیین کے لئے سین کی تخفیف ہے (اور باقی چار) کے لئے تَسَّآءَلُوْنَ ہے سین کی تشدید سے

وَالْاَرْحَامَ میں حمزہ کے لئے میم کا زیر اور باقی چھ کے لئے اس کا زبر ہے۔

لَكُمْ قِيٰمًا میں نافع۔ابن عامر کے لئے قِيَمًا ہے (یا کے بعد والے) الف کے بغیر اور باقی

(پانچ) کے لئے یا کے بعد الف ہے۔

ضِعفًا خَافُوا یعنی پہلے میں خلف بلا خلف خلاد بالخلف امالہ کرتے ہیں دوسرے میں حمزہ امالہ کرتے ہیں۔

وَسَیَصْلَوْنَ میں ابن عامر۔شعبہ کے لئے یَا کا پیش اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے یَا کا زبر ہے۔

وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةٌ میں نافع کے لئے تا کے دو پیش اور باقی چھ کے لئے تا پر دو زبر ہیں۔

فَلِاُمِّهٖ میں دونوں جگہ یہاں اور فِیْٓ اُمِّهَا قصص میں اور فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ زخرف میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لئے وصلاً فَلِاِمِّهٖ فِیْٓ اِمِّهَا اور فِیْٓ اِمِّ الْکِتٰبِ ہے ہمزہ کے زیر سے اور باقی (پانچ) کے لئے وصل وابتدا (واعادہ) دونوں حالتوں میں ہمزہ کا پیش ہے۔پس اگر اُمٌّ (خود بھی جمع یعنی اُمَّهٰتٌ ہو اور) جمع (کُمْ) کی طرف مضاف ہو اور اس کے ہمزہ سے پہلے حرف پر زیر ہو جس کے کل الفاظ چار جگہ آئے ہیں (۱) بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ نحل میں اور اسی طرح ۲و۳ زمر و نجم میں (۴) اور (بُیُوْتِ اُمَّهٰتِکُمْ) نور میں تو ماقبل سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں اس میں تین قراءتیں ہیں (۱) حمزہ کے لئے بُطُوْنِ اِمِّهٰتِکُمْ اور بُیُوْتِ اِمِّهٰتِکُمْ ہے ہمزہ اور میم دونوں کے زیر سے (۲) کسائی کے لئے وصل ہی میں بُطُوْنِ اِمَّهٰتِکُمْ ۔بُیُوْتِ اِمَّهٰتِکُمْ ہے ہمزہ کے زیر اور میم کے زبر سے (۳) باقی (پانچ) کے لئے دونوں حالتوں میں ہمزہ کا پیش اور میم کا زبر ہے اور اگر ان سب موقعوں میں اُمٌّ اور اُمَّهٰتٌ سے ابتدا (اعادہ) کریں (جو فَلِاُمِّهٖ میں تو صحیح نہیں اور باقی چھ میں درست ہے) تو سب کے لئے واحد اُمِّ میں ہمزہ کا پیش اور میم کا زیر اور جمع (اُمَّهٰتٌ) میں ہمزہ کا پیش اور میم کا زبر ہوگا۔

یُوْصِیْ بِهَا میں دونوں جگہ تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابن عامر۔شعبہ کے لئے دونوں میں یُوْصٰی بِهَا صاد کے زبر اور اس کے بعد الف سے (۲) حفص کے لئے اول میں یُوْصِیْ بِهَا صاد کے زیر اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے اور ثانی میں یُوْصٰی بِهَا ابن کثیر وغیرہ کی طرح (۳) اور باقی (چار) کے لئے دونوں میں یُوْصِیْ بِهَا صاد کے زیر (اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے)

یُدْخِلْهُ میں دونوں جگہ نافع ۔ابن عامر کے لئے نون اور باقی (پانچ) کے لئے یا ہے۔

وَالَّذٰنِ میں یہاں اور اِنْ ھٰـذٰ نِ طٰـہٰ میں اور ھٰذٰ نِ حج میں اور ھٰتَیْنِ قصص میں اَرِ نَا الَّذَیْنِ فصلت میں پانچوں میں ابن کثیر کے لئے وَالَّذٰنِّ .ھٰذٰنِّ .ھٰتَیْنِّ .اَرْنَاالَّذَیْنِّ ہے یعنی نون پر تشدید اور اس سے پہلے الف اور یَا میں مد طول ہے (اور یَا میں[1] توسط اور قصر بھی جائز ہے) اور باقی چھ کے لئے پانچوں میں نون کی تخفیف ہے اور اس سے پہلے الف اور یَا میں طول اور مد بھی نہیں۔

کَـرْ ھًا میں یہاں اور توبہ میں حمزہ اور کسائی کے لئے کُـرْ ھًا ہے کاف کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لئے دونوں جگہ کاف کا فتحہ ہے۔

بِـفَا حِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ میں یہاں اور احزاب میں اور طلاق میں ابن کثیر اور شعبہ کے لئے یَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے تینوں میں یَا کا کسرہ ہے۔

پارہ (۵) وَالْمُحْصَنٰتُ

اَلْـمُحْصَنٰتُ اور مُـحْـصَنٰتٍ میں (اَلْ کے ساتھ ہو یا اَل کے بغیر) کسائی کے لئے ہر جگہ دونوں میں صاد کا کسرہ ہے سوائے اس سورۃ کے پہلے موقعہ وَالْـمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ کے (کہ اس میں ان کے لئے بھی صاد کا فتحہ ہے) اور باقی چھ کے لئے سب میں صاد کا فتحہ ہے

وَاُحِـلَّ لَکُمْ میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لئے ہمزہ کا ضمہ اور حا کا کسرہ اور باقی ساڑھے چار کے لئے وَاَحَلَّ لَکُمْ ہے ہمزہ اور حا دونوں کے فتحہ سے۔

فَاِ ذَآ اُ حْصِنَّ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لئے اَحْصَنَّ ہے ہمزہ اور صاد دونوں کے فتحہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے ہمزہ کا ضمہ اور صاد کا کسرہ ہے۔

تِجَا رَۃٌ میں کوفیین کے لئے تَا کے دو زبر ہیں اور باقی چار کے لئے تَا کے دو پیش ہیں۔

مُـــدْ خَلًا میں یہاں اور اسی طرح حج میں دونوں میں نافع کے لئے میم کا فتحہ اور باقی چھ کے لئے میم کا ضمہ ہے۔

وَسْـئَلُوااللّٰہ مِنْ فَضْلِہٖ .وَسْئَلْھُمْ اور فَسْئَلِ الَّذِیْنَ. وَسْئَلِ الْقَرْ یَۃَ .فَسْئَلُوْا وغیرہ

---

[1] مدلین کی وجہ سے ج قادری

میں ہر جگہ جب کہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہو اور سین سے پہلے واو یا فا ہو تو اس میں ابن کثیر اور کسائی کے لئے وَسَلُوْا. فَسَلُوْا. وَسَلْهُم. فَسَلِ الَّذِيْنَ ہے ہمزہ کے بغیر یعنی ہمزہ کی حرکت سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں اور وقفاً حمزہ بھی اپنے قاعدہ پر ہیں (کہ اُن کے لئے بھی وَسَلُوْا فَسَلُوْا ہے ہمزہ کے بغیر) اور باقی پانچ کے لئے ہمزہ سے ہے نقل کے بغیر۔

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ میں کوفیین کے لئے عین کے بعد والے الف کا حذف ہے اور باقی (چار) کے لئے عٰقَدَتْ ہے عین کے بعد الف سے۔

بِالْبُخْلِ میں یہاں اور حدید میں حمزہ اور کسائی کے لئے بِالْبَخَلِ ہے بَا اور خَا کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لئے بَا کا ضمہ اور خَا کا سکون ہے۔

وَاِنْ تَکُ حَسَنَةً میں نافع ابن کثیر کے لئے تَا کے دو پیش اور باقی (پانچ) کے لئے تَا کے دو زبر ہیں۔

لَوْ تُسَوّٰی میں تین قراتیں ہیں (۱) نافع، ابن عامر کے لئے تَسَّوّٰ ی تَا کے فتحہ اور سین کی تشدید سے (۲) حمزہ اور کسائی کے لئے تَسَــوّٰی تَا کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے (۳) باقی تین کے لئے تَا کا ضمہ اور سین کی تخفیف ہے۔

اَوْلٰمَسْتُمْ میں یہاں اور مائدہ میں حمزہ اور کسائی کے لئے لَمَسْتُمْ ہے لام کے بعد والے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لئے لام کے بعد الف ہے۔

فَتِيْلًا اِنْظُرْ میں یہاں اور اَنِ اقْتُلُوْا اور اَوِاخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِ كُمْ میں نون اور واو کا کسرہ اور ضمہ بقرہ میں اور اِنَّ اللّٰه نِعِمَّا کا اختلاف بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ میں ابن عامر کے لئے قَلِيْلًا ہے لام کے دو زبر سے اور جب وقف کرتے ہیں تو الف پر کرتے ہیں یعنی قَلِيْلَا اور باقی چھ کیلئے لام کے دو پیش ہیں اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں۔

كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ میں ابن کثیر اور حفص کے لئے تَا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے یَا ہے

وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے یَا ہے اور باقی پانچ کے لئے تَا ہے اور یہ (اس سورۃ کا) دوسرا يُظْلَمُوْنَ ہے۔ رہا پہلا سو اس میں (سب کے لئے) بلا اخلاف یَا ہے۔

بَیَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ میں ابوعمرو اور حمزہ کے لئے بَیَّتْ طَّآئِفَةٌ ہے یعنی تَا کا طَا میں ادغام کرتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لئے تَا کا فتحہ ہے ادغام کے بغیر۔

وَمَنْ اَصْدَقُ. یَصْدِفُوْنَ. یَصْدُرَ. وَتَصْدِیَةً وغیرہ جو بارہ جگہ ہے جب کہ صاد ساکن ہو اور اس کے بعد دال ہو تو حمزہ اور کسائی صاد کا زا کے ساتھ اشمام کرتے ہیں (جس کی کیفیت فاتحہ کے اَلصِّرَاط میں درج ہو چکی ہے) اور باقی (پانچ) کے لئے ان میں خالص صاد ہے۔

فَتَبَیَّنُوْا میں دونوں جگہ یہاں اور حجرات میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لئے فَتَثَبَّتُوْا ہے ثا اور با اور تا کے ساتھ تَثَبُّتٌ سے اور باقی پانچ کے لئے بَا۔یَا۔نون کے ساتھ ہے بیان سے۔

اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں نافع۔ابن عامر۔حمزہ کے لئے اِلَیْکُمُ السَّلَمَ ہے لام کے بعد والے الف کے بغیر اور یہ آخری اَلسَّلٰمَ ہے اور باقی (چار) کے لئے لام کے بعد الف ہے (رہے پہلے دو جو ہیں سو وہ سب کے لئے الف کے بغیر ہیں) یعنی ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے

غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ میں نافع۔ابن عامر۔کسائی کے لئے غَیْرَ کی را کا فتحہ اور باقی (چار) قراء کے لئے را کا ضمہ ہے۔

فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا میں ابوعمرو وحمزہ کے لئے یَا اور باقی (پانچ) کے لئے نون ہے۔

یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ میں یہاں اور مریم وغافر میں جو اس سورۃ کا پہلا یَدْخُلُوْنَ ہے تینوں میں ابن کثیر۔ابوعمرو۔شعبہ کے لئے اور غافر کے دوسرے سَیَدْخُلُوْنَ میں ابن کثیر اور شعبہ کے لئے اور یَدْخُلُوْنَهَا فاطر میں صرف ابوعمرو کے لئے یُدْخَلُوْنَ ہے یَا کے ضمہ اور خَا کے فتحہ سے اور باقی ساڑھے چار قراء کے لئے پانچوں میں یَا کا فتحہ اور خَا کا ضمہ ہے (پس ابن کثیر اور شعبہ کے لئے فاطر میں یَدْخُلُوْنَهَا اور باقی چار میں یُدْخَلُوْنَ ہے اور ابوعمرو کے لئے غافر کے دوسرے میں سَیَدْخُلُوْنَ اور باقی چار میں یُدْخَلُوْنَ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لئے پانچوں میں یَدْخُلُوْنَ ہے)

اَنْ یُّصْلِحَا میں کوفیین کے لئے یَا کا ضمہ اور صاد کا سکون اور لام کا کسرہ ہے اور باقی (چار) کے لئے اَنْ یَّصّٰلَحَا ہے یَا اور لام کے فتحہ اور صاد کے فتحہ اور تشدید اور اس کے بعد الف کے اثبات سے۔

وَاِنْ تَلْوٗا میں ابن عامر اور حمزہ کے لئے وَاِنْ تَلُوْا ہے لام کے ضمہ اور واو کے سکون سے

اور باقی (پانچ) کے لئے لام کا سکون اور اس کے بعد دو واؤ ہیں ان میں سے پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا سکون ہے۔

اَلَّذِیْ نَزَّلَ اور اَلَّذِیْٓ اَنْزَلَ میں نافع اور کوفیین کے لئے نون اور ہمزہ اور زا کا فتحہ ہے اور باقی (تین) کے لئے نُزِّلَ. اُنْزِلَ ہے نون اور ہمزہ کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے۔

اور وَقَدْ نَزَّلَ میں عاصم کے لئے نون اور زا کا فتحہ اور باقی چھ کے لئے نون کا ضمہ اور زا کا کسرہ ہے (پس عاصم کے لئے تینوں میں نَزَّلَ. اَنْزَلَ ہے اور نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لئے نمبر ایک و نمبر دو میں نَزَّلَ. اَنْزَلَ اور نمبر تین میں نُزِّلَ ہے ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لئے تینوں میں نُزِّلَ اُنْزِلَ ہے)

فِي الدَّرْكِ میں کوفیین کے لئے را کا سکون ہے اور باقی (چار) کے لئے فِي الدَّرَكِ ہے را کے فتحہ سے

پارہ (۶) لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ میں حفص کے لئے یا ہے اور باقی ساڑھے چھ کے لئے نُؤْتِيْهِمْ نون ہے

لَا تَعْدُوْا میں چار قراءتیں ہیں (۱) ورش کے لئے لَا تَعَدُّوْا عین کے فتحہ اور دال کی تشدید سے (۲) قالون کے لئے عین کا فتحہ کا اختلاس (یعنی دو تہائی فتحہ) اور دال پر تشدید۔ (۳) قالون ہی کیلئے لَا تَعْدُّوا عین کے سکون اور دال کی تشدید سے اور نص عین کے سکون اور دال کی تشدید) ہی کے ساتھ آئی ہے۔ (۴) باقی چھ کے لئے عین کا سکون اور دال کی تخفیف ہے۔

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا میں حمزہ کے لئے یا اور باقی چھ کے لئے نون ہے۔

زَبُوْرًا میں یہاں اور اسرا میں اور فِي الزَّبُوْرِ انبیاء میں حمزہ کے لئے زُبُوْرًا اور فِي الزُّبُوْرِ ہے زا کے ضمہ سے اور باقی چھ کے لئے تینوں میں زا کا فتحہ ہے

اس سورۃ میں اختلافی یا آت میں سے ایک یا بھی نہیں ہے۔

(۵) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ (مدنی)

اس سورہ میں کل ایک سو بیس آیتیں۔ دو ہزار آٹھ سو چار کلمے بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حروف۔ سولہ رکوع ہیں اسکے فواصل (لَمْ نُدَبِّرْ) کے چھ حرفوں میں سے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں

شَنَئَا نُ قَوْمٍ میں دونوں جگہ ابن عامر اور شعبہ کے لئے شَنْئَا نُ ہے نون کے سکون سے اور باقی ساڑھے (پانچ) کے لئے دونوں میں نون کا فتحہ ہے۔

اَنْ صَدُّ وْ کُمْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لئے فتحہ ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ اور اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ سورۂ نساء میں بیان ہو چکے ہیں۔

وَاَرْ جُلَكُمْ میں نافع ۔ابن عامر۔حفص۔کسائی کے لئے لام کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے تین کے لئے لام کا کسرہ ہے۔

قُلُوْ بَهُمْ قٰسِيَةً میں حمزہ اور کسائی کے لئے قَسِيَّةً ہے الف کے حذف اور یَا کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لئے قاف کے بعد الف اور یَا کی تخفیف ہے

رُسُلُنَا (بقرہ) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِـلسُّحْتِ میں تینوں جگہ (جن میں سے ایک یہاں ہے) ابن کثیر۔ابوعمرو۔کسائی کے لئے لِلسُّحُتِ اور اَلسُّحُتَ ہے حَا کے ضمہ سے اور باقی چار کے لئے تینوں میں حَا کا سکون ہے۔

وَالْعَيْـنَ بِـالْعَيْنِ سے وَالْـجُرُوْ حَ تک کے پانچ کلمات (وَالْعَيْنَ وَالْاَنْفَ وَالْاُذُنَ وَالْجُرُوْحَ) میں کسائی کے لئے وَالْعَيْنُ .وَالْاَنْفُ .وَالْاُذُنُ .وَالسِّنُّ وَالْجُرُوْحُ ہے نون اور فا اور حَا کے ضمہ سے اور ابن کثیر۔ابوعمرو۔ابن عامر کے لئے صرف وَالْجُرُوْحُ میں حَا کا ضمہ (اور باقی چار میں فتحہ ہے) اور باقی تین کے لئے پانچوں میں نون۔فَا۔حَا کا فتحہ ہے۔

وَالْاُذُنُ بِا لْاُذُنِ اور فِيْٓ اُذُ نَيْهِ میں ہر جگہ نافع کے لئے وَالْاُ ذْنَ بِالْاُ ذْ نِ اور فِيْٓ اُذْنَيْهِ ہے ذال کے سکون سے اور باقی چھ کے لئے ذال کا ضمہ ہے۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِ نْجِيْلِ میں حمزہ کے لئے وَلِيَحْكُمْ ہے لام کے کسرہ اور میم کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لئے لام اور میم دونوں کا سکون ہے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق اهـل کے ہمزہ کی حرکت میم کو دیتے ہیں (اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے وَلْيَحْكُمَ هْلُ الِا نْجِيْلِ ہو جاتا ہے یعنی نقل ہے

يَبْغُوْ نَ میں ابن عامر کے لئے تَا اور باقی چھ کے لئے یَا ہے۔

وَيَـقُـوْلُ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع۔ابن کثیر اور ابن عامر کے لئے

یَقُوْلُ الَّذِیْنَ یَا سے پہلے واو کے حذف اور لام کے ضمہ سے (۲) ابوعمرو کے لئے وَیَقُوْلَ الَّذِیْنَ ہے واو سے اور لام کے فتحہ سے (۳) باقی تین (کوفیین) کے لئے یَا سے پہلے واو اور لام کا ضمہ ہے۔

مَنْ یَّرْ تَدَّ میں نافع۔ابن عامر کے لئے مَنْ یَّرْ تَدِ دْ ہے دو دالوں سے جن سے پہلی پر کسرہ اور دوسری کا سکون ہے اور باقی پانچ کے لئے ایک دال ہے جس پر تشدید اور فتحہ ہے۔

وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآ ءَ میں ابوعمرو اور کسائی کے لئے را کا کسرہ ہے (اور اس سے پہلے الف میں ابو عمرو اور دوری علی کے لئے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بھی ہے) اور باقی پانچ کے لئے را پر فتحہ ہے۔

وَعَبَدَ الطَّا غُوْتَ میں حمزہ کے لئے وَعَبُدَ الطَّا غُوتِ ہے بَا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لئے بَا اور تَا دونوں کا فتحہ ہے۔

فَمَا بَلَّغْتَ رِ سٰلَتَہٗ میں نافع۔ابن عامر۔شعبہ کے لئے رِسٰلٰتِہٖ ہے لام کے بعد الف اور تَا کے کسرہ سے جمع ہونے کے بنا پر (اور ہَا کا بھی کسرہ اور اس کا یَا کے ساتھ صلہ ہے) اور باقی ساڑھے چار کے لئے رِسٰلَتَہٗ ہے لام کے بعد والے الف کے حذف اور تَا کے فتحہ سے واحد ہونے کی بنا پر۔

اَلَّا تَکُوْ نُ میں ابوعمرو اور حمزہ و کسائی کے لئے نون کا ضمہ اور باقی چار کے لئے نون کا فتحہ ہے۔

پارہ (۷) وَاِ ذَ ا سَمِعُوْ ا

بِـمَا عَقَدْ تُّمُ الْاَ یْمَا نَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن ذکوان کے لئے عٰقَدْ تُّمْ عین کے بعد الف اور قاف کی تخفیف سے (۲) شعبہ حمزہ اور کسائی کے لئے عَقَدْ تُّمُ الْاَ یْمَا نَ الف کے حذف اور قاف کی تخفیف سے (۳) باقی چار نافع۔ابن کثیر۔ابوعمرو۔ہشام۔حفص) کے لئے عَقَّدْ تُّمْ ہے الف کے حذف اور قاف کی تشدید سے۔

فَـجَـزَ آ ءٌمِّثْلُ مَا میں کوفیین کے لئے ہمزہ پر تنوین دو پیش) اور مِثْلُ کے لام کا ضمہ ہے اور باقی چار کے لئے فَجَزَ آ ءُ مِثْلِ مَا ہے یعنی ہمزہ پر ایک پیش اور لام کا کسرہ ہے۔

اَوْ کَفَّارَ ةٌ طَعَامُ میں نافع اور ابن عامر کے لئے اَوْ کَفَّارَ ةُ طَعَا مِ ہے اضافت کے سبب تنوین کے حذف اور میم کے کسرہ سے اور باقی پانچ کے لئے تَا پر تنوین اور طَـعَـام کے میم کا ضمہ اور مَسٰکِیْـنَ

یہاں سب کے لئے بلا خلاف جمع کے صیغہ سے ہے۔

قِیٰمًا لِلنَّاسِ میں ابن عامر کے لئے قِیَمًا لِلنَّاسِ ہے یَا کے بعد والے الف کے حذف سے اور باقی چھ کے لئے یَا کے بعد الف ہے۔

مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ میں حفص کیلئے تَا اور حَا دونوں کا فتحہ ہے اور جب اس کلمہ سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ کا کسرہ (اِسْتَحَقَّ) پڑھتے ہیں اور باقی ساڑھے چھ کے لئے مِنَ الَّذِیْنَ اسْتُحِقَّ ہے تَا کے ضمہ اور حَا کے کسرہ سے اور جب اس سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ کا ضمہ اُسْتُحِق پڑھتے ہیں۔

عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ میں شعبہ اور حمزہ کے لئے عَلَیْهِمُ الْاَوَّلِیْنَ ہے جمع کے صیغہ سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لئے اَلْاَوْلَیٰنِ ہے تثنیہ کے صیغہ سے۔

اَلْغُیُوْبِ میں ہر جگہ شعبہ اور حمزہ کے لئے اَلْغِیُوْبِ غین کے کسرہ سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لئے غین کا ضمہ ہے۔

اَلْقُدُسِ بقرہ میں اور طَیْرًا آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّا سِحْرٌ میں یہاں اور ہود اور صف میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لئے اِلَّا سٰحِرٌ ہے سین کے بعد الف اور حَا کے کسرہ سے اور باقی پانچ کے لئے سین کا کسرہ اور حَا کا سکون ہے الف کے بغیر۔

هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ میں کسائی کے لئے هَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّکَ ہے یعنی یَا کے بجائے تَا ہے اور هَلْ کے لام کا اس میں ادغام ہے اور رَبَّکَ کی بَا کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لئے یَا ہے اور بَا کا ضمہ ہے۔

اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لئے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی چار کے لئے مُنْزِلُهَا ہے نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے۔

هٰذَا یَوْمُ میں نافع کے لئے میم کا فتحہ اور باقی چھ کے لئے میم کا ضمہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

(۱) یَدِیَ اِلَیْکَ اس میں نافع۔ ابو عمرو۔ حفص کے لئے فتحہ ہے۔ (۲) اِنِّیْ اَخَافُ (۳) لِیْ اَنْ اَقُوْلَ ان دونوں میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابو عمرو کے لئے فتحہ ہے (۴) اِنِّیْ اُرِیْدُ (۵) فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ ان دونوں میں نافع کے لئے فتحہ ہے (۶) وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر۔ حفص کے لئے فتحہ ہے۔

اوراس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَاخْشَوْ نِی (میں) اس کوابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

(۶) سُوْرَۃُ الْاَ نعَا م (مکی)

اس سورہ میں کل ایک سو پینسٹھ آیتیں۔تین ہزار ایک سو کلمے۔بارہ ہزار نو سو پینتیس حروف بیس رکوع ہیں اسکے فواصل (لَمُنْظِرُ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْہُ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لئے مَنْ یَّصْرِفْ ہے یَا کے فتحہ اور را کے کسرہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے یَا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے۔

ثُمَّ لَمْ تَکُنْ میں حمزہ اور کسائی کے لئے یَا اور باقی پانچ کے لئے تَا ہے۔

فِتْنَتُھُمْ میں ابن کثیر۔ابن عامر۔حفص کے لئے تَا کا ضمہ اور باقی ساڑھے چار کے لئے تَا کا فتحہ ہے (اوران دونوں کوملانے سے تین قراءتیں ہوجاتی ہیں (۱) نافع۔ابوعمرو۔شعبہ کے لئے لَمْ تَکُنْ فِتْنَتَھُمْ۔(۲) ابن کثیر۔ابن عامر۔حفص کیلئے لَمْ تَکُنْ فِتْنَتُھُمْ اور حمزہ اور کسائی کیلئے لَمْ یَکُنْ فِتْنَتَھُمْ

وَاللّٰہِ رَبِّنَا میں حمزہ اور کسائی کے لئے بَا کا فتحہ اور باقی پانچ کے لئے بَا کا کسرہ ہے۔

وَلَا نُکَذِّبَ وَنَکُوْنَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص وحمزہ کے لئے بَا اور نون دونوں کا فتحہ (۲) ابن عامر کے لیے وَلَا نُکَذِّ بُ وَنَکُوْنَ (نُکَذِّبُ میں بَا کے ضمہ اور وَ نَکُوْنَ میں نون کے فتحہ سے) (۳) باقی ساڑھے چار کے لیے وَلَا نُکَذِّبُ وَنَکُوْنُ دونوں میں بَا اور نون کے ضمہ سے۔

وَلَلدَّارُالْاٰخِرَ ۃُ میں ابن عامر کے لیے وَلَدَارُالْاٰ خِرَۃِ ہے واو کے بعد ایک لام اور تَا کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے دو لام ہیں (جن میں سے دوسرے کا دال میں ادغام ہے) اور تَا کا ضمہ ہے۔اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں یہاں اور اعراف میں نافع۔ابن عامر۔حفص کے لیے تَا اور باقی ساڑھے چار کے لیے دونوں میں یَا ہے۔

لَا یُکَذِّ بُوْنَکَ میں نافع اور کسائی کے لیے لَا یُکْذِبُوْنَکَ ہے کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے۔اور باقی (پانچ) کے لئے کاف کا فتحہ اور ذال پر تشدید ہے۔

اَرَءَ یْتَکُمْ اور اَرَ ءَ یْتُمْ .اَرَءَ یْتَ اور اَفَـرَ ئَیتَ اور اَفَـرَ ءَ یْتُمْ وغیرہ میں جب ان میں را سے پہلے ہمزہ ہو یعنی رَءَ یْـتَ .رَءَ یْتُمْ نہ ہو۔نافع کے لیے چاروں میں را کے بعد والے ہمزہ کی تسہیل ہے (اور ورش کے لیے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مد بھی ہے یعنی (اَرَ آ یْتُمْ)اَفَـرَ آ یْتُمْ اور کسائی کے لیے اَرَیْتَکُمْ. اَرَیْتُمْ ہے ہمزہ کے حذف سے اور حمزہ چاروں میں صرف وقفًا نافع کی طرح ہیں اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ کی تحقیق ہے۔

فَتَـحْنَا عَلَیْهِمْ میں یہاں اور اعراف اور قمر میں اور فُتِحَتْ انبیاء میں چاروں میں ابن عامر کے لیے فَتَّحنَا .فُتِّحَتْ ہے تا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے چاروں میں تا کی تخفیف ہے۔

بِـالْغَدٰ وۃِ میں یہاں اور سورہ کھف میں دونوں میں ابن عامر کے لیے بِـالْغُدْ وَۃِ ہے غین کے ضمہ دال کے سکون اس کے بعد فتحہ والے واو سے الف کے بغیر اور باقی چھ کیلئے غین کا فتحہ اور دال کے بعد الف ہے واو کے بغیر (یعنی ان کے لیے واو صرف لکھنے میں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا) غیر قیاسی اثبات کی صورت

اَنَّـهٗ مَنْ عَمِلَ اور فَـاَ نَّهٗ غَفُوْرٌ رَّ حِیْم میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر عاصم کے لیے اَنَّهٗفَاَ نَّهٗ دونوں میں ہمزہ کے فتحہ سے (۲) نافع کے لیے اَنَّـهٗ .فَـاِنَّه' اول میں ہمزہ کے فتحہ اور ثانی میں کسرہ سے (۳) باقی چار کے لیے دونوں میں اِنَّهٗ .فَاِ نَّهٗ دونوں میں ہمزہ کا کسرہ۔

وَلِتَسْتَبِیْنَ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا اور باقی ساڑھے چار کے لیے تَا ہے

سَبِیْلُ الْمُجْرِ مِیْنَ میں نافع کے لئے لام کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے لام کا ضمہ ہے

یَـقُصُّ الْحَقَّ میں نافع وابن کثیر اور عاصم کے لیے قاف کا ضمہ اور اس کے بعد صاد اور اس پر تشدید اور ضمہ ہے اور باقی چار کے لیے یَـقْـضِ الْحَقَّ ہے قاف کے سکون اور اس کے بعد ضاد اور اس کے کسرہ سے تشدید کے بغیر اور رسم الخط کی پیروی کے سبب وقف سب کے لیے اس میں اور اس کے ہم شکل الفاظ میں یَا کے بغیر ہوگا (پس یہاں وقف ضاد پر ہوگا یعنی یَقْضِ)

تَوَ فَّتْهُ رُ سُلُنَا میں اور اِسْتَهْوَتْهُ دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَوَ فّٰهُ اِسْتَهْوٰ یهُ ہے فا اور واو کے بعد الف سے تا کے بغیر اور اس الف میں امالہ بھی ہے اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں (فا اور واو کے بعد)تائے ساکنہ ہے۔

وَ خُفْيَةً میں یہاں اوراعراف میں شعبہ کے لیے خَا کا کسرہ اور باقی ساڑھے چھ کے لیے خَا کا ضمہ ہے۔

لَئِنْ اَنْجٰنَا میں کوفیین کے لیے جیم کے بعد الف ہے اور یَا تَا کے بغیر اور باقی چار کے لیے لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا ہے (جیم کے بعد) (یائے ساکنہ) اور (فتحہ والی) تَا سے اور ان دونوں کے درمیان الف نہیں ہے۔

نوٹ۔ مصحف کوفہ میں دو شوشے ہیں باقی میں تین شوشے

قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ میں ہشام اور کوفیین کے لیے نون کا فتحہ اور جیم پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے تین کے لیے یُنْجِیْکُمْ ہے نون کے سکون اور جیم کی تخفیف سے (اور نون میں اخفا بھی کرتے ہیں) وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ میں ابن عامر کے لیے یُنَسِّیَنَّکَ ہے نون کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے نون کا سکون اور (اس میں اخفا اور) سین کی تخفیف ہے۔

رَاٰ کَوْکَبًا. رَاٰاَیْدِیَھُمْ. رَاٰہُ. فَرَاٰہُ اور اسی طرح وہ رَاٰ جو تلفظ میں ان کے ہم مثل ہو اور یَا (سے بدلے ہوئے الف) کے بعد ساکن منفصل نہ ہو (بلکہ حرکت والا حرف ہو اسم ظاہر میں ہو جو سات جگہ آیا ہے اس صورت میں اور سورۂ ھود میں سورۂ یوسف سورۂ طٰہٰ اور دو جگہ سورۂ نجم میں خواہ ضمیر میں ہو جو نو جگہ آیا ہے) اس میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابن ذکوان۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لئے را اور ہمزہ دونوں کا امالۂ محضہ لیکن نقاش اخفش سے (اور وہ ابن ذکوان سے) نقل کرتے ہوئے اس رَاکو (امالہ سے) مستثنی کرتے ہیں جس کے بعد ضمیر ہو (جو تین کلمات میں نو جگہ آیا ہے (۱) رَاٰکَ سورۂ انبیاء ۲و۳ رَاٰھَا نمل وقصص ۴تا۹ رَاٰہُ نمل و فاطر وصٓفّٰت ونجم وتکویر وعلق) پس اس میں را اور ہمزہ دونوں کا فتحہ پڑھتے ہیں اور علامہ دانی نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے دونوں کا فتحہ ہی پڑھا ہے اور مجھے ابو الفتح نے بھی فتحہ ہی پڑھایا ہے جس کو انہوں نے عبد الباقی سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اور ان حضرات نے نقاش سے اور انہوں نے اخفش سے پڑھا ہے (یہ وہ ہے جو تیسیر کے موجودہ مطبوعہ اور قلمی نسخہ میں ہے۔ جس سے یہ نکلتا ہے کہ رَاٰکَ. رَاٰھَا. رَاٰہُ میں نو کی نو جگہ ابن ذکوان کے لیے نقاش سے دونوں حرفوں کا صرف فتحہ ہے پس امالہ زیادات میں سے ہوگا اور علی قاریؒ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ ضمیر والے رَامیں نقاس نے اخفش سے دونوں حرفوں کا فتحہ اور ابن اخرم نے دونوں کا امالہ روایت کیا ہے اور یہی مطلب صاف اور بے غبار ہے جس سے پوری عبارت کا مفہوم درست ہو جاتا ہے لیکن نشر

واتحاف میں اس کا عکس درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ تیسیر میں نقاش سے دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے اور دونوں کا فتحہ ابن اخرم سے ہے اور ارشاد المرید میں علی ضباع بھی یہی کہتے ہیں کہ اس قسم میں فتحہ زیادات میں سے ہے۔ خیال یہ ہے کہ یہ اختلاف تیسیر کے نسخوں کے مختلف ہونے کی بنا پر ظہور میں آیا ہے اور علی قاریؒ کو بھی وہی نسخہ ملا ہوگا جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقاش سے فتحہ ہے پس امالہ زیادات میں سے ہوگا۔ اور جو نسخے صاحب نشر اور اتحاف کے مطالعہ میں آئے ہوں گے ان میں وَاستثنَى النَّقَّاشُ عَنِ الْاَ خفش کے بجائے وَاسْتَثْنَىَ ابْنُ الْاَ خْرَ مِ عَنِ الْاَ خْفَش ہوگا اور غالبًا یہی صحیح بھی ہے کیونکہ صاحب نشر روایات کی پوری چھان بین کرتے ہیں پس اگر روایت اس کے خلاف ہوتی تو اس پر ضرور تنبیہ فرماتے) (۲) ابو عمرو کے لیے صرف ہمزہ میں امالہؒ (محضہ اور را میں فتحہ) اور ابو شعیب سوسی سے حمزہ کی طرح را اور ہمزہ دونوں کا امالہ بھی منقول ہے (لیکن یہ صحیح نہیں) (۳) ورش کے لیے دونوں قسموں میں) سب جگہ را اور ہمزہ دونوں کا امالہٗ صغریٰ (اور قاعدہ کے موافق بدل کی تینوں وجوہ بھی ہوں گی اور چوں کہ رَا میں ان کے لیے فتحہ قطعًا نہیں ہے اس لیے اس میں فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ کی طرح امالہ کے ساتھ توسط وطول اور فتحہ کے ساتھ قصر وطول چار وجوہ نہ ہوں گی بلکہ تین ہونگی اور سب امالہ کے ساتھ ہوں گی۔ (۴) اور باقی قراء قالون۔ ابن کثیر۔ ہشام حفص) کے لیے سب جگہ را اور ہمزہ دونوں کا فتح ہے۔

اور اگر رَاٰ میں یا سے بدے ہوئے الف کے بعد ساکن منفصل آجائے جو وقف کرنے کی صورت میں رَاٰ سے جدا ہو جاتا ہو جیسے رَأَ الْقَمَر اور رَأَ الشَّمْس وغیرہ (جو چھ جگہ آیا ہے (او۲) یہاں (۳و۴) نحل میں (۵) کہف میں (٦) احزاب میں) تو اس میں دو قراءتیں ہیں (۱) شعبہ اور حمزہ کے لیے صرف را کا امالہ (محضہ اور ہمزہ کا فتحہ) (۲) باقی ساڑھے پانچ کے لیے را اور ہمزہ دونوں کا فتحہ اور اس کا یہ حکم وصل کی حالت میں ہے پس اگر رَاٰ پر وقف کردینے کے سبب ساکن سے جدا ہو جائے تو اس میں بھی اختلاف اسی طرح ہوگا جس طرح ابھی رَاٰ كَوْكَبًا میں بیان ہو چکا ہے (یعنی وقفا اس رَا میں بھی وہی چار قراءتیں ہونگی جو اوپر گزریں اور ابن ذکوان کے لیے بھی دونوں حرفوں میں صرف امالہ ہوگا ضمیر والے رَا کی طرح دو وجوہ نہ ہوں گی) اور خلف نے یحیٰی سے اور انہوں نے شعبہ سے اور اکثر حضرات نے سوسی سے پہلے (رَاٰ) کی طرح اس (ساکن منفصل والے رَاٰ) میں بھی را اور ہمزہ دونوں کے فتحہ کا امالہ نقل کیا ہے۔ ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ اور

سوسی دونوں کی روایت میں اس قسم میں دونوں کا امالہ بھی پڑھا ہے اور ابوحمدون اور ابوعبدالرحمن نے یزیدی سے پہلے رَا کی طرح اس قسم میں بھی صرف ہمزہ کے فتحہ کا امالہ روایت کیا ہے اور یہ سب روایتیں صحیح اور قابل عمل ہیں (نتیجہ یہ کہ جس رَا کے بعد متحرک حرف ہو ظاہر ہو خواہ ضمیر جیسے رَا کَوْ کَبًا. رَاہُ اس میں سوسی کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) را کا فتحہ ہمزہ کا امالہ اور یہی صحیح ہے (۲) دونوں کا امالہ یہ طرق کے خلاف ہے اور ساکن منفصل والے رَا میں سوسی سے چار وجوہ ہیں (۱) رااور ہمزہ دونوں کا فتحہ اور یہی صحیح ہے (۲) دونوں کا امالہ (۳) را کا فتحہ ہمزہ کا امالہ (۴) نمبر تین کا عکس یہ تینوں روایتیں طرق کے خلاف ہیں گو فی نفسہ صحیح ہوں پس تیسیر کے طرق سے صرف پہلی وجہ پڑھی جائے گی اور شعبہ کے لیے ساکن منفصل والے رَا میں دو وجوہ ہیں (۱) را کا امالہ ہمزہ کا فتحہ اور یہی صحیح ہے (۲) دونوں کا امالہ یہ طرق کے خلاف ہے۔

فائدہ۔ رَا کی قسموں اور ان کی صحیح وجوہ میں

رَا کے بعد والا حرف یا تو متحرک ہوتا ہے یا ساکن اور متحرک اسم ظاہر میں بھی ہوتا ہے اور ضمیر میں بھی اور ساکن منفصل بھی ہوتا ہے جو وقفاً رَا سے جدا ہو جاتا ہے جیسے رَاَالْقَمَرَ سے رَا اور متصل ولازم بھی ہوتا ہے جو کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتا جیسے رَأَوْا. رَأَیْـــت پس اس کی کل چار قسمیں ہوگئیں (۱) وہ رَا جس کے بعد متحرک ہو اور اسم ظاہر ہو اور یہ سات جگہ آیا ہے (۲) وہ رَا جس کے بعد متحرک ہو لیکن ضمیر ہو یہ تین کلموں میں ہے جو نو جگہ آئے ہیں ان دونوں قسموں میں وہی چار قراءتیں ہیں جو اوپر لکھی گئیں لیکن دوسری قسم کے نو کلمات میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) رااور ہمزہ دونوں کا امالہ (۲) دونوں کا فتحہ اور پہلی قسم میں ان کے لیے دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے (۳) وہ رَا جس کے بعد ساکن منفصل ہو جو چھ جگہ آیا ہے اس میں صرف شعبہ اور حمزہ کے لیے فقط را کا امالہ ہے (۴) وہ رَا جس کے بعد ساکن لازم ہو اس میں سب کے لیے وقف وصل دونوں حالتوں میں دونوں حرفوں کا فتح ہے۔

اَتُحَآ جُّوْ نِّیْ میں نافع۔ ابن ذکوان کے لیے اَتُحَآ جُّوْ نِیْ ہے نون کی تخفیف سے اور ہشام کے لیے تخفیف وتشدید دونوں ہیں اور باقی (پانچ) قراء کے لیے صرف تشدید ہے۔

نَــرْ فَعُ دَرَ جٰـت میں یہاں اور یوسف میں دونوں میں کوفیین کے لیے تا پر تنوین دوزیر ہیں

اور باقی چار کے لیے دونوں میں دَرَجٰتٍ مَنْ نَشَآءُ ہے تنوین کے بغیر تا کے ایک زیر سے۔

وَالْيَسَعَ میں یہاں اور صٓ میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَاللَّيْسَعَ ہے دو لاموں سے جن میں سے دوسرے پر تشدید اور فتحہ اور یَا کا سکون ہے اور باقی پانچ قراء کے لیے دونوں میں ایک لام اور اس کا سکون اور یَا پر فتحہ ہے۔

فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابن ذکوان کے لیے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهِ یعنی ھا کا کسرہ اور اس کا یَا کے ساتھ صلہ ہے (۲) ہشام کے لیے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهِ صلہ کے بغیر (ھَا کے پڑے زیر) سے (۳) حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِ۔ ھا کے حذف سے اور وقفاً ھا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں۔(۴) باقی چار قراء دونوں حالتوں میں ہا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں۔

تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ تینوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے تینوں میں تا ہے

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى میں شعبہ کے لیے یا اور باقی ساڑھے چھ قراء کے لیے تا ہے۔

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں نافع۔ حفص۔ کسائی کے لیے نون کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے نون کا ضمہ ہے۔

اَلْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ (میں یَا کی تشدید تخفیف کا اختلاف) ال عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا میں کوفیین کے لیے جَعَلَ فَعَلَ کے وزن پر ہے اور اَلَّيْلَ میں لام کا فتحہ ہے اور باقی چار کے لیے وَجٰعِلُ الَّيْلِ ہے یعنی جٰعِلُ. فَاعِلُ کے وزن پر ہے اور اَلَّيْلِ میں دوسرے لام کا کسرہ ہے۔

فَمُسْتَقَرٌّ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے قاف کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے قاف کا فتحہ ہے۔

اِلٰى ثَمَرِهٖ. مِنْ ثَمَرِهٖ دونوں جگہ یہاں اور مِنْ ثَمَرِهٖ سورۃ یٰسٓ میں یعنی تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے ثُمُرِهٖ ہے ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لیے تینوں میں ثا اور میم کا فتحہ ہے۔

وَخَرَقُوْا۔ میں نافع کیلئے وَخَرَّقُوا ہے را کی تشدید سے اور باقی چھ کیلئے را کی تخفیف ہے

دَرَسْتَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابوعمرو کیلئے دٰرَسْتَ دال کے بعد الف اور سین کے سکون اور تا کے فتحہ سے (۲) ابن عامر کیلئے دَرَسَتْ الف کے حذف و سین کے فتحہ اور تَا کے سکون سے (۳) باقی چار قراء کے لیے دَرَسْتَ الف کے حذف سین کے سکون اور تَا کے فتحہ سے۔

اِنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے اور شعبہ کے لیے اِنَّ کا کسرہ اور فتحہ دونوں وجوہ ہیں اور باقی ساڑھے چار قراء کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے تَا اور باقی پانچ قراء کے لیے یَا ہے۔

پارہ (۸) وَلَوْ اَنَّنَا

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور بَا کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لیے قاف اور بَا دونوں کا ضمہ ہے۔

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ میں ابن عامر اور حفص کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے مُنْزَلٌ ہے نون کے سکون (اور اخفا) اور زا کی تخفیف سے

كَلِمَتُ رَبِّكَ میں کوفین کے لیے واحد کا صیغہ ہے میم کے بعد والے الف کے بغیر اور باقی چار کے لیے كَلِمٰتُ ہے جمع کے صیغہ سے میم کے بعد الف کے ساتھ۔

لَيُضِلُّوْنَ میں یہاں اور لِيُضِلُّوْا یونس میں دونوں جگہ کوفیین کے لیے یَا کا ضمہ اور باقی چار کے لیے دونوں میں یَا کا فتحہ ہے۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ میں نافع اور کوفیین کے لیے فَا اور صاد دونوں کا فتحہ ہے اور باقی تین کے لیے فُصِّلَ ہے فا کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے۔

مَا حَرَّمَ میں نافع اور حفص کے لیے حَا اور را دونوں کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے حُرِّمَ ہے حَا کے ضمہ اور را کے کسرہ سے (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہوگئیں (۱) نافع اور حفص کے لیے فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ (۲) شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ (۳) مکی۔ بصری۔ شامی کے لیے فُصِّلَ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ.

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا میں یہاں اور اَلْاَ رْ ضُ الْمَيْتَةُ يٰسٓ میں اور لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا حجرات میں تینوں میں نافع کے لیے مَيِّتًا اور اَلْمَيِّتَةُ ہے یَا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے تینوں میں یَا کا سکون اور تخفیف ہے۔

يَجْعَلُ رِ سٰلَتَهٗ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر لام کے بعد والے الف کا حذف اور تَا کا فتحہ اور ھَا کا اُلٹا پیش ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے جمع ہونے کی بنا پر رِسٰلٰتِهٖ ہے لام کے بعد الف اور تَا کے کسرہ (اور ھَا کے کھڑے زیر) سے۔

ضَيِّقًا میں یہاں اور فرقان میں ابن کثیر کے لیے ضَيْقًا ہے یَا کے سکون اور تخفیف سے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں یَا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

حَرَ جًا میں نافع۔ شعبہ کے لیے را کا کسرہ اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے را کا فتحہ ہے۔

كَاَ نَّمَا يَصَّعَّدُ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر کے لیے يَصْعَدُ صاد کے سکون اور الف کے حذف اور صاد و عین دونوں کی تخفیف سے (۲) شعبہ کے لیے يَصّٰعَدُ صاد کی تشدید اور فتحہ اور اس کے بعد الف اور عین کی تخفیف سے (۳) باقی ساڑھے پانچ کے لیے صاد اور عین دونوں پر تشدید ہے الف کے بغیر۔

وَيَوْ مَ يَحْشُرُ هُم میں یہاں اور یہ اس سورۃ کا دوسرا (يَحْشُرُ هُمْ) ہے اور یونس کے دوسرے (نحشُرُ هم) میں اور يَوْمَ نَحْشُرُ هُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ سبا میں يَحْشُرُ هم کے تمام (تینوں) کلمات میں اور ثُمَّ يَقُوْلُ چاروں میں حفص کے لیے یَا اور باقی ساڑھے چھ کے لیے چاروں میں نون ہے (اور انعام و یونس کے پہلے نَحْشُرُ هُمْ میں ساتوں کے لیے نون ہے)

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ میں ابن عامر کے لیے تَا اور باقی چھ قراء کے لیے یَا ہے۔

عَلٰى مَكَا نَتِكُمْ اور مَكَا نَتِهِمْ میں ہر (پانچ) جگہ شعبہ کے لیے مَكَا نٰتِكُمْ اور مَكَانٰتِهِمْ ہے جمع کے صیغہ اور نون کے بعد الف سے اور باقی ساڑھے چھ کیلئے واحد ہونے کی بنا پر نون کے بعد والے الف کا حذف ہے۔

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَا قِبَةُ الدَّ ارِ میں یہاں اور قصص میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَكُوْنُ ہے یَا سے اور باقی پانچ کے لیے تَا ہے۔

وَكَذٰ لِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِ كِيْنَ قَتْلَ اَوْ لَا دِ هِمْ شُرَ كَآ ؤُ هُمْ میں ابن

عامر کے لیے زُیِّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِ کِیْنَ قَتْلُ اَوْلَا دَ هُمْ شُرَ کَآ ئِهِمْ ہے۔یعنی زُیِّنَ میں زا کا ضمہ یا کا کسرہ اور قَتْلَ میں لام کا ضمہ اور اَوْ لَادَ هُمْ میں دال کا فتحہ (ھا کا ضمہ) اور شُـرَ کَـآ ؤُ هُمْ میں ہمزہ اور ھا دونوں کا کسرہ ہے اور باقی چھ کے لیے زَیَّنَ میں زا اور یا دونوں کا فتحہ اور قَتْلَ میں لام کا فتحہ اَوْ لَا دِهِمْ میں دال اور ھا کا کسرہ اور شُرَ کَآ ؤُ هُمْ میں ہمزہ اور ھا کا ضمہ ہے۔

بِزَ عْمِهِمْ میں دونوں جگہ کسائی کے لیے زا کا ضمہ اور باقی چھ قراء کے لیے زا کا فتحہ ہے۔

وَ اِنْ یَّـكُـنْ میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے وَاِنْ تَـكُـنْ ہے تَا سے اور باقی ساڑھے پانچ قراء کے لیے یَا ہے۔

مَیْتَةً میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے تَا کے دو پیش اور باقی پانچ کے لیے تَا کے دو زبر ہیں (پس ان دونوں میں چار قراءتیں ہوگئیں (۱) ابن عامر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَّیْتَةٌ (۲) شعبہ کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَّیْتَةً (۳) ابن کثیر کے لیے وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةٌ (۴) باقی ساڑھے چار قراء کے لیے وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً)

اَلَّذِیْنَ قَتَلُوْا (میں تَا کی تشدید اور تخفیف کا اختلاف) آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

یَـوْ مَ حِـصَـا دِ هٖ میں ابوعمرو۔ابن عامر۔عاصم کے لیے حَا کا فتحہ اور باقی چار کیلئے کسرہ ہے

وَمِنَ الْمَعْزِ میں نافع اور کوفیین کیلئے عین کا سکون ہے اور باقی تین قراء کیلئے ومِنَ ا لْمَعَزِ ہے عین کا فتحہ ہے

خُطُوٰ تِ الشَّیْطٰنِ (میں طا کا ضمہ وسکون) بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّا اِنْ یَّكُوْنَ میں ابن کثیر عامر حمزہ کے لئے اَنْ تَكُوْنَ ہے تا سے اور باقی چار کے لئے یا ہے۔

مَیْتَةٌ میں ابن عامر کے لیے تَا کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے (پس اَنْ یَّـكُوْنَ مَیْتَةً میں تین قراءتیں ہوگئیں (۱) ابن کثیر اور حمزہ کے لیے اَنْ تَـكُـوْنَ مَیْتَةَ (۲) ابن عامر کے لیے اَنْ تَـكُـوْنَ مَیْتَةٌ (۳) باقی چار کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَیْتَةً)

تَـذَ كَّرُوْنَ میں ہر جگہ جب کہ یہ ایک تَا سے لکھا ہوا ہو حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے تَذَّ كَّرُوْنَ ہے ذال کی تشدید ہے۔

وَاَنَّ هٰـذَ ا صِـرَا طِیْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے فتحہ ہے اور ان میں سے ابن عامر کے لیے نون کی تخفیف اور اس کا سکون ہے اور باقی چار کے لیے نون پر تشدید اور فتحہ ہے

(پس اس میں تین قراءتیں ہوگئیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے وَاِنَّ ھٰذٰ ا (۲) ابن عامر کے لیے وَاَنْ ھٰذٰا (۳) باقی چار کے لیے وَاَنَّ ھٰذَا) صِرَاطِی کا اختلاف صراط کے مثل ہے۔

دونوں جگہ میں یَصدِفُوْنَ (کے صاد کا اشمام) نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ میں یہاں اور نحل میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَنْ یَّاْتِیَھُمْ ہے یَا سے اور باقی پانچ کے لیے تا ہے۔

فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ میں یہاں اور روم میں حمزہ اور کسائی کے لیے فٰرَقُوْا ہے (فا کے بعد) الف اور را کی تخفیف سے اور باقی پانچ کے لیے الف کا حذف اور را پر تشدید ہے۔

دِیْنًا قِیَمًا میں کوفیین اور ابن عامر کے لیے قاف کا کسرہ اور یَا کا فتحہ اور اس کی تخفیف ہے اور باقی تین قراء کے لیے قَیِّمًا ہے قاف کے فتحہ اور یَا کے کسرہ اور تشدید سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت آٹھ ہیں

(۱) اِنِّیْٓ اَخَافُ اور (۲) اِنِّیْٓ اَرٰکَ ان دونوں میں نافع۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے یَا کا فتحہ ہے (۳) اِنِّیْٓ اُمِرْتُ (۴) اور مَمَاتِیْ لِلّٰہِ ان دونوں میں نافع کے لیے یَا کا فتحہ ہے (۵) وَجْھِیَ لِلَّذِیْ اس میں نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے فتحہ ہے (۶) صِرَاطِیَ مُسْتَقِیْمًا اس میں ابن عامر کے لیے فتحہ ہے (۷) رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۸) وَمَحْیَایَ اس میں نافع (قالون) کے لیے سکون (اور مد لازم) ہے اور ورش کے لیے یَا کا سکون (مع مدِ لازم اور فتحہ دونوں ہیں احمد بن عمر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن سہل نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوالازہر نے بیان کیا جس کو انھوں نے ورش سے اور ورش نے نافع سے نقل کیا ہے کہ وَمَحْیَایَ میں یَا کا سکون ہے ابوالازہر کہتے ہیں کہ مجھے عثمان بن سعید (ورش) نے یہ حکم دیا ہے کہ مَثْوَایَ کی طرح اس یَا کو بھی فتحہ سے پڑھو اور یہ فرمایا ہے کہ یہ نحوی قاعدہ کے زیادہ موافق ہے (کیونکہ الف کے بعد سب جگہ یَا پر فتحہ ہی آتا ہے) خلف بن ابراہیم معلم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن اسامہ نے بیان کیا جس کو انھوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے یونس سے اور یونس نے ورش سے اور ورش نے نافع سے نقل کیا ہے کہ وَمَحْیَایَ میں یَا کا سکون اور وَمَمَاتِیَ لِلّٰہِ میں یَا کا فتحہ ہے یونس کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمان (ورش) نے کہا کہ

مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ تم وَمَحْيَا یَ میں یَا کا فتحہ پڑھو اور وَمَمَا تی میں یَا کا سکون پڑھو۔

ابو عمرو دانی" کہتے ہیں کہ ورش کا یہ قول دلیل ہے اس پر کہ وہ نافع سے تو سکون روایت کرتے ہیں لیکن اپنی ذاتی رائے سے فتحہ کو پسندیدہ سمجھتے ہیں (جیسا کہ باقی چھ کی قراءت ہے)

اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے جو وَقَـدْ هَـدٰنِ میں ہے اس کو ابو عمرو بصری رحمۃ اللہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۷) سُوْرَةُ الْاَعْرَاف (مکی)

اس سورہ میں کل دو سو چھ آیتیں۔ تین ہزار تین سو پچیس کلمے۔ چودہ ہزار دس حروف اور چوبیس رکوع ہیں اسکے فواصل مَنْدَ لُ کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں

قَـلِيْلًا مَـا تَذَ كَّرُوْنَ میں ابن عامر کے لیے يَتَـذَ كَّرُوْنَ ہے یعنی تا سے پہلے یَا زیادہ کرتے ہیں اور باقی چھ تا سے پہلے یَا زیادہ نہیں کرتے (اور ذال کی تخفیف اور تشدید میں یہ سب اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو ابھی انعام میں گذرا ہے

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْ نَ میں یہاں اور كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ زخرف میں دونوں میں ابن ذکوان۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تَـخْـرُ جُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے۔

وَلِبَـا سُ التَّقْوٰ ی میں نافع۔ ابن عامر۔ کسائی کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے

خَا لِصَةً میں نافع کے لیے تَا کے دو پیش اور باقی چھ کے لیے تَا کے دو زبر ہیں۔

وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ میں شعبہ کے لیے یَا ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تَا ہے۔

لَا تُـفَتَّـحُ لَهُـمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابو عمرو کے لے لَا تُـفْتَـحُ تَا سے (اور فا کے سکون) اور (دوسری تَا کی) تخفیف سے (۲) حمزہ اور کسائی کے لیے لَا يُفْتَحُ یَا سے (اور فا کے سکون اور (تا

کی) تخفیف سے (۳) باقی (چار) کے لیے لَا تُفَتَّحُ تا سے (اور فا کے فتحہ) اور (تا کی) تشدید سے۔

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِ یَ میں ابن عامر کے لیے مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ ہے واو کے بغیر اور باقی چھ کے لیے وَمَا ہے واو سے۔

قَالُوْ انَعَمْ و قَالَ نعم اس سورت میں اور قُلْ نَعَمْ صٰفّٰت میں اور قَالَ نَعَم شعراء میں

کسائی کے لیے نَعِمْ ہے عین کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے عین کا فتحہ ہے۔

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰه میں بزی۔ ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اَنَّ لَّعْنَةَ اللّٰه ہے نون کی تشدید (اور فتحہ) اور تا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون کی تخفیف اور سکون (اور اس کا لام میں ادغام اور تا کا ضمہ ہے۔

یُغْشِی الَّیْل النَّهَا رَ میں یہاں اور رعد میں شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یُغَشِّی الَّیْلَ النَّهَا رَ ہے غین کے فتحہ اور شین کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار قراء) کے لیے (غین کا سکون اور شین کی) تخفیف ہے۔

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْ مَ مُسَخَّرٰتٍ چاروں میں ابن عامر کے لیے سین اور را اور میم اور تا کا ضمہ ہے اور باقی چھ کے لیے چاروں حرفوں کا نصب ہے جو اول کے تین میں فتحہ سے اور مُسَخَّرٰتِ میں کسرہ سے آئے گا۔

وَخُفْیَةً (میں خَا کا کسرہ اور ضمہ) انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اَلرِّیْحَ (کا اختلاف) بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

بُشْرًا میں ہر جگہ چار قراءتیں ہیں (۱) عاصم کے لیے بُشْرًا با اور اس کے ضمہ اور شین کے سکون سے (۲) ابن عامر کے لیے نُشْرًا نون اور اس کے ضمہ اور شین کے سکون سے (۳) حمزہ اور کسائی کیلئے نَشْرًا نون اور اس کے فتحہ اور شین کے سکون سے (۴) باقی (تین) کے لیے نُشُرًا نون اور اس کے ضمہ اور شین کے ضمہ سے۔

مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ میں ہر جگہ جب کہ اِلٰہٍ سے پہلے وہ مِنْ ہو جو اسموں کو جر دیا کرتا ہے کسائی کے

لیے غَیۡرِہٖ ہے را کے کسرہ (سے اور ھا کے کھڑے زیر) سے اور باقی چھ کیلئے را کا ضمہ (اور ھا کا الٹا پیش) ہے۔

اُبَلِّغُکُمۡ میں دونوں جگہ یہاں اور احقاف میں تینوں میں ابوعمرو کے لیے اُبۡلِغُکُمۡ ہے (با کے سکون اور لام کی) تخفیف سے اور باقی چھ کے لیے تینوں میں بَا کا فتحہ اور لام پر تشدید ہے۔

بَصۜطَۃً (میں سین اور صاد کا اختلاف) بقرہ بیان ہو چکا ہے۔

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا جو صالح علیہ السّلام کے قصہ میں ہے اس میں ابن عامر کے لیے وَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ ہے واو سے اور باقی چھ کے لیے واو کے بغیر ہے (اور جو شعیب علیہ السلام کے قصہ میں ہے اس میں سب کے لیے واو کے بغیر ہے)

اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ میں نافع اور حفص کے لیے ایک ہمزہ کسرہ والا ہے خبر کی بنا پر اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ءَ اِنَّکُمۡ ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے اور اس میں ادخال و تسہیل کے بارے میں جو قراء کا مذہب ہے وہ باب الہمزتین آٹھویں فصل میں بیان ہو چکا ہے۔

پارہ (۹) قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ

لَفَتَحۡنَا انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

اَوَ اَمِنَ میں نافع۔ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے اَوۡ اَمِنَ ہے واو کے سکون سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت واو کو دیدیتے ہیں (اور اَوَ مِنَ پڑھتے ہیں) اور باقی (چار) کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

حَقِیۡقٌ عَلٰۤی اَنۡ لَّا میں نافع کے لیے عَلَیَّ ہے یَا کے فتحہ اور تشدید سے اور باقی چھ کے لیے عَلٰی ہے (یَا کے سکون سے اور وہ یَا تلفظ میں الف سے بدل جاتی ہے)۔

اَرۡجِہۡ میں یہاں اور شعرا میں دونوں میں چھ قراءتیں ہیں (تین ہمزہ کے بغیر اور تین ہمزہ کے ساتھ) (۱) قالون کے لیے اَرۡجِہِ جیم کے بعد ہمزہ کے حذف اور ہا کے کسرہ کے اختلاس (پڑے زیر) سے (۲) ورش و کسائی کے لیے اَرۡجِہٖ جیم کے بعد والے ہمزہ کے بغیر اور ہا کا یَا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (۳) عاصم اور حمزہ کے لیے اَرۡجِہۡ ہمزہ کے حذف سے اور ہا کو ساکن پڑھتے ہیں (۴) ابن کثیر اور ہشام کے لیے

اَرۡجِئۡـــہُ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ اور ہا کے ضمہ سے اور اس ہا کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (۵) ابو عمرو کے لیے اَرۡجِئۡہُ جیم کے بعد ہمزہ اور ہا کے ضمہ سے صلہ کے بغیر (۶) ابن ذکوان کے لے اَرۡجِئۡہِ جیم کے بعد ہمزہ اور ہا کے کسرہ سے اور اس کا یَا کے ساتھ صلہ نہیں کرتے اور وقفاً یہ ہا بلا خلاف ساکن پڑھی جاتی ہے لیکن جو حضرات ہا کا ضمہ (یا کسرہ) پڑھتے ہیں عام ہے کہ وہ اس کا صلہ کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں ان کی قراءۃ پر سکون کے ساتھ (ضمہ کی صورت میں) اشمام وروم (اور کسرہ کی صورت میں صرف روم) بھی جائز ہے۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ میں یہاں اور یونس میں حمزہ اور کسائی کے لئے سَحَّارٍ ہے یعنی الف حَا کے بعد ہے اور باقی (پانچ) کے لیے الف سین کے بعد ہے (اور حَا کا کسرہ ہے)

اِنَّ لَنَـا لَاَجۡرًا میں نافع۔ ابن کثیر اور حفص کے لیے خبر ہونے کی بنا پر ایک ہمزہ کسرہ والا ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ءَ اِنَّ لَنَـا ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے اور یہ سب (ادخال و تسہیل کے بارہ میں) اپنے ان قواعد پر ہیں جو باب الھمزتین من کلمۃٍ یعنی آٹھویں فصل میں بیان ہو چکے ہیں۔

قَالَ نَعَمۡ میں عین کا فتحہ اور کسرہ اسی سورۃ میں بیان ہو چکا ہے۔

تَـلۡقَفُ میں یہاں اور طٰہٰ و شعراء میں حفص کے لیے لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تینوں میں تَلَقَّفُ ہے لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے۔

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ میں یہاں اور قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ طٰه اور شعرا میں تینوں میں چار قراء تیں ہیں (۱) قنبل کے لیے اعراف میں وصلاً فِـرۡعَـوۡنُ وَ اٰ مَنۡتُمۡ ہے یعنی استفہام کے (پہلے) ہمزہ کو فتحہ والے واو سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور اس تسہیل کو اس طرح بیان کیا ہے) کہ پہلے ہمزہ کے بعد مد کرتے ہیں جس کا اندازہ دو الف کے برابر ہے (کیونکہ تسہیل کے سبب ہمزہ نرم ہو کر الف مدہ کی طرح ہو جاتا ہے گو بالکل الف نہیں ہوتا ایک الف تو یہ ہے اور دوسرا وہ ہے جو اٰمَـنۡـتُـمۡ میں ہمزہ کے بعد ظاہراً آ رہا ہے تسہیل کو اکثر جگہ مد اور مدہ سے تعبیر کر دیتے ہیں اور طٰہٰ میں اٰمَـنۡـتُـمۡ ہے (تحقیق والے ایک) ہمزہ اور (اس کے بعد) الف سے خبر ہونے کی بنا پر شعرا میں (وصل و اعادہ دونوں حالتوں میں ءَ اٰمَـنۡـتُـمۡ ہے) استفہام کی بنا پر ایک ہمزہ اور اس کے بعد طویل مدہ ہے جس کا اندازہ دو الف کے برابر ہے (یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال ہے پس تحقیق والے کو ہمزہ اور تسہیل والے کو مدہ کہا ہے اور اعراف والے

میں جب ءَامَنْتُمْ سے اعادہ کرتے ہیں تو اس کو بھی اسی طرح پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے ءَ ا مَنْتُمْ پڑھتے ہیں پس پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال اسی صورت میں کرتے ہیں جب کہ اس کو فِرْعَوْنُ سے ملا کر پڑھیں کیونکہ ہمزہ سے پہلے ضمہ ہونے کی بنا پر قاعدہ وصل ہی کی صورت میں پایا جاتا ہے)

خلاصہ یہ کہ اعراف میں وصلاً فِرْعَوْنُ وَءَامَنْتُمْ ہے پہلے ہمزہ کے بجائے واو اور دوسرے کی تسہیل سے اور اعادہ میں ءَ ءَامَنْتُمْ ہے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے اور شعرا میں دونوں حالتوں میں اسی طرح ءَ ا مَنْتُمْ ہے اور طٰہٰ میں ہر حال میں ءَامَنْتُمْ ہے (۲) حفص کیلئے تینوں جگہ ءَامَنْتُمْ ہے خبر کی بنا پر (تحقیق والے) ایک ہمزہ اور (اس کے بعد) الف سے (۳) شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے تینوں جگہ ءَ ءَامَنْتُمْ ہے استفہام کی بنا پر تحقیق والے دو ہمزوں سے اور دونوں کے بعد ایک الف ہے (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے تینوں میں ایک ہمزہ اور اس کے بعد طویل مدہ ہے جس کا اندازہ دو الفوں کے برابر ہے۔

(جس کی تقریر اوپر گزر چکی ہے یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے) اور ان تینوں موقعوں میں (پہلے) ہمزہ کے بعد تین الفوں کے جمع ہونے کو ناپسند رکھنے کی وجہ سے تحقیق و تسہیل والے ہمزہ کے درمیان کسی نے بھی ادخال کا الف زیادہ نہیں کیا یعنی جو حضرات ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اور اس جیسے دوسرے کلمات میں الف فاصل زیادہ کرتے ہیں وہ بھی ان تین کلمات میں الف زیادہ نہیں کرتے۔

سَنُقَتِّلُ میں نافع۔ابن کثیر کے لیے سَنَقْتُلُ ہے نون کے فتحہ (اور قاف کے سکون) اور تا کے ضمہ سے تشدید کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے نون کا ضمہ (اور کاف کا فتحہ) اور تا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

يَعْرِشُوْنَ میں یہاں اور نحل میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں میں را کا کسرہ ہے۔

يَعْكُفُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے کاف کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے کاف کا ضمہ ہے

وَإِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ میں ابن عامر کے لیے اَنْجٰكُمْ ہے جیم کے بعد الف کے ساتھ یا اور نون کے بغیر اور باقی چھ کے لیے (جیم کے بعد) یائے ساکنہ اور نون اور اس کے بعد الف ہے۔

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ میں نافع کے لیے يَقْتُلُوْنَ ہے یا کے فتحہ قاف کے سکون اور تا کے ضمہ سے تشدید کے بغیر اور باقی چھ کے لیے یا کا ضمہ قاف کا فتحہ اور تا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

جَعَلَهُ دَكًّا میں حمزہ اور کسائی کے لیے دَكَّآءَ ہے (یعنی کاف کے بعد الف اور) اس میں مد متصل اور اس کے بعد ہمزہ اور اس پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے کاف پر دو زبروں کی تنوین ہے ہمزہ کے بغیر۔

بِـرِ سٰلٰتِیْ میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے بِـرِ سٰلَتِیْ ہے واحد کے صیغہ سے (یعنی لام کے بعد الف نہیں پڑھتے) اور باقی (پانچ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر لام کے بعد الف ہے۔

سَبِیْلَ الرُّ شْدِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَبِیْلَ الرَّ شَدِ ہے را اور شین کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے را کا ضمہ اور شین کا سکون ہے۔

مِـنْ حُلِیِّهِـمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے حَا کا کسرہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے حَا کا ضمہ ہے۔

لَـئِـنْ لَّمْ یَرْ حَمْنَارَبُّنَا ویَغْفِرْ لَنَا دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَا اور رَبَّنَا میں بَا کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں یَا اور رَبُّنَا میں بَا کا ضمہ ہے۔

قَـالَ ابْـنَ اُمَّ میں یہاں اور طٰہٰ میں ابن عامر۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

عَـنْهُمْ اِصْرَ هُمْ میں ابن عامر کے لیے اٰصٰرَ هُمْ ہے ہمزہ اور صاد کے فتحہ سے اور دونوں کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے اِصْـرَ هُمْ ہے ہمزہ کے کسرہ اور صاد کے سکون سے دونوں الفوں کے بغیر واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر۔

نَـغْـفِرْ لَكُمْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے تُـغْـفَرْ لَكُمْ ہے (نون کے بجائے) تَا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے نون اور اس کا فتحہ اور فا کا کسرہ ہے۔

خَـطِیْٓـئٰتِكُمْ میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابوعمرو کے لیے خَـطٰیٰـكُمْ عَطَا یَ كُمْ کے وزن پر ہمزہ کے بغیر (۲) ابن عامر کے لیے خَطِیْٓـئَتُكُمْ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (یا کے بعد فتحہ والے) ہمزہ اور تَا کے ضمہ سے الف کے بغیر (۳) نافع کے لیے خَـطِیْٓـئٰتُـكُمْ ابن عامر کی طرح لیکن یہ جمع ہونے کی بنا پر ہمزہ کے بعد الف بھی پڑھتے ہیں۔ (۴) باقی (چار) کے لیے خَطِیْٓـئٰتِكُمْ نافع کی طرح لیکن یہ حضرات تا پر ضمہ کے

بجائے کسرہ پڑھتے ہیں (پس نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ میں چار قراءتیں ہوگئیں (۱) نافع کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيْئٰتُكُمْ (۲) ابن عامر کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيْئَتُكُمْ (۳) ابوعمرو کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ (۴) باقی (چار) کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ)

قَالُوْا مَعْذِرَةً میں حفص کے لیے تَا کے دوز براور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تَا کے دو پیش ہیں۔

بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ میں چار قراءتیں ہیں (۱) نافع کے لیے بِيْسٍ بَا کے کسرہ اور اس کے بعد یَ ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر عِيْسٍ کے وزن پر (۲) ابن عامر کے لیے بِئْسٍ بَا کے کسرہ اور اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے (۳) شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) بَيْئَسٍ بَا کے فتحہ یَا کے سکون اور اس کے بعد فتحہ والے ہمزہ سے قَيْعَبٍ کے وزن پر (۴) باقی (ساڑھے چار) کے لیے بَئِيْسٍ بَا کے فتحہ پھر کسرہ والے ہمزہ اور اس کے بعد یَ ساکنہ سے رَئِيْسٍ کے وزن پر اور یہ وجہ شعبہ سے بھی منقول ہے (اسی بنا پر ان کے لیے دو وجوہ ہوگئیں)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ سورۂ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ میں شعبہ کے لیے يُمْسِكُوْنَ ہے (میم کے سکون اور سین کی) تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے میم کا فتحہ اور سین پر تشدید ہے۔

ذُرِّيَّتَهُمْ میں نافع۔ابوعمرو۔ابن عامر کے لیے ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے جمع ہونے کی بنا پر یَا کے بعد الف اور تَا (اور ھَا) کے کسرے اور باقی (چار) کے لیے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر الف کا حذف تَا کا فتحہ (اور ھَا کا ضمہ) ہے۔

اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا دونوں میں ابوعمرو کے لیے اَنْ يَّقُوْلُوْا اور اَوْيَقُوْلُوْا ہے یَا سے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں تَا ہے۔

يُلْحِدُوْنَ میں یہاں اور فصلت میں حمزہ کے لیے يَلْحَدُوْنَ ہے یَا اور حَا کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے یَا کا ضمہ اور حَا کا کسرہ ہے۔

وَيَذَرُهُمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابوعمرو۔عاصم کے لیے نون کے بجائے یَا اور رَا کے ضمہ سے (۲) حمزہ اور کسائی کے لیے وَيَذَرْهُمْ یَا اور رَا کے جزم سے (۳) باقی (تین) کے لیے وَنَذَرُهُمْ نون

اور را کے ضمہ سے۔

لَہٗ شُرَکَآ ءَ میں نافع۔ شعبہ کے لیے شِرْکًا ہے شین کے کسرہ را کے سکون سے اور کاف پر دو زبر ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے شین کا ضمہ را کا فتحہ کاف کے بعد الف اور اس میں مد متصل اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے تنوین کے بغیر۔

لَا یَتَّبِعُوْکُمْ میں یہاں اور یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ شعرا میں نافع کے لئے لَایَتْبَعُوْکُمْ اور یَتْبَعُهُمُ الْغَاوٗنَ (تا کے سکون اور اس کی) تخفیف اور با کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں تا پر تشدید اور فتحہ اور با کا کسرہ ہے۔

طٰٓـئِفٌ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور کسائی کے لیے طَیْفٌ ہے یائے ساکنہ سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے طا کے بعد الف اور اس کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہے یا کے بغیر۔

یَمُدُّوْنَهُمْ میں نافع کے لیے یُمِدُّوْنَهُمْ ہے یا کے ضمہ اور میم کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے یا کا فتحہ اور میم کا ضمہ ہے

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت سات ہیں

(۱) رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ میں اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے (۲) اِنِّیٓ اَخَافُ (۳) مِنْ بَعْدِیَ اَعَجِلْتُمْ ان دونوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) مَعِیَ بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے (۵) اِنِّیٓ اصْطَفَیْتُکَ اس میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۶) عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ اس میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے سکون ہے۔ (۷) عَذَابِیٓ اُصِیْبُ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے اس میں یائے زائدہ ایک ہے ثُمَّ کِیْدُوْنِ اس کو ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور ہشام کے لیے وقف و وصل دونوں میں اثبات وحذف دونوں ہیں (لیکن حذف طرق کے خلاف ہے اور نشر کے طرق سے بھی صرف وقفاً صحیح ہے)

(۸) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (مدنی)

اس سورہ میں کل پچھتر آیتیں۔ ایک ہزار پچھتر کلمے۔ پانچ ہزار اسی حروف۔ دس رکوع ہیں اسکے فواصل مَنْطِقُ بَلَدٍ کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مُرْ دِفِيْنَ میں نافع کے لیے دال کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لیے دال کا کسرہ ہے۔

يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسُ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے يَغْشٰكُمُ النُّعَاسُ يَا کے فتحہ غین کے سکون اور شین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَلنُّعَاسُ کے سین کے ضمہ سے (۲) نافع کے لیے يُغْشِيْكُمُ النُّعَاسَ يَا کے ضمہ غین کے سکون شین کے کسرہ اور اس کی تخفیف (اور اس کے بعد يَائے ساکنہ) اور اَلنُّعَاسَ کے سین کے فتحہ سے (۳) باقی (چار) کے لیے بھی اسی طرح لیکن یہ يَا کا ضمہ غین کا فتحہ اور شین پر تشدید پڑھتے ہیں (جس طرح شروع میں لکھا گیا)

اَلرُّعْبَ آل عمران میں اور وَلٰكِنِ اللّٰهَ جو یہاں دو جگہ ہے وہ وَمِيْكٰلَ کے بعد بقرہ میں بیان ہو چکا ہے

مُوْهِنُ كَيْدَالْكٰفِرِيْنَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے مُوَهِّن كَيْدَ الْكٰفِرِيْنَ واو کے فتحہ ھا کی تشدید اور دال کے فتحہ سے اور نون پر تنوین ہے (۲) حفص کے لیے مُوْهِنُ كَيْدِالْكٰفِرِيْنَ واو کے سکون ھا کی تخفیف اور تنوین کے حذف سے اور اضافت کی بنا پر كَيْدِ کے دال کا کسرہ ہے (۳) باقی (ساڑھے تین ابن عامر۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی) کے لیے مُوْهِنٌ كَيْدَ الْكٰفِرِيْنَ واو کے سکون اور ھا کی تخفیف اور دال کے فتحہ سے اور نون پر تنوین ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ میں نافع ابن عامر۔ حفص کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ اس سے پہلے (آل عمران میں) بیان ہو چکا ہے۔

پارہ (۱۰) وَاعْلَمُوْا

بِالْعُدْوَةِ میں دونوں جگہ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے عین کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں عین کا ضمہ ہے

مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ میں نافع۔ بزی شعبہ کے لیے مَنْ حَيِيَ ہے دو یاؤں سے جن میں سے پہلی پر کسرہ ہے تشدید کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے ایک يَا اور اس پر تشدید اور فتحہ ہے۔

اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ میں ابن عامر کے لیے دو تا ہیں (اور قاعدہ کے موافق ہشام کے لیے ذال

کا تا میں ادغام اِذْ تَّتَوَ فَّی الَّذِیْنَ اور ابن ذکوان کے لیے اظہار ہے) باقی چھ کے لیے ایک یَا اور تَا ہے

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَا ہے۔

اِنَّھُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ میں ابن عامر کے لئے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لئے ہمزہ کا کسرہ ہے

لِلسَّلْمِ میں شعبہ کے لیے سین کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّا ئَۃٌ یَّغْلِبُوْا اور فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّا ئَۃٌ صَا بِرَ ۃٌ میں کوفیین کے لئے دونوں میں یَکُنْ ہے یا سے اور ابوعمرو کے لئے اول میں یا اور ثانی میں تا ہے یعنی وَاِنْ یَّکُنْ اور فَاِنْ تَکُنْ اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں تَا ہے۔

فِیْکُمْ ضَعْفًا میں عاصم اور حمزہ کے لیے ضاد کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے ضُعْفًا ہے ضاد کے ضمہ سے

اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ میں ابوعمرو کے لیے تَکُوْنُ ہے تَا سے اور باقی چھ کے لیے یَا ہے۔

مِنَ الْاَ سْرٰی میں ابوعمرو کے لیے مِنَ الْاُسٰرٰی ہے فُعَالٰی کے وزن پر اور باقی چھ کے لیے مِنَ الْاَ سْرٰی ہے فَعْلٰی کے وزن پر۔

مِنْ وَّ لَا یَتِھِمْ میں حمزہ کے لیے واو کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) اِنِّیَ اَرٰی (۲) اِنِّیَ اَخَا فُ اللّٰہَ دونوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے فتحہ ہے

(۹) سُوْرَ ۃُ التَّوْ بَۃ (مدنی)

اس سورہ میں ایک سو انتیس آیتیں۔ چار ہزار اٹھہتر کلمے۔ دس ہزار چار سو اٹھاسی حروف اور

سولہ[۱۶] رکوع ہیں اس کے فواصل لَمْ نُرَب کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ (میں یہاں اور اَئِمَّۃً) میں ہر پانچ جگہ ابن عامر اور کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے ادخال کے بغیر اور ہشام اس قراءۃ کی رو سے جو ابوالفتح سے ہے دونوں کے درمیان ادخال کا

الف بھی زیادہ کرتے ہیں (اور ائِمَّۃً پڑھتے ہیں اور قصیدہ میں ان کے لیے ابن ذکوان اور کوفیین کی طرح الف کا ترک بھی ہے جو دانی کے شیخ ابوالحسن سے ہے اس لیے وہ طریق کے موافق نہیں) اور باقی (تین) کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی یَا کے مانند تسہیل ہے مد (ادخال کے الف) کے بغیر پس اس میں تین قراءتیں ہو گئیں (۱) ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے اَئِـمَّۃُ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال سے (۲) ہشام کے لئے ائِـمَّۃً اور اَئِـمَّۃً دونوں کی تحقیق مع ادخال اور بلا ادخال سے (۳) باقی (تین) کے لیے اول کی تحقیق اور ثانی کی تسہیل بلا ادخال سے)

لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ میں ابن عامر کے لئے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لئے فتحہ ہے

اَنْ یَّعْمُرُوْ امَسٰجِدَ اللّٰہ میں جو پہلا مَسٰجِدَ ہے ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے مَسْجِدَ اللّٰہ ہے (سین کے سکون اور الف کے حذف سے) واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے جمع کی بنا پر سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے (اور دوسرے مَسٰجِدَ اللّٰہ میں جو اس کے بعد ہے کوئی اختلاف نہیں وہ سب کے لیے جمع ہی کے صیغہ سے ہے)

یُبَشِّرُھُمْ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

وَعَشِیْـرَتُکُمْ میں شعبہ کے لیے عَشِیْـرٰتُکُمْ ہے را کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُنِ ابْنُ اللّٰہ میں عاصم اور کسائی کے لیے را پر تنوین ہے اور اس تنوین کو کسرہ دیتے ہیں اور کسائی کے لیے اس کو ضمہ دینا (اور عُزَیْرُ نُ ابْنُ اللّٰہِ پڑھنا جیسا کہ فَتِیْلًا اُنْظُرْ وغیرہ میں ان کا قاعدہ ہے جائز نہیں کیونکہ یہاں اِبْـن کے نون کا ضمہ اعرابی ہے اور بدلتا رہنے کے سبب لازمی نہیں (اور فَتِیْلَا نُ انْـظُـرْ میں ظَا کا ضمہ لازمی ہے اس لیے وہاں اس کی رعایت سے تنوین کو بھی ضمہ دیتے ہیں اور یہاں کسرہ ہی پڑھتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہ ہے تنوین کے بغیر۔

یُضَـاھِئُوْنَ میں عاصم کے لیے ھَا کا کسرہ اور اس کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہے اور باقی چھ کے لیے یُضَاھُوْنَ ہے ھَا کے ضمہ سے ہمزہ کے بغیر۔

اِنَّـمَا النَّسِیْٓءُ میں ورش کے لیے اِنَّـمَا النَّسِیُّ ہے یَا کی تشدید سے ہمزہ کے بغیر اور باقی

(ساڑھے چھ) کے لیے یَا کا سکون اور اس میں مد (متصل) اور اس کے بعد ہمزہ ہے اور وقفاً ہشام اور حمزہ بھی اس کو ورش کی طرح پڑھتے ہیں۔

یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا کا ضمہ اور ضاد کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَضِلُّ ہے یَا کے فتحہ اور ضاد کے کسرہ سے۔

اَوْ کَرْهًا نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یُقْبَلَ ہے یَا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تَا ہے۔

اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ (کا اختلاف) مائدہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ میں حمزہ کے لیے تَا کے دو زیر اور باقی چھ کے لیے تَا کے دو پیش ہیں۔

اِنْ نَّعْفُ اور نُعَذِّبْ طَآئِفَةً میں عاصم کے لیے نَعْفُ میں نون اور اس کا فتحہ اور فا کا ضمہ اور نُعَذِّبْ میں نون اور ذال کا کسرہ اور طَآئِفَةً کی تَا پر دو زیر ہیں اور باقی چھ کے لیے اِنْ یُّعْفَ اور تُعَذَّبْ طَآئِفَةٌ ہے اول میں نون کے بجائے یَا کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے اور ثانی میں نون کے بجائے تَا اور ذال کے فتحہ اور طَآئِفَةٌ کی تَا پر دو پیش ہیں

پارہ (۱۱) یَعْتَذِرُوْنَ

دَآئِرَةُ السَّوْءِ میں یہاں اور سورۂ فَتح میں دونوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے دَآئِرَةُ السُّوْٓءِ ہے سین کے ضمہ سے (اور اس سے واو میں مد متصل پیدا ہو جاتا ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔

قُرُبَةٌ لَّهُمْ میں ورش کے لیے قُرُبَةٌ ہے را کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے را کا سکون ہے۔

تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ میں ابن کثیر کے لیے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ہے یعنی مِنْ زیادہ کرتے ہیں اور دوسری تَا کا کسرہ پڑھتے ہیں اور باقی چھ مِن کو حذف کر کے تَا کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

اِنَّ صَلٰوتَکَ میں یہاں اور اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ ہود میں دونوں میں

حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے لام کے بعد الف ہے واو کے بغیر واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور یہاں تا پر فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یہاں اِنَّ صَلٰوٰتُکَ اور ہود میں اَصَلٰوٰتُکَ ہے لام کے بعد والے واو اور الف سے اور یہاں تَا کا نصب ہے جو کسرہ کے ساتھ آئے گا اور ہود والے میں سب کے لیے بلا خلاف تَا کا ضمہ ہے۔

مُرْجَوْنَ میں یہاں اور تُرْجِیْ احزاب میں دونوں میں ابن کثیر۔ابوعمرو۔ابن عامر اور شعبہ کے لیے مُرْجَئُوْنَ اور تُرْجِئُ ہے جیم کے بعد ضمہ والے ہمزہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں میں ہمزہ کا حذف ہے۔

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا میں نافع۔ابن عامر کے لیے اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْ ہے یعنی اَلَّذِیْنَ سے پہلے واو نہیں پڑھتے اور باقی (پانچ) کے لیے واو کے ساتھ ہے۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ اور خَیْرٌ اَمَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ دونوں میں نافع۔ابن عامر کے لیے اُسِّسَ بُنْیَانُہٗ ہے ہمزہ کے ضمہ سین کے کسرہ اور بُنْیَانُہٗ کے دوسرے نون کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ اور سین اور بُنْیَانَہٗ کے نون تینوں کا فتحہ ہے۔

شَفَا جُرُفٍ میں ابن عامر شعبہ۔حمزہ کے لیے جُرْفٍ ہے را کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

هَارٍ میں ابن کثیر۔ہشام۔حفص۔حمزہ کیلئے ترک امالہ ہے اور ورش کے لیے امالہ صغریٰ ہے اور باقی (تین قالون۔ابوعمرو۔شعبہ۔کسائی) کے لیے امالہ کبریٰ ہے اور ان تمام قراءتوں میں را فعل کا لام کلمہ تھی (کیونکہ یہ اصل میں هَائِرتھا) پھر قلب مکانی کے ذریعہ عین کلمہ بنادی گئی (اور لام کلمہ حذف ہوگیا)

اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ میں ابن عامر۔حفص۔حمزہ کے لیے تَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَا کا ضمہ ہے۔

فَیُقْتَلُوْنَ وَیَقْتُلُوْنَ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

یَزِیْغُ قُلُوْبُ میں حفص اور حمزہ کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے تَا ہے

اَوَلَا یَرَوْنَ میں حمزہ کے لئے تا ہے اور باقی (چھ) کے لئے یا ہے

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) مَعِیَ اَبَدًا اس میں شعبہ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون ہے (۲) مَعِیَ عَدُوًّا اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے۔

(۱۰) سُوْرَۃُ یُوْنُسَ (مکی)

اس سورہ میں ایک سونو آیتیں۔ ایک ہزار آٹھ سو بتیس کلمے۔ نو ہزار ننا وے حروف اور گیارہ رکوع ہیں اسکے فواصل لِمَنْ کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

الٓرٰ اور الٓمّٓرٰ میں قالون۔ ابن کثیر۔ حفص کے لیے را کا فتحہ ترک امالہ اور ورش کے لیے امالہ صغریٰ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے امالہ محضہ ہے۔

لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ میں ابن کثیر اور کوفیین کے لیے سین کے بعد الف اور حَا کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کے لیے لَسِحْرٌ ہے (سین کے کسرہ حَا کے سکون سے) الف کے بغیر۔

ضِیَآءً میں یہاں اور انبیاء اور قصص تینوں میں قنبل کے لیے ضِئَآءً ہے ضاد کے بعد ہمزہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے ضاد کے بعد فتحہ والی یَا ہے۔

یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور حفص کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نون ہے۔

لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ میں ابن عامر کے لیے لَقَضیٰٓ اِلَیْهِمْ اَجَلَهُمْ ہے قاف اور ضاد کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَجَلُهُمْ کے لام کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے قاف کا ضمہ اور ضاد کا کسرہ یا کا فتحہ اور اَجَلُهُمْ کے لام کا ضمہ ہے

وَلَآ اَدْرٰىکُمْ بِهٖ (میں یہاں اور سورۂ قیامہ کے پہلے لَآ اُقْسِمُ میں دونوں میں قنبل کے لیے وَلَاَدْرٰىکُمْ اور لَاُقْسِمُ یعنی دونوں جگہ الف حذف ہے ایک روایت بزی کے لئے بھی حذف ہی ہے اور باقی چھ کے لیے دونوں جگہ الف کا اثبات ہے۔

اَدْرٰکَ اور اَدْرٰىکُمْ میں ہر جگہ قالون۔ ابن کثیر۔ ہشام۔ حفص کے لیے اور نقاش کی

روایت پر اخفش سے (ابن ذکوان کے لیے) را کا فتحہ ہے ترک امالہ (اور قصیدہ میں امالۂ بھی ہے جو اخفش سے ابن اخرم کی روایت ہے) اور ورش کے لیے امالہ صغریٰ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے امالۂ کبریٰ ہے۔

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں یہاں اور دو جگہ میں سورۂ نحل کے شروع میں اور سورۂ روم میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ میں ابن عامر کے لیے يَنْشُرُكُمْ ہے یا کے فتحہ نون کے سکون اور شین کے ضمہ سے جو نَشْر سے بنا ہے اور باقی چھ کے لیے یا کا ضمہ اور سین کا فتحہ اور اس کے بعد تشدید اور کسرہ والی یا ہے جو تَسْيِيْرُ سے بنا ہے

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں حفص کے لیے عین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

قِطَعًا مِنَ الَّيْلِ میں ابن کثیر اور کسائی کے لیے قِطْعًا ہے طا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے طا کا فتحہ ہے۔

هُنَا لِكَ تَبْلُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَتْلُوْا ہے دو تاؤں سے اور تلاوۃ سے ہے اور باقی (پانچ) کے لیے تا اور با کے ساتھ ہے بَلَاء سے۔

كَلِمَتُ رَبِّكَ میں یہاں اور اسی سورۃ کے آخر میں اور غافر میں تینوں میں نافع۔ ابن عامر کے لیے كَلِمٰتُ رَبِّكَ ہے میم کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف ہے۔

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْ میں چھ قراءتیں ہیں (۱) ورش۔ ابن کثیر۔ ابن عامر کے لیے لَا يَهَدِّيْ یا اور ھا کے فتحہ اور دال کی تشدید سے (۲) قالون اور ابوعمرو کے لیے بھی اسی طرح لیکن یہ ھا کے فتحہ کو اختلاس سے پڑھتے ہیں اور یزیدی ابوعمرو سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ ھا کو کسی قدر فتحہ کی بُو دیا کرتے تھے (اور اختلاس کا اور بُو دینے کا مطلب ایک ہی ہے) (۳) قالون کے لیے دوسری وجہ میں لَا يَهْدِّيْ ھا کے سکون اور دال کی تشدید سے چنانچہ قالون سے نص سکون ہی کے ساتھ آئی ہے (۴) شعبہ کے لیے لَا يِهِدِّيْ یا اور ھا دونوں کے کسرہ اور دال کی تشدید سے (۵) حفص کے لیے لَا يَهِدِّيْ یا کے فتحہ ہا کے کسرہ اور دال کی تشدید سے

(۶) حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یَهْدِیْ ہا کے سکون اور دال کی تخفیف سے۔

وَلٰكِنَّ النَّاسَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَلٰكِنِ النَّاسُ ہے لٰكِنْ کے نون کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور سین کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے لٰكِنَّ کے نون پر تشدید اور فتحہ اور سین کا بھی فتحہ ہے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جس کے بعد كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْا ہے انعام میں بیان ہو چکا ہے

بِهٖ آلْئٰنَ میں یہاں اور آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ نافع کے لیے الَنَ ہے نقل کی بنا لام کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف سے اور باقی چھ کے لیے لام کا سکون اور اس کے بعد (فتحہ والا) ہمزہ ہے اور اس میں اور اس کے ہم شکل کلمات میں جیسے قُلْ ءٰالذَّكَرَيْنِ (انعام میں دو جگہ) اور قُلْ ءٰاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ (یونس میں) اور ءٰاللّٰهُ خَيْرٌ میں (اور ءٰالسِّحْرُ یونس میں ابوعمرو کی قراءۃ پر ساتویں میں صرف ابوعمرو اور باقی چھ میں) ساتوں دوسرے ہمزۂ وصلی کو تسہیل سے پڑھتے ہیں جو ہمزۂ استفہامیہ کے بعد ہے اور اس میں تحقیق کسی کے لیے بھی نہیں ہے نیز اس ہمزہ وصلی اور اس سے پہلے ہمزہ کے درمیان ادخال کے الف کے ذریعہ جدائی بھی کسی نے نہیں کی (پس ان میں سب کے لیے ءَالذَّكَرَيْنِ. ءَالْئٰنَ. ءَاللّٰه. ءَالسِّحْرُ ہے تسہیل بلا ادخال سے اول کے تین کلمہ دو دو جگہ آئے ہیں اور چوتھا ایک جگہ آیا ہے اس لیے سات ہو گئے) کیونکہ (اول تو) ہمزۂ وصلی (عارضی ہونے کی بنا پر) ضعیف ہے (پس ثقل ثابت نہیں ہوا تا کہ ادخال کے الف سے جدائی کرنے کی حاجت پیش آئے) اور (دوسرے) اکثر قراء اور نحاۃ کے قول پر اس (ہمزہ) کا (الف سے) ابدال لازم ہے۔ جس سے ان کی شکل ءٰالذَّكَرَيْنِ ءٰالْئٰنَ. ءٰاللّٰه ہو جاتی ہے اور ادخال دو ہمزوں میں جدائی کرنے کے لیے ہوا کرتا ہے نہ کہ ہمزہ اور الف میں جدائی کرنے کے لیے۔ خلاصہ یہ کہ ان ساتوں کلمات میں سب کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تسہیل بلا ادخال (۲) ہمزہ کا الف سے ابدال مدلازم کے ساتھ) خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ میں یہاں اور لَا يَعْزُبُ سبا میں دونوں میں کسائی کے لیے زا کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے زا کا ضمہ ہے۔

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ میں حمزہ کے لیے را کا ضمہ ہے باقی چھ کے لیے فتحہ ہے۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اعراف میں بیان ہو چکا۔

بِهِ السِّحْرُ میں ابوعمرو کے لیے بِهٖ ءٰ آلسِّحْرُ ہے استفہام کی بنا پر مد کے ساتھ (یعنی دو ہمزہ پڑھ کر پہلے کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور دوسرے میں تسہیل یا مد لازم کے ساتھ الف سے ابدال کرتے ہیں تسہیل کی صورت میں ہمزہ مدہ کے مانند ہو جاتا ہے اور ابدال کی صورت میں خود الف مدہ ہی بن جاتا ہے اس لیے مد سے تعبیر کر دیا) اور باقی چھ کے لیے خبر ہونے کی بنا پر مد نہیں ہے (بلکہ خود ہمزۂ وصلی ہی حذف ہو جاتا ہے)

عبداللہ بن ابی مسلم اپنے والد اور ابو ہبیرہ اور حفص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اَنْ تَبُوْٓءَا میں ہمزہ کو یا سے بدل کر وقف کرتے تھے (اور اَنْ تَبَوَّ یَا پڑھتے تھے) اور ابن الخواستی نے ابوطاہر سے اور انہوں نے اشنانی سے نقل کر کے ہم سے یہ بیان کیا ہے کہ ہمزہ سے وقف کرتے تھے اور میں نے بھی ہمزہ ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور یَا والی وجہ ضعیف اور متروک ہے)

لِیُضِلُّوْا کا ذکر انعام میں آچکا ہے

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ میں ابن ذکوان کے لیے وَلَا تَتَّبِعٰنِ ہے نون کی تخفیف سے (اور قصیدہ میں ایک اور وجہ بھی ہے جو ضعیف ہے اور وہ وَلَا تَتْبَعَآنِّ ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے نون پر تشدید (اور اس سے پہلے الف میں مد) ہے اور (معتبر روایت کی بنا پر) تا کی تشدید میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے فتحہ ہے۔

وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ میں شعبہ کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ میں حفص اور کسائی کے لیے (نون کا سکون اور اس میں اخفا اور جیم کی) تخفیف ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نُنَجِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ہے (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے اور اس پر اور اس کے ان (یائی) ہم شکلوں پر جو مصاحف میں یا کے بغیر لکھے ہوئے ہیں تمام قراء ان کی رسم کے موافق (یا کے بغیر ہی) وقف کرتے ہیں لیکن جن کلمات کے بارے میں ان سے یا پر وقف کرنے کی روایت ثابت ہو چکی ہے ان کا مرجع وہی روایت ہوتی ہے (اور ان پر یا ہی کے ساتھ وقف کرتے ہیں)

اس سُورۃ میں اضافت کی یا آت پانچ ہیں

(۱) لِیْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ (۲) اِنِّیْٓ اَخَافُ ان میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۳) نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ (۴) رَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ان دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۵) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ میں یہاں اور اسی طرح اس میں ہر نو جگہ نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے فتحہ ہے۔

(۱۱) سُوْرَةُ هُوْدٍ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو تیئس آیتیں۔ ایک ہزار چھ سو کلمے۔ نو ہزار پانچسو سڑسٹھ حروف۔ اور دس رکوع ہیں اسکے فواصل لَمْ نُدَ بِرُ ذَزُ ظَطَقْ کے گیارہ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

الٓر ا (یونس میں) بیان ہو چکا ہے۔

پارہ (۱۲) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

اِلَّا سٰحِر (مائدہ میں) بیان ہو چکا ہے۔

اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْر میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے کسرہ ہے۔

بَا دِیَ الرَّ اْیِ میں ابو عمرو کے لیے دال کے بعد والی یَا کے بجائے فتحہ والا ہمزہ ہے (یعنی بَا دِئَ الرَّاْیِ ہے) اور باقی چھ کے لیے فتحہ والی یَا ہے یعنی بَا دِیَ الرَّاْیِ (اور ہمزہ نہیں ہے)

فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عین پر ضمہ اور میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے فَعَمِیَتْ ہے عین کے فتحہ اور میم کی تخفیف سے۔

مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ میں یہاں اور مومنون میں حفص کے لیے لام پر تنوین دو زیر ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف (لام کا ایک زیر) یعنی مِنْ کُلِّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ ہے۔

مَجْرٖىهَا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے میم کا ضمہ ہے اور اس کی را میں جو (فتح اور امالہ کا) اختلاف ہے وہ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے

یٰـبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا میں یہاں عاصم کے لیے یَا کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے یَا کا کسرہ ہے (اور اس کے باقی موقعوں کا بیان یوسف میں آئے گا)

اِرْکَبْ مَّعَنَا ادغام صغیر کے بیان میں اور قِیْلَ اور غِیْضَ الْمَاءُ (کا اشمام بقرہ میں) اور مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ (اعراف میں) بیان ہو چکا ہے۔

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ میں کسائی کے لیے عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ ہے میم کے کسرہ اور لام کے فتحہ

سے تنوین کے بغیر اور غَیْرُ میں را کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لیے میم کا فتحہ را پر تنوین (دو پیش) اور غَیْرُ کی را کا ضمہ ہے۔

فَلَا تَسْئَلْنِ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْئَلَنِّ ہے لام کے فتحہ اور نون کے کسرہ اور تشدید سے اور ابن کثیر کے لیے بھی اسی طرح ہے لیکن یہ نون کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے فَلَا تَسْـئَلْنِ ہے لام کے سکون اور نون کے کسرہ سے تشدید کے بغیر (اور اس میں ورش اور ابو عمرو وصلاً نون کے بعد یائے ساکنہ بھی پڑھتے ہیں اس لیے اس میں پانچ قراءتیں ہو جاتی ہیں (۱) قالون و ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْئَلَنِّ (۲) ورش کے لیے وقفاً تو اسی طرح اور وصلاً فَلَا تَسْـئَلَنی یا سے (۳) ابن کثیر کے لیے فَلَا تَسْـئَلَنَّ (۴) ابو عمرو کے لیے وصلاً فَلَا تَسْـئَلْنِيْ اور وقفاً فَلَا تَسْـئَلْنِ (۵) باقی (تین) کوفیین کے لیے دونوں حالتوں میں فَلَا تَسْئَلْنِ یا کے بغیر)

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ میں یہاں اور مِنْ عَـذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ معارج میں دونوں میں نافع اور کسائی کے لیے یَوْمَ کے میم کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا کسرہ ہے۔

اَلَآ اِنَّ ثَـمُوْدَا میں یہاں اور (وَعَـادًا وَّثَمُوْدَا) فرقان و عنکبوت میں تینوں میں حفص اور حمزہ کے لیے دال پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے تینوں میں ثَـمُوْدًا ہے تنوین سے اور وقف بھی الف پر کرتے ہیں (اور ثَـمُوْدَا پڑھتے ہیں) اَلَا بُـعْدًا لِّثَمُوْدَ میں کسائی کے لیے لِثَمُوْدٍ ہے تنوین اور کسرہ سے اور باقی (چھ) کے لیے دال پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔

قَالَ سَلٰمٌ میں یہاں اور ذٰرِیٰت میں حمزہ اور کسائی کے لیے سِلْمٌ ہے سین کے کسرہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

يٰـوَيْلَتٰى میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ کے لیے بَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے بَا کا ضمہ ہے

سِـيْٓءَ بِهِمْ میں یہاں اور عنکبوت میں اور سِيْـئَتْ ملک میں نافع۔ ابن عامر۔ کسائی سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام کرتے ہیں یعنی ضمہ اور کسرہ دونوں کا کچھ کچھ حصہ ملا کر ایک حرکت بنا دیتے ہیں اور باقی (چار) سین کا خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

فَاَسْرِ اور اَنْ اَسْرِ میں ہر پانچ جگہ (جن میں سے فَاَسْرِ تین جگہ اور اَنْ اَسْرِ دو جگہ آیا ہے

نافع۔ابن کثیر کے لیے فَاسْرِ. اَنِ اسْرِ ہے ہمزۂ وصلی سے (جو ماقبل سے ملنے کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے)
اور باقی (پانچ) کے لیے پانچوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ ہے (اور یہ ہمزہ ہر حال میں باقی رہتا ہے)
اِلَّا امْرَاَتَکَ میں ابن کثیر۔ابوعمرو کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔
اَصَلٰوتُکَ توبہ میں اور علیٰ مَکَانَتِکُمْ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔
وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا ضمہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔
وَاِنَّ کُلًّا میں نافع۔ابن کثیر اور شعبہ کے لیے وَاِنْ کُلًّا ہے نون کے سکون اور تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نون پر تشدید اور فتحہ ہے۔
لَمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ میں یہاں اور لَمَّا جَمِیْعٌ یٰسٓ میں اور لَمَّا عَلَیْھَا طارق میں تینوں میں ابن عامر۔عاصم۔حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے تینوں میں لَمَا ہے میم کی تخفیف سے (پس یہاں وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا میں چار قراءتیں ہوگئیں (۱) نافع۔ابن کثیر کے لیے وَاِنْ کُلًّا لَمَا نون اور میم دونوں کی تخفیف سے (۲) شعبہ کے لیے وَاِنْ کُلًّا لَّمَّا نون کی تخفیف اور میم کی تشدید سے (۳) ابوعمرو اور کسائی کے لیے وَاِنَّ کُلًّا لَمَا نون کی تشدید اور میم کی تخفیف سے (۴) ابن عامر۔حفص۔حمزہ کے لیے وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا نون اور میم دونوں کی تشدید سے)
وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ میں نافع اور حفص کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یَرْجِعُ الْاَمْرُ ہے یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے۔
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ میں یہاں اور نمل کے آخر میں نافع۔ابن عامر۔حفص کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت اٹھارہ ہیں

(۱) فَاِنِّیْ اَخَافُ (۲) اِنِّیْ اَخَافُ (۳) اِنِّیْ اَعِظُکَ (۴) اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ (۵) اِنِّیْ اَخَافُ (۶) شِقَاقِیْ اَنْ ان چھیوں میں نافع۔ابن کثیر ابوعمرو کے لیے یا کا فتحہ ہے (۷) عَنِّیْ اِنَّہٗ (۸) اِنِّیْ اِذًا لَّمِنْ (۹) نُصْحِیْ اِنْ اَرَدْتُّ (۱۰) ضَیْفِیْ اَلَیْسَ اِن چاروں میں نافع۔ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے

(۱۱) وَلٰکِنِّیٓ اَرٰکُمْ (۱۲) اِنِّیٓ اَرٰکُمْ ان دونوں میں نافع۔ بزی۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۱۳) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ (۱۴) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ ان دونوں میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے فتحہ ہے (۱۵) فَطَرَنِیْٓ اَفَلَا اس میں نافع اور بزی کے لیے فتحہ ہے (۱۶) اِنِّیٓ اُشْهِدُ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے (۱۷) وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ اس میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے فتحہ ہے (۱۸) اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ اس میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو اور ابن ذکوان کے لیے یَا کا فتحہ ہے (اور ہشام کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور فتحہ مشہور تر بھی ہے اور طریق کے بھی موافق ہے لیکن تیسیر سے ان کے لیے صرف سکون نکلتا ہے کیونکہ فتحہ والوں میں ان کو بیان نہیں کیا پس اس میں دانی طریق سے نکل گئے ہیں

اور اس میں یا آت زوائد تین ہیں (۱) فَلَا تَسْـَٔلْنِ اس کو ورش اور ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں (۲) وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اس کو ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۳) یَوْمَ یَاْتِ اس کو ابن کثیر وصل ووقف دونوں میں اور نافع۔ ابوعمرو۔ کسائی صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۱۲) سُوْرَۃُ یُوْسُفَ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو گیارہ آیتیں۔ ایک ہزار چھ سو کلمے۔ سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حروف اور بارہ رکوع ہیں اسکے فواصل لَمْ نَرَ کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

یٰٓاَبَتِ میں ہر (آٹھ) جگہ ابن عامر کے لیے تَا کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لیے تَا کا کسرہ ہے اور یٰٓاَبَتِ پر ابن کثیر اور ابن عامر ہا سے وقف کرتے ہیں (یعنی یٰٓاَبَهْ) اور یہ چودھویں فصل (اصول) میں بیان ہو چکا ہے۔

یٰبُنَیَّ میں یہاں اور لقمٰن میں دوسرے موقع یٰبُنَیَّ اِنَّهَا میں اور صٰفّٰت میں تینوں میں حفص کے لیے یَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یَا کا کسرہ ہے (اور لقمٰن کے پہلے اور تیسرے یٰبُنَیَّ کا ذکر ان کے موقع پر آئے گا)

اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ میں ابن کثیر کے لیے اٰیَۃٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ہے واحد کے صیغہ سے الف کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر یَا کے بعد الف ہے۔

غَیٰبَتِ الْجُبِّ میں دونوں موقعوں میں نافع کے لیے غَیٰبٰتِ الْجُبِّ ہے بَا کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی چھ کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف ہے

اور مَا لَکَ لَا تَاْ مَنَّا میں (جو اصل میں لَا تَـاْ مَنُنَا تھا) تمام قراء پہلے نون کا دوسرے میں ادغام کرتے ہیں اور (اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) اس کا پیش کے ساتھ اشمام کرتے ہیں۔ (یعنی پہلے نون پر ہلکا سا ضمہ پڑھتے ہیں جس کو روم کہتے ہیں اور اسی کو یہاں مجازاً (اشمام کہہ دیا ہے) اور یہاں اشمام کی حقیقت یہ ہے کہ عضو کے ذریعہ نہیں (بلکہ قدرے) حرکت کے ذریعہ (پہلے) نون کی (اصل کی) طرف اشارہ کیا جائے پس یہ اخفا (روم) ہوگا صحیح ادغام نہ ہوگا کیونکہ حرکت کے بجائے پورا سکون نہیں آتا بلکہ اس کی آواز کمزور ہو جاتی ہے اور اسی (معمولی سی حرکت) کے سبب مدغم اور مدغم فیہ (دونوں نونوں) میں جدائی ہو جاتی ہے اور یہ ہمارے اکثر اماموں کا قول ہے اور یہ درست بھی ہے کیونکہ روم سے حرکت کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور سننے والا سمجھ لیتا ہے کہ پہلے اس نون پر ضمہ تھا اور قیاس کی رو سے بھی صحیح ہے) اور قصیدہ میں اشمام بھی درج ہے جو ہونٹوں سے ہوتا ہے اور اس میں صحیح ادغام بھی ہو جاتا ہے لیکن حرکت کا پتہ دینے میں روم کے برابر نہیں ہے غرض یہ کہ لَا تَـا مَـنَّا میں ساتوں کے لیے روم و اشمام دونوں صحیح ہیں اور روم میں نون کا اظہار اور اشمام میں ادغام ہوتا ہے)

یَـرْ تَـعْ وَیَـلْـعَبْ دونوں میں نافع اور کوفیین کے لیے یَا اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں نون ہے اور نافع یَرْ تَعْ میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے یَرْ تَعِ ہے عین کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے عین کا سکون ہے (پس یَرْ تَعْ میں چار قراءتیں ہو گئیں (۱) نافع کے لیے یَرْتَعِ (۲) ابن کثیر کے لیے نَرْ تَعِ (۳) ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے نَرْ تَعْ (۴) کوفیین کے لیے یَرْ تَعْ)

اَلذِّئْبُ میں تینوں جگہ ورش اور ابو عمرو اور کسائی کے لیے ہمزہ کا یَا سے ابدال یعنی الذِّیْبُ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں حالتوں میں تحقیق والا ہمزہ ہے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے قاعدہ کے موافق (یا سے ابدال کرتے) ہیں۔

یٰبُشْرٰیْ کوفیین کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر ہے (اور الف کے بعد فتحہ والی یَا نہیں ہے) اور ان میں سے حمزہ اور کسائی را کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے یٰبُشْـرٰیَ ہے را کے بعد الف

پھر فتحہ والی یا سے اور ان میں سے ورش کے لیے را میں امالۂ صغریٰ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا خالص فتحہ ہے اور ابوعمرو کی قراءۃ میں بھی اکثر اہل ادا کے فتحہ ہی کو پسند کرتے ہیں اور ابن مجاہد کا قول بھی یہی ہے اور علامہ دانی نے بھی فتحہ ہی پڑھا ہے اور یزیدی کے طریق سے ابوشعیب سوسی سے اور ان کے علاوہ اوروں سے ابو عمرو سے فتحہ ہی کے ساتھ نص بھی آئی ہے (اور قصیدہ میں تقلیل و امالہ بھی درج ہے اور ابوعمرو کے لیے تینوں صحیح ہیں لیکن فتح اولیٰ ہے پھر تقلیل کا پھر امالہ کا درجہ ہے)

هَيۡتَ لَكَ میں پانچ قراءتیں ہیں (۱) نافع۔ابن ذکوان کے لیے هِيۡتَ لَكَ ھا کے کسرہ اور (اس کے بعد یائے ساکنہ سے) ہمزہ کے بغیر اور تا کے فتحہ سے (۲) ہشام کے لیے هِئۡتَ لَكَ ہے پہلی قراءۃ کی طرح لیکن یہ (یا کے بجائے) ہمزہ (ساکنہ) پڑھتے ہیں (۳) ہشام ہی سے هِئۡتُ بھی منقول ہے تا کے ضمہ سے (اور دانی نے اس کو صحیح بتایا ہے لیکن یہ طریق کے خلاف ہے) (۴) ابن کثیر کے لیے هَيۡتُ لَكَ ہا کے فتحہ اور تا کے ضمہ اور دونوں کے درمیان یائے ساکنہ سے (۵) باقی (چار) کے لیے هَيۡتَ لَكَ ہا اور تا دونوں کے فتحہ سے

اَلۡمُخۡلَصِيۡنَ میں جب کہ اس کے شروع میں الف لام ہو ہر (آٹھ) جگہ نافع اور کوفیین کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے کسرہ ہے

حَاشَ لِلّٰهِ میں دونوں جگہ (یہاں اور اسی سورۃ میں) ابوعمرو کے لیے وصلاً حَاشَا لِلّٰهِ ہے شین کے بعد الف سے اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی پیروی کے سبب اس الف کو حذف کر دیتے ہیں (اور باقین کی طرح حَاشَ پڑھتے ہیں)

دَاَبًا میں حفص ہمزہ کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دَاۡبًا ہے ہمزہ کے سکون سے۔

وَفِيۡهِ يَعۡصِرُوۡنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

پارہ (۱۳) وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِىۡ

بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا میں قالون اور بزی کے لیے وصلاً بِالسُّوِّ اِلَّا ہے ہمزہ کے بجائے تشدید والے واو اور

اِلَّا کے ہمزہ کی تحقیق ہے (اور دوسری وجہ میں دونوں کے لیے پہلے ہمزہ کی تسہیل ہے مد اور قصر کے ساتھ اور وقفاً صرف تحقیق ہے) اور ورش اور قنبل اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو کسرہ والے دو ہمزوں میں ہے جو ہمزتین فی کلمتین میں اور ابو عمرو بھی اپنے اسی قاعدہ پر ہیں اور باقی (چار) بھی اپنے اپنے قواعد پر ہیں۔

حَيْثُ يَشَآءُ میں ابن کثیر کے لیے نون اور باقی چھ کے لیے یَا ہے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یَا کے بعد الف پھر نون ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لِفِتْيَتِهِ اجْعَلُوْا ہے (یَا کے بعد) تَا سے الف کے بغیر۔

اَخَانَا نَكْتَلْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَا ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نون ہے۔

خَيْرٌ حٰفِظًا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے حَا کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور فَا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے حِفْظًا ہے حَا کے کسرہ اور فَا کے سکون سے الف کے بغیر۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا. وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اور اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ میں یہاں اور اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ (اسی سورۃ میں) اور اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رعد میں پانچوں میں بزی کے لیے فَلَمَّا اسْتَايَسُوْا. وَلَا تَايَسُوْا. لَا يَايَسُ اِذَا اسْتَايَسَ الرُّسُلُ. اَفَلَمْ يَايَسِ الَّذِيْنَ ہے یَائے ساکنہ کے بجائے الف سے پھر فتحہ والی یَا سے ہمزہ کے بغیر (یعنی حروف کی ترتیب بدل کر ہمزہ کو کلمہ کا دوسرا حرف بنا کر ساکن کر دیتے ہیں اور اس کو الف سے بدل لیتے ہیں اور یَا کو تیسرے حرف کی جگہ لا کر فتحہ دیتے ہیں اس کو قلبِ مکانی کہتے ہیں اور یہاں قلب کے بعد ہمزہ کا الف سے بدلنا ضروری ہے) یہ اس قراءۃ کی رو سے ہے جو ابو القاسم فارسی سے ہے جس کو انہوں نے نقاش سے اور انہوں نے ابو ربیعہ سے پڑھا ہے (اور دوسری وجہ میں ان کے لیے باقین کی طرح بھی ہے جس کو دانی نے ابو الفتح اور ابو الحسن سے پڑھا ہے اسی لیے گو وہ صحیح تو ہے لیکن طریق کے خلاف ہے (اور باقی ساڑھے چھ کے لیے پانچوں میں یائے ساکنہ پھر فتحہ والا ہمزہ ہے لفظی الف کے بغیر (جس طرح شروع میں درج کیے گئے ہیں یعنی یہ حضرات قلب و ابدال نہیں کرتے) اور حمزہ جب وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت یَا کو دیتے ہیں) اور ہمزہ کو حذف کر کے فَلَمَّا اسْتَيَسُوْا. وَلَا تَيَسُوْا پڑھتے ہیں اور باقی تین کو بھی اسی طرح سمجھ لو)

ءَ اِنَّکَ لَاَ نۡتَ یُوۡسُفُ میں ابن کثیر کے لیے اِنَّکَ ہے خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی چھ کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں (جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہے) اور استفہام (کی صورت) میں ادخال اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل میں سب اپنے ان قواعد پر ہیں جو اصول میں ہمزتین کی بحث میں ہے۔

نُوۡحِیۡٓ اِلَیۡھِمۡ میں یہاں اور نحل میں اور انبیاء کے پہلے موقع میں حفص کے لیے یَا کے بجائے نون اور حَا کا کسرہ (پھر یائے ساکنہ ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یُوۡحٰی ہے نون کے بجائے یَا اور حَا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق اس الف میں امالہ کرتے ہیں (اور ورش امالۂ صغریٰ اور فتح پڑھتے ہیں اور انبیاء کے دوسرے نُوۡحِیۡ کا ذکر اس موقع پر آئے گا)

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے تَا اور باقی (چار) کے لیے یَا ہے

قَدۡ کُذِبُوۡا میں کوفیین کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کیلئے کُذِّبُوۡا ہے ذال کی تشدید ہے

فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا یُرَدُّ میں ابن عامر۔ عاصم کے لیے (ضمہ والا) ایک نون اور جیم پر تشدید اور یَا کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے فَنُنۡجِیۡ ہے دو نون سے جن میں سے پہلے پر ضمہ ہے اور دوسرا ساکن ہے (اور اس میں اخفا بھی ہے) اور جیم کی تخفیف اور یَا کا سکون ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت بائیس ہیں

(۱) لَیَحۡزُنُنِیۡٓ اَنۡ اس میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے (۲) رَبِّیۡٓ اَحۡسَنَ (۳) اَرٰنِیۡٓ اَعۡصِرُ (۴) اَرٰنِیۡٓ اَحۡمِلُ (۵) اِنِّیۡٓ اَرٰی سَبۡعَ بَقَرٰتٍ (۶) اِنِّیۡٓ اَنَا اَخُوۡکَ (۷) اَبِیۡٓ اَوۡ یَحۡکُمَ اللّٰہُ (۸) اِنِّیۡٓ اَعۡلَمُ ان ساتوں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۹ و ۱۰) اِنِّیۡٓ اَرٰنِیۡ دونوں جگہ اس سے مراد اِنِّیۡ کی یَا ہے نہ کہ اَرٰنِیۡ کی (۱۱) رَبِّیۡٓ اِنِّیۡ تَرَکۡتُ (۱۲) نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ (۱۳) رَبِّیۡٓ اِنَّ رَبِّیۡ (۱۴) یَاۡذَنَ لِیۡٓ اَبِیۡ اس سے مراد لِیۡ کی یَا ہے (۱۵) رَبِّیۡٓ اِنَّہٗ (۱۶) بِیۡٓ اِذۡ اَخۡرَجَنِیۡ ان آٹھوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۱۷) اٰبَآءِیۡٓ اِبۡرٰھِیۡمَ (۱۸) لَعَلِّیۡٓ اَرۡجِعُ ان دونوں میں کوفیین کے لیے سکون (اور مد) ہے (اور باقی چار کے لیے فتحہ ہے) (۱۹) اِنِّیۡٓ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ (۲۰) سَبِیۡلِیۡٓ اَدۡعُوۡٓا ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے

(۲۱)و حُزۡ نِیَ اِلَی اللّٰہ اس میں نافع۔ابوعمرو۔ابن عامر کے لیے فتحہ ہے(۲۲)اِخۡوَ تِیَ اِن اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اوراس میں یا آت زوائددو ہیں(۱) حَتّٰی تُؤۡ تُوۡ نِ اس کوابن کثیر وقف ووصل دونوں میں اورابوعمرو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں(۲) اِنَّـــهٗ مَنۡ یَّتَّقِ اس کو قنبل دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی حضرات وقف ووصل دونوں میں ان دونوں کو حذف کردیتے ہیں اور نَـرۡ تَعِیۡ میں قنبل سے ابوربیعہ اورابن صباح نے دونوں حالتوں میں عین کے بعد یَا کا اثبات روایت کیا ہے(لیکن چونکہ قنبل کا طریق ابن مجاہد سے ہےاوران سے حذف ہےاس لیے اثبات طریق کے خلاف ہے)اوران دونوں کے سوااوروں نے دونوں حالتوں میں قنبل سے یَا کا حذف نقل کیا ہےاور باقی حضرات اس یَا کودونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

(۱۳) سُوۡرَ ۃُ الرَّ عۡدِ (مکی) مختلف فیہ (مدنی)

اس سورہ میں تینتالیس آیتیں۔آٹھ سوچپن کلمے۔تین ہزار پانچسو چھ حروف اور چھ رکوع ہیں اس کے فواصل قَعَدَ لِنَرَ ب کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّهَا رَ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

وَزَرۡ عٌ وَّ نَـخِیۡلٌ. صِنۡوَا نٌ .وَّ غَیۡرُ چاروں کلمات میں ابن کثیر۔ابوعمرو۔حفص کے لیے(آخری حرف عین۔لام۔نون۔را کا)ضمہ ہےاور باقی (ساڑھے چار) کے لیے چاروں حرفوں کا کسرہ ہے۔

یُسۡقٰی بِمَآ ءٍ وَّا حِدٍ میں ابن عامر۔عاصم کے لیے یَا اور باقی (پانچ) کے لیے تَا ہے۔

وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا میں حمزہ اورکسائی کے لیے یَا اور باقی (پانچ) کے لیے نون ہے۔

استفہام مکرر(پاس پاس)دوجگہ دودوہمزوں کے جمع ہونے کا قاعدہ

جب دواستفہام جمع ہوجائیں جیسے ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰ بًا ءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِ یۡدٍاور ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُـرٰ بًـا وَّ عِـظَا مًا ءَ اِنَّا لَمَبۡعُوۡ ثُوۡ نَ.ءَ اِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَ رۡضِ ءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِ یۡدٍوغیرہ توان میں قراء کا اختلاف ہےاور یہ سب گیارہ جگہ آئے ہیں(۱)ایک موقع تواس سورۂ رعد میں ہے (۲و۳)اوردوموقع سورۃ الاسرامیں ہیں(۴)اورایک موقع مومنون میں ہے(۵)اورایک موقع نمل میں ہے(۶)اورایک موقع

عنکبوت میں ہے(۷)اور ایک موقع الٓمٓ السجدہ میں ہے(۸و۹)اور دو موقع صٰفّٰت میں ہیں(۱۰)اور ایک موقع واقعہ میں ہے(۱۱)اور ایک جگہ نٰزعٰت میں ہے۔(ان میں سے(۱تا۵و۷تا۱۰)ان نو میں تو ءَ اِذَا ءَ اِنَّا ہے اور(۶)میں ءَ اِنَّکُمْ ءَ اِنَّکُمْ ہے اور(۱۱)میں ءَ اِنَّا ءَ اِنَّا اِذَا ہے)(۱)پس نافع اور کسائی (کے لیے ان سب موقعوں میں ءَ اِذَا اِنَّا اور ءَ اِنَّا اِذَا ہے یعنی)دونوں میں سے اول کو استفہام(دو ہمزوں)سے اور ثانی کو خبر(ایک ہمزہ)سے پڑھتے ہیں پھر استفہام(والے موقع ہیں نافع کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی یٰا کے مانند تسہیل ہے اور قالون دونوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں(جس سے ءٰاِذَا ۔ءٰاِنَّا ہو جاتا ہے اور ورش ادخال نہیں کرتے صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں)اور کسائی کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق (بلا ادخال)ہے اور نافع نمل و عنکبوت میں اپنے اس قاعدہ کے خلاف کر کے و نمل میں اِذَا ءَاِنَّا اور عنکبوت میں اِنَّکُمْ ءَ اِنَّکُمْ اول کو اخبار(ایک ہمزہ)سے اور ثانی کو استفہام(دو ہمزوں)سے پڑھتے ہیں اور کسائی صرف عنکبوت میں اپنے قاعدہ کے خلاف کر کے دونوں کو استفہام سے(ءَ اِنَّکُمْ اَ ئِنَّکُمْ)پڑھتے ہیں اور سورۂ نمل خبر(دوسرے موقع)میں ایک نون زیادہ کر کے(ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآ ءُ نَا)اِنَّنَا لَمُخْرَجُوْنَ پڑھتے ہیں (۱)اور ابن کثیر اور ابو عمرو تمام قرآن میں(گیارہ کے گیارہ موقعوں میں دونوں جگہ استفہام ، ءَ اِذَا ءَ اِنَّا پڑھتے ہیں اور پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں(۲)اور ابن کثیر تو(پہلے)ہمزہ کے بعد مد ادخال نہیں کرتے اور ابو عمرو ادخال کرتے ہیں ابن کثیر ایک جگہ عنکبوت میں اپنے قاعدہ کے خلاف اول کو اخبار کسرہ والے ایک ہمزہ سے (اور ثانی کو دو ہمزوں سے اِنَّکُمْ ءَ اِنَّکُمْ) پڑھتے ہیں (۳)عاصم و حمزہ دونوں کو ہر جگہ استفہام دونوں ہمزوں کی تحقیق (بلا ادخال)سے پڑھتے ہیں اور حفص اپنے قاعدہ کے خلاف صرف عنکبوت کے پہلے کو خبر کسرہ والے ایک ہمزہ سے(اِنَّکُمْ) پڑھتے ہیں(۴)ابن عامر ہر جگہ دونوں استفہاموں میں سے پہلے کو خبر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور ثانی کو استفہام دو ہمزوں سے(اِذَا ءَ اِنَّا)پڑھتے ہیں اور ہشام(جمہور کی روایت پر)دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں(اور بعض کے مذہب پر عدم ادخال بھی ہے)اور ابن ذکوان ادخال کا الف نہیں لاتے اور نمل و واقعہ اور نٰزعٰت تین موقعوں میں انہوں نے اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے پس نمل و نٰزعٰت میں تو اول کو استفہام اور ثانی کو اخبار سے ءَ اِذَا اِنَّا پڑھتے ہیں اور نمل میں کسائی کی طرح خبر میں ایک نون زیادہ کر کے(ءَ اِذَا اِنَّنَا)پڑھتے ہیں اور واقعہ

میں دونوں کو استفہام تحقیق والے دو ہمزوں سے (ءَ اِذَا ءَ اِنَّـــا) پڑھتے ہیں اور ہشام (یہاں بھی) اپنے قاعدہ کے موافق دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کرتے ہیں۔

هَا دٍ اور مِنْ وَّالٍ میں اور وَاقٍ میں اور وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نحل میں صرف ان چار کلمات میں ہر جگہ ابن کثیر کے لیے وصلاً تنوین (دوزیر) ہیں اور جب ان پر وقف کرتے ہیں تو یَا سے کرتے ہیں (اور هَـــا دِیْ .وَالِیْ وَاقِیْ .بَاقِیْ پڑھتے ہیں) اور باقی چھ وصلاً تنوین سے اور وقفاً یَا کے بغیر (هَا دْ .وَالْ .وَاقْ .بَاقْ پڑھتے ہیں۔

اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَا ہے

وَمِـمَّـا یُوْ قِدُ وْنَ عَلَیْهِ فِي النَّا رِ ابْتِغَآ ءَ میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَا ہے۔

اَفَـلَـمْ یَا یْئَسِ الَّذِیْنَ میں بزی کے لیے یَـا یَسِ الَّذِ یْنَ ہے یَا ئے ساکنہ کے بجائے الف پھر فتحہ والی یَا سے ہمزہ کے بغیر اور انھیں کے لیے باقین کی طرح بھی ہے لیکن یہ طریق کے خلاف ہے اور یہ یوسف میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

وَصُـدُّوْ ا عَنِ السَّبِیْلِ میں یہاں اور وَصُـدَّ غَـا فر میں کوفیین کے لیے دونوں میں صاد کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں صاد کا فتحہ ہے۔

اُکُلُهَا (بقرہ میں) بیان ہو چکا ہے۔

وَیُثْبِـــتُ وَ عِـــنْـــدَ هٗ میں ابن کثیر۔ابوعمرو۔عاصم کے لیے ثَا کا سکون اور بَا کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَیُثَبِّتُ ہے ثَا کے فتحہ اور بَا کی تشدید سے۔

وَسَیَـعْـلَـمُ الْکُفّٰرُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (کاف کا ضمہ فَا پر تشدید اور اس کے بعد الف ہے پس یہ) جمع کا صیغہ ہے اور باقی (تین) کے لیے (وَسَیَـعْـلَـمُ الْکٰفِرُ ہے کاف کے بعد الف اور فَا کے کسرہ اور تخفیف سے پس یہ) واحد کا صیغہ ہے۔

اس سُورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے

اَلْـکَبِیْـرُ الْـمُتَعَا لِ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی چھ دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

(۱۴) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ (مکی)

اس سورہ میں باون آتیں۔ آٹھ سو اکسٹھ کلمے۔ تین ہزار چار سو چونتیس حروف اور سات رکوع ہیں اس کے فواصل دُمْ رَ بٌ نَزُ صَالَ کے نو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَلْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِىْ میں وصل وابتدا دونوں میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اَللّٰہ کی ھا کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے ھا کا کسرہ ہے۔

رُسُلُهُمْ. سُبُلَنَا بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

بِهِ الرِّيْحُ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں یہاں اور خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ (نور) میں دونوں حمزہ اور کسائی کے لیے (یہاں خٰلِقُ السَّمٰوٰتِ وَلْاَرْضِ اور (نور میں) خٰلِقُ كُلِّ دَآبَّةٍ ہے (یعنی خَلَقَ کے بجائے خٰلِقُ ہے) خَا کے بعد الف اور لام کے کسرہ اور قاف کے ضمہ سے فَاعِل کے وزن پر اور اس کے مابعد یہاں تا اور ضاد کے اور سورہ نور میں كُلَّ کے لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے خَلَقَ ہے فَعَلَ کے وزن پر اور بعد کے اسموں کا نصب ہے جو اَلسَّمٰوٰتِ کی تا میں کسرہ کے ساتھ آئے گا کیونکہ یہ جمع مؤنث سالم کی تا ہے اور وَالْاَرْضِ کے ضاد اور كُلَّ کے لام پر فتحہ کی صورت میں آئے گا۔

بِمُصْرِخِيَّ اِنِّى میں حمزہ کے لیے یَا کا کسرہ ہے اور متکلم کی یَا میں کسرہ بھی ایک لغت ہے جس کو فراء اور قُطرُب نے نقل کیا ہے اور ابو عمرو (بصری) نے بھی اس کو جائز رکھا ہے اور باقی چھ کے لیے یَا کا فتحہ ہے۔

لِيُضِلُّوْا میں یہاں اور لِيُضِلَّ حج۔ لقمٰن۔ زمر میں چاروں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یَا کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے یَا کا ضمہ ہے۔

لَا بَيْعٌ وَلَا خِلٰلٌ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اَفْئِدَةً میں ہشام کے لیے اَفْئِيْدَةً ہے ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے اس یَا کا حذف ہے۔

لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ میں کسائی کے لیے لَتَزُوْلُ ہے پہلے لام کے فتحہ اور دوسرے لام کا ضمہ سے اور

باقی (چھ) کے لیے پہلے لام کا کسرہ اور دوسرے کا فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

(۱) وَمَا كَانَ لِيَ اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے (۲) قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اس میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا سکون اور وصلاً حذف ہے (۳) اِنِّيَ اَسْكَنْتُ اس میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے

اس میں یا آت زوائد تین ہیں؛

(۱) وَخَافَ وَعِيْدِ اس کو ورش وصلاً ثابت رکھتے ہیں (۲) بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِ اس کو ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں (۳) وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش ابوعمرو۔ حمزہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں

(۱۵) سُوْرَةُ الْحِجْرِ (مکی)

اس سورہ میں ننانوے آیتیں۔ چھ سو چون کلمے۔ دو ہزار سات سو ساٹھ حروف اور چھ رکوع ہیں اسکے فواصل نَمِل کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

پارہ (۱۴) رُبَمَا

رُبَمَا میں نافع اور عاصم کے لیے بَا کی تخفیف ہے اور باقی (پانچ) کے لیے رُبَّمَا ہے بَا کی تشدید سے۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اسی طرح دونون سے جن میں سے پہلے پر ضمہ اور دوسرے پر فتحہ ہے اور زا کا کسرہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةَ کی تا پر فتحہ ہے (۲) شعبہ کے لیے مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ضمہ والی تا اور نون اور زا کے فتحہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةُ کی تا کے ضمہ سے (۳) اور باقی (چار) کے لیے مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی ان کے لیے پہلے تا پر فتحہ ہے اور باقی میں شعبہ کی طرح ہیں۔

سُكِّرَتْ میں ابن کثیر کے لیے سُكِرَتْ ہے کاف کی تخفیف سے اور باقی چھ کے لیے کاف پر تشدید ہے۔

اَلرِّيٰحَ لَوَاقِحَ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلْمُخْلَصِيْنَ یوسف میں اور جُزْءٌ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَعُيُوْنٍ ہر (سات جگہ اور اَلْعُيُوْنِ یٰسٓ میں نافع۔ ابوعمرو۔ ہشام۔ حفص کے لیے عین کا ضمہ اور باقی

(چار) کے لیے عین کا کسرہ ہے۔

اِنَّا نُبَشِّرُکَ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع کے لیے تُبَشِّرُوْنِ نون کے کسرہ سے تشدید کے بغیر (۲) ابن کثیر کے لیے تُبَشِّرُوْنِّ نون کے کسرہ اور تشدید سے (۳) باقی (پانچ) کے لیے تُبَشِّرُوْنَ نون کے فتحہ اور تخفیف سے۔

وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآ لُّوْنَ میں یہاں اور یَقْنَطُوْنَ روم میں اور لَا تَقْنَطُوْا زمر میں تینوں میں ابوعمرو کسائی کے لیے نون کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَمُنْجُوْهُمْ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور جیم کی) تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔

قَدَّرْنَآ اِنَّهَا میں یہاں اور قَدَّرْنٰهَا نمل میں دونوں میں شعبہ کے لیے قَدَرْنَا ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دال پر تشدید ہے۔

فَاَسْرِ ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورة میں اضافت کی یا آت چار ہیں

(او۲) نَبِّئْ عِبَادِیْٓ . اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ (۳) اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ ان تینوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) بَنَاتِیْٓ اِنْ کُنْتُمْ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

(۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو اٹھائیس آیتیں۔ دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے۔ سات ہزار سات سو سات حروف اور سولہ رکوع ہیں اسکے فواصل نَمَر کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

عَمَّا تُشْرِکُوْنَ جو دو جگہ ہے یونس میں بیان ہو چکا ہے۔

یُنْبِتُ لَکُمْ میں شعبہ کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ چاروں میں ابن عامر کے لیے سین۔ را۔ میم۔ تا کا ضمہ اور

حفص کے لیے (اول کے دو میں فتحہ اور) صرف وَالنُّجُوْمُ اور مُسَخَّرٰتٌ میں ضمہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے چاروں میں نصب ہے جو اول کے تین میں فتحہ کے ساتھ اور مُسَخَّرٰتٍ کی تا میں کسرہ کی شکل میں آئے گا۔

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ میں عاصم کے لیے یا اور باقی چھ کے لیے تا ہے۔

اَیْنَ شُرَکَآءِ یَ الَّذِیْنَ میں بزی کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) شُرَکَایَ الَّذِیْنَ ہمزہ کے حذف سے اور یہ ضعیف اور متروک ہے (۲) الف کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے اور یہی صحیح ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے بھی یہی ہے۔

تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ میں نافع کے لیے نون کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ میں دونوں جگہ حمزہ کے لیے یا اور باقی چھ کے لیے تا ہے۔

اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ میں کوفیین کے لیے یَا کا فتحہ دال کا کسرہ (پھر یائے ساکنہ) ہے اور باقی (چار) کے لیے لَا یُهْدٰی ہے یَا کے ضمہ دال کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے (اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق الف میں تقلیل بھی کرتے ہیں) اور یُضِلُّ میں بلا خلاف سب کے لیے یَا کا ضمہ ہے۔

فَیَكُوْنُ میں یہاں اور یٰسٓ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں نون کا ضمہ ہے۔

نُوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ یوسف میں بیان ہو چکا ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یَا ہے۔

یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ میں ابو عمرو کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یَا ہے۔

مُفْرِطُوْنَ میں نافع کے لیے را کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے را کا فتحہ ہے۔

نُسْقِیْكُمْ میں یہاں اور مؤمنون میں نافع۔ ابن عامر۔ شعبہ کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں نون کا ضمہ ہے۔

یَعْرِشُوْنَ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

یَجْحَدُوْنَ میں شعبہ کیلئے تا اور باقی (ساڑھے چھ) کیلئے یا ہے

مِنْ بُطُوْ نِ اُمَّھٰتِکُمْ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْااِلَی الطَّیْرِ میں ابن عامر، حمزہ کے لیے تَا اور باقی (پانچ) کے لیے یَا ہے۔

یَوْ مَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے عین کا سکون اور باقی (تین) کے لیے عین کا فتحہ ہے۔

وَلَنَجْزِ یَنَّ الَّذِیْنَ میں ابن کثیر اور عاصم کے لیے نون ہے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے روایت کر کے (ابن ذکوان کے لیے بھی) نون ہی بتایا ہے اور علامہ دانی کے نزدیک یہ وہم ہے کیونکہ اخفش نے اپنی کتاب میں اس میں ابن ذکوان کے لیے یَا ہی بیان کی ہے (اور حق یہ ہے کہ اس میں ابن ذکوان کے لیے یَا کی طرح نون بھی صحیح ہے رہا یہ کہ اخفش نے اپنی کتاب میں یَا ہی بیان کی ہے سو اس سے نون کی روایت کا غلط اور وہم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ممکن ہے کہ اخفش نے دو میں سے ایک ہی وجہ کے بیان پر اکتفا کر لی ہو (غیث) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَا ہے (اور یہی ابن ذکوان کی دوسری وجہ ہے اور وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ میں سب کے لیے نون ہے)

اَلْقُدُ سِ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

یُلْحِدُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَلْحَدُوْنَ ہے یَا اور حَا دونوں کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یَا کا ضمہ اور حَا کا کسرہ ہے۔

مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا میں ابن عامر کے لیے فَتَنُوْا ہے فَا اور تَا دونوں کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے فا کا ضمہ اور تَا کا کسرہ ہے

فِیْ ضَیْقٍ میں یہاں اور نمل میں دونوں میں ابن کثیر کے لیے ضاد کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے اور اس میں دونوں قسم کی یا آت میں سے کوئی یَا بھی نہیں ہے۔

(۱۷) سُوْرَ ةُ بَنِیْ اِسْرَا ئیل (مکی)

اس سورہ میں ایک سو گیارہ آیتیں۔ ایک ہزار پانچسو تینتیس کلمے۔ تین ہزار چار سو ساٹھ حروف اور بارہ رکوع ہیں اسکے فواصل (رَا) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

پارہ (۱۵) سُبْحٰنَ الَّذِیْ .

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ میں ابوعمرو کے لئے یا اور باقی چھ کے لیے تَا ہے۔

لِیَسُوْٓءٗ وُجُوْهَکُمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر۔شعبہ۔حمزہ کے لیے لِیَسُوْٓءَ وُجُوْهَکُمْ نون کے بجائے یَا اور ہمزہ کے فتحہ سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (۲) کسائی کے لیے لِنَسُوْٓءَ نون اور ہمزہ کے فتحہ سے جمع متکلم ہونے کی بنا پر (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے یَا اور ہمزہ کا ضمہ اور اس کے بعد واو ساکنہ ہے جمع غائب ہونے کی بنا پر (لِیَسُوْٓءُ ا)

وَیَبْشُرُ الْمُؤْمِنِیْنَ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

یَلْقَهُ میں ابن عامر کے لیے یُلَقّٰهُ ہے یَا کے ضمہ لام کے فتحہ۔قاف کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے یَا کا فتحہ۔لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے۔

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَبْلُغٰنِّ ہے نون کے کسرہ سے اور اس سے پہلے الف اور اس میں مد لازم ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نون پر فتحہ ہے الف کے بغیر اور نون کی تشدید میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

اُفٍّ میں یہاں اور انبیاء میں اور احقاف میں تینوں میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع اور حفص کے لیے اُفٍّ ہے فا کے کسرہ اور تنوین سے (۲) ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے اُفَّ فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے اُفِّ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر۔

کَانَ خِطْأً میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر کے لیے خِطَآءً خَا کے کسرہ اور طَا کے فتحہ اور اس کے بعد الف مد متصل سے۔(۲) ابن ذکوان کے لیے خَطَأً خَا کے کسرہ اور طَا دونوں کے فتحہ سے الف اور مد کے بغیر (۳) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے خِطْأً خَا کسرہ اور طَا کے سکون سے۔

فَلَا یُسْرِفْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَا اور باقی (پانچ) کے لیے یَا ہے۔

بِالْقِسْطَاسِ میں یہاں اور شعرا میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے قاف کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے قاف کا ضمہ ہے

کَانَ سَیِّئُهٗ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ہمزہ اور ھا دونوں کا ضمہ ہے مذکر کی ضمیر ہونے کی بنا پر اور باقی (تین) کے لیے سَیِّئَةً ہے ہمزہ اور تَا کے فتحہ اور تنوین سے مونث کا صیغہ ہونے کی بنا پر

لِیَذَّکَّرُوْا میں یہاں اور فرقان میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِیَذْکُرُوْا ہے ذال کے سکون اور کاف

کے ضمہ اور دونوں کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ذال اور کاف دونوں پر فتحہ اور تشدید ہے۔

کَمَا یَقُوْلُوْنَ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَا ہے۔

عَمَّا یَقُوْلُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَا اور باقی (پانچ) کے لیے یَا ہے (پس ابن کثیر اور حفص کے لیے دونوں میں یَا اور حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں تَا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے اول میں تَا اور ثانی میں یَا ہے)

تُسَبِّحُ لَهٗ میں نافع ابن کثیر اور ابن عامر اور شعبہ کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے تَا ہے دونوں موقعوں کے دونوں استفہام ءَ اِذَا ءَ اِنَّا رعد میں بیان ہو چکے ہیں۔

زُبُوْرًا نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

وَرَجِلِکَ میں حفص کے لیے جیم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے وَرَجْلِکَ ہے جیم کے سکون سے۔

اَنْ یَّخْسِفَ ۔اَوْیُرْسِلَ ۔ اِنْ یُّعِدُوْ کُمْ فَیُرْسِلَ فَیُغْرِ قَکُمْ پانچوں میں ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لئے اَنْ نَّخْسِفَ ۔اَوْنُرْسِلَ ۔اَنْ نُّعِیْدَ کُمْ ۔فَنُرْسِلَ فَنُغْرِ قَکُمْ ہے نون سے اور باقی (پانچ) کے لیے پانچوں میں یَا ہے۔

اَعْمٰی میں دونوں جگہ چار قراءتیں ہیں (۱) شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں امالۂ محضہ (۲) ابوعمرو کے لیے صرف پہلے میں امالۂ محضہ اور دوسرے میں فتح (۳) ورش کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق دونوں میں امالۂ صغریٰ (اور فتح) (۴) اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں فتح

خِلٰفَکَ اِلَّا میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے خَا کا کسرہ لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے خَلْفَکَ ہے خَا کے فتحہ اور لام کے سکون سے۔

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ میں یہاں اور فصلت میں ابن ذکوان کے لیے دونوں میں وَنَاْءَ ہے یعنی ترتیب بدل کر ہمزہ کو الف کے بعد کلمہ کے آخر میں کر دیتے ہیں اور باقی چھ تبدیلی کے بغیر ہمزہ کو الف سے پہلے رکھتے ہیں پھر ان میں ان کے لیے پانچ وجوہ ہیں (۱) خلف اور کسائی کے لیے دونوں سورتوں میں نون اور ہمزہ دونوں کے فتحہ میں امالۂ محضہ (۲) خلاد کے لیے دونوں میں صرف ہمزہ کے فتحہ کا امالہ اور ابوشعیب سوسی سے بھی خلاد کی طرح

(ہمزہ کا امالہ) منقول ہے (لیکن یہ صحیح نہیں۔ کذا فی النشر) (۳) شعبہ کے لیے یہاں ہمزہ کے فتحہ کا امالہ اور فصلت میں ہمزہ کا خالص فتحہ (۴) ورش اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو یائی کلمات میں (مقرر) ہے (پس ان کے لیے صرف ہمزہ میں امالۂ صغریٰ اور فتح دونوں ہیں اور بدل کی وجوہ بھی ہوں گی) (۵) باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں جگہ دونوں حرفوں کا فتح ہے یعنی ترک امالہ

حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا میں کوفیین کے لیے تا کا فتحہ (فا کا سکون) جیم کا ضمہ اور اس کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے تُفَجِّرَ لَنَا ہے تا کے ضمہ فا کے فتحہ جیم کے کسرہ اور تشدید سے اور دوسرے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (پس اس میں سب کے لیے فَتُفَجِّرَ ہے)

کِسَفًا میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے کِسْفًا ہے سین کے سکون سے۔

قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّیْ میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے قٰلَ سُبْحٰنَ رَبِّی ہے قاف کے بعد الف اور لام کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قُلْ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر۔

لَقَدْ عَلِمْتُ میں کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

اور اَیًّا مَّا میں وقف (کا طریقہ) اصول میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

وہ رَحْمَةِ رَبِّیٓ اِذًا کی یا ہے اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں یا آت زوائد دو ہیں (۱) لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور نافع اور ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں (۲) فَهُوَ الْمُهْتَدِ اس کو نافع۔ ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو دس آیتیں۔ ایک ہزار پانچسو ستہتر کلمے۔ چھ ہزار تین سو ساٹھ حروف اور بارہ رکوع ہیں اس کے فواصل (لا) کے دو حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

حفص ان چاروں موقعوں میں سانس لینے کے بغیر معمولی سا سکتہ کر کے پڑھتے ہیں (۱) عِوَجًا کے

الف پر اور اس میں تنوین نہیں پڑھتے پس الف پر تھوڑی دیر ٹھہرتے ہیں پھر قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ کہتے ہیں (۲) اور اسی طرح وصل کی نیت رکھتے ہوئے مِنْ مَّرْ قَدِ نَا یٰسٓ کے الف پر سکتہ کرتے ہیں پھر ھٰذَا کہتے ہیں (۳) اور اسی طرح قیٰمہ میں بھی مَنْ کے نون پر سکتہ کرتے ہیں پھر رَاقٍ کہتے ہیں (۴) اور اسی طرح سورۂ تطفیف میں بَلْ کے لام پر سکتہ کرتے ہیں پھر رَانَ کہتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) ان سب میں سکتہ کے بغیر وصل کرتے ہیں اور (مَنْ کے) نون اور (بَلْ کے) لام کا را میں ادغام کرتے ہیں۔

مِنْ لَّدُنْهُ میں شعبہ کے لیے مِنْ لَّدْنِهٖ ہے دال کے سکون اور نون کے کسرہ سے اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں اور دال کے اصلی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں کو گول کر کے اس کے سکون میں اشمام کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دال کا ضمہ نون کا سکون اور ھا کا ضمہ ہے اور ابن کثیر اپنے قاعدہ کے موافق اسکا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی مِنْ لَّدُنْهُ)

وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْ مِنِیْنَ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

مِرْ فَقًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے مَرْ فِقًا ہے میم کے فتحہ اور فا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا کسرہ اور فا پر فتحہ ہے۔

تَزٰوَرُ عَنْ کَهْفِهِمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر کے لیے تَزْوَرُّ زا کے سکون اور را کی تشدید سے (۲) کوفیین کے لیے تَزٰوَرُ زا کے فتحہ اور اس کی تخفیف اور اس کے بعد الف سے (۳) باقی تین قراء کے لیے تَزّٰوَرُ زا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے

وَلَمُلِئْتَ میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے وَلَمُلِّئْتَ ہے لام کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کی تخفیف ہے۔

رُعْبًا آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

بِوَرِ قِکُمْ میں ابوعمرو۔ شعبہ۔ حمزہ کے لیے بِوَرْ قِکُمْ ہے را کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے را کا کسرہ ہے۔

ثَلٰثَ مِا ئَةِ سِنِیْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے مِا ئَةِ سِنِیْنَ ہے تا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے تا پر تنوین دو زبر ہیں۔

وَلَا يُشْرِكُ میں ابن عامر کے لیے وَلَا تُشْرِكُ ہے یا کے بجائے تا اور کاف کے سکون سے اور باقی چھ کے لیے یا اور کاف کا ضمہ ہے۔

بِالْغَدٰوةِ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

وَكَانَ لَهُ ثَمَر اور وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ میں تین قراءتیں ہیں (۱) عاصم کے لیے اسی طرح دونوں میں ثا اور میم دونوں کے فتحہ سے (۲) ابوعمرو کے لیے ثُمْر اور بِثُمْرِهٖ ثا کے ضمہ اور میم کے سکون سے (۳) باقی (پانچ) کے لیے ثُمُر اور بِثُمُرِهٖ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے۔

خَيْرًا مِّنْهَا میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابن عامر کے لیے مِنْهُمَا ہے ھا کے ضمہ اور اس کے بعد میم سے تثنیہ ہونے کی بنا پر اور باقی (چار) کے لیے مِنْهَا ہے میم کے بغیر واحد ہونے کی بنا پر۔

لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ میں ابن عامر وصل میں بھی نون کے بعد الف کو ثابت رکھتے ہیں اور باقی چھ وصل میں الف کو حذف کرتے ہیں اور وقفاً الف کے ثابت رکھنے پر سب کا اتفاق ہے۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ میں حمزہ اور کسائی کے لئے واو کا کسرہ اور باقی پانچ کے لئے واو کا فتحہ ہے۔

لِلّٰهِ الْحَقُّ میں ابوعمرو اور کسائی کے لیے قاف کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا کسرہ ہے۔

وَخَيْرٌ عُقْبًا میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا سکون ہے اور باقی (پانچ) کے لیے عُقُبًا ہے قاف کے ضمہ سے۔

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں نافع اور کوفیین کے لیے نون اور یا کا کسرہ اور اَلْجِبَال کے لام کا فتحہ ہے اور باقی (تین) کے لیے تُسَيَّرُ الْجِبَالُ ہے نون کے بجائے تا اور یا کے فتحہ اور اَلْجِبَالُ کے لام کے ضمہ سے۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں حمزہ کے لیے نون اور باقی چھ کے لیے یا ہے

قُبُلًا میں کوفیین کے لیے قاف اور با دونوں کا ضمہ ہے اور باقی (چار) کے لیے قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے۔

لِمَهْلِكِهِمْ میں یہاں اور مَهْلِكَ نمل میں تین قراءتیں ہیں (۱) شعبہ کے لئے لِمَهْلَكِهِمْ اور

مَهْلَکَ میم اور لام دونوں کے فتحہ سے (۲) حفص کے لیے لِمَهْلِکِهِمْ اور مَهْلِکَ میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے (۳) اور باقی چھ کے لیے لِمُهْلَکِهِمْ اور مُهْلَکَ میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے۔

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ میں یہاں اور عَلَيْهُ اللّٰهَ فتحنا میں حفص کے لیے وصلاً دونوں میں ہا کا ضمہ ہے اور دونوں میں یَا کے ساتھ صلہ بھی نہیں کرتے بلکہ صرف ضمہ پڑھتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے اَنْسٰنِيْهِ اور عَلَيْهِ اللّٰهَ ہے دونوں میں ہا کے کسرہ سے (اور ابن کثیر اول میں ھا کا یَا کے ساتھ صلہ کرنے میں اپنے قاعدہ پر ہیں)

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا میں ابوعمرو کے لیے رَشَدًا ہے را اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے را کا ضمہ اور شین کا سکون ہے۔

فَلَا تَسْئَلْنِيْ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْئَلَنِّيْ ہے لام کے فتحہ اور نون کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا سکون اور نون کی تخفیف سے۔

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا ہے تا کے بجائے فتحہ والی یَا اور را کے فتحہ اور اَهْلُهَا کے لام کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لئے ضمہ والی تا اور را کا کسرہ اور اَهْلَهَا کے لام کا فتحہ ہے (جیسا کہ شروع میں درج کیا گیا ہے)

نَفْسًا زَكِيَّةً میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے زا کے بعد والے الف کا حذف اور یَا پر تشدید ہے اور باقی (تین) کے لیے زٰكِيَةً ہے زا کے بعد الف اور یَا کی تخفیف سے۔

نُكُرًا میں دونوں جگہ یہاں اور طلاق میں تینوں میں نافع۔ ابن ذکوان اور شعبہ کے لیے نُكُرًا ہے کاف کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں کاف کا سکون ہے۔

پارہ (۱۶) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

مِنْ لَّدُنِّيْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع کے لیے مِنْ لَّدُنِيْ دال کے ضمہ اور نون کی تخفیف سے (۲) شعبہ کے لیے مِنْ لَّدْنِيْ دال کے سکون اور نون کی تخفیف سے اور یہاں بھی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے دال کو ساکن پڑھنے کی حالت میں اشمام کرتے ہیں (۳) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے مِنْ لَّدُنِّيْ دال کا ضمہ اور نون کی تشدید سے۔

لَتَّخَذْ تَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے لَتَخِذْ تَ ہے پہلی تا کی تخفیف اور خا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا پر تشدید اور خا کا فتحہ ہے (اور چونکہ اس کے ذال میں ابن کثیر اور حفص کے لیے اظہار اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ادغام ہے اس لیے اس میں چار قراءتیں ہو جاتی ہیں (۱) ابن کثیر کے لیے لَتَخِذْ تَ (۲) ابوعمرو کے لیے لَتَخِذتَّ (۳) حفص کے لیے لَتَّخَذْ تَ (۴) باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَتَّخَذتَّ

اَنْ یُّبْدِ لَهُمَا میں یہاں اور اَنْ یُّبْدِ لَهٗ تحریم میں اور اَنْ یُّبْدِ لَنَا نٓ والقلم میں تینوں میں نافع۔ ابوعمرو کے لیے یُبَدِّ لَ ہے (با کے فتحہ اور دال کی) تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے (با کا سکون اور دال کی) تخفیف ہے۔

رُحُمًا میں ابن عامر کے لیے رُحُمًا ہے حا کے ضمہ سے اور باقی چھ کے لیے حا کا سکون ہے۔

فَاَتْبَعَ ثُمَّ اَتْبَعَ ثُمَّ اَتْبَعَ تینوں موقعوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (اسی شکل کے موافق) ہمزہ قطعی اور اس کا فتحہ اور تا کا سکون اور اس کی تخفیف ہے اور باقی (تین) کے لیے فَاتَّبَعَ ۔ثُمَّ اتَّبَعَ ہے ہمزۂ وصلی اور تا کے فتحہ اور تشدید سے (اور ہمزۂ وصلی حذف ہو جاتا ہے)

فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ میں ابن عامر۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی کے لیے حَامِیَةٍ ہے حا کے بعد الف ہمزہ کے بجائے یا سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے کے حذف اور ہمزہ سے۔

فَلَهٗ جَزَآءً ۨالْحُسْنٰی میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور تنوین ہے (جس کو بعد کے ساکن کے سبب کسرہ دیتے ہیں) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے جَزَآءُ الْحُسْنٰی ہے ہمزہ کے ضمہ سے تنوین کے بغیر۔

بَیْنَ السَّدَّیْنِ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یُفْقِهُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور قاف کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا اور قاف دونوں کا فتحہ ہے۔

یَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ میں یہاں اور انبیاء میں عاصم کے لیے چاروں میں الف کے بجائے ہمزۂ ساکنہ ہے اور باقی چھ کے لیے یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ ہے (الف سے) ہمزہ کے بغیر۔

لَکَ خَرْجًا میں یہاں اور اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا مومنون میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے خَرَاجًا ہے را کے بعد الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں را کا سکون ہے الف کے بغیر۔

وَبَیْنَهُمْ سَدًّا میں نافع۔ابن عامر۔شعبہ کے لیے سُدًّا ہے سین کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

مَا مَكَّنِّیْ میں ابن کثیر کے لیے مَكَّنَنِیْ ہے تخفیف والے دونون سے جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہے اور باقی چھ کے لیے ایک نون ہے جس پر تشدید اور کسرہ ہے۔

رَدْمًا اٰتُوْنِیْ میں شعبہ کے لیے رَدْمَا نِ ائْتُوْنِیْ ہے تنوین کے کسرہ اور اس کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور یہ اِتْیَان سے ہے جو مَجِیْئ (آنے) کے معنٰی میں ہے اور جب اس کلمہ سے ابتدا کرتے ہیں تو ہمزۂ وصلی کو کسرہ دے کر اس کے بعد والے ہمزۂ ساکنہ کو یا سے بدلتے ہیں (اور اِیْتُوْنِی پڑھتے ہیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے وصل و ابتدا دونوں میں اٰتُوْنِیْ ہے ہمزۂ قطعی اور اس کے بعد الف مدہ سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت تنوین کو دیتے ہیں (جس سے رَدْمَا نِ اٰتُوْنِیْ ہو جاتا ہے)[1]

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر۔ابوعمرو۔ابن عامر کے لیے بَیْنَ الصُّدُفَیْنِ صاد اور دال دونوں کے ضمہ سے (۲) شعبہ کے لیے بَیْنَ الصُّدْفَیْنِ صاد کے ضمہ اور دال کے سکون سے (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے صاد اور دال دونوں کا فتحہ ہے۔

قَالَ اٰتُوْنِیْ میں حمزہ کے لیے قَالَ ائْتُوْنِی ہے لام کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور یہ اتیان کے باب سے ہے جو مَجِیْئ کے معنٰی میں ہے اور جب اس سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزۂ وصلی کو کسرہ دے کر ہمزۂ ساکنہ کو یا سے بدل دیتے ہیں اور یہ بھی اِیْتُوْنِی ہو جاتا ہے اور شعبہ کے لیے اس میں دو وجوہ ہیں (۱) حمزہ کی طرح (۲) باقین کی طرح اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں حالتوں میں قَالَ اٰتُوْنِیْ ہے ہمزۂ قطعی اور اس کے بعد الف مدہ سے۔

فَمَا اسْطَاعُوْا میں حمزہ کے لیے فَمَا اسْطَّاعُوْا ہے طا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے طا کی تخفیف ہے۔

---

[1] پڑھنے کی صورت رَدْمَانِ تُوْنِیْ ج قادری ۱۲

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ میں کوفیین کے لیے الف میں مد اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے دکًا ہے تنوین سے مد اور ہمزہ کے بغیر۔

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَنْ يَّنْفَدَ ہے یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

اس سُورۃ میں اضافت کی یا آت نو ہیں

(۱) رَبِّیَ اَعْلَمُ (۲) بِرَبِّیَ اَحَدًا (۳) رَبِّیَ اَنْ یُّؤْتِیَنِ) بِرَبِّیَ اَحَدًا نافع۔ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۵تا۷) مَعِیَ صَبْرًا تینوں موقعوں میں (ان میں سے ایک اور دو میں ہیں) ان میں حفص کے لیے فتحہ ہے (۸) سَتَجِدُنِيٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے (۹) مِنْ دُوْنِيٓ اَوْلِيَآءَ اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اس میں یا آتِ زوائد سات ہیں

اَلْمُهْتَدِ اس کو نافع۔ ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۲) اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّی (۳) اَنْ يُّؤْتِيَنِ (۴) عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ ان تینوں کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو ان کو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۵) اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور قالون و ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں (۶) مَا كُنَّا نَبْغِ اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں اور نافع۔ ابو عمرو اور کسائی وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۷) فَلَا تَسْئَلْنِ اس میں ابن ذکوان کے لیے دونوں حالتوں میں حذف و اثبات دونوں ہیں جو اخفش کی روایت سے ابن ذکوان سے منقول ہیں (لیکن چونکہ حذف عبد العزیز کے بجائے ابوالحسن سے ہے اس لئے طریق کے خلاف ہے اور باقی (چھ) اس یا کو دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور اس یا کی رسم بھی اسی طرح (اثبات ہی کے ساتھ) ہے۔

(۱۹) سُوْرَۃُ مَرْیَمَ (مکی)

اس سورہ میں اٹھانوے آیتیں۔ سات سو اسی کلمے تین ہزار سات سو حروف اور چھ رکوع ہیں اسکے فواصل (نَا دِم) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

كٓهٰيٰعٓصٓ میں سے ھا اور یا میں پانچ وجوہ ہیں (۱) شعبہ اور کسائی کے لیے ھا اور یا دونوں کے فتحہ میں امالہ محضہ اور علامہ دانی نے فارس بن احمد سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے ابو شعیب سوسی کی روایت میں بھی

اسی طرح دونوں کا امالہ پڑھا ہے (لیکن ان کے لیے یَا کا امالہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے پس ان کے لیے یَا میں صرف فتحہ ہے) (۲) ابن کثیر اور حفص کے لیے ھَا اور یَا دونوں کا فتحہ (۳) ابن عامر اور حمزہ کے لیے ھَا کا فتح اور یَا کا امالہ۔ (۴) ابوعمرو کے لیے ھَا کا امالہ اور یَا کا فتح (پس سوسی کے لئے بھی یہی صحیح ہے) (۵) نافع کے لیے ھَا اور یَا دونوں میں امالہ صغریٰ (لیکن قالون کے لیے امالہ صغریٰ ابونشیط کے بجائے حلوانی سے ہے اور اس کو دانی ؒ نے ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے پڑھا اس لیے طریق کے خلاف ہے پس ان کے لیے فتح صحیح ہے اور ورش کے لیے تقلیل)

صٓ ۚ ذِكْرُ میں نافع۔ ابن کثیر اور عاصم کے لیے صاد کے ہجا والے دال کا ذال سے پہلے اظہار ہے اور باقی (چار) کے لیے صٓ ذِّكْرُ ہے یعنی دال کا ذال میں ادغام کرتے ہیں

زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى اور يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا وغیرہ میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے اور یہ آل عمران میں (تفصیل سے) بیان ہو چکا ہے۔

يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ دونوں میں ابوعمرو اور کسائی کے لیے يَرِثْنِيْ وَيَرِثْ ہے ثَا کے جزم سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں ثَا کا ضمہ ہے۔

اِنَّا نُبَشِّرُكَ اور لِتُبَشِّرَ (اسی سورۃ میں) دونوں آل عمران میں بیان ہو چکے ہیں۔

عِتِيًّا. جِثِيًّا دو جگہ اور صِلِيًّا میں تینوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے پہلے حروف عین۔ جیم۔ صاد کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تینوں میں عُتِيًّا. جُثِيًّا. صُلِيًّا ہے پہلے حرف کے ضمہ سے اور وَبُكِيًّا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَبِكِيًّا ہے بَا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے بَا کا ضمہ ہے۔

وَقَدْ خَلَقْتُكَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے خَلَقْنٰكَ ہے نون اور الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کے بعد ضمہ والی تَا ہے الف کے بغیر۔

لِاَهَبَ لَكِ میں ورش اور ابوعمرو کے لیے لِيَهَبَ لَكِ ہے یَا سے اور حلوانی نے قالون سے بھی اسی طرح یَا کے ساتھ نقل کیا ہے اور قصیدہ میں ان کے لیے ہمزہ بھی ہے اور وہی طریق کے موافق ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے لِاَهَبَ ہے ہمزہ سے۔

وَكُنْتُ نَسْيًا میں حفص و حمزہ کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون کا کسرہ ہے

مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا میں ابن کثیر۔ابوعمرو۔ابن عامر۔شعبہ کے لیے مَنْ تَحْتَهَا ہے میم اور تا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم اور دوسری تا دونوں کا کسرہ ہے۔

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص کے لیے اسی طرح تا کے ضمہ سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے (۲) حمزہ کے لیے تَسٰقَطْ تا اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے (۳) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَسّٰقَطْ تا اور قاف کے فتحہ اور سین کی تشدید سے۔

قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ میں ابن عامر۔عاصم کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا ضمہ ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (تین) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

كُنْ فَيَكُوْنُ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

يٰٓاَبَتِ یوسف میں بیان ہو چکا ہے۔

مُخْلَصًا میں کوفیین کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

يُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

ءَ اِذَا مَا مُتُّ میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) اِذَا مَا مُتُّ خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے ہے (یہ نقاش کے بجائے ابن اخرم سے عبدالعزیز فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے) (۲) دو ہمزوں سے اس کو نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دو ہمزہ ہیں استفہام کی بنا پر اور اس میں وہ سب اپنے اُن قواعد پر ہیں جو ہمزتین فی کلمتین میں بیان ہو چکے ہیں۔

اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ میں نافع۔ابن عامر۔عاصم کے لئے (اسی طرح) ذال کا سکون اور قاف کا ضمہ اور دونوں کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لئے اَوَلَا يَذَّكَّرُ الْاِنْسَانُ ہے ذال اور کاف دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا میں کسائی کے لیے نُنْجِي الَّذِيْنَ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور جیم کی) تخفیف سے اور باقی چھ کے لیے (دوسرے نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔

خَيْرٌ مُقَامًا میں ابن کثیر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

أَثَاثًا وَّرِءْيًا میں قالون اور ابن ذکوان کے لیے وَرِيًّا ہے ہمزہ کے بغیر یا کے تشدید سے (ادغام کی بناپر) اور باقی (چھ) کے لئے را کے بعد ہمزہ ساکنہ ہے اور اس پر حمزہ کے وقف کا طریقہ اصول میں بیان ہو چکا ہے

مَالًا وَّ وَلَدًا (میں یہاں) اور وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اور اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا اور اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ زخرف میں پانچوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَوُلْدًا. وُلْدًا. وُلْد ہے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے سب میں واو اور لام دونوں کا فتحہ ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ میں یہاں اور شوریٰ میں نافع اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

يَتَفَطَّرْنَ میں یہاں اور شوریٰ میں تین قراءتیں (۱) نافع۔ ابن کثیر اور حفص اور کسائی کے لیے دونوں جگہ یا کے بعد فتحہ والی تا اور طا کے فتحہ اور تشدید سے (اسی شکل کے موافق) (۲) ابوعمرو اور شعبہ کے لیے دونوں میں يَنْفَطِرْنَ یا کے بعد نون ساکن اور طا کے کسرہ سے تشدید کے بغیر۔ (۳) باقی دو ابن عامر اور حمزہ کے لیے یہاں يَنْفَطِرْنَ نمبر دو کی طرح اور شوریٰ میں يَتَفَطَّرْنَ نمبر ایک کی طرح۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آتْ چھ ہیں،

(۱) مِنْ وَّرَآءِيْ اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے (۲) اِجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً (۳) اور اسی طرح رَبِّيْٓ اِنَّهٗ ان دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) اِنِّيْٓ اَعُوْذُ (۵) اِنِّيْٓ اَخَافُ ان دونوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۶) اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ اس میں حمزہ کے لیے سکون (اور حذف[1]) ہے۔

(۲۰) سُوْرَةُ طٰهٰ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو پینتیس آیتیں۔ ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے۔ پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف۔ اور آٹھ رکوع ہیں اسکے فواصل (يَوْمَا) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں

طٰهٰ میں تین قراءتیں ہیں (۱) شعبہ حمزہ اور کسائی کے لیے طا اور ھا دونوں میں امالۂ محضہ (۲) ورش اور ابوعمرو کے لیے صرف ھا میں امالۂ محضہ (اور طا کا فتح اور ورش نے صرف اسی ایک جگہ امالہ محضہ کیا ہے اور باقی

---

[1] اجتماع ساکنین کی وجہ سے۔

سب جگہ بین بین کرتے ہیں)(۳) باقی (تین) کے لیے طا اور ھا دونوں کا فتح۔

لِاَ هْلِهِ امْكُثُوْ ا میں یہاں اور قصص میں دونوں میں حمزہ کے لیے وصلاً دوسری ھا کا ضمہ ہے اور باقی چھ کے لیے اس میں ھا کا کسرہ ہے۔

اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے اِنِّیْ کے ہمزہ کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

طُوًی میں یہاں اور نٰزعٰت میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے واو پر تنوین (دوزبر) ہیں (اور یہاں تو اس تنوین کا بعد کے واو میں ادغام ہو جاتا ہے) اور نٰزعٰت میں دو ساکن جمع ہونے کے سبب تنوین کو کسرہ دیتے ہیں (اور طُوًی ِاذْهَبْ پڑھتے ہیں) اور باقی (تین) کے لیے دونوں جگہ تنوین کا حذف ہے (پس یہاں طُوٰی وَاَنَا اخْتَرْتُکَ اور وہاں طُوَی اذْهَبْ پڑھتے ہیں)

وَاَنَا اخْتَرْتُکَ میں حمزہ کے لیے وَاَنَّا اخْتَرْنٰکَ ہے پہلے نون کی تشدید سے اور را کے بعد نون اور الف سے اور باقی چھ کے لیے (پہلی شکل کے موافق) نون کی تخفیف اور را کے بعد ضمہ والی تا ہے الف کے بغیر۔

اَخِی اشْدُدْ اور وَاَشْرِکْهُ فِی میں ابن عامر کے لیے اَخِیَ اَشْدُدْ اور وَ اُشْرِکْهُ فِیْ ہے یعنی اَشْدُدْ میں وصل وابتدا دونوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ ہے اور وَاُشْرِکْهُ فِیْ میں ہمزہ کا ضمہ ہے اور باقی چھ کے لیے (بالکل اسی طرح ہیں جس طرح شروع میں درج کیے گئے ہیں یعنی اُشْدُدْ میں ہمزۂ وصلی ہے (جو وصل میں تو حذف ہو جاتا ہے) اور ابتدا کی حالت میں اُشْدُدْ پڑھتے ہیں ہمزہ کے ضمہ سے اور وَاَشْرِکْهُ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔

مَهْدًا میں یہاں اور زخرف میں دونوں میں کوفیین کے لیے میم کا فتحہ اور ھا کا سکون ہے الف کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے مِهٰدًا ہے میم کے کسرہ ھا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور سورۂ نبا والے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (اس میں سب کے لیے مِهٰدًا ہے)

مَکَانًا سُوًی میں ابن عامر۔عاصم۔حمزہ کے لیے سین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے سین کا کسرہ ہے اور مَکَانًا سِوًی میں یہاں اور اَنْ یُتْرَکَ سُدًی قیامہ میں دونوں میں وقفاً تین قراءتیں ہیں (۱) شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں امالۂ محضہ (۲) ورش وابوعمرو کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالۂ صغریٰ (۳) باقی (تین) کے لیے ان کے قواعد کے موافق واو اور دال کا فتح ہے یعنی ترک امالہ

فَیُسْحِتَکُمْ میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا کا ضمہ اور حَا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے فَیَسْحَتَکُمْ ہے یَا اور حَا دونوں کے فتحہ سے۔

قَالُوْٓا اِنْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے نون کا سکون ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قَالُوْٓا اِنَّ ہے نون کے (فتحہ اور) تشدید سے۔

هٰذٰنِ میں ابوعمرو کے لیے هٰذَیْنِ ہے یَا سے اور باقی چھ کے لیے ذال کے بعد الف ہے اور ابن کثیر نون کو تشدید سے پڑھتے ہیں اور باقی چھ تخفیف سے (پس اِنْ هٰذٰنِ میں چار قراءتیں ہوگئیں (۱) ابن کثیر کے لیے اِنْ هٰذٰٓنِّ (۲) حفص کے لیے اِنْ هٰذٰنِ (۳) ابوعمرو کے لیے اِنَّ هٰذَیْنِ (۴) باقی (ساڑھے چار) کے لیے اِنَّ هٰذٰنِ)

فَاَجْمِعُوْا میں ابوعمرو کے لیے فَاجْمَعُوْا ہے فا کے بعد ہمزہ وصلی اور میم کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے ہمزہ قطعی اور اس کا فتحہ اور میم کا کسرہ ہے۔

یُخَیَّلُ میں ابن ذکوان کے لیے تا ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یَا ہے۔

تَلْقَفْ میں ابن ذکوان کے لیے تَلَقَّفُ ہے فَا کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے فا کا سکون ہے اور بزی کی قراءت میں جو اس کی تا پر تشدید ہے اس کا بیان بقرہ میں گذر چکا ہے اور حفص کے لئے اس میں لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے اس کا بیان (اعراف میں) گذر چکا ہے (پس اس میں یہاں چار قراءتیں ہوجاتی ہیں (۱) بزی کے لیے یَمِیْنِکَ تَّلَقَّفْ مَا (۲) ابن ذکوان کے لئے یَمِیْنِکَ تَلَقَّفُ مَا (۳) حفص کے لئے یَمِیْنِکَ تَلْقَفْ مَا (۴) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یَمِیْنِکَ تَلَقَّفْ مَا)

کَیْدُ سٰحِرٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے سِحْرٍ ہے سین کے کسرہ اور حَا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور حَا کا کسرہ ہے۔

اٰمَنْتُمْ لَهٗ میں قنبل اور حفص کے لیے ایک ہمزہ ہے خبر کی بنا پر اور باقی چھ کے لیے استفہام (دو ہمزوں) سے (ءَ اٰمَنْتُمْ) ہے اور اس کا بیان اعراف میں گزر چکا ہے۔

وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا میں وصلاً سوسی کے لیے یَاتِهْ ہے ھَا کے سکون سے اور قالون کے لیے اس میں دو وجوہ ہیں (۱) یَاْتِهِ صلہ کے بغیر (ھَا کے پڑے زیر سے) (۲) یَاتِهٖ صلہ (ھَا کے کھڑے زیر سے) اور باقی چھ کے لیے بھی اسی طرح ہے (اور وقفاً سوسی کے لیے صرف سکون ہے اور باقین کے لیے سکون اور روم ہے صلہ کے

بغیر پس اس میں ہشام کے لیے بھی صرف صلہ ہے اور شاطبیہ سے عدم صلہ بھی نکلتا ہے لیکن وہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے)

لَا تَخٰفُ دَرَكًا میں حمزہ کے لیے لَا تَخَفْ ہے (الف کے حذف اور) فا کے جزم سے اور باقی چھ کے لیے فا کا ضمہ اور اس سے پہلے الف ہے۔

قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ اور وٰعَدْنٰكُمْ اور مَا رَزَقْنٰكُمْ تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لئے اَنْجَیْتُكُمْ وَ وٰعَدْتُكُمْ ما رزَقْتُكُمْ ہے ضمہ والی تا سے اور باقی (پانچ) کے لیے (تا کے بجائے) فتحہ والا نون اور اس کے بعد الف ہے۔

فَیَحِلَّ عَلَیْكُمْ اور وَمَنْ یَّحْلِلْ میں کسائی کے لیے فَیَحُلَّ اور وَمَنْ یَّحْلُلْ ہے اول میں حا کے اور دوسرے کلمہ میں پہلے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے پہلے میں حا کا اور دوسرے میں لام کا کسرہ ہے اور اَنْ یَّحِلَّ میں جو اسی رکوع میں تیسرا کلمہ ہے) کسی کا بھی اختلاف نہیں اس میں سب کے لیے حا کا کسرہ ہی ہے۔

بِمَلْكِنَا میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع۔عاصم کے لیے میم کا فتحہ (۲) حمزہ اور کسائی کیلئے بِمُلْكِنَا میم کی ضمہ سے (۳) باقی (تین) کے لیے بِمِلْكِنَا میم کے کسرہ سے۔

حُمِّلْنَا میں نافع۔ابن کثیر۔ابن عامر۔حفص کے لیے حا کا ضمہ اور میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَمَلْنَا ہے حا اور میم کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔

یَابْنَؤُمَّ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

لَنْ تُخْلَفَهٗ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

یَوْمَ یُنْفَخُ میں ابوعمرو کے لیے نَنْفُخُ ہے فتحہ والے نون اور فا کے ضمہ سے اور باقی چھ کے لیے ضمہ والی یا اور فا کا فتحہ ہے۔

فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا میں ابن کثیر کے لیے فَلَا یَخَفْ ہے الف کے حذف اور فا کے جزم سے اور باقی چھ کے لیے فا کا ضمہ اور اس سے پہلے الف ہے۔

وَاَنَّکَ لَا میں نافع اور شعبہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے
لَعَلَّکَ تَرْضٰی میں شعبہ اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے
اَوَلَم تَاْتِهِمْ میں نافع ۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَا ہے

اور اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں امالہ اور فتح کے اعتبار سے چار قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے لِتَشْقٰی سے وَمَنِ اهْتَدٰی تک کی تمام آیات کے آخری الفات میں امالۂ محضہ ہے (تفصیل یہ ہے کہ لِذِکْرِیْ کے سوا سب آیات میں ہے اور سُوْلَکَ یٰمُوْسٰی سے لِتَرْضٰی تک کی تمام آیات میں ہے لیکن عَیْنِیْ. لِنَفْسِیْ. فِیْ ذِکْرِیْ صَفًّا اور غَشِیَهُمْ ان چار میں نہیں پھر صرف اِلَیْنَا مُوْسٰی میں ہے پھر اَبٰی سے آخر تک کی تمام آیات میں ہے لیکن بَصِیْرًا میں نہیں) (۲) ابوعمرو کے لیے ان میں سے جن آیات میں الف سے پہلے را ہے جیسے اَلثَّرٰی. مَنِ افْتَرٰی. وَلَا تعْرٰی وغیرہ ان میں تو امالۂ محضہ ہے اور ان کے علاوہ باقی آیات میں امالۂ صغریٰ ہے (۳) ورش کے لیے تمام آیات میں امالۂ صغریٰ ہے (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتح ہے (سوائے سِوًی کے کہ اس میں شعبہ کے لیے بھی وقفاً امالہ ہے

اس سُورۃ میں اضافت کی یا آٹھ تیرہ ہیں

(۱) اِنِّیَ اٰنَسْتُ (۲) اِنِّیَ اَنَا رَبُّکَ (۳) اِنَّنِیَ اَنَا اللّٰهُ ان تینوں میں نافع ۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) لَعَلِّیَ اٰتِیْکُمْ اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے (۵) لِذِکْرِیَ اِنَّ السَّاعَۃَ (۶) وَیَسِّرْ لِیَ اَمْرِیْ (۷) عَلٰی عَیْنِیَ اِذْ (۸) وَلَا بِرَاْسِیَ اِنِّیْ ان چاروں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۹) وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِب اس میں ورش و حفص کے لیے فتحہ ہے (۱۰) اَخِیَ اشْدُدْ اس میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۱۱) لِنَفْسِی اذْهَبْ (۱۲) فِیْ ذِکْرِی اذْهَبَ ان دونوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے پس اس صورت میں یہ دونوں یا آت دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب تلفظ میں سے حذف ہو جاتی ہیں (اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں یَا کا فتحہ ہے اور ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے پس لِنَفْسِیَ اذْهَبْ اور فِیْ ذِکْرِیَ اذْهَبَا پڑھتے ہیں) (۱۳) لِمَ حَشَرْتَنِیَ اَعْمٰی اس میں نافع ۔ ابن کثیر کے لیے یَا کا فتحہ ہے۔

اس میں یائے زائد ایک ہے یعنی اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَیْتَ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور (تینوں) یَا کو ساکن پڑھتے ہیں۔

(۲۱) سُوْرَۃُ الْاَنْبِیاءِ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو بارہ آیتیں۔ ایک ہزار ایک سو چھیاسی کلمے۔ چار ہزار آٹھ سو نوے حروف۔ اور سات رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنْ) کے دو حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

پارہ (۱۷) اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے قاف اور لام کا فتحہ اور دونوں کے درمیان الف ہے باقی (ساڑھے چار) کے لیے قُلْ رَّبِّی ہے (قاف کے ضمہ سے اور لام کے سکون اور ادغام سے) الف کے بغیر۔

نُوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ یوسف میں بیان ہو چکا ہے۔

نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ میں جو اس سورۃ کا دوسرا کلمہ ہے حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور حا کا کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یُوْحٰٓی اِلَیْهِ ہے (نون کے بجائے) یا اور حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق امالۂ صغریٰ اور فتح سے پڑھتے ہیں)

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا میں ابن کثیر کے لیے اَلَمْ ہے واو کے بغیر اور باقی چھ کے لیے اَوَلَمْ یَرَالَّذِیْنَ ہے واو سے۔

وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ میں ابن عامر کے لیے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ ہے یا کے بجائے ضمہ والی تا اور میم کے کسرہ اور اَلصُّمَّ کے میم کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے فتحہ والی یا اور میم کا فتحہ اور اَلصُّمُّ کے میم کا ضمہ ہے۔

مِثْقَالُ حَبَّةٍ میں یہاں اور لقمٰن میں دونوں میں نافع کے لیے لام کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

وَضِیَآءً یونس میں بیان ہو چکا ہے۔

جُذٰذًا میں کسائی کے لیے جیم کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے جیم کا ضمہ ہے۔

اُفٍّ لَّكُمْ اسراء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَئِمَّةً براءۃ میں بیان ہو چکا ہے۔

لِتُحْصِنَكُمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر۔ حفص کے لیے تا ہے (۲) شعبہ کے لیے

لِنُحْصِنَكُمْ ہے نون سے (۳) باقی (پانچ) کے لیے لِيُحْصِنَكُمْ ہے یا سے۔

نُـنْـجِیْ الْمُؤْ مِنِيْنَ میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے نُـجِّى الْمُؤْ مِنِيْنَ ہے ایک نون اور (جیم کی) تشدید سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونون ہیں اور جیم کی تخفیف ہے۔

وَحَـرٰمٌ عَـلٰى میں شعبہ حمزہ اور کسائی کے لیے وَحِرْ مٌ ہے حا کے کسرہ اور را کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے حا اور را دونوں کا فتحہ اور را کے بعد الف ہے۔

اِذَا فُتِحَتْ انعام میں اور يَا جُوْ جُ وَمَا جُوْ جُ کہف میں بیان ہو چکے ہیں۔

لِـلْـكُتُـبِ میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے جمع کا صیغہ ہے (کاف اور تا کے ضمہ سے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لئے لِكِتَابِ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے)

فِي الزَّبُوْ رِ نساء کے آخر میں بیان ہو چکا ہے۔

قٰـلَ رَبِّ احْـكُمْ بِالْحَقِّ میں حفص کے لیے قٰلَ ہے (اور لام کے فتحہ) سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے قُلْ رَّ بِّ احْكُمْ ہے الف کے بغیر (قاف کے ضمہ اور لام کے سکون اور ادغام سے)

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چار ہیں

(۱) ذِكْـرُ مَنْ مَّعِيَ اس میں حفص کے لیے فتحہ (اور باقی ساڑھے چھ کے لیے سکون ہے (۲) اِنِّيَ اِلٰهٌ اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۳) اَنِّيَ مَسَّنِيَ الضُّرُّ (۴) عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ان دونوں میں حمزہ کے لیے سکون (اور حذف) ہے۔

(۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ (مدنی)

اس سورہ میں اٹھہتر آیتیں۔ایک ہزار دو سو اکانوے کلمے۔پانچ ہزار پچھتر حروف اور دس رکوع ہیں اسکے فواصل (بجدَرِ ز طَظُ قَمْنَا) گیارہ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

سُـكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَكْرٰى ہے فَعْلٰى کے وزن پر کاف کے سکون سے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے سُكٰرٰى ہے (کاف کے بعد) الف سے فُعَالٰى کے وزن پر اسمیں امالہ ہے جو اصول میں بیان ہو چکا ہے۔

لِيُضِلَّ ابراہیم میں بیان ہو چکا ہے۔

ثُمَّ لْيَقْطَعْ میں ورش وابوعمرو اور ابن عامر کے ثُمَّ لِيَقْطَعْ ہے لام کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا سکون ہے۔

هٰذٰنِ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلُؤْلُؤًا میں یہاں اور فاطر میں نافع اور عاصم کے لیے ہمزہ کے دوزبر ہیں اور وقفاً اس تنوین کو الف سے بدلتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں وَلُؤْلُؤٍ ہے ہمزہ کے دوزیروں سے اور لُؤْلُؤٌ ۔لُؤْلُؤِ .اَللُّؤْلُؤُ میں ہر جگہ تمام قرآن میں ہمزہ کی تخفیف و تحقیق کے لحاظ سے چار وجوہ ہیں (۱) شعبہ (کے لئے ہر حال میں) اور ابوعمرو کے لئے (ہمزہ ساکنہ کے) ابدال والی قراءت پر لُوْلُؤٍ اور اَللُّوْلُؤُ اور لُوْلُؤًا ہے یعنی صرف پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں (۲) امام حمزہ وقفاً اپنے قاعدہ کے موافق دونوں ہمزوں میں تخفیف کرتے ہیں اور لُوْلُوْ ۔اَللُّوْلُوْ اور لُوْلُوَا پڑھتے ہیں (۳) ہشام اپنے قاعدہ کے موافق صرف دوسرے ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں جب کہ اس پر کسرہ یا ضمہ ہو فتحہ نہ ہو (پس لُؤْلُوْ اور اَللُّؤْلُوْ میں لُؤْلُوْ ۔اَللُّؤْلُوْ پڑھتے ہیں اور لُؤْلُؤًا میں وقفاً بھی دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اس میں ہشام اور حمزہ کی وجوہ کی پوری تفصیل کاشف الابہام میں ہے (۴) باقی (چار) کے لیے (ہر حال میں) دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے۔

لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ میں حفص کے لیے ہمزہ کا نصب (دوزبروں کی تنوین) ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سَوَآءٌ الْعَاكِفُ ہے ہمزہ کے رفع (ضمہ کی تنوین) سے (اور اس تنوین کو وصلاً تو سب کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں اور وقفاً حفص الف سے بدل کر سَوَآءَا پڑھتے ہیں اور باقی حضرات تنوین کو حذف کر کے سَوَآءْ پڑھتے ہیں)

ثُمَّ لْيَقْضُوْا میں ورش۔قنبل۔ابوعمرو۔ابن عامر کے لیے ثُمَّ لِيَقْضُوْا ہے لام کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے لام کا سکون ہے

اور وَلْيُوْفُوْا۔وَلْيَطَّوَّفُوْا میں ابن ذکوان کے لیے وَلِيُوْفُوْا اور وَلِيَطَّوَّفُوْا ہے دونوں میں لام کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں لام کا سکون ہے۔

وَلْيُوْفُوْا میں شعبہ کے لیے وَلْيُوَفُّوْا ہے دوسرے واو کے فتحہ اور فا کی تشدید سے اور باقی

(ساڑھے چھ) کے لیے واو کا سکون اور فا کی تخفیف ہے۔

فَتَخۡطَفُهُ الطَّيۡرُ میں نافع کے لئے فَتَخَطَّفُهُ الطَّيۡرُ ہے خا کے فتحہ اور طا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لئے خا کا سکون اور طا کی تخفیف ہے۔

مَنۡسَكًا میں دونوں جگہ حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے يَدۡفَعُ ہے یا اور فا کے فتحہ اور دال کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور دال کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور فا کا کسرہ ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ میں نافع۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

يُقٰتَلُوۡنَ میں نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کا کسرہ ہے (پس ان دونوں میں چار قراءتیں ہوگئیں (۱) نافع اور حفص کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ (۲) ابوعمرو اور شعبہ کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتِلُوۡنَ (۳) ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے اَذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتِلُوۡنَ (۴) ابن عامر کے لیے اَذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ۔

وَلَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے لَهُدِمَتۡ ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے دال پر تشدید ہے اور یہاں ابوعمرو۔ ابن ذکوان۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تا کا صاد میں ادغام ہے (یعنی لَهُدِّمَتۡ صَّوَامِعُ۔

اَهۡلَكۡنٰهَا میں ابوعمرو کے لیے اَهۡلَكۡتُهَا ہے ضمہ والی تا سے اور باقی چھ کے لیے (کاف کے بعد) فتحہ والا نون اور اس کے بعد الف ہے۔

مِمَّا تَعُدُّوۡنَ میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔

مُعٰجِزِيۡنَ میں یہاں اور سبا کے دونوں موقعوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے تینوں میں مُعَجِّزِيۡنَ ہے الف کے حذف اور جیم کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے (عین کے بعد) الف اور جیم کی تخفیف ہے۔

ثُمَّ قُتِلُوۡا آل عمران میں اور مُدۡخَلًا نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ میں یہاں اور لقمٰن میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابن عامر۔ شعبہ کے لیے دونوں میں تا اور

باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا ہے۔

مَنۡسَكًا اسی سورۃ کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

بَيۡتِيَ لِلطَّآئِفِيۡنَ اس میں نافع۔ ہشام۔ حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں یا آتِ زوائد دو ہیں (۱) وَالۡبَادِ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش و ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۲) كَانَ نَكِيۡرِ اس کو ورش ہر (چار) جگہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۲۳) سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو اٹھارہ آیتیں۔ ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے۔ چار ہزار آٹھ سو دو حروف اور چھ رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنۡ) کے دو حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

پارہ (۱۸) قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

لِاَمٰنٰتِهِمۡ میں یہاں اور معارج میں ابن کثیر کے لیے دونوں میں لِاَمَنَتِهِمۡ ہے نون کے بعد والے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں نون کے بعد بھی الف ہے جمع ہونے کی بنا پر۔

عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ میں حمزہ اور کسائی کے لیے صَلٰوتِهِمۡ ہے واو کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کے بعد واو ہے جمع ہونے بنا پر۔

عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ دونوں میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے عَظۡمًا فَكَسَوۡنَا الۡعَظۡمَ ہے عین کے فتحہ اور ظا کے سکون سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے عین کا کسرہ ظا کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

سَيۡنَآءَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے سین کا فتحہ اور باقی (تین) کے لئے سین کا کسرہ ہے

تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے تُنۡبِتُ ہے تا کے ضمہ اور با کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ اور با کا ضمہ ہے۔

نُسۡقِيۡكُمۡ نحل میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ (اور غَيۡرُهٗ اعراف) میں اور مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

مُنْزَلًا میں شعبہ کے لیے مَنْزِلًا ہے میم کے فتحہ اور زا کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے میم کا ضمہ اور زا کا فتحہ ہے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ باب الوقف علیٰ مرسوم الخط میں بیان ہو چکا ہے ۔

تَتْرًا كُلَّ مَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے تَتْرًا ہے تنوین (رَا کے دو زبروں) سے اور وقفا اس تنوین کو الف سے بدلتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے را کے بعد الف ہے تنوین کے بغیر اور یہ سب اس را میں اپنے قواعد پر ہیں (پس ورش کے لیے امالۂ صغریٰ اور حمزہ اور کسائی کے لیے امالۂ محضہ اور باقی (اڑھائی) کے لیے فتح ہے)

اِلیٰ رَبْوَةٍ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاِنَّ هٰذِهٖ میں تین قراءتیں ہیں (۱) کوفیین کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور نون پر تشدید اور فتحہ ہے (۲) ابن عامر کے لیے وَاَنْ هٰذِهٖ ہمزہ کے فتحہ نون کے جزم اور تخفیف سے (۳) باقی (تین) کے لیے وَاَنَّ هٰذِهٖ ہے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید اور فتحہ سے۔

تَهْجُرُوْنَ میں نافع کے لیے تُهْجِرُوْنَ ہے تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (چھ) کے لیے تا کا فتحہ اور جیم کا ضمہ ہے۔

اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا اور خَرَاجًا کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

فَخَرَاجُ رَبِّكَ میں ابن عامر کے لیے فَخَرْجُ ہے را کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے را کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہوگئیں (۱) ابن عامر کے لیے خَرْجًا فَخَرْجُ (۲) حمزہ کسائی کے لئے خَرَاجًا فَخَرَاجُ (۳) باقی چار کے لئے خَرْجًا فَخَرَاجُ

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ میں اخیر والے دو موقعوں میں ابو عمرو کے لیے سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ہے نون کے بعد الف (ہمزۂ وصلی) سے جو حذف ہو جاتا ہے اور ھا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے لِلّٰهِ ہے الف کے بغیر کسرہ والے لام اور ھا کے کسرہ سے اور پہلے موقع میں سب کے لیے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ میں ابن کثیر اور ابو عمرو۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے میم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم کا ضمہ ہے۔

شِقْوَتُنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے شَقٰوَتُنَا ہے شین اور قاف کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور

باقی (پانچ) کے لیے شین کا کسرہ قاف کا سکون ہے۔

سِخْرِيًّا میں یہاں اور صٓ میں نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لئے دونوں میں سین کا ضمہ باقی (چار) کے لئے سین کا کسرہ ہے اور زخرف والے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے سین کا ضمہ ہے)

اَنَّهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ میں ابن کثیر حمزہ اور کسائی کے لئے قُلْ كَمْ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (چار) کے لیے قٰلَ ہے (قاف کے بعد) الف (اور لام کے فتحہ) سے اور قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قُلْ اِنْ لَّبِثْتُمْ ہے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے قٰلَ ہے الف سے۔

لَا تُرْجَعُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَا تَرْجِعُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

لَعَلِّیْ اس میں کوفیین کے لیے سکون اور باقی چار کے لیے فتحہ ہے۔

(۲۴) سُوْرَةُ النُّوْرِ (مدنی)

اس سورہ میں چونسٹھ آیتیں ایک سو بیالیس کلمے۔ چھ سو اکتالیس حروف اور نو رکوع ہیں اس کے فواصل (نَمِرُ لُبّ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَفَرَضْنٰهَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے وَفَرَّضْنٰهَا ہے را کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے را کی تخفیف ہے۔

بِهِمَا رَاْفَةٌ میں ابن کثیر کے لیے رَاَ ہے ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے ہمزہ کا سکون ہے اور حدید والے رَاْفَةً میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے سکون ہی ہے)

اور اَلْمُحْصَنٰتِ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ میں پہلی جگہ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عین کا ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے عین کا فتحہ ہے اور دوسرے (اَرْبَعَ) میں (جو اس کے بعد اسی رکوع میں ہے) کسی کا بھی اختلاف نہیں

(اس میں سب کے لیے عین کا فتحہ ہے)

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ اوراَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں نافع کے لیے اَنْ لَعْنَتُ اللّٰهِ اوراَنْ غَضِبَ اللّٰهُ ہے یعنی اول میں نون کی تخفیف اور سکون (اوراس کا لام میں ادغام) اورتا کا ضمہ ہے اور ثانی میں نون کی تخفیف اور سکون اور ضاد کا کسرہ اور اَللّٰهُ کی ھا کا ضمہ ہے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں نون پر تشدید اور فتحہ اور لَعْنَتَ میں تا اور غَضَبَ میں ضاد کا فتحہ اور اَللّٰهِ کی ھا کا کسرہ ہے۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں حفص کے لیے تَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا کا ضمہ ہے اور پہلے (وَالْخَامِسَةُ) میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تَا کا ضمہ ہی ہے)

خُطُوٰتِ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

یَوْمَ تَشْهَدُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ میں نافع۔ ابوعمرو۔ ہشام۔ عاصم کے لیے جیم کا ضمہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے جیم کا کسرہ ہے۔

غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے غَیْرَ کی را کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے را کا کسرہ ہے۔

اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ میں یہاں اور یٰاَیُّهُ السّٰحِرُ ادْعُ زُخرف میں اور اَیُّهُ الثَّقَلٰنِ رحمٰن تینوں میں ابن عامر کے لیے وصلاً ھا کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے ھا کا فتحہ ہے اور ان تینوں پر ابوعمرو اور کسائی ھا کے بعد الف زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں اور اَیُّهَا پڑھتے ہیں (کیونکہ اصل میں ھا کے بعد الف تھا) اور باقی (پانچ رسم کے موافق) الف کے بغیر ھا پر وقف کرتے ہیں (اور اَیُّهْ پڑھتے ہیں)

اِكْرَاهِهِنَّ (کا حکم امالہ میں بیان ہو چکا ہے (اصول میں)

اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ میں دونوں جگہ یہاں اور طلاق میں تینوں میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یَا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یَا کا فتحہ ہے۔

دُرِّیٌّ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابوعمرو اور کسائی کے لیے دِرِّیٌٔ دال کے کسرہ اور یَا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے (۲) شعبہ اور حمزہ کے لیے دُرِّیٌٔ دال کے ضمہ اور یَا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے اور حمزہ جب

اس پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کایَا سے ابدال کرتے ہیں (پھر پہلی یَا کا دوسری یَا میں ادغام کر دیتے ہیں کیونکہ یہ ہمزہ یَائے زائد کے بعد ہے پس ان کی قراءۃ بھی باقین کی طرح ہو جاتی ہے) (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے دُرِّیٌّ دال کے ضمہ اور یَا کی تشدید سے ہمزہ کے بغیر۔

یُوْقَدُ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے تَوَقَّدَ فتحہ والی تَا اور واو اور دال کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے (۲) شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تُوْقَدُ ضمہ والی تَا اور واو کے سکون اور قاف کی تخفیف اور دال کے ضمہ سے (۳) باقی (اڑھائی) کے لیے یُوْقَدُ نمبر دو کی طرح لیکن اس میں تَا کے بجائے یَا ہے (اور ان دونوں کلمات کے ملانے سے پانچ قراءتیں ہو جاتی ہیں (۱) نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے دُرِّیٌّ یُوْقَدُ (۲) ابن کثیر کے لیے دُرِّیٌّ تَوَقَّدَ (۳) شعبہ اور حمزہ کے لیے دُرِّیْءٌ تُوْقَدُ (۴) ابو عمرو کے لیے دِرِّیْءٌ تَوَقَّدَ (۵) کسائی کے لیے دِرِّیْءٌ تُوْقَدُ)

یُسَبِّحُ لَهٗ میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے بَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے بَا کا کسرہ ہے۔

سَحَابٌ میں بزی کے لیے سَحَابُ ہے بَا کے ایک پیش سے تنوین کے بغیر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے بَا پر تنوین دو پیش ہیں۔

ظُلُمٰتٍ میں ابن کثیر کے لیے تَا کے دو زیر اور باقی (چھ) کے لیے تَا پر دو پیش ہیں (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہو گئیں (۱) بزی کے لیے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ (۲) قنبل کیلیے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ (۳) باقی چھ کے لیے سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ)

خٰلِقُ كُلِّ دَآبَّةٍ ابراہیم میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَتَّقْهِ میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابو عمرو اور شعبہ کے لیے وَيَتَّقِهْ قاف کے کسرہ اور ہَا کے سکون سے (۲) قالون کے لیے وَيَتَّقِهِ قاف کے کسرہ اور ہَا کے اختلاس (بڑے زیر) سے (۳) حفص کے لیے وَيَتَّقْهِ قاف کے سکون اور ہَا کے اختلاس (بڑے زیر) سے (۴) باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَيَتَّقِهٖ یعنی قاف کا کسرہ اور ہَا کا یَا کے ساتھ صلہ (کھڑا زیر) ہے لیکن ان میں سے خلاد کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) وَيَتَّقِهْ نمبر ایک کی طرح (۲) وَيَتَّقِهٖ نمبر چار کی طرح (ان کے لیے سکون ابوالفتح سے ہے اور طریق بھی انہی سے ہے اور صلہ ابوالحسن سے ہے اور اسی طرح ہشام کے لیے بھی دو وجوہ ہیں (۱) وَيَتَّقِهِ نمبروں کی طرح اور یہ زیادات میں سے ہے (۲) وَيَتَّقِهٖ نمبر چار کی

طرح نمبر ایک ابوالفتح سے ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور نمبر دو ابوالحسن سے ہے اور یہاں اختلاس عدم صلہ کے معنیٰ میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنیٰ میں جیسا کہ اوپر بھی بتایا جا چکا ہے) اور وقفاً یہ ھا بالاتفاق ساکن ہے۔

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ میں شعبہ کے لیے كَمَا اسْتُخْلِفَ الَّذِيْنَ ہے تا کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے اور جب اس کلمہ سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ وصلی کا ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُسْتُخْلِفَ الَّذِيْنَ) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لئے تا اور لام دونوں کا فتحہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت ہمزہ وصلی کا کسرہ پڑھتے ہیں۔ یعنی (اِسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ)

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ میں ابن کثیر اور شعبہ کے لیے وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ ہے با کے سکون اور دال کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے با کا فتحہ اور دال پر تشدید ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ میں شعبہ حمزہ اور کسائی کے لیے ثا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ثا کا ضمہ ہے۔

بُيُوْتِ بقرہ میں اور اُمَّهٰتِكُمْ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں کوئی یا بھی نہیں ہے (نہ اضافت کی اور نہ زائدہ)

(۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ (مکی)

اس سورہ میں ستتر آیتیں۔ آٹھ سو بانوے کلمے۔ تین ہزار سات سو تین حروف اور چھ رکوع ہیں اسکے فواصل (لا) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

جَنَّةٌ يَّأْكُلُ مِنْهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے جَنَّةٌ نَّأْكُلُ ہے نون سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا میں ابن کثیر۔ ابن عامر اور شعبہ کے لیے وَيَجْعَلُ لَكَ ہے لام کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا جزم اور اس کا دوسرے لام میں ادغام ہے۔

ضَيِّقًا انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون ہے۔

فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ میں ابن عامر کے لیے نون ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ میں حفص کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے۔

پارہ (۱۹) وَقَالَ الَّذِیْنَ

وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ میں یہاں اور تَشَقَّقُ الْاَرْضُ قٓ میں ابوعمرو اور کوفیین کے لیے شین کی تخفیف ہے اور باقی (تین) کے لیے تَشَّقَّقُ ہے شین کی تشدید سے۔

وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ میں ابن کثیر کے لیے وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ ہے دونوں سے جن میں سے دوسرا ساکن ہے (اور اس میں اخفا ہے) اور زا کی تخفیف اور لام کا ضمہ اور اَلْمَلٰٓئِکَۃُ کی تا کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون اور زا پر تشدید اور لام کا فتحہ اور اَلْمَلٰٓئِکَۃُ کی تا کا ضمہ ہے۔

وَثَمُوْدَ ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلرِّیْحَ بقرہ میں اور بُشْرًا اعراف میں اور لِیَذَّکَّرُوْا اسراء میں اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے

لِمَا تَاْمُرُنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

فِیْھَا سِرٰجًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے سُرُجًا ہے سین اور را کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا کسرہ اور را کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

اَنْ یَّذَّکَّرَ میں حمزہ کے لیے اَنْ یَّذْکُرَ ہے ذال کے سکون اور کاف کے ضمہ اور دونوں کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے ذال اور کاف دونوں پر تشدید اور فتحہ ہے۔

وَلَمْ یَقْتُرُوْا میں تین قرائتیں ہیں (۱) نافع اور ابن عامر کے لیے وَلَمْ یُقْتِرُوْا یا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے (۲) ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے وَلَمْ یَقْتِرُوْا یا کے فتحہ اور تا کے کسرہ سے (۳) باقی (تین) کے لیے یا کا فتحہ اور تا کا ضمہ ہے۔

یُضٰعَفْ لَہٗ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ دونوں میں ابن عامر اور شعبہ کے لیے یُضٰعَفُ اور وَیَخْلُدُ ہے فا اور دال کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے فا اور دال دونوں کا جزم ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اپنے قاعدہ کے موافق یُضٰعَفْ میں الف کو حذف کرتے ہیں اور عین کو مشدد پڑھتے ہیں (پس ان میں چار قراءتیں ہو جاتی ہیں (۱) ابن عامر کے لئے یُضَعَّفُ وَیَخْلُدُ (۲) شعبہ کے لئے یُضٰعَفُ وَیَخْلُدُ (۳) ابن عامر کے لیے یُضَعَّفْ وَیَخْلُدْ (۴) باقی (ساڑھے چار) کے لیے یُضٰعَفْ وَیَخْلُدْ)

فِیْہٖ مُھَانًا میں ابن کثیر (اپنے عام قاعدہ کے موافق) اور حفص صرف اسی جگہ ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی فِیْہٖ مُھَانًا پڑھتے ہیں) اور باقی (ساڑھے پانچ) ھا کے کسرہ سے صلہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔

وَذُرِّیّٰتِنَا میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے یا کے بعد الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے وَذُرِّیَّتِنَا ہے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے۔

وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا میں شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَلْقَوْنَ ہے یا کے فتحہ لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا کا ضمہ۔ لام کا فتحہ اور قاف پر تشدید ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) یٰلَیْتَنِیَ اتَّخَذْتُ اس میں ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۲) اِنَّ قَوْمِیَ اتَّخَذُوْا اس میں نافع۔ بزی۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

(۲۶) سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ (مکی)

اس سورہ میں دو سو ستائیس آیتیں۔ ایک ہزار دو سو اناسی کلمے۔ پانچ ہزار پانچ سو چالیس حروف اور گیارہ رکوع ہیں اسکے فواصل (لِمَنْ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

طٰسٓمّٓ میں یہاں اور قصص کے شروع میں اور طٰسٓ نمل کے شروع میں تینوں میں شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے طا کا امالہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے طا کا خالص فتح ہے اور یہاں اور قصص کے شروع میں حمزہ کے لیے طٰسٓمٓ ہے یعنی میم سے پہلے اس نون کا اظہار کرتے ہیں جو سین کے ہجا میں آتا ہے اور باقی چھ کے لیے نون کا میم میں ادغام ہے۔

اَرْجِئْہُ اور تَلْقَفُ اور اٰمَنْتُمْ اعراف میں اور قَالَ نَعَمْ (اعراف) بیان ہو چکا ہے۔

اَنِ اسْرِ ہود میں اور وَعُیُوْنٍ حجر میں بیان ہو چکا ہے۔

حٰذِرُوْنَ میں ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے (حا کے بعد) الف ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَذِرُوْنَ ہے الف کے حذف سے۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں حمزہ وصلاً صرف را کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور جب اس کلمہ پر وقف

کرتے ہیں تو ہمزہ کو اس کے ساتھ شامل کر کے اس میں بھی امالہ کرتے ہیں اور اپنے قاعدہ کے موافق (مد وقصر کے ساتھ) ہمزہ میں تسہیل بین بین بھی کرتے ہیں پس یہ ہمزہ امالہ والے دو الفوں کے درمیان ہو جاتا ہے جن میں سے پہلے الف میں را کے فتحہ کے امالہ کی وجہ سے امالہ ہوا ہے اور دوسرے الف میں ہمزہ کے فتحہ کے امالہ کی بنا پر امالہ ہوا ہے اور حمزہ کے مذہب کے موافق اس کلمہ کے اختلاف کی حقیقت یہی ہے (جو بیان کی گئی) لیکن اس کی ادا کا (صحیح) فیصلہ (کامل استاذ کے) منہ سے سننے ہی پر موقوف ہے اور باقی حضرات وصل کی حالت میں را اور ہمزہ دونوں کا خالص فتح پڑھتے ہیں اور ان کے لیے اس میں وقف کا حکم یہ ہے کہ کسائی اس میں وقفاً ہمزہ کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور اسی کے امالہ کی بنا پر اس الف میں بھی امالہ ہو جاتا ہے جو ہمزہ کے بعد ہے اور یا سے بدلا ہوا ہے اور ورش اس میں اپنے اس قاعدہ کے موافق جو یائی کلمات میں ہے۔ ہمزہ میں امالہ صغریٰ اور فتح پڑھتے ہیں اور باقی حضرات ہمزہ کے فتح (ترک امالہ) سے وقف کرتے ہیں۔

فائدہ تَـرَآءَ اصل میں تَـرَ آءَ ی تھا یَا الف سے بدل گئی تو تَـرَآءٰ ہو گیا لیکن قرآن میں اس کی رسم عام قیاس کے خلاف ہے یعنی الف کے بجائے یَا لکھی ہوئی نہیں ہے اسی لیے صاحبِ غیث کے ارشاد کے موافق اس میں بہت سے حضرات سے لغزش ہوگئی ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ یَـخْشیٰ ۔یَـرْ ضیٰ جیسے یائی کلمات کے حکم میں سے اور چونکہ اصل کے لحاظ سے اس کے آخر میں یَا سے بدلا ہوا الف ہے رسم میں نہیں اس لیے وقفاً سب قراء اس الف کو پڑھتے ہیں اور قاعدہ کے موافق امالہ اور فتح بھی ہوتا ہے پس وصلاً تو صرف حمزہ کے لیے را میں امالہ ہے اور وقفاً اس میں پانچ وجوہ ہیں (۱و۲) حمزہ کے لیے را اور ہمزہ دونوں میں امالہ اور ہمزہ کی تسہیل مد وقصر کے ساتھ (۳) کسائی کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ اور اس کی تحقیق (۴) ورش کے لیے ہمزہ میں امالہٴ صغریٰ اور فتح اور امالہ کی صورت میں بدل میں توسط اور طول اور فتح کی صورت میں قصر و طول چار وجوہ ہوں گی (۵) باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا خالص فتحہ ہے۔

اِلَّا خُـلُقُ الْا وَّلِیْنَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور کسائی کے لیے خَـلْقُ الْاَ وَّلِیْنَ ہے خَا کے فتحہ اور لام کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے خَا اور لام دونوں کا ضمہ ہے۔

فٰرِ هِیْنَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (فَا کے بعد) الف ہے اور باقی (تین) کے لیے فَرِهِیْنَ ہے الف کے بغیر۔

اَصۡحٰبُ لۡئَيۡكَةِ میں یہاں اورص میں نافع۔ابن کثیراور ابن عامر کے لیے اَصۡحٰبُ لَيۡكَةَ ہے فتحہ والے لام سے اور تا پر بھی فتحہ ہے اور نہ تو لام کے بعد ہمزہ ہے اور نہ اس سے پہلے الف ہے اور باقی (چار) کے لیے لام سے پہلے الف ہے (جو وصلاً حذف ہو جاتا ہے) اور لام کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے اور تا کا کسرہ ہے اور حجر اور ق والا بالاتفاق سب کے لیے اسی طرح ہے جس طرح یہاں دوسری قراءۃ ہے لیکن ان میں ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام کو دیدیتے ہیں (اور اَصۡحٰبُ لَيۡكَةِ پڑھتے ہیں)

بِالۡقِسۡطَاسِ اسراء میں بیان ہو چکا ہے۔

كِسَفًا میں یہاں اور سبا میں حفص کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں كِسۡفًا ہے سین کے سکون سے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ میں ابن عامر۔شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لئے نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ ہے زا کی تشدید اور حا اور نون کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے زا کی تخفیف اور حا اور نون کا ضمہ ہے۔

اَوَلَمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ اٰيَةً میں ابن عامر کے لیے اَوَلَمۡ تَكُنۡ لَّهُمۡ اٰيَةٌ ہے یا کے بجائے تا سے اور اٰيَةٌ کی تا پر دو پیش ہیں اور باقی چھ کے لیے یا ہے اور تا کے دو زبر ہیں۔

وَتَوَكَّلۡ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَتَوَكَّلۡ ہے فا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا سے پہلے (فا کے بجائے) واو ہے۔

يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تیرہ ہیں

(۱و۲) اِنِّيٓ اَخَافُ۔اِنِّيٓ اَخَافُ (۳) رَبِّيٓ اَعۡلَمُ ان تینوں میں نافع۔ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) بِعِبَادِيٓ اِنَّكُمۡ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے (۵) اِنَّ مَعِيَ رَبِّي اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے (۶) عَدُوٌّ لِّيٓ اِلَّا رَبَّ (۷) لِاَبِيٓ اِنَّهٗ ان دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۸) وَمَنۡ مَّعِيَ اس میں ورش و حفص کے لیے فتحہ ہے (۹ تا ۱۳) اِنۡ اَجۡرِيَ اِلَّا پانچ جگہ ان میں نافع۔ابوعمرو۔ابن عامر۔حفص کے لیے فتحہ ہے۔

(۲۷) سُوۡرَةُ النَّمۡلِ (مکی)

اس سورہ میں تیرانوے آیتیں۔ایک ہزار تین سو سترہ کلمے۔چار ہزار سات سو نناوے حروف اور سات

رکوع ہیں اس کے فواصل (نمو) کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

بِشِهَا بٍ قَبَسٍ میں کوفیین کے لیے بَا پر تنوین ہے اور باقی (چار) کے لیے بِشِهَا بِ ہے تنوین کے بغیر ایک زیر سے۔

اَوْلَيَاْ تِيَنِّي میں ابن کثیر کے لیے لَيَاْ تِيَنَّنِي ہے دونونوں سے جن میں سے پہلے پر تشدید اور فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون ہے جس پر تشدید اور کسرہ ہے۔

فَمَكَثَ میں عاصم کے لیے کاف کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے کاف کا ضمہ ہے۔

مِنْ سَبَاٍ میں یہاں اور (لِسَبَاٍ) سبا میں دونوں میں تین قراءتیں ہیں (۱) بزی اور ابوعمرو کے لئے مِنْ سَبَاَ۔لِسَبَاَ ہے ہمزہ کے فتحہ سے تنوین کے بغیر (۲) قنبل کے لیے مِنْ سَبَاْ۔لِسَبَاْ ہے ہمزہ کے سکون سے اور یہ سکون وقف کی نیت کر لینے کی بنا پر ہے (جس کو وصل بہ نیت وقف کہتے ہیں) (۳) باقی (پانچ) کے لیے دونوں جگہ ہمزہ پر کسرہ اور تنوین ہے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا میں کسائی کے لیے اَلَا يَسْجُدُوْا ہے لام کی تخفیف سے (اور وقفِ اضطراری واختیاری میں) اَلَا (پر اور) یَا پر وقف کرتے ہیں اور اس سے ابتدا (اعادہ) کرنے کے وقت اُسْجُدُوْ پڑھتے ہیں امر کا صیغہ ہونے کی بنا پر یعنی يَاَيُّهَاالنَّاسُ اسْجُدُوْا اور باقی (چھ) لام کو تشدید سے پڑھتے ہیں اس بنا پر کہ نون کا لام میں ادغام کرتے ہیں کیونکہ اَلَّا اصل میں اَنْ لَ اتھا اور وقف پورے کلمہ (یعنی اَلَّا پر یا يَسْجُدُوْا) پر کرتے ہیں۔

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ دونوں میں حفص اور کسائی کے لیے تَا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یَا ہے۔

فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابوعمرو۔عاصم اور حمزہ کے لیے هَا کا سکون (۲) قالون کے لیے فَاَلْقِهِ هَا کے اختلاس (پڑے زیر) سے (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے فَاَلْقِهٖ ہے هَا کے صلہ (کھڑے زیر) سے (جس سے اس میں مدمنفصل پیدا ہو جائے گا لیکن ان میں سے ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) فَاَلْقِهِ نمبر دو کی طرح اور یہ زیادات میں سے ہے (ب) فَاَلْقِهٖ نمبر تین کی طرح اول ابوالفتح سے ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور ثانی ابوالحسن سے ہے)

اٰتٰنِۦَ اٰتٰىكَ اصول میں بیان ہو چکا ہے۔ (احکام امالہ میں)

عَنْ سَاقَيْهَا میں یہاں اور بِالسُّوْقِ اور عَلٰى سُوْقِهٖ فتحا میں تینوں میں قنبل کے لیے عَنْ سَاْقَيْهَا

اور بِالسُّوْقِ اور عَلٰی سُوْقِهٖ ہے (الف اور واو کے بجائے) ہمزۂ (ساکنہ) سے (اور قصیدہ میں ص اور فتحنا والے میں بِالسُّؤْقِ اور عَلٰی سُؤْقِهٖ بھی ہے سین کے بعد ضمہ والے ہمزہ اور اس کے بعد واو ساکنہ سے پس ان میں دو وجوہ ہوگئیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تینوں میں ہمزہ نہیں ہے بلکہ اول میں سین کے بعد الف اور باقی دو میں واو ہے۔

لَنُبَیِّتَنَّهٗ اور ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَتُبَیِّتُنَّهٗ اور ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ ہے دونوں میں تا سے اور اول میں دوسری تا کے اور ثانی میں دوسرے لام کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں نون ہے اور تا اور لام کا فتحہ ہے۔

مَهْلَكَ اَهْلِهٖ کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

قَدَّرْنٰهَا حجر میں بیان ہو چکا ہے۔

خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ میں ابو عمرو و عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے

پارہ (۲۰) اَمَّنْ خَلَقَ

قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں ابو عمرو و ہشام کے لیے یَذَّكَّرُوْنَ ہے یَا سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَا ہے (اور ذال میں جو تشدید و تخفیف کا اختلاف ہے وہ انعام میں ہو چکا ہے اس لیے اس میں تین قراء تیں ہیں (۱) حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تَذَكَّرُوْنَ (۲) ابو عمرو و ہشام کے لیے یَذَّكَّرُوْنَ (۳) باقی (تین) کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ الرِّیٰحَ بقرہ اور بُشْرًا اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے بَلْ اَدْرَكَ ہے (لام کے سکون اور) ہمزۂ قطعی (اور اس کے فتحہ) اور دال کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (لام کا کسرہ اور ہمزۂ وصلی ہے (جو وصلاً حذف ہو جاتا ہے اور اعادہ میں کسرہ سے پڑھا جاتا ہے) اور دال پر تشدید اور فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا میں نافع کے لیے اِذَا كُنَّا ہے خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (چھ)

کے لیے استفہام ہے (دو ہمزوں سے) اور تحقیق وادخال وتسہیل میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں جو ہمزتین بیان ہو چکے ہیں اور یہ رعد میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے اِنَّنا ہے دونون سے اور خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ (سے اور باقی پانچ) کے لیے ایک نون اور استفہام دو ہمزہ ہیں اور (اس میں بھی) سب اپنے اصول پر ہیں اور یہ رعد میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

فِیْ ضِیْقٍ نحل میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ میں یہاں اور روم میں دونوں میں ابن کثیر کے لیے وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ ہے فتحہ والی یَا اور میم کے فتحہ اور اَلصُّمُّ کے میم کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لئے دونوں میں ضمہ والی تَا اور میم کا کسرہ اور اَلصُّمَّ کے میم کا فتحہ ہے۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ میں دونوں سورتوں میں یہاں اور روم میں حمزہ کے لیے تَهْدِی الْعُمْیَ ہے فتحہ والی تَا اور ھَا کے سکون اور اَلْعُمْیَ کی یَا کے فتحہ سے اور وقفاً دونوں میں یَا کو ثابت رکھتے ہیں (اور تَهْدِیْ پڑھتے ہیں) اور باقی (چھ) کے لیے کسرہ والی بَا اور ھَا کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَلْعُمْیِ کی یَا کا کسرہ ہے اور جب بِهٰدِی پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی موافقت کی بنا پر یہاں تو یَا کو ثابت رکھتے ہیں اور روم میں یَا کو حذف کر دیتے ہیں (پس یہاں بِهٰدِیْ اور وہاں بِهٰدْ پڑھتے ہیں) سوائے کسائی کے یہ دونوں میں یَا سے وقف کرتے ہیں۔

اَنَّ النَّاسَ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے کسرہ ہے۔

وَکُلٌّ اَتَوْهُ میں حفص اور حمزہ کے لیے ہمزہ کے بعد والے الف کا حذف اور تَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے اٰتُوْهُ ہے ہمزہ کے بعد الف اور تَا کے ضمہ سے۔

خَبِیْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور ہشام کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَا ہے۔

مِنْ فَزَعٍ میں کوفیین کے لیے عین پر تنوین ہے اور باقی (چار) کے لیے فَزَعِ ہے تنوین کے بغیر (عین کے ایک زیر سے) یَوْمَئِذٍ میں نافع اور کوفیین کے لیے میم کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے میم کا کسرہ ہے (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہو گئیں (۱) نافع کے لیے فَزَعِ یَوْمَئِذٍ (۲) کوفیین کے لیے فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ (۳) باقی (تین) کے لیے فَزَعِ یَوْمِئِذٍ)

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سُورۃ میں اضافت کی یا آت پانچ ہیں

(۱) اِنِّیٓ اٰنَسۡتُ اس میں نافع۔ابن کثیر اورابوعمرو کے لیے فتحہ ہے(۲) اَوۡزِعۡنِیٓ اَنۡ اَشۡکُرَ (اس میں ورش اور بزی کے لیے فتحہ ہے (۳) مَالِیَ لَآ اَرَی اس میں ابن کثیر ہشام۔عاصم اور کسائی کے لیے فتحہ ہے (۴) اِنِّیٓ اُلۡقِیَ (۵) لِیَبۡلُوَنِیٓ ءَ اَشۡکُرُ ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں یا آتِ زوائد دو ہیں

(۱) اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ اس کو حمزہ اَتُمِدُّوۡنِّ پڑھتے ہیں تشدید والے ایک نون سے اور باقی چھ کے لیے دو نون ہیں اور دونوں میں اظہار ہے اور اس میں ابن کثیر اور حمزہ دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو وصل میں یَا کو ثابت رکھتے ہیں (۲) فَمَآ اٰتٰنِ اللّٰہُ اس میں قالون۔ابوعمرو۔حفص یَا کو ثابت رکھتے ہیں۔اور وصلاً تو اٰتٰنِیَ اللّٰہُ فتحہ سے پڑھتے ہیں اور وقفاً دو وجوہ ہیں (۱) اٰتٰنِی یَا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں (۲) اٰتٰنْ یَا کے حذف سے (لیکن تحقیق یہ ہے کہ قالون اور ابوعمرو کے لیے وقفاً بھی اثبات ہی ماخوذ و پسندیدہ ہے اور حفص کے لیے وقفاً دونوں وجوہ صحیح ہیں لیکن اثبات ابوالحسن کے بجائے ابو الفتح سے ہے۔ **کذا فی المفردات للدانی**)اور ورش کے لیے وصلاً یَا کا فتحہ اور وقفاً حذف ہے اور باقی (چار) دونوں حالتوں میں یَا کو حذف کرتے ہیں (یعنی اٰتٰنِ اللّٰہُ اور اٰتٰنْ اور وَادِ النَّمۡلِ میں کسائی یَا سے اور باقی چھ یَا کے بغیر وقف کرتے ہیں۔

(۲۸) سُوۡرَۃُ الۡقَصَصِ (مکی)

اس سورہ میں اٹھاسی آیتیں۔چار سو اکتالیس کلمے۔پانچ ہزار آٹھ سو حروف اور نو رکوع ہیں اسکے فواصل (لَمۡ نَرۡ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَنُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَھَامٰنَ وَجُنُوۡدَھُمَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَرٰی فِرۡعَوۡنُ وَھَامٰنُ وَجُنُوۡدُھُمَا ہے فتحہ والی یَا اور را کے فتحہ (پھر الف) سے اور را کے فتحہ میں امالہ بھی ہے اور (بعد کے) تینوں اسموں میں نون اور دال کا ضمہ ہے یعنی پہلے دو میں نون کا اور تیسرے میں دال کا اور باقی (پانچ) کے لیے ضمہ والا نون اور را کا کسرہ اور اس کے بعد یَا پر فتحہ اور تینوں اسموں میں بھی نون اور دال کا فتحہ ہے۔

عَدُوًّا وَّحَزَنًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَحُزۡنًا ہے حَا کے ضمہ اور زا کے سکون سے اور باقی

(پانچ) کے لیے حا اور زا دونوں کا فتحہ ہے۔

حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ میں ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے یَصْدُرَ الرِّعَآءُ ہے یا کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور دال کا کسرہ ہے۔

یٰٓاَبَتِ یوسف میں اور ھٰتَیْنِ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

لِاَھْلِهِ امْکُثُوْٓا طٰهٰ میں بیان ہو چکا ہے۔

اَوْ جَذْوَةٍ میں تین قراءتیں ہیں (۱) عاصم کے لیے جَذْوَةٍ جیم کے فتحہ سے (۲) حمزہ کے لیے جُذْوَةٍ جیم کے ضمہ سے (۳) باقی (پانچ) کے لیے جِذْوَةٍ جیم کے کسرہ سے۔

مِنَ الرَّھْبِ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص کے لیے را کے فتحہ اور ھا کے سکون سے (۲) نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے مِنَ الرَّھَبِ را اور ھا دونوں کے فتحہ سے (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے مِنَ الرُّھْبِ را کے ضمہ اور ھا کے سکون سے۔

فَذٰنِکَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فَذٰنِّکَ ہے نون کی تشدید اور (مد لازم غنہ) سے اور باقی (پانچ) کے لیے نون کی تخفیف ہے۔

مَعِیَ رِدْءًا میں نافع کے لیے رِدًا ہے (نقل کی بنا پر) دال کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے دال کا سکون اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے اور وقفاً حمزہ اپنے مذہب پر ہیں (پس ان کے لیے کلمی نقل کے سبب رِدًا ہو جائے گا)

یُصَدِّقُنِیْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے یُصَدِّقْنِیْٓ ہے قاف کے جزم سے۔

وَقَالَ مُوْسٰی میں ابن کثیر کے لیے قَالَ مُوْسٰی ہے واو کے حذف سے اور باقی چھ کے لیے (قاف سے پہلے فتحہ والا) واو ہے۔

وَمَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ میں نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یَرْجِعُوْنَ ہے یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

اَئِمَّۃً (جو اس سورۃ میں دو جگہ ہے وہ) توبہ میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ میں کوفیین کے لیے سین کا کسرہ اور الف کا حذف اور حا کا سکون ہے اور باقی (چار) کے لیے سٰحِرٰنِ ہے سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور حا کے کسرہ سے۔

یُجْبٰی اِلَیْہِ میں نافع کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

فِیْ اُمِّھَا رَسُوْلًا نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

ثُمَّ ھُوَ بقرہ میں اور بِضِیَآءٍ یونس میں بیان ہو چکا ہے۔

وَیْکَاَنَّ اللّٰہَ اور وَیْکَاَنَّہٗ کے وقف کا حکم اصول بیان ہو چکا ہے۔

لَخَسَفَ بِنَا میں حفص کے لیے خا اور سین کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے لَخُسِفَ ہے خا کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت بارہ ہیں

(۱) رَبِّیٓ اَنْ یَّھْدِیَنِیْ (۲) اِنِّیٓ اٰنَسْتُ (۳) اِنِّیٓ اَنَا اللّٰہُ (۴) اِنِّیٓ اَخَافُ (۵) رَبِّیٓ اَعْلَمُ (۶) عِنْدِیْ اَوَلَمْ یَعْلَمْ (۷) رَبِّیٓ اَعْلَمُ ان ساتوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے فتحہ ہے لیکن ان میں سے صرف عِنْدِیْ اَوَلَمْ یَعْلَمْ میں ابوربیعہ نے بزی اور قنبل دونوں سے سکون روایت کیا ہے (جو بزی کے لیے طریق کے موافق ہے اور قنبل کے طریق کے خلاف ہے پس اس یا میں قنبل کے لیے فتحہ اور بزی کے لیے سکون طریق کے موافق ہے) (۸) اِنِّیٓ اُرِیْدُ (۹) سَتَجِدُنِیٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے (۱۰) لَعَلِّیٓ اٰتِیْکُمْ (۱۱) لَعَلِّیٓ اَطَّلِعُ ان میں کوفیین کے لیے سکون ہے (۱۲) مَعِیَ رِدْاً اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اس میں یائے زائد ایک ہے

اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ قَالَ اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۲۹) سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ (مکی)

اس سورہ میں اُنہتر آیتیں۔ نوسو اسی کلمے۔ چار ہزار ایک سو پینسٹھ حروف۔ اور سات رکوع ہیں اس کے

فواصل (نُمُوٌّ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ میں شعبہ حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔

اَلنَّشْاَۃَ میں یہاں اور نجم اور واقعہ تینوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے اَلنَّشَآءَۃَ ہے شین کے فتحہ اور اس کے بعد الف (اور مد) سے اور باقی (پانچ) کے لیے شین کا سکون ہے الف کے بغیر اور اس میں حمزہ کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں (۱) اَلنَّشَۃُ یعنی قیاس عام ہونے کی بنا پر ہمزہ کی حرکت شین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں (۲) اَلنَّشَاہْ یعنی رسم کی پیروی کی بنا پر شین کو فتحہ دے کر ہمزہ کو الف سے بدل لیتے ہیں اور (ہمزہ میں) اس قسم کی تخفیف عرب سے سنی گئی ہے۔

مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ کسائی کے لیے مَوَدَّۃُ بَیْنِکُمْ تا کے ضمہ اور تنوین کے حذف اور بَیْنِکُمْ کے نون کے کسرہ سے (۲) حفص وحمزہ کے لیے مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ تا کے فتحہ اور تنوین کے حذف اور بَیْنِکُمْ کے نون کے کسرہ سے (۳) باقی (اڑھائی) کے لیے مَوَدَّۃً بَیْنَکُمْ تا کے فتحہ اور تنوین اور بَیْنَکُمْ کے نون کے فتحہ سے۔

پہلے اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے خبر کی بنا پر کسرہ والا ایک ہمزہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں اور دوسرے ءَاِنَّکُمْ میں بالاتفاق سب کے لئے استفہام کے بنا پر دو ہمزہ ہیں اور سب اس میں اپنے ان قواعد پر ہیں جو رعد میں بیان ہو چکے ہیں

لَنُنَجِّیَنَّہٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُنْجِیَنَّہٗ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور جیم کی) تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔

اِنَّا مُنَجُّوْکَ میں ابن کثیر۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مُنْجُوْکَ ہے (لَنُنْجِیَنَّہٗ کی طرح) تخفیف سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون کا فتحہ اور جیم پر تشدید ہے۔

وَلَمَّا اور سِیْٓءَ بِھِمْ ہود میں اور اِنَّا مُنْزِلُوْنَ آل عمران میں بیان ہو چکے ہیں۔

ما یدعون میں ابوعمرو اور عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

پارہ (۲۱) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّہٖ میں ابن کثیر۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اٰیَۃٌ ہے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے

اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یَا کے بعد الف ہے جمع کے صیغہ سے۔

وَیَقُوْلُ ذُ وْ قُوْا میں نافع اور کوفیین کے لیے یَا اور باقی (تین) کے لیے نون ہے۔

اِلَیْنَا تُرْجَعُوْ نَ میں شعبہ کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تَا ہے۔

لَنُبَوِّ ئَنَّهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُثْوِ یَنَّهُمْ ہے سکون والی ثَا (اور واو کی تخفیف اور اس کے بعد یَا) سے ہمزہ کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے فتحہ والی بَا (اور واو پر تشدید) اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے۔

وَلِیَتَـمَتَّعُوْ ا میں قالون۔ ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَلْیَتَـمَتَّعُوْا ہے لام کے سکون سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

(۱) اِلیٰ رَبیَّ اِنَّهٗ اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۲) یٰعِبَا دِ یَ الَّذِ یْنَ اس یَا کو منادیٰ ہونے کی بنا پر ابو عمرو حمزہ اور کسائی وصل میں حذف کرتے ہیں (اور یٰـعِبَـا دِ الَّذِیْنَ پڑھتے ہیں) اور چونکہ یہ یَا مصاحف میں موجود ہے اور قراء کا یہ قول بھی اپنی جگہ پر ثابت) ہے کہ وقف میں رسم کی موافقت ضروری ہے اس لیے اس قول پر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس یٰـعِبَـا دِیْ میں ان کے لیے بھی وقفاً یَا کا ثابت رکھنا واجب ہے اور باقی (چار) وصل میں یَا کا فتحہ پڑھتے ہیں اور وقفاً یَا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں (۳) اِنَّ اَرْ ضِـــیَ وَاسِعَةٌ اس میں ابن عامر کے لیے فتحہ ہے۔

(۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْم (مکی)

اس سورہ میں ساٹھ آیتیں۔ آٹھ سو انیس کلمے۔ تین ہزار پانچسو چونتیس حروف۔ اور چھ رکوع ہیں اسکے فواصل (نمرّ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

ثُمَّ کَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے تَا کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے تَا کا ضمہ ہے۔

ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْ جَعُوْ نَ میں ابو عمرو اور شعبہ کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَا ہے۔

وَکَـذٰ لِکَ تُـخْرَ جُوْ نَ میں یہاں اور فَـالْیَـوْمَ لَایُـخْرَ جُوْ نَ جاثیہ میں حمزہ اور کسائی کے لیے (یہاں) تَـخْرُجُوْنَ اور (وہاں) لَا یَـخْرُجُوْنَ ہے یہاں تَا کے اور وہاں یَا کے فتحہ سے اور دونوں میں را کے

ضمہ سے اور صرف رُوم والے میں (ابن ذکوان بھی ان کے ساتھ شریک ہیں پس ان کے لیے بھی تَـخـرُجُوْنَ ہے چنانچہ ان کے لیے) نقاش نے اخفش سے اسی طرح روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے یہاں دوسری وجہ میں تَـخرَجُوْنَ بھی درج ہے جو طریق کے خلاف ہے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تَا اور یَا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے (پس ابن ذکوان کے لیے یہاں تَـخـرُجُوْنَ ہے اور جاثیہ میں باقین کی طرح لَایُخرَجُوْنَ ہے) اور اسی سورۃ کے دوسرے کلمہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تَـخرَجُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے)

لِلْعٰلَمِیْنَ میں حفص کے لیے لام کا کسرہ اور باقین کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

فَرَّقُوْا انعام میں اور یَقْنِطُوْنَ حجر میں اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِنْ رِّبًا بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لِیَرْبُوَا میں نافع کے لیے لِتُرْبُوْا ہے ضمہ والی تا اور واو کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والی یَا ہے اور واو کا بھی فتحہ ہے۔

عَمَّا یُشْرِکُوْنَ یونس میں بیان ہو چکا ہے۔

لِیُذِیْقَهُمْ میں قنبل کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یَا ہے۔

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

کِسَـفًا میں ابن ذکوان کے لیے کِسْـفًا ہے سین کے سکون سے اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) سین کا سکون (۲) سین کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

اِلـٰٓى اٰثـٰرِ رَحْـمَتِ اللّٰهِ میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اٰثٰرِ ہے جمع ہونے کی بنا پر ہمزہ اور ثَا کے بعد الف مدہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے اَثَرِ ہے دونوں الفوں کے بغیر واحد کے صیغہ سے۔

وَلَا یُسْمِعُ الصُّمُّ وَمَآ اَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیِ دونوں نمل میں بیان ہو چکے ہیں۔

ضُعْفٍ اور ضُـعْفًا میں تینوں جگہ شعبہ اور حمزہ کے لیے ضَـعْفٍ ضَعْفًا ہے ضاد کے فتحہ سے اور حفص نے بھی عاصم سے تینوں میں ضاد کا فتحہ ہی روایت کیا ہے لیکن پھر فتحہ کو ترک کر کے ضمہ کو اختیار کر لیا تھا تا کہ اس روایت کی پیروی ہو جائے جو ان سے فضل بن مرزوق نے بیان کی تھی جس کو فضل نے عطیہ عوفی سے اور انہوں

نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضُعْفٍ (اور ضُعْفًا) میں ابن عمر کو ضمہ ہی پڑھایا تھا اور فتحہ کا ان کے سامنے رد فرما کر اس کا انکار کر دیا تھا اور ناقلین عطیہ کو ضعیف راوی بتاتے ہیں اور جو حفص نے عاصم سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے وہ صحیح تر ہے۔ اور علامہ دانی حفص کی روایت میں (ضاد کے فتحہ اور ضمہ) دونوں وجوہ کو اختیار کرتے ہیں تا کہ فتحہ میں عاصم کی قراءۃ کی پیروی ہو جائے اور ضمہ میں حفص کے اختیار کی موافقت ہو جائے پس حفص کے لیے فتحہ اور ضمہ دونوں وجوہ ہیں اور دونوں صحیح ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں ضاد کا ضمہ ہے۔

لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ میں کوفیین کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔

اس سورۃ میں یا آت میں سے کوئی یا بھی نہیں ہے۔

(۳۱) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ (مکی)

اس سورہ میں چونتیس آیتیں۔ پانچسو اڑتالیس کلمے۔ دو ہزار ایک سو دس حروف۔ اور چار رکوع ہیں اسکے فواصل (نمرٌ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

هُدًى وَّرَحْمَةً میں حمزہ کے لیے تا کے پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا کے زبر ہیں۔

لِيُضِلَّ ابراہیم میں اور فِيْٓ اُذُنَيْهِ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ذال کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ذال کا ضمہ ہے۔

(اس رکوع میں يٰبُنَيَّ تین جگہ ہے) (۱) يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ اور یہ پہلا ہے (۲) يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اور یہ درمیانی ہے (۳) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اور یہ آخری ہے

پس ان تینوں میں چار قراءتیں ہیں۔ (۱) بزی کے لیے نمبر ایک میں يٰبُنَيْ یا کے سکون سے اور نمبر دو میں يٰبُنَيِّ یا کی تشدید اور کسرہ سے اور نمبر تین میں يٰبُنَيَّ تشدید اور فتحہ سے (۲) قنبل کے لیے نمبر ایک اور نمبر تین میں يٰبُنَيْ سکون سے نمبر دو میں يٰبُنَيِّ تشدید اور کسرہ سے (پس نمبر ایک میں پورے ابن کثیر کے لیے سکون ہے اور نمبر دو میں دونوں راویوں کے لیے تشدید اور کسرہ ہے اور نمبر تین میں بزی کے لیے تشدید اور فتحہ اور قنبل کے لیے

سکون ہے)(۳) حفص کے لیے تینوں میں یٰبُنَیَّ ہے یَا کی تشدید اور فتحہ سے (۴) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تینوں میں یٰبُنَیِّ ہے تشدید اور کسرہ سے۔

مِثْقَالَ حَبَّۃٍ انبیاء میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ میں ابن کثیر۔ابن عامر اور عاصم کے لیے عین پر تشدید اور الف کا حذف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَلَا تُصَاعِرْ ہے صاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف سے۔

عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ میں نافع۔ابوعمرو۔حفص کے لیے (عین کا فتحہ اور میم کے بعد ضمہ اور صلہ والی ھا ہے پس) نِعَمَ جمع ہے اور ھا مذکر کی ضمیر ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نِعْمَۃً ہے عین کے سکون اور میم کے بعد فتحہ اور تنوین والی تا سے) واحد مؤنث ہونے کی بنا پر۔

وَالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ میں ابوعمرو کے لیے را کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

وَاَنَّمَا تَدْعُوْنَ حج میں بیان ہو چکا ہے۔

یُنَزِّلُ الْغَیْثَ میں یہاں اور شوریٰ میں نافع۔ابن عامر۔عاصم کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے یُنْزِلُ الْغَیْثَ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور زا کی) تخفیف سے اور یہ بقرہ میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

(۳۲) سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ (مکی)

اس سورہ میں تیس آیتیں۔تین سو اسی کلمے۔ایک ہزار پانچسو اٹھارہ حروف اور تین رکوع ہیں اسکے فواصل (ندمٌ) کے تین حروف میں سے کسی ایک پر حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ میں ابن کثیر۔ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے خَلْقَہٗ ہے لام کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے لام کا فتحہ ہے اور (ءَ اِذَا ءَ اِنَّا کے) دونوں استفہام رعد میں بیان ہو چکے ہیں۔

مَآ اُخْفِیَ لَھُمْ میں حمزہ کے لیے اُخْفِیْ ہے یَا کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے یَا کا فتحہ ہے۔

لَمَّا صَبَرُوْ میں حمزہ اور کسائی کے لئے لِمَا ہے لام کے کسرہ اور میم کے تخفیف سے اور باقی پانچ کے لئے لام کا فتحہ اور میم پر تشدید ہے۔

(۳۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (مدنی)

اس سورہ میں تہتر آیتیں۔ایک ہزار دوسواسی کلمے۔پانچ ہزار سات سونوے حروف اور نو رکوع ہیں۔
اس کے فواصل (لا) کے دوحروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا میں (یہاں) اور بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا دونوں میں ابوعمرو کے لیے یَا اور باقی (چھ) کے لیے تَا ہے۔

اَلّٰـئِىْ میں (چاروں جگہ) (۱) یہاں (۲) مجادلہ میں (۳و۴) طلاق میں چار قراءتیں ہیں (۱) قالون اور قنبل کے لیے اَلّٰـئِي (تحقیق والے) ہمزہ سے یَا کے بغیر (۲) ورش کے لیے یَا کا حذف اور ہمزہ کی کسرہ والی یَا کے مانند تسہیل ہے مدوقصر کے ساتھ پس (قالون کی اور ان کی قراءت میں یہ فرق ہے کہ) یہ تحقیق والے ہمزہ کے بجائے تسہیل والا ہمزہ پڑھتے ہیں۔اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل لیتے ہیں (اور اَلّٰـىْ ہوجاتا ہے) (۳) بزی اور ابوعمرو کے لیے اَلّٰـىْ ہے یعنی وقف ووصل دونوں میں ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کرکے مدلازم سے پڑھتے ہیں (اور قصیدہ میں ان کے لیے ورش کی طرح یَا کا حذف اور مدوقصر کے ساتھ تسہیل بھی ہے پس ان کے لیے دووجوہ ہوگئیں (۱) یائے ساکنہ سے ابدال مدلازم کے ساتھ (۲) تسہیل مدوقصر کے ساتھ لیکن وقفاً ان دونوں کے لیے بھی ورش کی طرح صرف یائے ساکنہ سے ابدال ہے تسہیل قطعاً نہیں) (۳) باقی (چار) کے لیے دونوں حالتوں میں اَلّٰـئِىْ ہے (تحقیق والے) ہمزہ اور اس کے بعد (یائے ساکنہ) سے اور حمزہ وقفاً اپنے قاعدہ کے موافق مدوقصر کے ساتھ ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔اور (لام کے بعد والے) الف میں سب حضرات مد کرتے ہیں عام ہے کہ وہ ان میں سے ہوں جو الف کے بعد (تحقیق والا ہمزہ پڑھتے ہیں جیسے قالون۔قنبل ابن عامر کوفیین یا ان میں سے ہوں ہمزہ نہیں پڑھتے (بلکہ یَا سے ابدال کرتے ہیں جیسے بزی اور عمرو) سوائے ورش کے کہ ان کی قراءۃ میں (ہمزہ کی تسہیل کے سبب) الف میں مد وقصر دونوں جائز ہیں (اور تسہیل والی وجہ میں بزی اور ابوعمرو کے لیے بھی مدوقصر دونوں ہیں)

تُظٰهِرُوْنَ میں چار قراءتیں ہیں (۱) عاصم کے لیے تَا کا ضمہ اور ظا کی تخفیف اور اس کے بعد الف اور ھا کا کسرہ ہے (۲) ابن عامر کے لیے تَظّٰهَرُوْنَ تا اور ہا کے فتحہ اور ظا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے (۳) حمزہ اور کسائی کے لیے تَظٰهَرُوْنَ ابن عامر کی طرح لیکن یہ ظا پر تشدید نہیں پڑھتے (۴) باقی (تین) کے لیے

تَظَّهَّرُوْنَ تا کے فتحہ اور ظا اور ھا کی تشدید سے الف کے بغیر۔

اَلظُّنُوْنَا میں یہاں اور اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِیْلَا (اسی سورۃ میں ان تینوں میں تین قراءتیں ہیں (۱)

ابوعمرو و حمزہ کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں الف کا حذف (یعنی وصلاً اَلظُّنُوْنَ ۔ اَلرَّسُوْلَ اور اَلسَّبِیْلَ اور وقف میں اَلظُّنُوْنْ۔ اَلرَّسُوْلْ۔ اَلسَّبِیْلْ) (۲) ابن کثیر۔ حفص۔ کسائی کے لیے تینوں میں صرف وصلاً الف کا حذف (اور وقفاً اثبات) (۳) باقی (اڑھائی) کے لیے دونوں حالتوں میں الف کا اثبات ہے۔

لَا مُقَامَ لَکُمْ میں حفص کے لیے میم کا ضمہ اور باقین کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

لَاٰتَوْهَا میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے لَاَتَوْهَا ہے (ہمزہ کے بعد والے) الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ ہے۔

اُسْوَةٌ میں یہاں اور دو جگہ ممتحنہ میں تینوں میں عاصم کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

اَلرُّعْبَ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

مُبَیَّنَةٍ نساء میں (بیان ہو چکا ہے)

یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ (یا کے بجائے) نون اور الف کے حذف اور عین کی تشدید اور کسرہ اور اَلْعَذَابَ کی با کے فتحہ سے (۲) ابوعمرو کے لیے یُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ یا اور الف کے حذف اور عین کی تشدید اور فتحہ اور اَلْعَذَابُ کی با کے ضمہ سے (۳) باقی (چار) کے لیے یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ یا اور ضاد کے بعد اور عین کی تخفیف اور اَلْعَذَابُ کی با کے ضمہ سے۔

پارہ (۲۲) وَمَنْ یَّقْنُتْ

وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّؤْتِهَا ہے دونوں میں یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے اول میں تا اور ثانی میں نون ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ میں نافع اور عاصم کے لیے قاف کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا کسرہ ہے۔

اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ میں ہشام کوفیین کے لیے یا ہے اور باقی کے لیے اَنْ تَکُوْنَ ہے تا سے۔

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں عاصم کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے تا کا کسرہ ہے۔

اَنْ تَمَسُّوْ هُنَّ بقرہ میں اور تُرْجِیْ توبہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا یَحِلُّ لَکَ میں ابوعمرو کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

اِنَّهٗ کا حکم اصول میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَآ اَنْ تَبَدَّ لَ میں بزی کے لیے تا پر تشدید ہے

سَادَتَنَا میں ابن عامر کے لیے سَادَاتِنَا ہے دال کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف اور تا کا فتحہ ہے۔

لَعْنًا کَبِیْرًا میں عاصم کے لیے با ہے اور باقی (چھ) کے لیے کَثِیْرًا ہے ثا سے

اس سورہ میں یا ایک بھی نہیں ہے۔

(۳۴) سُوْرَةُ سَبَاٍ (مکی)

اس سورہ میں چوّن آیتیں۔ آٹھ سو تینتیس کلمے۔ ایک ہزار پانچ سو بارہ حروف اور چھ رکوع ہیں اس کے فواصل (ظنّ لِمَدَ بِرِ) کے سات حروف میں کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

عٰلِمِ الْغَیْبِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے عَلّٰمِ الْغَیْبِ ہے لام مشدد اس کے بعد الف اور میم کے کسرہ سے فَعَّال کے وزن پر اور باقی (پانچ) کے لیے عٰلِمُ الْغَیْبِ ہے عین کے بعد الف سے فاعل کے وزن پر اور نافع اور ابن عامر کے لیے اس میں میم کا ضمہ اور باقی (تین) کے لیے میم کا کسرہ ہے (پس اس میں تین قراء تیں ہوگئیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے عَلّٰمِ الْغَیْبِ (۲) نافع اور ابن عامر کے لیے عٰلِمُ الْغَیْبِ (۳) باقی تین کے لیے عٰلِمِ الْغَیْبِ)

لَا یَعْزُبُ یونس میں اور مُعٰجِزِیْنَ جو (اس سورۃ میں) دوجگہ ہے وہ حج میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ میں یہاں اور جاثیہ میں دونوں میں ابن کثیر اور حفص کے لیے میم کے پیش اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے میم کے زیر ہیں

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اِنْ یَّشَاْ یَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یُسْقِطْ ہے یا سے اور کسائی کے لیے فا کا با میں ادغام بھی ہے (یعنی یَخْسِفْ بِّهِمُ الْاَرْضَ) اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں نون ہے۔

کِسَفًا شعرا میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ میں شعبہ کے لیے حا کا ضمہ اور باقین کے لیے حا کا فتحہ ہے۔

مِنْسَاَتَهٗ میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع اور ابوعمرو کے لیے مِنْسَاتَهٗ الف ساکنہ سے جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے اور (فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ کا) ابدال (بھی) عرب سے سنا گیا ہے (۲) ابن ذکوان کے لیے مِنْسَأْتَهٗ (سین کے بعد) ہمزۂ ساکنہ سے (۳) باقی (ساڑھے چار) کے لیے مِنْسَاَتَهٗ ہمزہ کے فتحہ سے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

لِسَبَأٍ نمل میں بیان ہو چکا ہے۔

فِیْ مَسْکَنِهِمْ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص وحمزہ کے لیے سین کا سکون اور کاف کا فتحہ (۲) کسائی کے لیے مَسْكِنِهِمْ ہے اسی طرح (سین کے سکون سے) لیکن یہ کاف کا کسرہ پڑھتے ہیں (۳) باقی (ساڑھے چار) کے لیے مَسٰكِنِهِمْ ہے سین کے فتحہ اور کاف کے کسرہ اور دونوں کے درمیان الف سے۔

ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ میں ابوعمرو کے لیے اُكُلِ خَمْطٍ ہے لام کے (ایک [illegible] سے) تنوین کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے لام پر تنوین ہے اور نافع ۔ مکی اُکُل کے کاف کو سکون سے اُكْلٍ پڑھتے ہیں اور یہ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے (پس یہاں تین قراءتیں ہو گئیں (۱) ابوعمرو کے لیے اُكُلِ خَمْطٍ (۲) نافع ابن کثیر کے لیے اُكْلٍ خَمْطٍ (۳) باقی (چار) کے لیے اُكُلٍ خَمْطٍ

وَهَلْ نُجٰزِیْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ میں حفص حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور زا کا کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ اور اَلْکَفُوْرَ کی را کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَهَلْ يُجٰزٰٓی اِلَّا الْكَفُوْرُ ہے نون کے بجائے یا اور زا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور اَلْکَفُوْرَ کی را پر ضمہ ہے۔

رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور ہشام کے لیے بَعِّدْ ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے بَا کے بعد الف اور عین کی تخفیف ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ میں کوفیین کے لیے دال پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے وَلَقَدْ صَدَقَ ہے دال کی تخفیف سے۔

لِمَنْ اَذِنَ میں ابوعمرو حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

اِذَا فُزِّعَ میں ابن عامر کے لیے فَزَّعَ ہے فا اور زا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور زا

کا کسرہ ہے اور زا کی تشدید میں کسی قاری کا بھی اختلاف نہیں۔

فِي الْغُرُفٰتِ میں حمزہ کے لیے فِي الْغُرْفَتِ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (را کے سکون اور) الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر (را کا ضمہ اور فا کے بعد) الف ہے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ اور اسی طرح ثُمَّ يَقُوْلُ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلتَّنَاوُشُ میں نافع ابن کثیر۔ابن عامر۔حفص کے لیے الف کے بعد ضمہ والا واو ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لَهُمُ التَّنَآؤُشُ ہے الف کے بعد ضمہ والے ہمزہ سے اور اس میں حمزہ کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں (۱) ہمزہ میں تسہیل بین بین مد وقصر کے ساتھ کیونکہ یہ نَئِشَ سے بنا ہے جو تاخیر اور سُستی سے حرکت کرنے کے معنی میں ہے پس یہ ہمزہ اصل ہی سے ہمزہ تھا (۲) ہمزہ کا ضمہ والے واو سے ابدال کیونکہ یہ بھی جائز ہے کہ یہ نَوْشٌ سے بنا ہو جو لینے کے معنی میں ہے پھر واو کے ضمہ کے لازمی ہونے کے سبب واو کو ہمزہ سے بدل دیا ہو پس اس صورت میں وقفاً واو سے ابدال اسی لیے کرتے ہیں کہ ہمزہ کو اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ میں یہاں اور وَسِيْقَ الَّذِيْنَ زمر میں دو جگہ۔جو سورہ بقرہ میں گذرا۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

(۱) عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ میں حمزہ کے لیے سکون ہے (۲) اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا اس میں ابن کثیر۔شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے سکون ہے (۳) رَبِّيٓ اِنَّهٗ اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آت زوائد دو ہیں

(۱) كَالْجَوَابِ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش وابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۲) كَانَ نَكِيْرِ اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۳۵) سُوْرَةُ فَاطِرٍ (مکی)

اس سورہ میں پینتالیس آیتیں۔نو سو ستر کلمے۔تین ہزار ایک سو تیس حروف۔اور پانچ رکوع ہیں۔اس کے فواصل (زَادَ مِنْ بَرٍّ) کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

غَيْرُ اللّٰهِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے را کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

اَرْسَلَ الرِّيْحَ بقرہ میں اور بَلَدٍ مَّيِّتٍ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

يَدْ خُلُوْ نَهَا میں ابوعمرو کے لیے يُدْ خَلُوْ نَهَا ہے یَا کے ضمہ اور خَا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یَا کا فتحہ اور خَا کا ضمہ ہے۔

وَلُؤْ لُؤًا جَ میں بیان ہو چکا ہے۔

كَذٰ لِكَ نَجْزِىْ كُلَّ كَفُوْ رٍ میں ابوعمرو کے لیے يُجْزٰى كُلُّ ہے ضمہ والی یَا اور زا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) اور كُلُّ کے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والا نون اور زا کا کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ) اور كُلَّ کے لام پر فتحہ ہے۔

عَلٰى بَيِّنَتٍ میں نافع۔ابن عامر۔شعبہ۔کسائی کے لیے بَيِّنٰتٍ ہے (نون کے بعد) الف سے جمع ہونے کی بناء پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

وَمَكْرَ السَّيِّءِ میں حمزہ لگاتار کئی حرکتوں کے جمع ہو جانے کی بنا پر آسانی کی غرض سے وصل میں ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں (یعنی وَمَكْرَ السَّيِّئْ) جیسا کہ بَا رِئْكُمْ میں ابوعمرو بھی اسی بنا پر ہمزہ کو ساکن کرتے ہیں اور جب وقف کرتے ہیں تو حمزہ اس ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل لیتے ہیں (جس سے وَمَكْرَ السَّيِّىْ ہو جاتا ہے) اور باقی (چھ) کے لیے وصل میں ہمزہ کا کسرہ ہے اور وقف میں (ان کے لیے) اس ہمزہ میں سکون بھی جائز ہے اور روم بھی۔

اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے

اور وہ كَا نَ نَكِيْرِ اَلَمْ تَرَ ہے اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۳۶) سُوْرَةُ یٰسٓ (مکی)

اس سورہ میں تراسی آیتیں۔سات سو انتیس کلمے۔تین ہزار حروف اور پانچ رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنْ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

یٰسٓ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا کے فتحہ کا امالۂ محضہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَا کا خالص فتحہ ہے اور ورش۔ابن عامر۔شعبہ۔کسائی سین کے ہجا والے نون کا واو میں ادغام کرتے ہیں اور نون کا غنہ بھی ثابت رکھتے ہیں (یعنی یٰسٓ وَّالْقُرْاٰنِ) اور نٓ وَّالْقَلَمِ میں بھی اسی طرح ہے لیکن مصر والوں میں سے عام اہل ادا نٓ وَالْقَلَمِ میں ورش کے لیے اظہار پسند کرتے ہیں (پس ان کے لیے یٰسٓ میں صرف ادغام اور نٓ

وَالْقَلَمِ میں ادغام اور اظہار دونوں ہیں (اور اظہار مشہور تر ہے) اور باقی چار کے لئے دونو.ں میں نون کا اظہار ہے۔(پس یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں چار قراءتیں ہیں (۱) شعبہ وکسائی کے لیے یَا میں امالہ اور ادغام (۲) حمزہ کے لیے امالہ اور اظہار (۳) ورش۔ابن عامر کے لیے فتح اور ادغام (۴) باقی (تین) کے لیے فتح اور اظہار اور نٓ وَالْقَلَمِ میں دو قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر اور شعبہ کے لیے نٓوَّ الْقَلَمِ ادغام سے اور ورش کے لئے ادغام واظہار دونوں سے۔(۲) اور باقی (چار) کے لئے صرف اظہار ہے)

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ میں ابن عامر۔حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے (پہلے) لام کا فتحہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لام کا ضمہ ہے

سَدًّا میں دونوں جگہ حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

فَعَزَّزْنَا میں شعبہ کے لیے فَعَزَزْنَا ہے زا کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے زا پر تشدید ہے۔

پارہ (۲۳) وَمَا لِيَ

لَمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ انعام میں اور مِنْ ثُمُرِهٖ بیان ہو چکا ہے۔

وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے عَمِلَتْ اَيْدِيْهِمْ ہے ضمہ والی ہا کے حذف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَا کے بعد ہا بھی ہے

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے را کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے را کا ضمہ ہے

ذُرِّيَّتَهُمْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے یَا کے بعد الف اور تَا (اور ھَا) کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف اور تَا کا فتحہ (اور ھَا کا ضمہ) ہے

يَخِصِّمُوْنَ میں پانچ قراءتیں ہیں (۱) ورش۔ابن کثیر۔ہشام کے لیے يَخَصِّمُوْنَ خَا کے پورے فتحہ اور صاد کی تشدید سے (۲) قالون اور ابو عمرو کے لیے خَا کے فتحہ کا اختلاس (دو تہائی) اور صاد پر تشدید (۳) قالون کے لیے (دوسری وجہ میں) يَخْصِّمُوْنَ خَا کے سکون اور صاد کی تشدید سے چنانچہ قالون سے نص سکون

ہی کے ساتھ آئی ہے (۴) حمزہ کے لیے یَخْصِمُوْنَ خا کے سکون اور صاد کی تخفیف سے (۵) باقی (اڑھائی ابن ذکوان۔ عاصم اور کسائی) کے لیے یَخِصِّمُوْنَ خا کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے۔

مِنْ مَّرْقَدِنَا کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

فِیْ شُغُلٍ میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے شُغْلٍ ہے غین کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے غین کا ضمہ ہے۔

فِیْ ظِلٰلٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ظُلَلٍ ہے ظا کے ضمہ اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ظا کا کسرہ اور لام کے بعد الف ہے۔

جِبِلًّا میں تین قراءتیں ہیں (۱) نافع اور عاصم کے لیے جیم اور با کا کسرہ اور لام کی تشدید (۲) ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے جُبْلًا جیم کے ضمہ اور با کے سکون اور لام کی تخفیف سے (۳) باقی (تین) کے لیے جُبُلًا جیم اور با کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے۔

عَلٰی مَکَانَتِهِمْ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

نُنَکِّسْهُ فِی الْخَلْقِ میں عاصم اور حمزہ کے لیے پہلے نون کا ضمہ اور دوسرے کا فتحہ اور کاف پر تشدید اور کسرہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نَنْکُسْهُ ہے پہلے نون کے فتحہ اور دوسرے کے سکون (اور اخفا) اور کاف کے ضمہ سے تشدید کے بغیر۔

اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ میں یہاں نافع اور ابن ذکوان کے لیے تا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا ہے۔

لِیُنْذِرَ مَنْ کَانَ میں یہاں نافع اور ابن عامر کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

وَمَشَارِبُ امالہ اصول میں اور فَیَکُوْنُ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

(۱) وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے (۲) اِنِّیَ اِذًا لَّفِیْ اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۳) اِنِّیَ اٰمَنْتُ اس میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائد ایک ہے

وَلَا یُنْقِذُوْنِ اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۳۷) سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ (مکی)

اس سورہ میں ایک سو بیاسی آیتیں ۔ آٹھ سو ساٹھ کلمے ۔ تین ہزار آٹھ سو چھتیس حروف اور پانچ رکوع ہیں اسکے فواصل (قَدِمَ بِنَا) کے چھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں ۔

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا. فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۔ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا میں یہاں اور اسی طرح وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا (ذٰریت) میں چاروں میں حمزہ کے لیے وَالصّٰفّٰتْ صَّفًّا ۔ فَالزّٰجِرٰتْ زَّجْرًا ۔ فَالتّٰلِیٰتْ ذِّکْرًا اور وَالذّٰرِیٰتْ ذَّرْوًا ہے یعنی تَا کا اس کے بعد والے حرف (صاد ۔ زا ۔ ذال) میں کامل ادغام کر کے پڑھتے ہیں اور تَا کے کسرہ کی طرف روم سے اشارہ بھی نہیں کرتے (جو ابوعمرو کی قراءۃ میں ادغام کے موقعوں میں جائز ہے ۔

ابوعمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالفتح بن احمد نے خلاد کی روایت میں فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا اور فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا مُرسلٰت اور عادیٰت میں بھی اشارہ کے بغیر ادغام پڑھایا ہے (اور قصیدہ میں ان دونوں موقعوں میں خلاد کے لیے اظہار بھی ہے جو ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے پس ان میں خلاد کے لیے ادغام و اظہار دونوں ہیں) اور باقی (چھ) ان چھیوں موقعوں میں تَا کا کسرہ پڑھتے ہیں اور ادغام نہیں کرتے لیکن ابوعمرو کی قراءۃ پر ان سب میں ادغام کبیر ہے

بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ میں عاصم اور حمزہ کے لیے تَا پر تنوین دو زیر ہیں (لیکن اس نون کو کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ ہے تنوین کے بغیر (تا کے ایک زیر سے) اَلْکَوَاکِبَ میں شعبہ کے لیے بَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے بَا کا کسرہ ہے (پس یہاں تین قراءتیں ہیں (۱) شعبہ کے لیے بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبَ (۲) حفص و حمزہ کے لئے بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ (۳) باقی (پانچ) کے لیے بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ

لَا یَسَّمَّعُوْنَ میں حفص ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سین اور میم دونوں پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَا یَسْمَعُوْنَ ہے سین کے سکون اور میم کی تخفیف سے ۔

بَلْ عَجِبْتُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تَا کا فتحہ ہے ۔

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ میں یہاں اور واقعہ میں قالون اور ابن عامر کے لیے دونوں میں (اَوَ کے بجائے) اَوْ ہے واو کے سکون سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے واو کا فتحہ ہے ۔

قُلْ نَعَمْ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلْمُخْلَصِیْنَ کے وہ تمام (پانچوں) کلمے جو اس سورۃ میں ہیں ان کا حکم یوسف میں بیان ہو چکا ہے

یُنْــزِ فُوْنَ میں یہاں حمزہ اور کسائی کے لیے زا کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے زا کا فتحہ ہے اور یَا کے ضمہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

اِلَیْہِ یَزِ فُوْنَ میں حمزہ کے لیے یَا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے یَا کا فتحہ ہے۔

یٰبُنَیَّ اِنِّیۡٓ اَرٰی فِی الْمَنَا مِ اور یٰٓاَ بَتِ یوسف میں بیان ہو چکا ہے۔

مَــا ذَا تَرٰی میں حمزہ اور کسائی کے لیے مَــا ذَا تُرِیْ ہے تَا کے ضمہ اور را کے خالص کسرہ (پھر یائے ساکنہ سے) یہ دونوں اس کو فعل رباعی (باب افعال سے) قرار دیتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے تَا کا فتحہ اور را کا بھی خالص فتحہ (اور اس کے بعد الف) ہے اور یہ سب اس کو فعل ثلاثی قرار دیتے ہیں اور ان میں سے ابوعمرو را کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور ورش کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالۂ صغریٰ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا خالص فتحہ ہے (پس اس میں چار قراءتیں ہوگئیں جو ظاہر ہیں)

وَ اِنَّ اِلْیَــا سَ میں ابن ذکوان کے لیے وَاِنَّ اَلْیَــا سَ ہے ہمزہ کے حذف سے (اس بنا پر کہ یہ وہ ہمزۂ وصلی ہے جو اَلْ تعریفی میں آتا ہے) یہ وجہ علامہ دانی نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے پڑھی ہے اور باقین کے لیے وَاِنَّ اِلْیَا سَ ہے ہمزہ (کے کسرہ اور اس) کی تحقیق سے (اس بنا پر کہ یہ ہمزہ قطعی ہے) اور علامہ دانی نے اہل شام کے طریقہ سے ابن ذکوان کے لئے بھی اسی طرح پڑھا ہے لیکن ابن ذکوان نے اپنی کتاب میں ہمزہ کے بغیر ہی بیان کیا ہے اور (صحیح بات کو) اللہ خوب جانتا ہے (پس اس میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) وَاِنَّ اَلْیَــا سَ (۲) باقین کی طرح وَاِنَّ اِلْیَــاسَ لیکن یہ فارسی کے بجائے دانیؒ کے دوسرے شیوخ سے ہے)

اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَا ئِكُمُ الْاَ وَّ لِیْنَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تینوں اسموں میں ھَا اور بَا کا فتحہ (یعنی اَللّٰهَ میں ھَا کا اور رَبَّكُمْ وَرَبَّ میں بَا کا) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ہے تینوں میں ھَا اور بَا کے ضمہ سے۔

عَلٰیٓ اِلْ یٰسِیْنَ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اٰلِ یٰسِیْنَ ہے یعنی اٰل ۔ یٰسِیْنَ سے جدا ہے اور یہ دو

کلمہ ہیں ال مُـحَـمَّـدٍ کی طرح (اور ضرورت کے وقت ال پر وقف جائز ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے اِلْ یٰسِیْنَ ہے ہمزہ کے کسرہ اور لام کے سکون سے یعنی اِلْ (تلفظ میں) یٰسِیْنَ سے ملا ہوا ہے (اور اسی بنا پر ان کے لئے لام پر وقف جائز نہیں تمام مصاحف میں لام رسمایا سے جدا ہے)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

(۱) اِنِّیٓ اَرٰی فِی الْمَنَا مِ (۲) اَنِّیٓ اَذْبَحُکَ دونوں میں نافع۔ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۳) سَتَجِدُ نِیٓ اِنْ شَآ ءَ اللّٰهُ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اس میں یائے زائدہ ایک ہے

لَتُرْ دِیْنِ وَ لَوْ لَا کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۳۸) سُوْرَۃُ صٓ (مکی)

اس سورہ میں اٹھاسی آیتیں۔ سات سو بتیس کلمے۔ تین ہزار سرسٹھ حروف اور پانچ رکوع ہیں اس کے فواصل (رَ قِبَ نَجْمٌ دُ رٌ طَلِص) کے گیارہ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں

اَصْحٰبُ لَیْکَةَ شعرا میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ فَوَا قٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے فا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے فا کا فتحہ ہے

بِا لسُّوْ قِ (اور بِا لسُّؤْ قِ) نمل میں بیان ہو چکا ہے۔

وَا ذْ کُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِمَ میں ابن کثیر کے لیے عَبْدَ نَا ہے (عین کے فتحہ اور بَا کے سکون اور الف کے حذف سے) واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر عِبٰدَ نَا ہے عین کے کسرہ اور بَا کے بعد الف سے۔

بِخَـا لِصَةٍ میں نافع اور ہشام کے لیے بِـخَـا لِصَةِ ہے تا کے ایک زیر سے تنوین کے بغیر اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا پر تنوین دو زیر ہیں۔

وَالْیَسَعَ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

هٰذَا مَا تُوْ عَدُوْنَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے

وَغَسَّاقٌ میں یہاں اور وَغَسَّاقًا نبا میں دونوں میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے سین پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَغَسَاقٌ اور وَغَسَاقًا ہے سین کی تخفیف سے۔

وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖ میں ابوعمرو کے لیے وَاُخَرُ ہے ہمزہ کے ضمہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

مِنَ الْاَشْرَارِ اَتَّخَذْنٰهُمْ میں ابوعمرو حمزہ اور کسائی کے لیے (وصلاً تو) مِنَ الْاَشْرَارِ اتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزہ وصلی سے (جو ماقبل کے ساتھ ملنے سے حذف ہو جاتا ہے) اور جب اس کلمہ سے ابتدا کرتے ہیں تو ہمزہ کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اِتَّخَذْنٰهُمْ) اور باقی (چار) کے لیے (وصل وابتدا دونوں حالتوں میں اَتَّخَذْنٰهُمْ ہے) ہمزۂ قطعی اور اس کے فتحہ سے۔

سُخْرِيًّا سورۃ المؤمنون میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالَ فَالْحَقُّ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا فتحہ ہے اور دوسرے (وَالْحَقَّ) میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے قاف کا فتحہ ہے)

اَلْمُخْلَصِيْنَ سورۂ یوسف میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

(۱) وَلِیَ نَعْجَةٌ (۲) مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ ان دونوں میں حفص کے لیے فتحہ ہے (۳) اِنِّیٓ اَحْبَبْتُ اس میں نافع۔ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) مِنْ بَعْدِیٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۵) مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے (۶) لَعْنَتِیٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

(۳۹) سُوْرَةُ الزُّمُر (مکی)

اس سورہ میں پچھتر آیتیں۔ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے۔چار ہزار نو سو آٹھ حروف اور آٹھ رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنْ لِّیْ بَدَرٌ) کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں

فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ سورۂ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

يَـرْضَـهُ لَكُمْ میں نافع۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے ھا کے ضمہ کا اختلاس[1] (یعنی سیدھا اور پورا پیش) ہے (صلہ کے بغیر) اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) یہی یَـرْ ضَـهُ ضمہ سے صلہ کے بغیر (۲) یَـرْ ضَـه ہا کے سکون سے اور اسکان ابوالفتح سے ہے اور یزیدی سے ابوشعیب (سوسی) اور ابوعمرو (دوری) نے اور ان کے سوا اوروں نے بھی ہا کا سکون ہی روایت کیا ہے اور اہل عراق کے طریق سے فارسی وغیرہ سے دوری کے لیے ہا کا واو کے ساتھ صلہ یَرْ ضَهُ ہے اور یہ یزیدی سے ابوعبدالرحمٰن اور ابوحمدون وغیرہ کی روایت ہے (پس دوری کے لیے دو وجوہ ہو گئیں (۱) یَرْضَہُ ھا کے سکون سے (۲) یَرْضَه ُ ضمہ اور صلہ سے) اور باقی (ڈھائی) کے لیے ہا کا واو کے ساتھ صلہ (الٹا پیش) ہے یعنی یَرْضَهُ پس (۱) نافع۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے یَرْ ضَهُ (۲) دوری کے لیے یَرْ ضَه ُ اور یَرْ ضَـهُ ہے لیکن دوسری وجہ یعنی سکون ابوالزعراء کے بجائے ابن فرح سے ہے۔ (۳) سوسی کے لیے یَـرْ ضَـهْ (۴) ہشام کے لیے یَـرْ ضَه ُ اور یَـرْ ضهُ لیکن پہلی وجہ عدم صلہ طریق کے موافق ہے اور دوسری نہ تیسیر کے طرق سے ہے نہ نشر کے طرق سے ان سے مشہور اور صحیح ضرور ہے پس اولیٰ یہ ہے کہ اس میں ان کے لیے صرف عدم صلہ پڑھا جائے اور یہ بھی ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے)

لِيُضِلَّ سورۂ ابراھیم میں بیان ہو چکا ہے۔

اَمَّنْ هُوَ قَا نِتٌ میں نافع۔ ابن کثیر اور حمزہ کے لیے اَمَنْ هُوَ ہے میم کی تخفیف سے اور باقی (چار) کے لیے میم پر تشدید ہے

فَبَشِّـرْ عِبَا دِی الَّذِيْنَ میں ابوشعیب سوسی کے لیے وصلاً عِبَا دِیَ الَّذِيْنَ ہے فتحہ والی یَا سے اور وقفاً عِبَـا دِیْ ہے یَائے ساکنہ سے (اور قصیدہ میں بھی یہی درج ہے اور یہ وجہ دانیؒ نے فارس بن احمد سے پڑھی ہے لیکن یہ ابن جریر کے بجائے محمد بن اسماعیل قرشی کے طریق سے ہے) اور ابوحمدون وغیرہ نے یزیدی سے (نقل کرکے) یہ بیان کیا ہے کہ وصل میں فتحہ والی یَا ہے اور وقف میں عِبَـــادْ ہے یَا کے حذف سے اور چونکہ ابوعمرو کا قول یہ ہے کہ وہ وقف میں رسم کی پیروی کرتے ہیں اس لیے یہی وجہ ان کے قیاس کے موافق ہے اور باقی (ساڑھے چھ قراء) دونوں حالتوں میں یَا کو حذف کرتے ہیں۔

وَرَجُلًا سَلَمًا میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سَالِمًا ہے سین کے بعد الف اور لام کے کسرہ سے اور

---

[1] اختلاس صلہ کے مقابلہ میں کامل حرکت مراد ہے ۱۲ ج قادری

باقی (پانچ قراء) کے لیے الف کا حذف اور لام کا فتحہ ہے۔

پارہ (۲۴) فَمَنْ اَظْلَمُ

بِكَافٍ عَبْدَهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے عِبٰدَهٗ ہے عین کے کسرہ اور بَا کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ قراء) کے لیے (عین کا فتحہ اور بَا کا سکون اور) الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اور مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ میں ابوعمرو کے لیے كٰشِفٰتٌ ضُرَّهٗ مُمْسِكٰتٌ رَّحْمَتَهٗ ہے دونوں میں تَا کے تنوین دو پیشوں سے ضُرَّهٗ اور رَحْمَتَهٗ میں را اور تا کے فتحہ (اور ھَا کے الٹے پیش سے اور پہلے تنوین میں ضاد کے سبب اخفا اور دوسرے کا را میں ادغام ہے) اور باقی (چھ قراء) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف (تَا کا ایک پیش) اور ضُرِّهٖ اور رَحْمَتِهٖ میں را اور تَا کا کسرہ (اور ھَا کا صلہ کھڑا زیر) ہے۔

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قُضِيَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ ہے قاف کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ اور فتحہ والی یَا سے اور اَلْمَوْتُ میں تَا کے ضمہ سے اور باقی (پانچ قراء) کے لیے قاف اور ضاد کا فتحہ اور اس کے بعد تلفظ میں الف ہے اور اَلْمَوْتَ کی تَا کا فتحہ ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا حجر میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَفَازَتِهِمْ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے بِمَفَازَاتِهِمْ ہے زا کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار قراء) کے لیے اس الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر کے لیے تَاْمُرُوْنَنِيْٓ دونوں سے جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے کا کسرہ ہے (۲) نافع کے لیے تَاْمُرُوْنِيْٓ کسرہ اور تخفیف والے ایک نون سے (۳) باقی (پانچ) کے لیے کسرہ اور تشدید والا ایک نون ہے۔ (۴) مکی نون مشددہ مکسورہ یا مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

جِايْٓءَ (میں یہاں اور فجر میں) اور سِيْقَ کا اشمام بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا میں دونوں جگہ یہاں اور فُتِحَتِ السَّمَآءُ نبا میں تینوں میں کوفیین کے لیے تَا کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے فُتِّحَتْ ہے تَا کی تشدید سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت چھ ہیں

(۱) اِنِّیَ اُمِرْتُ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے (۲) اِنِّیَ اَخَافُ اس میں نافع۔ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے (۳) اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے اور نون کے کسرہ کے سبب لام کو باریک پڑھتے ہیں (۴) قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اس کو ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی وصل میں حذف کرتے ہیں اور وقف میں اس کو ساکن (یٰعِبَادِیْ) پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم اس کو (دلیل سمیت) عنکبوت (کے آخر میں بیان کر چکے ہیں اور باقی (چار) اس کو (وصلاً) فتحہ سے (اور وقفاً ساکن) پڑھتے ہیں (۵) تَاْمُرُوْنِیَ اَعْبُدُ اس میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے (۶) فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ اس میں جو اختلاف ہے وہ اس سے پہلے (اسی سورۃ میں) بیان ہو چکا ہے۔

(۴۰) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنْ (مکی)

اس سورہ میں پچاسی آیتیں۔ ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے۔ چار ہزار نو سو ساٹھ حروف اور نو رکوع ہیں اسکے فواصل (مُدَ بَرٌ نَعْلِقٌ) کے آٹھ حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں

حٰمٓ میں تمام جگہ تین قراءتیں ہیں (۱) قالون۔ ابن کثیر۔ ہشام اور حفص کے لئے ساتوں حامیموں کا فتح (۲) ورش و ابو عمرو کے لئے امالۂ صغریٰ (۳) باقی (تین) کے لئے امالۂ کبریٰ

کَلِمٰتُ رَبِّکَ یونس میں بیان ہو چکا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ میں نافع اور ہشام کے لئے تا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے یا ہے۔

اَشَدَّ مِنْھُمْ میں ابن عامر کے لئے مِنْکُمْ ہے کاف سے اور باقی (چھ) کے لئے مِنْھُمْ ہے ھا سے

دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ میں کوفیین واو سے پہلے فتحہ والا ہمزہ زیادہ کر کے واو کو ساکن (اَوْ اَنْ) پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لئے وَاَنْ ہے (پہلے) ہمزہ کے حذف اور واو کے فتحہ سے۔

یُظْھِرَ میں نافع۔ ابو عمرو۔ حفص کے لئے یا کا ضمہ اور ھا کا کسرہ اور فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ میں دال کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لئے یا اور ھا کا فتحہ اور اَلْفَسَادُ کی دال کا ضمہ ہے۔ (پس یہاں چار قراءتیں ہو گئیں (۱) نافع اور ابو عمرو کے لئے وَاَنْ یُّظْھِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ (۲) ابن کثیر اور ابن عامر کے

لئے وَاَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ (۳) حفص کے لئے اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ (۴) باقی (اڑھائی) کے لئے اَوْاَنْ يَّظْهَرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ)

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ میں ابوعمرو۔ ابن ذکوان کے لئے قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ ہے با کی تنوین دوزیروں سے اور اس تنوین کا میم میں ادغام کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ ہے (با کے ایک زیر سے) تنوین کے بغیر۔

فَاَطَّلِعَ میں حفص کے لئے عین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لئے عین کا ضمہ ہے۔

وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ رعد میں بیان ہو چکا ہے۔

يُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر۔ شعبہ کے لئے اَلسَّاعَةُ ادْخُلُوْا ہے ہمزۂ وصلی سے (جو حذف ہو جاتا ہے) اور خا کے ضمہ سے اور جب اس سے ابتدا کرتے ہیں تو ہمزہ کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُدْخُلُوْا) اور باقی (ساڑھے تین) کے لئے دونوں حالتوں میں اَدْخِلُوْا ہے ہمزۂ قطعی (اور اس کے فتحہ) اور خا کے کسرہ سے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ میں نافع اور کوفیین کے لئے یا اور باقی (تین) کے لئے تا ہے۔

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ میں کوفیین کے لئے دو تائیں ہیں اور باقی (چار) کے لئے يَتَذَكَّرُوْنَ ہے یا اور تا سے۔

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ میں ابن کثیر اور شعبہ کے لئے سَيُدْخَلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے (اور یہ نساء میں بھی بیان ہو چکا ہے)

شُيُوْخًا میں نافع۔ ابوعمرو۔ ہشام اور حفص کے لئے شین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لئے شین کا کسرہ ہے

كُنْ فَيَكُوْنُ بقرہ مین بیان ہو چکا ہے۔

اس سورہ میں اضافت کی یا آت آٹھ ہیں

(۱) اِنِّيْ اَخَافُ تینوں جگہ ان میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لئے فتحہ ہے (۴) ذَرُوْنِيْ اَقْتُلْ مُوْسٰى (۵) اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ان دونوں میں ابن کثیر کے لئے فتحہ ہے (۶) لَعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ

اس میں کوفیین کے لئے سکون ہے (۷) مَـا لِـيَ اَدْ عُوْكُمْ اس میں ابن ذکوان اور کوفیین کے لئے سکون ہے (۸) اَمْرِیَ اِلَی اللّٰهِ اس میں نافع اور ابو عمرو کے لئے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آت زوائد تین ہیں

(۱) اَلتَّلَا قِ (۲) اَلتَّنَـــا دِ ان دونوں کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور قالون سے ان دونوں میں اختلاف ہے پس میں نے ان کے لئے ان دونوں کو وصلاً اثبات و حذف دونوں وجوہ سے پڑھا ہے (لیکن چونکہ یَا کا اثبات بیان کرنے میں فارس بن احمد منفرد ہیں اس بنا پر ان دونوں میں قالون کے لئے دونوں حالتوں میں حذف ہی صحیح ہے) (۳) اِتَّبِـعُوْنِ اَهْـدِ كُـمْ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور قالون وابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں

(۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجدَة (سُوْرَةُ فصِّلَتْ) (مکی)

اس سورہ میں چون آیتیں۔ سات سو چھیانوے کلمے۔ تین ہزار تین سو پچاس حروف اور چھ رکوع ہیں

اسکے فواصل (مُنْدِ بٌ صَضُطَ ظٌ) کے آٹھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں

نَحِسٰتٍ میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے حَا کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کیلئے نَحْسٰتٍ ہے حَا کے سکون سے۔

وَيَوْ مُ يُحْشَرُ اَعْدَ آ ءُ اللّٰهِ میں نافع کے لئے وَيَوْمَ نَحْشُرُ اَعْدَآ ءَ اللّٰهِ ہے فتحہ والے نون اور شین کے ضمہ اور ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لئے ضمہ والی یَا اور شین کا فتحہ اور اَعْدَ آ ءُ کے دوسرے ہمزہ کا ضمہ ہے

رَبَّـنَـا اَرِنَا الَّذَيْنِ میں یہاں بھی تین قراءتیں ہیں۔ (۱) ابن کثیر اور ابو شعیب سوسی (کے لیے ہر جگہ) اور ابن عامر اور شعبہ کے لیے صرف اسی جگہ اَرْ نَـا الَّذَيْنِ ہے را کے سکون سے۔ (۲) یزیدی سے ابو عمرو (دوری) کے لیے (ہر جگہ کی طرح یہاں بھی) را کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی زیر) ہے (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا پورا کسرہ ہے (اور یہ بقرہ میں بھی بیان ہو چکا ہے)۔

الَّذَيْنِ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

يُلْحِدُوْنَ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

ءَ اَعْجَمِیٌّ میں ہشام کے لیے (۱) اَعْجَمِیٌّ ہے خبر کی بنا پر ایک ہمزہ سے ادخال کے الف کے بغیر اور باقین کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں پس شعبہ حمزہ اور کسائی کے لیے تو (۲) ءَ اَعْجَمِی ہے دونوں ہمزوں کی تحقیق سے (ادخال کے بغیر) اور باقی (چار) کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے پھر ان میں سے قالون اور ابوعمرو کے لیے (۳) ءاٰاَعْجَمِیٌّ ہے یعنی پہلے ہمزہ میں ایک الف کے برابر مد کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ تحقیق اور تسہیل والے ہمزہ کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کیا کرتے ہیں اور ورش کے لیے (۴) آعْجَمِیٌّ ہے یعنی وہ اپنے قاعدہ کے موافق دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال کرتے ہیں اور ابن کثیر کے لیے (۵) ءَ اَعْجَمِیٌّ ہے یعنی اپنے قاعدہ کے موافق دوسرے ہمزہ کی تسہیل بین بین کرتے ہیں اور یہ بھی دونوں کے درمیان (ادخال سے) جدائی نہیں کرتے (اور یہ وجہ ورش کے لیے بھی ہے پس ان کے لیے دو وجوہ ہوگئیں (۱) دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مد لازم (۲) تسہیل بلا ادخال اور یہ زیادات میں سے ہے) اور ابن ذکوان اور حفص کے مذہب کا قیاس بھی یہی (چاہتا) ہے (کہ ان کے لیے بھی ابن کثیر کی طرح تسہیل بلا ادخال ہو) کیونکہ ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ اور موقعوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق کیا کرتے ہیں اور دونوں میں الف سے جدائی نہیں کیا کرتے (پس یہاں بھی تحقیق و تسہیل والے ہمزہ میں جدائی نہ ہونی چاہیے۔

پارہ (۲۵) اِلَيْهِ يُرَدُّ

مِنْ ثَمَرٰتٍ میں نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے را کے بعد الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے مِنْ ثَمَرَتٍ ہے واحد ہونے کی بنا پر الف کے حذف سے)۔

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اسراء میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) اَيْنَ شُرَكَآءِیْ قَالُوْا اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے (۲) اِلٰى رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے لیکن ان میں سے قالون کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں (اور فتحہ جمہور کی روایت ہے اور قوی تر اور مشہور تر اور قیاس سے زیادہ موافق ہے (نشر)

(۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی (مکی)

اس سورہ میں ترپن آیتیں۔ آٹھ سو ساٹھ کلمے۔ تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حروف۔ اور پانچ رکوع ہیں اسکے فواصل (نَلْ فَمَ دُ رِّ بَز) کے آٹھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

کَذٰلِکَ یُوْحِیْ میں ابن کثیر کے لیے یُوْحٰی ہے حَا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے (اور ان کے لیے مِنْ قَبْلِکَ پر وقفِ مطلق ہے) اور باقی چھ کے لیے حَا کا کسرہ اور اس کے بعد یَائے ساکنہ ہے (اور مِنْ قَبْلِکَ پر لا ہے)

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ (مریم میں) بیان ہو چکا ہے۔

یَتَفَطَّرْنَ میں یہاں ابو عمرو اور شعبہ کے لیے یَنْفَطِرْنَ ہے تا کے بجائے نون ساکن اور طَا کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے فتحہ والی تا اور طَا پر تشدید اور فتحہ ہے (اور یہ مریم میں بھی بیان ہو چکا ہے)۔

یُبَشِّرُ اللّٰہُ میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے یَا کا ضمہ اور بَا کا فتحہ اور شین پر تشدید اور کسرہ ہے اور باقی (چار) کے لیے یَبْشُرُ اللّٰہُ ہے یَا کے فتحہ اور بَا کے سکون اور سین کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے (اور یہ آل عمران میں بھی بیان ہو چکا ہے)

وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَا ہے۔

یُنَزِّلُ الْغَیْثَ (لقمن اور بقرہ میں) بیان ہو چکا ہے۔

فَبِمَا کَسَبَتْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے مُصِیْبَةٍۭ بِمَا ہے فَا کے بغیر (اور بَا کے سبب تنوین میں اقلاب بھی کرتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے فَبِمَا ہے فَا سے صرف اخفا ہوگا۔

اَلْجَوَارِ احکام امالہ میں اور اَلرِّیْحَ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ میں یہاں اور نجم میں حمزہ اور کسائی کے لیے کَبِیْرَ الْاِثْمِ ہے بَا کے کسرہ (پھر یَائے ساکنہ) سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں بَا کا فتحہ اور اس کے بعد الف پھر (کسرہ والا) ہمزہ ہے۔

اَوْيُرْ سِلَ اور فَيُوْ حِيَ بِاِ ذْنِهٖ میں نافع کے لیے اَوْ يُرْ سِلُ ۔فَيُوْ حِيْ ہےاول میں لام کے ضمہ اور ثانی میں دوسری یَا کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے لام اور یَا دونوں کا فتحہ ہے۔

اور اس میں یَائے زائدہ ایک ہے

اور وہ اَلْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ ہے ابن کثیر اس کو دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۴۳) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ (مکی)

اس سورہ میں نواسی آیتیں۔آٹھ سو اڑتالیس کلمے (تفسیر خازن)۔تین ہزار چار سو حروف۔اور سات رکوع ہیں اسکے فواصل (لِمَنْ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ (نساء میں) بیان ہو چکا ہے۔

صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ میں نافع۔حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا طٰهٰ میں بیان ہو چکا ہے۔

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

جُزْءًا البقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے یَا کا ضمہ اور نون کا فتحہ اور شین پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَوَمَنْ يَّنْشَؤُا ہے یَا کے فتحہ اور نون کے سکون (اور اخفا) اور شین کی تخفیف سے

هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ میں نافع ابن کثیر۔ابن عامر کے لیے عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ہے نون ساکن اور دال کے فتحہ سے اور باقی (چار) کے لیے نون کے بجائے فتحہ والی بَا اور اس کے بعد الف اور دال کا ضمہ ہے۔

اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ میں نافع کے لیے ءَاُشْهِدُوْا ہے دو ہمزوں سے جن میں سے پہلا تحقیق اور فتحہ والا ہے اور دوسرے پر ضمہ ہے اور اس کی ہمزہ اور واو کے درمیان تسہیل ہے اور قالون کے لیے ابونشیط کی روایت سے اس میں دو وجوہ ہیں (۱) دوسرے ہمزہ سے پہلے الف کا ادخال اور تسہیل (۲) تسہیل بلا ادخال (اور ورش کے لیے صرف یہی ایک وجہ ہے) اور شین (ہر صورت میں ساکن ہی ہے اور باقی (چھ) کے لیے اَشَهِدُوْا ہے

فتحہ والے ایک ہمزہ سے شین کا بھی فتحہ ہے۔

قٰلَ اَوَ لَوُ میں ابن عامر اور حفص کے لیے (قاف کے بعد الف اور لام کا فتحہ ہے) اور باقی ساڑھے پانچ کے لئے قُلْ اَوَ لَوْ ہے (قاف کے ضمہ اور) الف کے حذف (اور لام کے سکون) سے۔

سُقُفًا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے سَقْفًا ہے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور قاف دونوں کا ضمہ ہے۔ جمع ہونے کی بنا پر۔

لَمَّا مَتَاعُ میں ہشام۔ عاصم اور حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَمَا ہے میم کی تخفیف سے (اور قصیدہ میں ہشام کے لیے تخفیف بھی درج ہے پس ان کے لیے دونوں وجوہ ہو گئیں تشدید ابو الحسن سے ہے اور تخفیف ابو الفتح سے اس لیے یہی طریق کے موافق ہے صحیح دونوں ہیں)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا میں نافع ابن کثیر۔ ابن عامر۔ شعبہ کے لیے جَآءٰنَا ہے ہمزہ کے بعد الف سے تثنیہ ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

يَآ يُّهُ السّٰحِرُ نور میں بیان ہو چکا ہے۔

عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ میں حفص کے لیے سین کا سکون اور الف کا حذف ہے اور باقین کے لیے اَسٰوِرَةٌ ہے سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے سُلُفًا ہے سین اور لام کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور لام دونوں کا فتحہ ہے۔

مِنْهُ يَصِدُّوْنَ میں نافع۔ ابن عامر۔ کسائی کے لیے صاد کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے صاد کا کسرہ ہے۔

ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ میں کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق اور ان کے بعد الف ہے اور باقی (چار) کے لیے دوسرے کی تسہیل اور اس کے بعد الف ہے اور تحقیق و تسہیل والے ہمزوں کے درمیان الف کا ادخال کسی کے لیے بھی نہیں ہے (جیسا کہ ہم اس کو سورۂ اعراف میں ءَ اٰمَنْتُمْ کی بحث میں بھی) بیان کر چکے ہیں۔

مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَ نْفُسُ میں نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے دو ھائیں ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَشْتَهِي الْاَ نْفُسُ ہے ایک ھا سے۔

لِلرَّحْمٰنِ وُلْدٌ سورۂ مریم میں بیان ہو چکا ہے۔

وَ اِلَیۡهِ تُرۡ جَعُوۡنَ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے

وَقِیۡلِهٖ میں عاصم اور حمزہ کے لیے لام کا جر اور ہا کا کسرہ (اور اس کا یا کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی پانچ کے لئے وَقِیۡلَهٗ ہے لام کے فتحہ ہا کے ضمہ اور واو کے ساتھ صلہ سے

فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) مِنۡ تَحۡتِیَ اَفَلَا اس میں نافع۔ بزی اور ابوعمرو کے لیے فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سکون ہے (۲) یٰعِبَا دِیَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمۡ اس میں تین قراءتیں ہیں (۱) شعبہ کے لیے وصلاً یٰعِبَا دِیَ یا کے فتحہ سے (اور وقفاً یٰعِبَا دِیۡ یا کے سکون سے) (۲) نافع۔ ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے دونوں حالتوں میں یا کا سکون (۳) باقی (ساڑھے تین) دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَاتَّبِعُوۡ نِ هٰذَا اس کو ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۴۴) سُوۡرَۃُ الدُّخَانِ (مکی)

اس سورہ میں اُنسٹھ آیتیں۔ تین سو چھیالیس کلمے۔ ایک ہزار چار سو اکتیس حروف۔ اور تین رکوع ہیں اس کے فواصل (مَنۡ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ میں کوفیین کے لیے با کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے با کا ضمہ ہے

یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡنِ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے۔

فَاعۡتِلُوۡهُ میں نافع۔ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے تا کا کسرہ ہے

ذُقۡ اِنَّکَ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

فِیۡ مَقَامٍ میں نافع اور ابن عامر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) اِنِّیَ اٰتِیۡکُمۡ اس میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۲) لِیَ فَاعۡتَزِ لُوۡ نِ اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اوراس میں یَا آتِ زوائد بھی دو ہیں

(۱) اَنْ تَرْ جُمُوْ نِ (۲) فَا عْتَزِ لُوْ ن ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۴۵) سُوْ رَ ةُ الْجَا ثِيَةِ (مکی)

اس سورہ میں سینتیس آیتیں۔ چار سو اٹھاسی کلمے۔ دو ہزار ایک سو اکیانوے حروف۔ اور چار رکوع ہیں اسکے فواصل (نَمْ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مِنْ دَآبَّةٍ اٰ يٰتٌ اور وَ تَصرِيْفِ الرِّ يٰحِ اٰ يٰتٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اٰيٰتٍ ہے تا کے زیروں سے اور وَتَصْرِ يْفِ الرِّ يْحِ ہے الف کے حذف اور یَا کے سکون سے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں جگہ اٰ يٰتٌ ہے تَا کے پیشوں سے اور وَ تَصْرِ يْفِ الرِّ يٰحِ ہے جمع کے صیغہ سے (یا کے بعد الف سے)

وَاٰيٰتِهٖ يُوْ مِنُوْنَ میں ابن عامر۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تَا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یَا ہے۔

مِنْ رِّ جْزٍ اَلِيْمٌ (سبا میں) بیان ہو چکا ہے۔

لِيَجْزِىَ قَوْمًا میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور باقی (چار) کے لیے یَا ہے۔

سَوَآ ءً مَّحْيَا هُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کے زبر ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سَوَآ ءٌ مَّحْيَا هُمْ ہے ہمزہ کے پیشوں سے۔

غِشٰوَ ةً میں حمزہ اور کسائی کے لیے غَشْوَةً ہے غین کے فتحہ شین کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے غین کا کسرہ اور شین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

وَالسَّا عَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا میں حمزہ کے لیے تَا کا فتحہ اور باقین کے لیے تَا کا ضمہ ہے

لَا يَخْرُ جُوْ نَ روم میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں کوئی بھی یا نہیں ہے۔

پارہ (۲۶) حٰمٓ

(۴۶) سُوْ رَةُ الْاَ حْقَا فِ (مکی)

اس سورہ میں پینتیس آیتیں۔ چھ سو چوالیس کلمے۔ دو ہزار پانچ سو پچانوے حروف۔ اور چار رکوع ہیں

اس کے فواصل (نَمَرٌ) کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں

لِیُنْذِرَ الَّذِیْنَ میں نافع۔ابن عامر کے لیے تَا اور بزی کے لیے تَا اور یَا دونوں ہیں (لیکن یَا فارسی کے بجائے دانی" کے دوسرے شیوخ سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے پس ان کے لیے بھی تَا ہی صحیح ہے)

اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَا ہے۔

اِحْسٰنًا میں کوفیین کے لیے کسرہ والا ہمزہ اور حَا کا سکون اور سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے اور باقی (چار) کے لیے حُسْنًا ہے حَا کے ضمہ اور سین کے سکون سے ہمزہ اور الف کے بغیر۔

کُرْهًا میں دونوں جگہ کوفیین اور ابن ذکوان کے لیے کاف کا ضمہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے کاف کا فتحہ ہے۔

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ میں حفص۔حمزہ اور کسائی کے لیے اسی طرح دونوں فعلوں نَتَقَبَّلُ اور نَتَجَاوَزُ میں فتحہ والا نون ہے اور اَحْسَنَ کے نون پر بھی فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے (یُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ اور وَیُتَجَاوَزُ ہے) دونوں (فعلوں) میں ضمہ والی یَا سے اور اَحْسَنُ کے نون پر بھی ضمہ ہے۔

اُفٍّ لَّكُمَا اسراء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَتَعِدٰنِنِیْ میں ہشام کے لیے اَتَعِدٰنِّیْ ہے تشدید والے ایک نون سے اور باقین کے لیے کسرہ اور تخفیف والے دونون ہیں۔

وَلِیُوَفِّیَهُمْ میں ابن کثیر۔ابوعمرو۔ہشام۔عاصم کے لیے یَا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون ہے۔

اَذْهَبْتُمْ میں چار قراءتیں ہیں (۱) ابن ذکوان کے لیے ءَ اَذْهَبْتُمْ مد (ادخال) کے بغیر تحقیق والے دو ہمزوں سے (۲) ابن کثیر کے لیے بھی دو ہمزہ جن میں سے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے ادخال کے بغیر (۳) ہشام کے لیے ءَ اَذْهَبْتُمْ ادخال کے ساتھ پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے پس یہ اپنے قاعدہ کے موافق (ابن کثیر سے) زیادہ مد کرتے ہیں (جس کی تشریح هٰاَنْتُمْ آل عمران اور ءَ اٰمَنْتُمْ اعراف میں گزر چکی ہے اور قصیدہ میں ادخال کے ساتھ دونوں ہمزوں کی تحقیق بھی ہے پس ہشام کے لیے دو وجوہ ہو گئیں (۱) تسہیل مع الادخال (۲) تحقیق مع الادخال (۴) باقی (پانچ) کے لیے اَذْهَبْتُمْ ہے خبر کی بنا

پر ایک ہمزہ سے ادخال کے بغیر۔

وَاُبَلِّغُکُمْ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا یُرٰیٓ اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے یُرٰی میں ضمہ والی یَا سے اور مَسٰکِنُھُمْ میں نون کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے لَا تَرٰیٓ اَلَّا مَسٰکِنَھُمْ ہے فتحہ والی تَا اور نون کے فتحہ سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یاآت چار ہیں

(۱) اَوْزِعْنِیَ اَنْ اَشْکُرَ اس میں ورش اور بزی کے لیے فتحہ ہے (۲) اَتَعِدٰنِنِیَ اَنْ اُخْرَجَ اس میں نافع۔ ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے (۳) اِنِّیَ اَخَافُ اس میں نافع۔ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے (۴) وَلٰکِنِّیَ اَرٰکُمْ اس میں نافع۔ بزی اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے

(۴۷) سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم (مدنی)

اس سورہ میں اڑتیس آیتیں۔ پانچ سو اٹھاون کلمے۔ دو ہزار چار سو پچھتر حروف اور چار رکوع ہیں اسکے فواصل (نام) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا میں ابوعمرو اور حفص کے لیے قاف کا ضمہ اور تَا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قٰتَلُوْا ہے قاف اور تَا کے فتحہ سے اور دونوں کے درمیان الف بھی ہے

غَیْرِ اٰسِنٍ میں ابن کثیر کے لیے اَسِنٍ ہے الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ بھی ہے۔

فَهَلْ عَسَیْتُمْ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاَمْلٰی لَھُمْ میں ابوعمرو کے لیے وَاُمْلِیَ لَھُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور لام کے کسرہ اور یَا کے فتحہ سے اور باقین کے لیے ہمزہ اور لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے جو تلفظ میں (آتا) ہے۔

اِسْرَارَھُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ اور نَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ تینوں فعلوں میں شعبہ کے لیے یَا اور باقین کے لیے نون ہے۔

وَتَدْعُوْٓا اِلَي السَّلْمِ میں شعبہ اور حمزہ کے لیے سین کا کسرہ اور باقین کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

(۴۸) سُوْرَةُ الْفَتْح (مدنی)

اس سورہ میں انتیس آیتیں۔ پانچ سو اڑسٹھ کلمے۔ دو ہزار پانچ سو انسٹھ حروف۔ اور چار رکوع ہیں اسکے فواصل صرف (الف) کے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

دَآئِرَةُ السَّوْءِ توبہ میں اور عَلَيْهُ اللّٰهَ کهف میں بیان ہو چکا ہے۔

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ چاروں فعلوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

فَسَيُؤْتِيْهِ میں نافع۔ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے نون اور باقی (چار) کے لیے یا ہے۔

بِكُمْ ضَرًّا میں حمزہ اور کسائی کے لیے ضاد کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے ضاد کا فتحہ ہے

كَلٰمَ اللّٰهِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے كَلِمَ اللّٰهِ ہے لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

يُدْخِلْهُ اور يُعَذِّبْهُ میں دونوں میں نافع اور ابن عامر کے لیے نون اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں یا ہے۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

شَطْئَهٗ میں ابن کثیر اور ابن ذکوان کے لیے شَطَئَهٗ ہے یعنی طا کو (فتحہ کی) حرکت دیتے ہیں اور باقین کے لیے طا کا سکون ہے۔

فَاٰزَرَهٗ میں ابن ذکوان کے لیے فَاَزَرَهٗ ہے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے ہمزہ کے بعد (الف) مدہ ہے۔

عَلٰي سُوْقِهٖ (اور سُؤْقِهٖ) نمل میں بیان ہو چکا ہے۔

(۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرَات (مدنی)

اس سورہ میں اٹھارہ آیتیں۔ تین سو پینتالیس کلمے۔ ایک ہزار چار سو چھہتر حروف۔ اور دو رکوع ہیں

اسکے فواصل (نَمَرٌ) کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

فَتَبَيَّنُوْا نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اور بزی کی وہ تا آت جن کو وہ تشدید سے پڑھتے ہیں اس سے پہلے بقرہ میں اور لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا انعام میں بیان ہو چکے ہیں۔

لَا يَلِتْكُمْ میں ابوعمرو کے لیے لَا يَأْلِتْكُمْ ہے یا کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور جب اس ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں تو اس کا الف سے ابدال کر لیتے ہیں سوسی اور باقی (چھ) کے لیے لَا يَلِتْكُمْ ہے ہمزہ اور الف دونوں کے بغیر۔

بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ میں ابن کثیر کے لئے یا اور باقین کے لئے تا ہے۔

يَوْمَ نَقُوْلُ میں نافع اور شعبہ کے لئے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لئے نون ہے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ میں ابن کثیر کے لئے یا اور باقین کیلئے تا ہے۔

(٥٠) سُوْرَةُ قٓ (مکی)

اس سورہ میں پینتالیس آیتیں۔ تین سو ستاون کلمے۔ ایک ہزار چار سو چورانوے حروف اور تین رکوع ہیں۔ اس کے فواصل (بَجْدَرْ طَظَ) کے چھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ میں نافع۔ ابن کثیر اور حمزہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔ يَوْمَ تَشَّقَّقُ الْاَرْضُ فرقان میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں یا آتِ زوائد تین ہیں

(١) وَعِيْدِ اَفَعَيِيْنَا (٢) مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں (٣) اَلْمُنَادِ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے اور ابن مجاہد نے قنبل سے نقل کر کے یہ بیان کیا ہے يُنَادِى میں وقف یا کے ساتھ ہے (اور قصیدہ میں یا کے حذف سے بھی ہے پس اس میں ابن کثیر کے لیے وقفاً دو وجوہ ہو گئیں) اور باقی (چھ) رسم کی پیروی کی بنا پر یا کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں۔

(۵۱) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ (مکی)

اس سورہ میں ساٹھ آیتیں ۔تین سو ساٹھ کلمے ۔ایک ہزار دو سو انتالیس حروف ۔اور تین رکوع ہیں۔

اس کے فواصل (کَفٌ مِنْ قَا ع) کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مِثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ میں شعبہ۔حمزہ اور کسائی کے لیے لام کا ضمہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

قَالَ سِلٰمٌ ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

پارہ (۲۷) قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ میں کسائی کے لیے الصَّعْقَةُ ہے الف کے حذف اور عین کے سکون سے اور باقین کے لیے صاد کے بعد الف اور عین کا کسرہ ہے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ میں ابوعمرو حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا کسرہ اور باقین کے لیے فتحہ ہے۔

(۵۲) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ (مکی)

اس سورہ میں انچاس آیتیں ۔تین سو بارہ کلمے ۔ایک ہزار پانچسو حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنْ رَّا عَ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَاتَّبَعَتْهُمْ میں ابوعمرو کے لیے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ہے فتحہ والے ہمزۂ قطعی اور تا اور عین کے سکون اور نون سے اور اس نون کے بعد الف سے اور باقین کے لیے ہمزۂ وصلی ہے جو حذف ہو جاتا ہے اور تا کے فتحہ اور تشدید اور عین کے فتحہ اور اس کے بعد تائے ساکنہ سے الف کے بغیر۔

ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابوعمرو کے لیے ذُرِّیّٰتِهِمْ ہے (یا کے بعد الف اور تا (اورھا) کے کسرہ سے (جمع ہونے کی بنا پر (۲) ابن عامر کے لیے ذُرِّیّٰتُهُمْ ہے (یا کے بعد الف اور تا (اورھا) کے ضمہ سے (جمع ہی ہونے کی بنا پر) (۳) باقین کے لیے ذُرِّیَّتُهُمْ واحد ہونے کی بنا پر (الف کے حذف اور تا (اورھا) کے ضمہ سے (پس ابوعمرو کے لیے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّیّٰتِهِمْ اور ابن عامر کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ

ذُرِّيَّتُهُمْ اور باقی (پانچ) کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِيَّتُهُمْ ہے)

بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے (یا کے بعد الف اور) تا (اور ھا) کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چار) کے لیے ذُرِّيَّتَهُمْ ہے واحد ہونے کی بنا پر (الف کے حذف) اور تا کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ سے۔

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ میں ابن کثیر کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ میں نافع اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

اَلْمُصَيْطِرُوْنَ میں تین قراءتیں ہیں (۱) قنبل اور ہشام کے لیے اَلْمُسَيْطِرُوْنَ سین سے حفص کے لیے (سین اور صاد) دونوں وجوہ ہیں (۲) خلف کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام (یعنی صاد اور زا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرف بنا لیتے ہیں جو سننے میں پُر زا کی طرح معلوم ہوتا ہے) اور خلاد کے لیے (اشمام اور خالص صاد) دونوں وجوہ ہیں (۳) باقی (ساڑھے چار) کے لیے خالص صاد ہے۔

يُصْعَقُوْنَ میں عاصم اور ابن عامر کے لیے یا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

(۵۳) سُوْرَةُ النَّجْمِ (مکی)

اس سورہ میں باسٹھ آیتیں۔ تین سو ساٹھ کلمے۔ ایک ہزار چار سو پانچ حروف اور تین رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (هوَّنا) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اس سورۃ کی یائی آیات میں چار قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے اِذَا هَوٰى سے مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى تک کی تمام آیات کے آخری الفات میں امالۂ (محضہ) (۲) ابوعمرو کے لیے جن کلمات میں یا سے پہلے را ہے (جیسے اُخْـــرٰى وغیرہ) ان میں (اور رَاٰى میں) امالۂ (محضہ) اور ان کے سوا باقی آیات میں امالۂ صغریٰ (۳) اور ورش کے لیے تمام آیات میں امالۂ صغریٰ لیکن شَيْـئًا میں سب کے لیے فتح ہے (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتح۔

مَا كَـذَبَ الْفُؤَادُ میں ہشام کے لئے كَذَّبَ ہے ذال کی تشدید سے اور باقین کے لئے ذال کی

تخفیف ہے
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے تا کے فتحہ اور میم کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقین کے لیے تا کا ضمہ اور میم کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

وَمَنٰوةَ میں ابن کثیر کے لئے وَمَنَآءَةَ ہے مد اور (فتحہ والے) ہمزہ سے اور باقین کے لئے وَمَنٰوةَ ہے مد اور ہمزہ کے بغیر۔

ضِيْزٰى میں ابن کثیر کے لیے ضِئْزٰى ہے ہمزۂ (ساکنہ) سے اور باقین کے لیے (یا ہے) ہمزہ نہیں ہے۔

كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ شوریٰ میں اور فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلنَّشْاَۃَ عنکبوت میں بیان ہو چکا ہے۔

عَادًا ِالْاُوْلٰى میں نافع اور ابوعمرو کے لیے عَادًا لُّوْلٰى ہے لام کے ضمہ سے یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام کو دیدیتے ہیں اور تنوین کا لام میں ادغام کرتے ہیں لیکن ان میں سے قالون کے لیے عَادًا لُّؤْلٰى ہے لام کے ضمہ اور اس کے بعد واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے عَادَنِ الْاُوْلٰى ہے تنوین کے کسرہ اور لام کے سکون اور اس کے بعد والے ہمزہ کی تحقیق سے اور اَلْاُوْلٰى سے ابتدا (اعادہ) کرنے کی صورت میں ابوعمرو کی قراءۃ میں تین وجوہ جائز ہیں اول اَلُوْلٰى یعنی ہمزۂ وصلی کو ثابت رکھ کر اس کے بعد والے لام کا ضمہ پڑھتے ہیں دوم لُوْلٰى لام کے ضمہ اور ہمزۂ وصلی کے حذف سے کیوں جب لام پر حرکت آ گئی تو ہمزۂ وصلی کی ضرورت نہیں رہی (اس بنا پر کہ ہمزۂ وصلی اسی لیے آیا کرتا ہے کہ ساکن سے ابتدا کرنے میں جو دشواری ہے وہ ہمزہ کی حرکت کے ذریعہ رفع ہو جائے پس ہمزہ کی ضرورت اُسی صورت میں بھی جب کہ لام ساکن تھا) اور یہ دونوں وجوہ ورش کی قراءۃ میں بھی جائز ہیں اس کلمہ میں بھی اور اس جیسے اور کلمات میں بھی (جن میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام تعریف کو دی گئی ہو اور اَلْ سے پہلے ایک حرفی کلمہ نہ ہو پس ورش کے لیے ایسے مو قعوں میں ہر جگہ اَلُوْلٰى۔ لُوْلٰى۔ اَلَاخِرَةِ لَاخِرَةِ اَلَارْضِ اور لَارْضِ دونوں طرح ابتدا یا اعادہ کر سکتے ہیں اور وَالَارْضِ میں لام سے ابتدا نہیں کر سکتے بلکہ واو سے کریں گے کیونکہ یہ ایک حرفی کلمہ ہے) سوم اَلْئُوْلٰى یعنی ہمزۂ وصلی کو ثابت رکھ کر لام کو ساکن پڑھتے ہیں اور اس کے بعد جو ہمزہ فعل کے فا کلمہ میں ہے اس کو

تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اسی طرح اس کلمہ سے ابتدا کرنے کی صورت میں قالون کی قراءۃ میں بھی تین وجوہ جائز ہیں (۱) اُلُوْ لیٰ ہمزۂ وصلی کے اثبات اور لام کے ضمہ اور واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے (۲) لُوْ لیٰ ہمزۂ وصلی کے حذف اور لام کے ضمہ اور واو کے بجائے ہمزہ ساکنہ سے (۳) اَلْئُوْ لیٰ ابوعمرو کی تیسری وجہ کی طرح اور قالون اور ابوعمرو کی قراءۃ میں علامہ دانی کے نزدیک یہ تیسری وجہ سب وجوہ سے خوب تر اور قیاس سے زیادہ موافق ہے۔

وَثَمُوْدَ افَمَآ اَبْقٰی میں عاصم اور حمزہ دال کو بلا تنوین پڑھتے ہیں اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دال پر تنوین (وَ ثَمُوْ دًا) ہے اور وقف بھی الف سے کرتے ہیں (یعنی وَثَمُوْ دَا)

(۵۴) سُوْرَةُ الْقَمَرِ (مکی)

اس سورہ میں پچپن آیتیں۔ تین سو بیالیس کلمے۔ ایک ہزار چار سو تئیس حروف اور تین رکوع ہیں اسکے فواصل صرف (را) کے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اِلیٰ شَیْ ءٍ نُکُرٍ میں ابن کثیر کے لیے نُکْرٍ ہے کاف کے سکون سے اور باقین کے لیے کاف کا ضمہ ہے۔

خُشَّعًا میں ابوعمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے خٰشِعًا ہے خَا کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور شین کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور باقین کے لیے خَا کا ضمہ اور شین پر تشدید اور فتحہ ہے۔

فَفَتَّحْنَا انعام میں بیان ہو چکا ہے۔

سَیَعْلَمُوْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے تَا اور باقین کے لیے یَا ہے۔

اس سورۃ میں یَا آتِ زوائد آٹھ ہیں

(۱) یَدْعُ الدَّ عِ اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش و ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۲) اَلَیَ الدَّا عِ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں (۳ تا ۸) عَذَابِیْ وَنُذُ رِ چھ جگہ (۱ تا ۳) (۴ تا ۶) ان سب کو صرف ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ (مکی)

اس سورہ میں اٹھہتر آیتیں۔ تین سو اکیاون کلمے۔ ایک ہزار چھ سو چھتیس حروف اور تین رکوع ہیں اسکے فواصل (نَمرٌ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُوا لْعَصفِ وَالرَّيْحانُ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن عامر کے لیے وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّيحَانَ تینوں اسموں میں (بااور ذال اورنون کے) فتحہ ہے (اور ذال کے بعد ایک الف بھی ہے جو نصب کی علامت ہے) (۲) حمزہ اور کسائی کے لیے وَالْحَبُّ ذُوالعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ ہے یعنی وَالرَّيْحَانِ میں نون کا کسرہ اور باقی دو میں بااور ذال کا ضمہ ہے۔(۳) باقی (چار) کے لیے تینوں میں (با۔ ذال اور نون کا) ضمہ ہے (اور ذُو العَصفِ میں واو بھی ہے جو رفع کی علامت ہے)

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ میں نافع اور ابوعمرو کے لیے يُخْرَجُ ہے یَا کے ضمہ اور را کے فتحہ سے اور باقین کے لیے یَا کا فتحہ اور را کا ضمہ ہے۔

اَلْمُنْشَئٰتُ میں حمزہ کے لیے شین کا کسرہ اور شعبہ کے لیے کسرہ اور فتحہ دونوں وجوہ ہیں اور باقین کے لیے شین کا فتحہ ہے۔ سَنَفْرُغُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَا اور باقین کے لیے نون ہے۔

اَيُّهُ الثَّقَلٰنِ نور میں بیان ہو چکا ہے۔

شُوَاظٌ میں ابن کثیر کے لیے شین کا کسرہ اور باقین کے لیے شین کا ضمہ ہے۔

وَنُحَاسٌ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سین کے زیر اور باقین کے لیے سین کے پیش ہیں۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ میں (دونوں جگہ کسائی کے لیے چار قول ہیں) (۲) کسائی کے راوی دوری کے لیے پہلے میں میم کا ضمہ (اور دوسرے میں کسرہ ہے) (۲) ابوالحارث کے لیے دوسرے میں ضمہ (اور اول میں کسرہ) (۳) اور خود ابوالحارث سے اس کے متعلق نص دوری کی روایت کی طرح آئی ہے (یعنی پہلے میں میم کا ضمہ اور دوسرے میں کسرہ (۴) کسائی نے اختیار دیا ہے کہ دونوں میں سے جس میں چاہو میم کا ضمہ پڑھ لو پس جو باقی رہے گا اس میں کسرہ ہوگا۔ نتیجہ یہ کہ اگر اس کلمہ میں دونوں جگہ کسائی کی دونوں وجوہ پڑھنا چاہو تو اس طرح کرو کہ اول میں پہلے میم کا ضمہ پڑھو پھر کسرہ اور دوسرے میں پہلے کسرہ پڑھو پھر ضمہ) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں میم کا کسرہ ہے۔

اس سورۃ کے آخر میں جو ذِی الْجَلٰلِ ہے اس میں ابن عامر کے لیے ذُو الْجَلٰلِ ہے (ذال کے ضمہ اور اس کے بعد) واو سے (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے اور وقف میں باقی رہتا ہے) اور باقی (چھ) کے لیے (ذال کا کسرہ اور اس کے بعد یَا ہے۔

(۵٦) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَةِ (مکی)

اس سورہ میں چھیانوے آیتیں۔ تین سو اٹھہتر کلمے۔ ایک ہزار سات سو تین حروف اور تین رکوع ہیں اسکے فواصل (مِنْ قَا ہِ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَلَا يُنْزِفُوْنَ میں کوفیین کے لیے زا کا کسرہ اور باقین کے لیے زا کا فتحہ ہے۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَحُوْرٍ عِيْنٍ ہے را اور نون کے زیروں سے اور باقین کے لیے را اور نون دونوں کے پیش ہیں۔

عُرُبًا میں شعبہ اور حمزہ کے لیے عُرْبًا ہے را کے سکون سے اور باقین کے لیے را کا ضمہ ہے۔

(اَئِذَا ۔ ءَ اِنَّا کے) دونوں استفہام رعد میں بیان ہو چکے ہیں سوائے اس کے کہ یہاں نافع اور کسائی دونوں میں اول کو استفہام سے اور ثانی کو خبر سے (اَئِذَا ۔ اِنَّا) پڑھتے ہیں اور باقی (پانچ) کیلئے دونوں میں استفہام (اَئِذَا ۔ ءَ اِنَّا) ہے (اور دوسرے ہمزہ کی) تحقیق و تسہیل (اور ادخال) میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں

اَوَ اٰبَآ ءُنَا صٰفّٰت میں بیان ہو چکا ہے۔

شُرْبَ الْهِيْمِ میں نافع ۔ عاصم اور حمزہ کے لیے شین کا ضمہ اور باقین کے لیے شین کا فتحہ ہے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا میں ابن کثیر کے لیے قَدَرْنَا ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے دال پر تشدید ہے۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ میں شعبہ کے لیے ءَ اِنَّا ہے دو ہمزوں سے اور باقین کے لیے کسرہ والا ایک (ہمزہ) ہے۔

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ ہے واو کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقین کے لیے واو کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

(۵۷) سُوْرَۃُ الحَدِيدِ (مدنی)

اس سورہ میں انتیس آیتیں۔ پانچ سو چوالیس کلمے۔ دو ہزار چار سو چھہتر حروف اور چار رکوع ہیں اسکے فواصل (رُبَّ زَ مَنْدَ لِ) کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَا قَكُمْ میں ابوعمرو کے لیے اُخِذَ مِيْثَا قُكُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور خا کے کسرہ اور مِیْثَا

قُتِّلُوْا کے قاف کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ اور خا اور مِیْثَا قَکُمْ کے قاف تینوں کا فتحہ ہے۔

وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی میں ابن عامر کے لیے وَکُلٌّ ہے لام کے پیشوں سے اور باقین کے لیے لام پر دوزبر ہیں (اور اس کے بعد الف بھی ہے جو نصب کی علامت ہے)۔

فَیُضٰعِفُهٗ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا میں حمزہ کے لیے اٰمَنُوْ آ اَنْظِرُوْنَا ہے دونوں حالتوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کے فتحہ اور ظا کے کسرہ سے اور باقین کے لیے ہمزۂ وصلی ہے (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے اور اٰمَنُوْا کا نون دوسرے نون سے مل جاتا ہے) اور ظا کا ضمہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت ہمزہ کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُنْظُرُوْنَا)

فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے

وَمَا نَزَلَ میں نافع اور حفص کے لیے زا کی تخفیف ہے اور باقین کے لیے وَمَا نَزَّلَ ہے زا کی تشدید سے

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ دونوں میں ابن کثیر اور شعبہ کے لیے اِنَّ الْمُصَدِّقِیْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ ہے صاد کی تخفیف سے اور باقین کے لیے (دونوں میں) صاد پر تشدید ہے۔

وَرِضْوَانٌ آل عمران میں اور بِالْبُخْلِ نساء میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَآ اٰتٰىكُمْ میں ابوعمرو کے لیے بِمَآ اَتٰىكُمْ ہے (ہمزہ کے بعد والے) الف کے حذف سے اور باقین کے لیے (ہمزہ کے بعد) الف مدہ بھی ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ہے هُوَ کے بغیر اور باقی (پانچ) هُوَ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔

پارہ (۲۸) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

(۵۸) سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ (مدنی)

اس سورہ میں بائیس آیتیں۔ چار سو تہتر کلمے۔ ایک ہزار سات سو بانوے حروف اور تین رکوع ہیں اسکے فواصل (مَرْ زَبِدْ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

يُظٰهِرُوْنَ میں دونوں جگہ تین قراءتیں ہیں (۱) عاصم کے لیے یَا کے ضمہ اور ظَا کی تخفیف اور اس کے بعد الف اور ھَا کے کسرہ سے (۲) ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یَظّٰھَرُوْنَ یَا اور ھَا کے فتحہ اور ظا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے (۳) باقی (تین) کے لیے یَظَّھَّرُوْنَ یَا کے فتحہ اور ظا اور ھَا دونوں کی تشدید اور فتحہ اور الف کے حذف سے۔

وَيَتَنٰجَوْنَ میں حمزہ کے لیے وَيَنْتَجُوْنَ ہے یَا کے بعد نون ساکن پھر تَا سے اور جیم کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یَا اور نون کے درمیان فتحہ والی تَا اور نون کے بعد الف اور جیم پر فتحہ ہے۔

فِی الْمَجٰلِسِ میں عاصم کے لیے (جیم کے بعد) الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے فِي الْمَجْلِسِ ہے (جیم کے سکون اور) الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر۔

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا دونوں میں نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے شین کا ضمہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت اول میں ہمزہ کا ضمہ (اُنْشُزُوْا) پڑھتے ہیں (اور ثانی میں ہمزہ سے اعادہ ہو ہی نہیں سکتا) اور شعبہ کے لیے شین کا ضمہ اور کسرہ دونوں وجوہ ہیں اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں شین کا کسرہ ہے اور جب ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو اول میں ہمزہ کا کسرہ (اِنْشِزُوْا) پڑھتے ہیں۔

اس سورۃ میں اضافت کی یَا ایک ہے

وَرُسُلِيَ اِنَّ اللّٰهَ اس میں نافع اور ابن عامر کے لیے فتحہ ہے۔ اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے (نصیب ہوتی) ہے

(۵۹) سُوْرَةُ الحَشْرِ (مدنی)

اس سورہ میں چوبیس آیتیں۔ چار سو پینتالیس کلمے۔ ایک ہزار نو سو تیرہ حروف اور تین رکوع ہیں اسکے فواصل (مُرَ بِنْ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

يُخْرِبُوْنَ میں ابوعمرو کے لیے يُخَرِّبُوْنَ ہے خَا کے فتحہ اور را کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے خَا کا سکون اور را کی تخفیف ہے۔

اَلرُّعْبَ آل عمران میں بیان ہو چکا ہے۔

كَيْلَا يَكُوْنَ میں ہشام کے لیے تَا ہے اور انھیں سے یَا بھی منقول ہے اور دُوْلَةً میں دونوں

صورتوں میں تا کے پیش ہیں (پس یَکُوْنَ میں تو اختلاف ہے لیکن دُوْلَۃٌ میں نہیں پس یہاں ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) یَکُوْنَ دُوْلَۃٌ یہ فارسی سے ہے (۲) تَکُوْنَ دُوْلَۃٌ یہ ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے پس یہی طریق کے موافق ہے اور تیسری وجہ تَکُوْنَ دُوْلَۃً نہ رواتاً صحیح ہے نہ معناً (نشر) اور باقین کے لیے یَکُوْنَ میں یا اور دُوْلَۃً میں تا کے زیر ہیں۔

جُـدُرٍ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے جِـدٰرٍ ہے جیم کے کسرہ اور دال کے بعد الف سے اور ابوعمرو کے لیے دال کے فتحہ میں امالہ بھی ہے اور باقین کے لیے جیم اور دال دونوں کا ضمہ ہے الف کے بغیر۔

اس سورۃ میں (اضافت کی) یا ایک ہے

اِنِّیْٓ اَخَافُ اس میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون (اور مد) ہے نافع۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

(۶۰) سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ (مکی)

اس سورہ میں تیرہ آیتیں۔ تین سو اڑتالیس کلمے۔ ایک ہزار پانچسو دس حر... ...ر دو رکوع ہیں اسکے فواصل (لِنَرُ مِدْ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

یَفْـصِلُ بَیْنَکُمْ میں چار قراءتیں ہیں (۱) عاصم کے لیے یَفْصِلُ یَا کے فتحہ۔ فَا کے سکون اور صاد کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے (۲) ابن عامر کے لیے یُفَصَّلُ یَا کے ضمہ فَا کے فتحہ اور صاد کی تشدید اور فتحہ سے (۳) حمزہ اور کسائی کے لیے یُـفَـصِّـلُ ابن عامر کی طرح لیکن یہ دونوں صاد کا کسرہ پڑھتے ہیں (اور ابن عامر فتحہ) (۴) باقی (تین) کے لیے یُفْصَلُ یَا کے ضمہ فَا کے سکون اور صاد کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔

اِسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ جو دو جگہ ہے وہ احزاب میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُـمْسِکُوْا میں ابوعمرو کے لیے وَلَا تُـمَسِّکُوْا ہے میم کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور باقین کے لیے میم کا سکون اور سین کی تخفیف ہے۔

(۶۱) سُوْرَۃُ الصَّفِّ (مدنی)

اس سورہ میں چودہ آیتیں۔ دو سو اکیس کلمے۔ نو سو حروف اور دو رکوع ہیں اس کے فواصل (ضُمْنَ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

هٰذَا سٰحِرٌ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے۔

مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں ابن کثیر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مُتِمُّ میں تنوین کا حذف (میم کا ایک پیش) اور نُوْرِہٖ کی را (اور ھا) کا کسرہ (اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے مُتِمٌّ نُوْرَہٗ ہے تنوین (اور اس کے ادغام) اور نُوْرَہٗ کی را کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ اور واو کے ساتھ صلہ) سے۔

تُنْجِیْکُمْ میں ابن عامر کے لیے تُنَجِّیْکُمْ ہے (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے اور باقین کے لیے (نون کا سکون اور اس میں اخفا اور جیم کی) تخفیف ہے۔

اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے را کا ایک زبر ہے تنوین اور کسرہ والے لام کے بغیر اور باقی (تین) کے لیے اَنْصَارً لِلّٰہِ ہے را کی تنوین (دو زبروں) سے اور حق تعالیٰ شانہٗ کے نام کے شروع میں کسرہ والا لام بھی ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗ اس میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون (اور تلفظ میں سے حذف) ہے (۲) مَنْ اَنْصَارِیَ اِلَی اللّٰہِ اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

(۶۲) سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ (مدنی)

اس سورہ میں گیارہ آیتیں۔ ایک سو اسی کلمے۔ سات سو بیس حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنْ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حروف پر ختم ہوتے ہیں۔

اور اس میں امالہ وغیرہ کے مذکورۂ بالا (اصولی) اختلافات کے علاوہ اور کسی قسم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

(۶۳) سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ (مدنی)

اس سورہ میں گیارہ آیتیں۔ ایک سو اسی کلمے۔ نو سو چھہتر حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (صرف حرف نون ہے) یعنی صرف ایک حرف نون پر ختم ہوتے ہیں۔

خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ میں قنبل۔ ابو عمرو اور کسائی کے لیے خُشْبٌ ہے شین کے سکون سے اور باقین کے لیے شین کا ضمہ ہے۔

لَوَّوْا میں نافع کے لیے لَوَوْا ہے واو کی تخفیف سے اور باقین کے لیے واو پر تشدید ہے۔

وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ میں ابوعمرو کے لیے وَاَکُوْنَ ہے کاف کے بعد واو ساکنہ اور نون کے فتحہ سے اور باقین کے لیے واو کا حذف اور نون کا جزم (اور اس کا میم میں ادغام) ہے۔

خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جو سورۃ کے ختم پر ہے اس میں شعبہ کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

(۶۴) سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ (مدنی)

اس سورہ میں اٹھارہ آیتیں۔ دوسو اکتالیس کلمے۔ ایک ہزار ستر حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (رَمِدْنَ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

یُکَفِّرْ عَنْهُ وَیُدْخِلْهُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے دونوں میں نون ہے اور باقین کے لیے یا ہے۔

یُضٰعِفْهُ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۶۵) سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ (مدنی)

اس سورہ میں بارہ آیتیں۔ دوسو انچاس کلمے۔ ایک ہزار ساٹھ حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (رَبَا) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مُبَیِّنَةٍ نساء میں اور وَالّٰٓئِی احزاب میں بیان ہو چکا ہے۔

بٰلِغُ اَمْرِهٖ میں حفص کے لیے تنوین کا حذف (یعنی غین کا ایک پیش) اور اَمْرِهٖ کی را (اور ھا) کا کسرہ (اور اس کا یا کے ساتھ صلہ) ہے اور باقین کے لیے بٰلِغٌ اَمْرَهٗ ہے تنوین اور را کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ اور واو کے ساتھ صلہ) سے۔

نُکْرًا (اور نُکُرًا) کہف میں اور مُبَیَّنٰتٍ نور میں بیان ہو چکا ہے۔

یُدْخِلْهُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے نون اور باقین کے لیے یا ہے۔

(۶۶) سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ (مدنی)

اس سورہ میں بارہ آیتیں۔ دوسو سینتالیس کلمے۔ ایک ہزار ساٹھ حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل

(ظِمِرْنَ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

عَرَّفَ بَعْضَهٗ کو کسائی عَرَفَ را کی تخفیف سے اور باقی (چھ) تشدید سے پڑھتے ہیں۔

وَاِنْ تَظٰهَرَا اور وَجِبْرِيْلُ دونوں بقرہ میں بیان ہو چکے ہیں۔

اور يُبْدِلَهٗ کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

نُصُوْحًا میں شعبہ کے لیے نون کا ضمہ اور باقین کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

وَكُتُبِهٖ میں ابوعمرو اور حفص کے لیے کاف اور تا پر ضمہ ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے وَكِتٰبِهٖ ہے کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے واحد ہونے کی بنا پر۔

پارہ (۲۹) تَبٰرَكَ الَّذِيْ

(۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ (مکی)

اس سورہ میں تیس آیتیں۔ تین سو تیس کلمے۔ ایک ہزار تین سو تیرہ حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (رَمَنَ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مِنْ تَفٰوُتٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے مِنْ تَفَوُّتٍ ہے الف کے حذف اور واو کی تشدید سے اور باقین کے لیے فا کے بعد الف اور واو کی تخفیف ہے۔

فَسُحْقًا میں کسائی کے لیے فَسُحُقًا ہے حا کے ضمہ سے اور باقین کے لیے حا کا سکون ہے۔

اَلنُّشُوْرُ ءَاَمِنْتُمْ میں پانچ قراءتیں ہیں (۱) قنبل کے لیے اَلنُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ یعنی وصل میں پہلے ہمزہ کو جو استفہام کے لیے ہے فتحہ والے واو سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد ایک الف کے برابر مد (یعنی ہمزہ کی تسہیل) کرتے ہیں (پس تسہیل کو مد سے تعبیر کر دیا اور اس کی تقریر آل عمران کے ھٰٓاَنْتُمْ اور ۱ مَنْتُمْ اعراف وغیرہ میں کئی جگہ گزر چکی ہے) اور جب ءَاَمِنْتُمْ سے ابتدا کرتے ہیں تو (پہلے) ہمزہ کی تحقیق (اور دوسرے کی تسہیل) کرتے ہیں (۲) ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق (بلا ادخال) ہے اور باقین دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور ہشام کے لیے تحقیق بھی ہے) (۳) پس ان میں سے بزی تو ہمزہ سے پہلے ادخال کا الف زیادہ نہیں کرتے یعنی ان کے لیے تسہیل بلا ادخال ہے (۴) ورش بھی اپنے قاعدہ پر ہیں (چنا

چنانچہ ان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) اٰمِنْتُمْ یعنی دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال کرتے ہیں (۲) بزی کی طرح دوسرے کی تسہیل بلا ادخال) (۵) اور باقین (قالون۔ ابوعمرو۔ ہشام) بھی اپنے قواعد پر ہیں (پس قالون وابو عمرو کے لیے ءَاٰمِنْتُمْ ہے تسہیل اور ادخال سے اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال اور دوسری زیادات میں سے ہے)

سِيْٓئَتْ کا اشمام ہود میں بیان ہو چکا ہے۔

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ میں کسائی کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے اور یہ آخری فَسَتَعْلَمُوْنَ ہے اور پہلے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں (اُس میں سب کے لیے تا ہے)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اس میں حمزہ کے لیے سکون (اور وصلاً حذف) ہے (۲) وَمَنْ مَّعِيَ اس میں شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون اور مد ہے۔

اور اس سورۃ میں یا آتِ زوائد دو ہیں

(۱) نَذِيْرِ (۲) نَكِيْرِ ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

(۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَمِ (نٓ) (مکی)

اس سورہ میں باون آیتیں۔ تین سو کلمے۔ ایک ہزار دو سو چھپن حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (مَنْ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

نٓ وَالْقَلَمِ میں نون کا اظہار اور ادغام سورۂ یٰسٓ کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ كَانَ میں شعبہ اور حمزہ کے لیے (۱) ءَاَنْ كَانَ ہے تحقیق والے دو ہمزوں سے (ادخال کے بغیر) اور ابن عامر کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے اور ابن ذکوان ہشام سے کم مد کرتے ہیں اس دلیل کی بنا پر جس کو ہم فصلت میں بیان کر چکے ہیں) کیونکہ ہشام کے لیے تو (۲) ءَاَنْ كَانَ ہے صرف تسہیل اور ادخال سے اور ابن ذکوان کے لیے (۳) تسہیل بلا ادخال ہے اور اس سے مد کا کم ہونا ظاہر ہے) (۴) باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَنْ كَانَ ہے خبر کی بناء پر فتحہ والے ایک ہمزہ سے (پس اس میں یہ چار قراءتیں ہیں)

اَنْ یُبَدِّ لَنَا کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

لَیُذْ لِقُوْ نَکَ میں نافع کے لیے یَا کا فتحہ اور باقین کے لیے یَا کا ضمہ ہے۔

(۶۹) سُوْرَۃُ الْحَآ قَّۃِ (مکی)

اس سورہ میں باون آیتیں۔ دو سو چھپن کلمے۔ ایک ہزار چار سو تیئس حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (لِمِنْہُ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَمَنْ قَبْلَہٗ میں ابوعمرو اور کسائی کے لیے قِبَلَہٗ ہے قاف کے کسرہ اور بَا کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا فتحہ اور بَا کا سکون ہے۔

وَتَعِیَھَا کو تمام قراء عین کے کسرہ اور یَا کے فتحہ اور اس کی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور ابن کثیر اور عاصم اور حمزہ سے اس میں اور وجوہ بھی آئی ہیں جو صحیح نہیں ہیں۔ (غیر مقروٗ)

اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَا اور باقین کے لیے تَا ہے۔

عَنِّیْ مَا لِیَہْ اور عَنِّیْ سُلْطٰنِیَہْ دونوں میں حمزہ کے لیے وصلاً مَا لِیَ سُلْطٰنِی ہے دونوں ھَاؤں کے حذف سے اور باقین دونوں حالتوں میں ھَا کو ثابت رکھتے ہیں (اور ساکن پڑھتے ہیں)

قَلِیْلًا مَّا تُؤْ مِنُوْ نَ اور قَلِیْلًا مَّا تَذَ کَّرُوْنَ میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے یُؤْ مِنُوْ نَ اور یَذَّ کَّرُ وْ نَ ہے دونوں میں یَا سے اور باقین کے لیے دونوں میں تَا ہے

(۷۰) سُوْرَ ۃُ الْمَعَا رِج (مکی)

اس سورہ میں چوالیس آیتیں۔ دو سو چوبیس کلمے۔ نو سو انتیس حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (لمنعجھا) کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

سَاَ لَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے سَالَ ہے سین کے بعد الف ساکنہ سے جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ کا ابدال بھی اہل عرب سے سنا گیا ہے اور باقی (پانچ) کے لیے سَــأَلَ ہے فتحہ والے ہمزہ سے اور حمزہ اس میں وقفاً تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

تَعْرُجُ میں کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ میں نافع اور کسائی کے لیے میم کا فتحہ اور باقین کے لیے میم کا کسرہ ہے اور یہ (ہود میں بھی) بیان ہو چکا ہے۔

لَظٰی لِلشَّوٰی وَتَوَلّٰی فَاَوْعٰی چاروں میں تین قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی اپنے قواعد کے موافق امالہ کرتے ہیں (۲) ورش وابوعمرو کے لیے امالۂ صغریٰ ہے (۳) باقی (ساڑھے تین) کے لیے خالص فتحہ ہے۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی میں حفص کے لیے تا کی دو زبر اور باقین کے لیے تا کے دو پیش ہیں۔

لِاَمٰنٰتِهِمْ مؤمنون میں بیان ہو چکا ہے۔

بِشَهٰدٰتِهِمْ میں حفص کے لیے (دال کے بعد) الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے بِشَهٰدَتِهِمْ ہے الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر

اِلٰی نُصُبٍ میں ابن عامر اور حفص کے لیے نون اور صاد دونوں کا ضمہ ہے اور باقین کے لیے نَصْبٍ ہے نون کے فتحہ اور صاد کے سکون سے۔

(۷۱) سُوْرَةُ نُوْحٍ (مکی)

اس سورہ میں اٹھائیس آیتیں۔ دوسو چوبیس کلمے۔ نوسو ننانوے حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (مِنّا) کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

وَوَلَدُهٗ میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے واو اور لام دونوں کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے وَوُلْدُهٗ ہے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے۔

وَدًّا میں نافع کے لیے واو کا ضمہ اور باقین کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ میں ابوعمرو کے لیے خَطٰیٰهُمْ ہے قَضَایَاهُمْ کے وزن پر اور باقین کے لیے طا کے بعد یا اور ہمزہ پھر الف پھر تا ہے (اور اس کا کسرہ ہے)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

(۱) دُعَآئِی اِلَّا اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے (۲) ثُمَّ اِنِّیَ اَعْلَنْتُ لَهُمْ اس میں ابن ذکوان عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے (۳) بَیْتِیَ مُؤْمِنًا اس میں حفص اور ہشام کے لیے فتحہ ہے۔

(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ (مکی)

اس سورہ میں اٹھائیس آیتیں۔ دوسو پچاس کلمے۔ اٹھ سوستر حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (دا) کے دو حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

وَاَنَّهٗ تَعَالٰی سے لے کر وَ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ تک ہر آیت کے شروع میں وَاِنَّا وَاَنَّا وَ اِنَّهُمْ میں جو بارہ جگہ آیا ہے ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

یَسْلُکْهُ میں کوفیین کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے نون ہے۔

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ میں نافع اور شعبہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے

عَلَیْهِ لِبَدًا میں ہشام کے لیے لام کا ضمہ ہے اور باقین کے لیے لام کا صرف کسرہ ہے۔

قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے الف کے بغیر اور باقین کے لیے قَلَ ہے الف کے ساتھ۔

اس سورۃ میں اضافت کی یَا ایک ہے

رَبِّیٓ اَمَدًا اس میں نافع۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

(۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ (مکی)

اس سورہ میں بیس آیتیں۔ دوسو پچاسی کلمے۔ آٹھ سو اڑتیس حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (مَا لْ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَشَدُّ وَطْاً میں ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے وِطَآءً ہے واو کے کسرہ اور طا کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے اور باقین کے لیے واو کا فتحہ اور طا کا سکون ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ میں ابن عامر۔ شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے بَا کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے

لیے بَا کا ضمہ ہے۔

مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ میں ہشام کے لیے ثُلُثَیِ الَّیۡلِ ہے لام کے سکون سے اور باقین کے لیے لام کا ضمہ ہے۔

وَنِصۡفَهٗ وَثُلُثَهٗ میں ابن کثیر اور کوفیین کے لیے فَا اور ثَا کا فتحہ (اور ھَا کا ضمہ اور اس کا واو کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی (تین) کے لیے وَنِصۡفِهٖ وَثُلُثِهٖ ہے فَا اور (دوسری) ثَا (اور ھَا) کے کسرہ (اور یَا کے ساتھ صلہ) سے۔

(۷۴) سُوۡرَةُ الۡمُدَّثِّرِ (مکی)

اس سورہ میں چھپن آیتیں۔ دو سو چھپن کلمے۔ ایک ہزار دس حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (دَارَ نَهٗ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَالرُّجۡزَ میں حفص کے لیے را کا ضمہ اور باقین کے لیے را کا کسرہ ہے۔

وَالَّیۡلِ اِذۡاَدۡبَرَ میں نافع۔ حفص۔ حمزہ کے لیے اِذۡ میں ذال کا سکون ہے اور اَدۡبَرَ اَفۡعَلَ کے وزن پر ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اِذَا دَبَرَ ذال کے بعد الف سے اور دَبَرَ فَعَلَ کے وزن پر ہے۔

مُسۡتَنۡفِرَةٌ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَا کا فتحہ اور باقین کے لیے فَا کا کسرہ ہے۔

وَمَا یَذۡكُرُوۡنَ میں نافع کے لیے تَا اور باقین کے لیے یَا ہے۔

(۷۵) سُوۡرَةُ الۡقِیٰمَةِ (مکی)

اس سورہ میں چالیس آیتیں۔ ایک سو ننانوے کلمے۔ چھ سو بانوے حروف اور دو رکوع ہیں۔ اسکے فواصل (هَرۡ قِیَا) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

لَآ اُقۡسِمُ میں قنبل کے لیے لَاُقۡسِمُ ہے لام کے بعد والے الف کے حذف سے اور نقاش نے ابوربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے بھی حذف ہی روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں اثبات بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے اور تفصیل وَلَآ اَدۡرٰىكُمۡ یونس میں دیکھو) اور باقین کے لیے لام کے بعد الف ہے اور دوسرے (وَلَآ اُقۡسِمُ) میں اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے الف ہے)

فَاِذَا بَرِقَ میں نافع کے لیے را کا فتحہ اور باقین کے لیے را کا کسرہ ہے۔

بَلۡ تُحِبُّوۡنَ وَتَذَرُوۡنَ دونوں میں نافع اور کوفیین کے لیے تَا ہے (اور حمزہ اور کسائی لام کا تَا میں

ادغام بھی کرتے ہیں) اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں یَا ہے۔

مَنْ رَاقٍ (کا سکتہ) کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

سُدًى طٰہٰ میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى میں حفص کے لیے یَا ہے اور باقین کے لیے مَنِيٍّ تُمْنٰى ہے تَا سے

وَلَا صَلّٰى سے آخری آیت تک اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں حمزہ اور کسائی کے لیے امالۂ کبریٰ اور ورش و ابوعمرو کے لیے امالۂ صغریٰ اور باقین کے لیے خالص فتحہ ہے۔

(۷۶) سُوْرَةُ الدَّهْرِ (الانسان) (مکی)

اس سورہ میں اکتیس آیتیں۔ دو سو چالیس کلمے۔ ایک ہزار چون حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (صرف الف) یعنی ایک حرف الف پر ختم ہوتے ہیں۔

سَلٰسِلًا میں نافع اور ہشام۔ شعبہ اور کسائی کے لیے لام پر تنوین ہے اور وقف الف سے کرتے ہیں اور یہ (الف) تنوین کے عوض میں ہے اور باقی (چار) تنوین کے بغیر سَلٰسِلَا پڑھتے ہیں اور ان میں سے قنبل اور حمزہ اور حفص اس قراءۃ کی رو سے جو ابوالفتح سے ہے الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (سَلٰسِلْ) اور نقاش نے ابوربیعہ سے انہوں نے بزی سے نیز (نقاش نے) اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے بھی اسی طرح (الف کے بغیر وقف) بتایا ہے اور علامہ دانی نے بزی اور ابن ذکوان کی قراءت میں فارسی سے اسی طرح پڑھا ہے (اور قصیدہ میں حفص۔ بزی۔ ابن ذکوان کے لیے وقفاً الف کا اثبات بھی ہے جو حفص کے لیے تو طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابوالحسن سے ہے اور حذف جو یہاں مذکور ہے وہ حفص کے طریق کے خلاف ہے کیونکہ وہ ابوالفتح سے ہے اور بزی اور ابن ذکوان کے لیے اثبات فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے) اور باقین (جو صرف ابوعمرو ہیں) الف سے وقف کرتے ہیں جو لام کے فتحہ کے) صلہ سے پیدا ہو جاتا ہے (پس بلا تنوین پڑھنے والوں میں سے قنبل۔ حمزہ الف کے بغیر اور ابوعمرو الف سے وقف کرتے ہیں اور بزی۔ ابن ذکوان۔ حفص کے لیے الف کا حذف اور اثبات دونوں ہیں)

قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَا میں پانچ قراءتیں ہیں (۱) نافع۔ شعبہ اور کسائی کے لیے قَوَارِيْرًا قَوَارِيْرًا ہے

یعنی دونوں میں را پر تنوین دوزبر ہیں اور وقف دونوں پر الف سے کرتے ہیں یعنی قَوَا رِ یْرَا قَوَا رِ یْرَا
(۲) ابن کثیر کے لیے اول میں را پر تنوین ہے اور اس پر وقف بھی الف سے ہے اور دوسرے میں تنوین کا حذف ہے اور وقف الف کے بغیر ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف ہے پھر (ان کے لیے تین قراءتیں ہیں (۳) حمزہ دونوں پر الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (پس ان کے لیے وصلاً قَوَا رِ یْرَا قَوَا رِ یْرَ اور وقفاً قَوَا رِ یْرا قَوَ ا رِ یْر ہے (۴) اور ہشام دونوں پر الف سے وقف کرتے ہیں اور یہ الف فتحہ میں صلہ کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے (پس ان کے لیے وصلاً الف کے بغیر ہے اور وقفاً قَـوَا رِیْرَا قَوَا رِ یْرَا ہے (۵) باقی دووہ: ابوعمرو۔ ابن ذکوان اور حفص ہیں اول پر الف سے اور ثانی میں الف کے بغیر وقف کرتے ہیں اور اس تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جو قراء دونوں کو بلا تنوین پڑھتے ہیں وہ اول پر الف سے وقف کرتے ہیں لیکن حمزہ (الف کے بغیر کرتے ہیں) اور ثانی پر یہ سب الف کے حذف سے وقف کرتے ہیں لیکن ہشام (الف سے کرتے ہیں)

عٰلِیَهُمْ میں نافع اور حمزہ کے لیے عٰلِیْهِمْ ہے یَا کے سکون اور ھَا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یَا کا فتحہ اور ھَا کا ضمہ ہے

خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَ قٌ میں چار قراءتیں ہیں (۱) نافع اور حفص کے لیے را اور قاف دونوں کے پیش ہیں (۲) ابن کثیر اور شعبہ کے لیے خُضْرٍ وَّ اِسْتَبْرَقٌ سے را کے زیروں اور قاف کے پیشوں سے (۳) ابو ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَ قٍ ہے را کے پیشوں اور قاف کے زیروں سے (۴) حمزہ اور کسائی کے لیے خُضْرٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ وَّ حُلُّوْ ا ہے را اور قاف دونوں کے زیروں سے۔

وَمَایَشَا ءُ وْ نَ میں نافع اور کوفیین کے لیے تا اور باقی (تین) کے لیے یَا ہے۔

(۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْ سَلٰتِ (مکی)

اس سورہ میں پچاس آیتیں۔ ایک سو اسی کلمے۔ آٹھ سو سولہ حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (ہرَّ مَنْ عَا تَلَ) کے آٹھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

فَـالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا میں ابوعمرو اور خلاد کے لیے فَـا لْمُلْقِیٰتْ ذِّ كْرًا ہے ادغام سے (اور قصیدہ میں خلاد کے لیے باقین کی طرح اظہار بھی ہے) اور یہ صفّٰت میں بیان ہو چکا ہے۔

اَوْ نُـذْ رًا میں نافع ۔مکی ۔ابن عامر ۔شعبہ کے لیے نُـذُرًا ہے ذال کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے ذال کا سکون ہے۔

اُقِّتَتْ میں ابوعمرو کے لیے وُقِّتَتْ ہے واو سے اور باقین کے لیے ہمزہ ہے۔

فَقَدَ رْنَا میں نافع اور کسائی کے لیے فَقَدَّ رْنَا ہے دال کی تشدید سے اور باقین کے لیے دال کی تخفیف ہے۔

جِمٰلَتٌ میں حفص ۔حمزہ اور کسائی کے لیے لام کے بعد والے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے جِمٰلٰتٌ ہے لام کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر

پارہ (۳۰) عَمَّ

(۷۸) سُوْرَةُ النَّبَا (مکی)

اس سورہ میں چالیس آیتیں ۔ایک سو تہتر کلمے ۔نو سو ستر حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (نـمـا) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ زمر وَغَسَّاقًا صٓ میں بیان ہو چکا ہے۔

لٰبِثِيْنَ فِيْهَا میں حمزہ کے لیے لَبِثِيْنَ ہے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے لام کے بعد الف ہے۔

وَلَا كِـذّٰبًا میں کسائی کے لیے وَلَا كِـذٰبًا ہے ذال کی تخفیف سے اور باقین کے لیے ذال پر تشدید ہے اور پہلے (كِذَّابًا) میں اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تشدید ہے)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے بَا کا کسرہ اور وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں ابن عامر اور عاصم کے لیے نون کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کے لیے دونوں اسموں میں بَا اور نون کا ضمہ ہے (پس رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور اَلـرَّحْمٰنِ میں تین قراءتیں ہوگئیں (۱) ابن عامر اور عاصم کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور اَلرَّحْمٰنِ بَا اور نون کے کسرہ سے (۲) نافع ۔مکی اور ابوعمرو کے لیے رَبُّ السَّمٰوٰتِ اور الـرَّحْمٰنُ دونوں کے ضمہ سے (۳) حمزہ اور کسائی کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ بَا کے کسرہ اور نون کے ضمہ سے)

(۷۹) سُوْ رَ ةُ النّٰزِعٰتِ (مکی)

اس سورہ میں چھیالیس آیتیں ۔ایک سوننانوے کلمے ۔سات سوتر پن حروف اور دو رکوع ہیں اسکے فواصل (هُمَا) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

(ءَ اِنَّـا اور ءَ اِذَا کے) دونوں استفہام رعد میں بیان ہو چکے ہیں سوائے اس کے کہ یہاں نافع اور ابن عامر کسائی ان دونوں میں سے اول کو استفہام سے اور دوسرے کو خبر سے (ءَ اِنَّـــا اِذَا) پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں استفہام (ءَ اِنَّـــا ءَ اِذَا) ہے اور (دوسرے ہمزہ کی) تحقیق و تسہیل میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں جو اصول میں بیان ہو چکے ہیں۔

نَـخِـرَ ةً میں شعبہ ۔حمزہ اور کسائی کے لیے نـٰخِـرَ ةً ہے الف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے الف کا حذف ہے۔

طُوًی نِ اذْ هَبْ طٰهٰ میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ تَزَ کّٰی میں نافع ۔مکی کے لیے تَزَّ کّٰی ہے زا کی تشدید سے اور باقین کے لیے زا کی تخفیف ہے

هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْ سٰی سے آخری آیت (اَوْ ضُحٰهَا) تک اس سورۃ کی سب آیات کے آخری الفوں میں (جو یَا سے یا واو سے بدلے ہوئے ہوں) چار قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ (محضہ) سوائے دَحٰهَـــا کے کہ اس کو حمزہ فتح سے (اور کسائی (امالہ سے) پڑھتے ہیں (۲) ورش ان میں سے جن الفات کے بعد هَا اور الف نہ ہو (جیسے تَزَ کّٰی ۔فَتَخْشٰی اور اَلدُّ نْیَا وغیرہ) ان کو تو امالۂ صغریٰ سے پڑھتے ہیں اور جن الفات کے بعد هَا اور الف ہو (جیسے بَـنٰهَـا وغیرہ) ان کو خالص فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور قصیدہ میں امالۂ صغریٰ بھی ہے جو ابوالفتح اور ابو القاسم بن خاقان سے ہے اور یہی طریق کے موافق ہے پس هَا والے کلمات میں دونوں وجوہ ہوگئیں) لیکن ان میں سے مِنْ ذِکْرٰ هَا کو امالۂ صغریٰ ہی سے پڑھتے ہیں کیونکہ اس میں امالہ کے الف سے پہلے را ہے (۳) ابوعمرو ان میں سے جن کلمات میں را ہے (جیسے اَلْکُبْرٰی ۔ذِکْرٰی) ان کو امالۂ محضہ سے اور باقی الفات کو امالۂ صغریٰ سے پڑھتے ہیں (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب کے سب میں خالص فتح ہے۔

(۸۰) سُوْرَۃُ عَبَسَ (مکی)

اس سورہ میں بیالیس آیتیں۔ایک سوتیس کلمے۔پانچسوتینتیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (مَهَا) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

فَتَنْفَعَهُ الذِّ كْرٰ ی میں عاصم کے لیے عین کا فتحہ اور باقین کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰ ی میں نافع۔مکی کے لیے تَصَّدّٰی ہے صاد کی تشدید سے اور باقین کے لیے صاد کی تخفیف ہے

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآ ءَ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

اس سورۃ کے شروع سے تَـلَـهّٰى تک کی دس آیتوں کے آخری الفوں میں چار قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ (محضہ) (۲) ابوعمرو کے لیے اَلــذِّ كْـــرٰی میں امالہ اور باقی نو میں امالہ صغریٰ (۳) ورش کے لیے سب میں امالہ صغریٰ (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتح۔

(۸۱) سُوْ رَ ۃُ التَّكْوِيْر (مکی)

اس سورہ میں اُنتیس آیتیں۔ایک سو چار کلمے۔پانچسوتیس حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل (تَسْمِنُ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

سُجِّـرَتْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سُـجِـرَ تْ ہے جیم کی تخفیف سے اور باقین کے لیے جیم پر تشدید ہے

نُشِـرَتْ میں نافع۔ابن عامر اور عاصم کے لیے شین کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے نُشِّـرَتْ ہے شین کی تشدید سے۔

سُعِّرَتْ میں نافع۔ابن ذکوان۔حفص کے لیے عین پر تشدید ہے اور باقی (پانچ) کے لیے سُـعِرَتْ ہے عین کی تخفیف سے۔

بِضَنِيْنٍ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور کسائی کے لیے بِظَنِيْنٍ ہے ظا سے اور باقی (چار) کے لیے اس میں ضاد ہے۔

(۸۲) سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ (مکی)

اس سورہ میں انیس آیتیں۔اسی کلمے۔تین سو ستائیس حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل (تمگنہٗ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

فَعَدَلَکَ میں کوفیین کے لیے دال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے فَعَدَّلَکَ ہے دال کی تشدید سے۔

یَوۡمُ لَا تَمۡلِکُ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے یَوۡمَ کے میم کا ضمہ اور باقین کے لیے میم کا فتحہ ہے

(۸۳) سُوۡرَةُ التَّطۡفِیۡفِ (مکی)

اس سورہ میں چھتیس آیتیں۔ایک سو انہتر کلمے۔سات سو تیس حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل (نَمۡ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

بَلۡ رَّانَ کو شعبہ۔حمزہ اور کسائی را کے فتحہ کے امالہ سے پڑھتے ہیں اور باقین کے لیے را کا فتح ہے اور حفص بَلۡ کے لام پر سکتہ کرتے ہیں اور یہ کہف میں بیان ہو چکا ہے۔

خِتٰمُهٗ میں کسائی کے لیے خٰتَمُهٗ ہے یعنی ترتیب بدل کر الف کو خا کے بعد لے آتے ہیں اور باقین کے لیے خا کا کسرہ اور تا کے بعد الف ہے۔

فَکِهِیۡنَ میں حفص کے لیے الف کا حذف ہے اور باقین کے لیے فٰکِهِیۡنَ ہے (فا کے بعد) الف سے۔

(۸۴) سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاقِ (مکی)

اس سورہ میں پچیس آیتیں۔ایک سو سات کلمے۔چار سو تیس حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل (قَمَنَ تَا حَرَهٗ) کے آٹھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا میں ابوعمرو۔عاصم۔حمزہ کے لیے یَا کا فتحہ صاد کا سکون اور لام کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَیُصَلّٰی ہے یَا کے ضمہ اور صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید سے۔

لَتَرۡکَبُنَّ میں ابن کثیر۔حمزہ اور کسائی کے لیے بَا کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے بَا کا ضمہ ہے۔

(۸۵) سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ (مکی)

اس سورہ میں بائیس آیتیں۔ایک سونوے کلمے۔چار سو پینسٹھ حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل (جدُ رُ قَبُطَظِ) کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے دال کا کسرہ اور باقین کے لیے دال کا ضمہ ہے۔

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں نافع کے لیے ظَا کے پیش اور باقین کے لیے ظَا کے زیر ہیں۔

(۸۶) سُوْرَۃُ الطَّارِقِ (مکی)

اس سورہ میں سترہ آیتیں۔ اکسٹھ کلمے۔ دوسوانتالیس حروف اور ایک رکوع ہے۔ اسکے فواصل (قَبُظَرُ عَلَا) کے سات حروف میں سے کسی ایک حروف پر ختم ہوتے ہیں۔

لَـمَّا عَلَيْهَا میں ابن عامر۔عاصم۔حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے لَمَا ہے میم کی تخفیف سے اور یہ ہود میں (بھی) بیان ہو چکا ہے۔

(۸۷) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى (مکی)

اس سورہ میں انیس آیتیں۔بہتر کلمے۔دوسو اکیاون حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل (صرف الف ہے) یعنی صرف الف پر ہی ختم ہوتے ہیں۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ میں کسائی کے لیے قَدَرَ ہے دال کی تخفیف سے اور باقین کے لیے دال پر تشدید ہے

بَـلْ تُؤْثِرُوْنَ میں ابوعمرو کے لیے یَا اور باقین کے لیے تَا ہے (اور ہشام اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق لام کا تَا میں ادغام بھی کرتے ہیں)

اس سورۃ کی تمام آیات کے آخری الفوں میں چار قراءتیں ہیں۔ (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے تمام آیات میں امالہ (۲) ورش کے لیے سب میں امالۂ صغریٰ (۳) ابوعمرو کے لیے لِلْيُسْرٰى۔اَلـذِّكْرٰى اَلْكُبْرٰى میں امالہ اور ان کے ماسوا (سب) میں امالۂ صغریٰ (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتح۔

(۸۸) سُوْرَۃُ الْغَاشِيَةِ (مکی)

اس سورہ میں چھبیس آیتیں۔بانوے کلمے۔تین سو اکیاسی حروف اور ایک رکوع ہے۔اسکے فواصل

(هَمْتَرَ مَ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

تَصْلٰی نَا رًا میں ابوعمرو اور شعبہ کے لیے تَا کا ضمہ اور باقین کے لیے تَا کا فتحہ ہے۔

مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ فصل الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةً میں تین قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةٌ یا والی یَا سے اور لَا غِيَةٌ میں بھی تَا کے پیش ہیں (۲) نافع کے لیے لَا تُسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةٌ اسی (پہلی قراءۃ کی) طرح لیکن ان کے لیے یَا کے بجائے تَا ہے (۳) باقی (چار) کے لیے فتحہ والی تَا ہے اور لَا غِيَةً میں بھی تَا کے زبر ہیں۔

بِمُصَيْطِرٍ میں تین قراءتیں ہیں (۱) ہشام کے لیے بِمُسَيْطِرٍ سین سے (۲) حمزہ سے خلف کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام (اور اس کی کیفیت فاتحہ کے صِراط میں اور اَلْمُصَيْطِرُوْنَ طور میں درج کی گئی ہے) اور خلاد کے لیے اشمام اور خالص صاد دونوں وجوہ ہیں (لیکن صاد ابن شاذان کے بجائے حلوانی اور بزار سے ہے) (۳) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے خالص صاد ہے۔

(۸۹) سُوْرَةُ الفَجْرِ (مکی)

اس سورہ میں تیس آیتیں۔ ایک سو انتالیس کلمے۔ پانچ سو ستانوے حروف اور ایک رکوع ہے۔ اسکے فواصل (يَا مَنْ رُّدَّبِهٖ) کے آٹھ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَالْوِتْرِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے واو کا کسرہ اور باقین کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

فَقَدَرَ عَلَيْهِ میں ابن عامر کے لیے فَقَدَّرَ ہے دال کی تشدید سے اور باقین کے لیے دال کی تخفیف ہے۔

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ اور وَلَا تَحٰضُّوْنَ اور وَتَاْكُلُوْنَ اور وَتُحِبُّوْنَ چاروں میں ابوعمرو کے لیے یَا اور باقین کے لیے تَا ہے۔

وَلَا تَحٰضُّوْنَ میں کوفیین کے لیے حَا کے بعد الف ہے اور باقین کے لیے تَحُضُّوْنَ ہے الف کے حذف اور حَا کے ضمہ سے (پس اس میں تین قراءتیں ہیں جو ظاہر ہیں)

وَجِاْیْٓءَ يَوْمَئِذٍ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوْثِقُ میں کسائی کے لیے ذال اور ثَا کا فتحہ ہے اور باقین کے لیے دونوں کا کسرہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

(۱) رَبِّیَ اَکْرَمَنِ (۲) رَبِّیٓ اَھَانَنِ دونوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے۔

اور اس میں یا آتِ زوائد چار ہیں۔

(۱) اِذَا یَسْرِ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں نافع اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہے (۲) بِالْوَادِ اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش وقنبل وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور قنبل سے دونوں حالتوں میں ثابت رکھنا بھی منقول ہے (اور یہی صحیح اور طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ فارس بن احمد سے ہے اور ان کے لیے وقفاً حذف بھی ہے جو ابوالحسن سے ہے اور طریق ان سے نہیں ہے) (۳) اَکْرَمَنِ (۴) اَھَانَنِ ان دونوں کو بزی دونوں حالتوں میں نافع وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور ابو عمرو نے وصلاً دونوں میں (حذف واثبات میں) اختیار دیا ہے اور روس آیات میں جو ان کا قول (اور قاعدہ) ہے (کہ وہ ان میں یا کو ہر جگہ حذف کیا کرتے ہیں یا یہ کہ وقف اور آیت میں رسم کی پیروی ضروری ہے) اس پر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں یا آت میں بھی حذف واجب ہے اور میں نے حذف ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔ علامہ دانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

(۹۰) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ (مکی)

اس سورہ میں بیس آیتیں۔ بیاسی کلمے۔ تین سو بیس حروف اور ایک رکوع ہے۔ اسکے فواصل (ذَانَـــهُ) کے چار حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ کسائی کے لیے فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ ہے یعنی فَكَّ میں کاف کا فتحہ اور رَقَبَةً میں تا کے دو زبر اور اِطْعَمَ میں ہمزہ کا فتحہ اور عین کے بعد والے الف کا حذف اور میم کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے کاف کا ضمہ اور تا کے دو زیر اور اِطْعٰمٌ میں ہمزہ کا کسرہ اور عین کے بعد الف اور میم کا ضمہ ہے تنوین سمیت

مُؤْصَدَةٌ میں یہاں اور سورۂ ھُمَزَة میں ابو عمرو۔ حفص۔ حمزہ کے لیے (میم کے بعد) ہمزۂ (ساکنہ) ہے اور حمزہ جب وقف کرتے ہیں تو اس ہمزہ کو واو سے بدل لیتے ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے مُوْصَدَةٌ ہے (واو ساکنہ سے)

(۹۱) سُوْرَۃُ الشَّمْس (مکی)

اس سورہ میں پندرہ آیتیں۔ چون کلمے۔ دو سو سینتالیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (صرف الف ہے) کے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَلَا یَخَافُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے **فَلَا یَخَافُ** ہے فَا سے اور باقین کے لیے واو ہے۔

اس سورۃ کی آیات کے آخری الفوں میں (جو یَا اور واو سے بدلے ہوئے ہیں اور ھَا سے پہلے ہیں) تین قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ سوائے **تَلٰھَا** اور **طَحٰھَا** کے کہ ان میں حمزہ کے لیے فتح (اور کسائی کے لیے امالہ) ہے (۲) ابوعمرو کے لیے ان سب میں امالۂ صغریٰ (۳) باقی (چار) کے لیے سب میں خالص فتحہ (اور قصیدہ میں ورش کے لیے امالۂ صغریٰ بھی ہے اور یہی طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابن خاقان سے ہے) یعنی خُلف ہے۔

(۹۲) سُوْرَۃُ الَّیْلِ (مکی)

اس سورہ میں اکیس آیتیں۔ اکہتر کلمے۔ تین سو دس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (صرف الف) کے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔ اس سورہ میں فروشی اختلاف نہیں ہے

(۹۳) سُوْرَۃُ الضُّحٰی (مکی)

اس سورہ میں گیارہ آیتیں۔ چالیس کلمے۔ ایک سو بہتر حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (اَثَـرَ) کے تین حروف (الف۔ ثا۔ را) کے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ الیل۔ والضُّحٰی ان دونوں صورتوں کی آیتوں کے آخری الفات میں چار قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ لیکن **سَجٰی** میں حمزہ کے لیے فتحہ (اور کسائی کے لیے امالہ) ہے (۲) ابوعمرو کے لیے **لِلْیُسْرٰی۔ لِلْعُسْرٰی** میں امالہ اور ان کے سوا سب میں امالۂ صغریٰ (۳) ورش کے لیے سب میں صرف امالۂ صغریٰ (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتح

(۹۴) سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ (مکی)

اس سورہ میں آٹھ آیتیں۔ستائیس کلمے۔ایک سوتین حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (کَـابَ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

(۹۵) سُوْرَةُ التِّیْنِ (مکی)

اس سورہ میں آٹھ آیتیں۔چونتیس کلمے۔ایک سو پانچ حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (مَـــنْ) کے دوحروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَلَمْ نَشْرَحْ اور وَالتِّیْنِ میں (فرشی) اختلاف (ایک بھی) نہیں ہے صرف وہی اصولی (اختلاف) ہیں۔

(۹۶) سُوْرَةُ الْعَلَقِ (مکی)

اس سورہ میں انیس آیتیں۔بانوے کلمے۔دوسواسی حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (مِـقْبَـاهٌ) کے پانچ حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی میں قنبل کے لیے اَنْ رَّاَهُ اسْتَغْنٰی ہے ہمزہ اور ھا کے درمیان والے الف کے حذف سے (اور دوسری وجہ میں ان کے لیے باقین کی طرح الف کا اثبات بھی ہے اور نشر کی رو سے دونوں وجوہ صحیح ہیں اور جن لوگوں نے قصر کو غلط بتایا ہے ان کا قول تمام محققین کے نزدیک مردود ہے) اور باقین کے لیے ہمزہ اور ھا کے درمیان الف مدہ ہے۔ورش کے لیے تثلیث ہے۔

اور لَیَطْغٰی سے بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی تک اس سورۃ کی آیات کے آخری (نو) الفات میں چار قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ (۲) ابوعمرو کے لیے صرف یَـــرٰی میں امالہ اور اس کے سوا سب میں امالہ صغریٰ (۳) ورش کے لیے سب میں امالہ صغریٰ (۴) باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتح۔

(۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ (مکی)

اس سورہ میں پانچ آیتیں۔تیس کلمے۔ایک سو بارہ حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (رَا) صرف ایک حرف را پر ختم ہوتے ہیں۔

حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں کسائی کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

(۹۸) سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ (مدنی)

اس سورہ میں آٹھ آیتیں۔ چورانوے کلمے۔ تین سو ننانوے حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (ھا) کے ایک حرف ھا پر ختم ہوتے ہیں۔

اَلْبَرِیَّۃِ میں دونوں جگہ نافع اور ابن ذکوان کے لیے اَلْبَرِیْئَۃِ ہے (یا مدہ اور اس کے بعد) ہمزہ سے اور باقین کے لیے دونوں میں تشدید والی یا ہے ہمزہ کے بغیر۔

(۹۹) سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ (مدنی)

اس سورہ میں آٹھ آیتیں۔ پینتیس کلمے۔ ایک سو انتالیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (ھام) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

خَیْرًا یَّرَہٗ اور شَرًّا یَّرَہٗ دونوں میں ہشام کے لیے یَرَہْ ہے دونوں حالتوں میں ھا کے سکون سے (اور روم واشمام قطعاً نہیں ہے) اور باقین کے لیے دونوں میں ھا کا واو کے ساتھ صلہ ہے (اور وقفاً سکون اشمام وروم تینوں جائز ہیں)

(۱۰۰) سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ (مکی)

اس سورہ میں گیارہ آیتیں۔ چالیس کلمے۔ ایک سو ترسٹھ حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (دار) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا کے ادغام میں ابوعمرو کا مذہب اور فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا کے ادغام میں ان کا اور خلاد کا مذہب اس سے پہلے (ادغام کبیر اور) صٓفّت میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۰۱) سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ (مکی)

اس سورہ میں گیارہ آیتیں۔ چھتیس کلمے۔ ایک سو باون حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (ہتہ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

مَا هِيَہْ میں حمزہ کے لیے وصلاً مَا هِیَ ہے ھا کے بغیر اور باقین کے لیے دونوں حالتوں میں یا کے بعد
ھائے ساکنہ کا اثبات ہے۔

(۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ (مکی)

اس سورہ میں آٹھ آیتیں۔ اٹھائیس کلمے۔ ایک سو بیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (نَـمِرٌ)
کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے اور
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا میں اختلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا کا فتحہ ہی ہے)

(۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ (مکی)

اس سورہ میں تین آیتیں۔ چودہ کلمے۔ اڑسٹھ حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (قَرَ) کے دو حروف
میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

اس سورۃ میں فروشی اختلاف نہیں ہے

(۱۰۴) سُوْرَةُالْهُمَزَةِ (مکی)

اس سورہ میں نو آیتیں۔ تیس کلمے۔ ایک سو تیس حروف اور ایک روکوع ہے اسکے فواصل (ھا) یعنی
صرف ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

جَمَعَ مَالًا میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے جَمَّعَ ہے میم کی تشدید سے اور باقین کے لیے میم
کی تخفیف ہے۔

فِيْ عَمَدٍ میں شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے فِيْ عُمُدٍ ہے عین اور میم کے ضمہ سے اور باقین کے لیے
عین اور میم دونوں کا فتحہ ہے۔

(۱۰۵) سُوْرَةُالْفِيْلِ (مکی)

اس سورہ میں پانچ آیتیں۔ بیس کلمے۔ چھیانوے حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (لام) یعنی

لام کے صرف ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اس سورۃ میں فروشی اختلاف نہیں ہے

(۱۰۶) سُوْرَۃُ الْقُرَیْشِ (مکی)

اس سورہ میں چار آیتیں۔ سترہ کلمے۔ تہتر حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (فَتــــش) کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ میں ابن عامر کے لیے لِاِ لٰفِ ہے ہمزہ کے بعد والی یا کے حذف سے اور باقیین کے لیے (ہمزہ کے بعد) یائے ساکنہ ہے اور اس پر ساتوں کا اجماع ہے کہ اِلٰفِهِمْ میں ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ تلفظ میں ثابت ہے اور رسم سے محذوف ہے (اور یہ دلیل ہے اس پر قراآت محض قیاس سے نہیں بنائی گئیں بلکہ سب نقل سے ثابت ہیں کیونکہ قیاس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اختلاف لِاِیْلٰفِ کے بجائے اِلٰفِهِمْ میں ہوتا ہے)

(۱۰۷) سُوْرَۃُالْمَا عُوْنَ (مکی)

اس سورہ میں سات آیتیں۔ پچیس کلمے۔ ایک سو پچیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (مَــنْ) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اَرَءَیْتَ۔ راء کے بعد والے ہمزہ میں نافع تسہیل کرتے ہیں اور کسائی ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ اور ورش کیلئے ہمزہ کا الف سے ابدال بھی ثابت ہے۔ باقی قاری ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

(۱۰۸) سُوْرَۃُ الْکَوْثَرَ (مدنی) (مکی)

اس سورہ میں تین آیتیں۔ دس کلمے۔ بیالیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (صرف را) یعنی صرف ایک حرف را پر ختم ہوتے ہیں۔

اس سورۃ میں فروشی اختلاف نہیں ہے۔

(۱۰۹) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن (مکی)

اس سورہ میں چھ آیتیں۔ چھبیس کلمے۔ پورا نوے حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (نَـدمَ) کے

تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

عٰبِدُوْنَ اور عَابِدٌ اور عٰبِدُوْنَ تینوں کو ہشام امالہ سے اور باقی سب عین کے فتح سے پڑھتے ہیں اور ان کا حکم فصل الامالہ میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

وَلِـيَ دِيْنِ اس میں نافع۔ ہشام اور حفص کے لیے فتحہ اور بزی کے لیے فتحہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَلِیْ دِیْنِ ہے یا کے سکون سے اور بزی سے بھی سکون ہی مشہور ہے اور علامہ دانی (ان کے لیے) اسی کو اختیار کرتے ہیں (اور ان کے لیے یَا کا فتحہ فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے)

(۱۱۰) سُوْرَةُ النَّصْرِ (مکی)

اس سورہ میں تین آیتیں۔ سترہ کلمے۔ ستہتر حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (حَـا) کے دو حرف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

اس سورۃ میں فروشی اختلاف نہیں ہے۔

(۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّهَبِ (مکی)

اس سورہ میں پانچ آیتیں۔بیس کلمے۔ستہتر حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (دَب) کے دو حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

يَـدَآ اَبِيْ لَهَبٍ میں ابن کثیر کے لیے لَهْبٍ ہے ھا کے سکون سے اور باقین کے لیے ھا کا فتحہ ہے (اور ذَاتَ لَهَبٍ میں اختلاف نہیں اس میں سب کے لیے ھا کا فتحہ ہے)

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ میں عاصم کے لیے تَا کا فتحہ اور باقین کے لیے تَا کا ضمہ ہے۔

(۱۱۲) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ (مکی)

اس سورہ میں چار آیتیں۔ پندرہ کلمے۔ سنیتالیس حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (صرف دال) کے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

کُفُوًا اَحَدٌ میں تین قراءتیں ہیں (۱) حفص کے لیے فا کا ضمہ اور واو کے زبر ہیں ہمزہ کے بغیر (۲) حمزہ کے لیے وصل میں تو کُفْوًا ہے فا کے سکون اور ہمزہ سے اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی پیروی کی بنا پر ہمزہ کو واو سے بدل لیتے ہیں اور قیاس یہ چاہتا ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے فا کو دیدی جائے (پس اس میں وقفا دو وجوہ ہیں (۱) کُفَا (۲) کُفْوَا اول رسمی اور ثانی قیاسی ہے) (۳) باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے کُفُوًا ہے فا کے ضمہ اور ہمزہ سے۔ (کُفُؤًا)

(۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقَ (مدنی)

اس سورہ میں پانچ آیتیں۔ تیئس کلمے۔ چوہتر حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (قَدْ بٌ) کے تین حروف میں سے کسی ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

(۱۱۴) سُوْرَةُ النَّاسِ (مدنی)

اس سورہ میں چھ آیتیں۔ بیس کلمے۔ اناسی حروف اور ایک رکوع ہے اسکے فواصل (صرف سین) کے ایک حرف پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں (فرشی) اختلاف ایک بھی نہیں ہے صرف وہی اصولی اختلافات ہیں جو اس سے پہلے اصول میں بیان ہو چکے ہیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ والسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَائِمَّةِ الْقُرَّآءِ ومُقْرِئِ الْقُرْاٰنِ اَجْمَعِيْنَ

﴿احقر﴾

احمد جمال القادری الاعظمی

خادم القراءت جامعہ امجدیہ گھوسی مئو۔ یو۔ پی

۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۷ھ مطابق یکم اپریل ۲۰۰۷ء بروز یکشنبہ

تسہیل الطبع

(فی)

اجراء السبع

﴿مصنف﴾

الشیخ قاری مقری احمد جمال قادری اعظمی
شیخ التجوید والقراءت
جامعہ امجدیہ گھوسی۔مئو۔یو۔پی

﴿ناشر﴾

احمد ضیاء اشرفی
قراءت اکیڈمی خیریہ روڈ مداپور گھوسی۔مئو۔یوپی

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

(اجرائے قراءت سبعہ بطریقہ جمع وقفی)

قرآن مقدس کواس طرح پڑھو جسطرح تمہیں سکھایا گیا اسمیں قول (روایت) کو دخل ہے قیاس کو نہیں۔

(نوٹ) (۱)۔قاری ومقری کو چاہئے کہ بغیر اصولی اختلاف پڑھائے ہوئے ہرگز اجراء نہ کرائیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ اصول وفروش پڑھانے کے بعد طلبہ میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ خود سے اکثر طلبہ اجراء کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن بعض طلبہ ایسے ہوتے ہیں جنکو اجراء کرنے میں دشواری ہوتی ہے انھیں طلبہ کے لئے دو پارے اجراء (سورہ فاتحہ سے سیقول مکمل) اور گیارہ رکوع جمع وقفی (سورہ فاتحہ تا دس رکوع سورہ بقرہ) میں تحریر کر رہا ہوں تا کہ طلبہ کو اجرائے قراءت سبعہ میں دشواری نہ ہو انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے طلبہ کو زیادہ ہی سہولت ہوگی اور اجراء پر عبور ہو جائیگا۔

(۲)۔عربی داں طلبہ کو اس کتاب کے بعد التیسیر۔الشاطبیہ ضرور پڑھائیں اسکے پڑھانے کے بعد سند قراءت سبعہ دیں۔

علم قراءت کی تعریف۔ایسے علم کو کہتے ہیں جسکے ذریعہ کلمات قرآنیہ میں قرآن مقدس کے ناقلین کا وہ اتفاق واختلاف معلوم ہو جو حضور ﷺ سے سن لینے کی بنا پر ہے (اپنی رائے کی بنا پر نہیں)

علم قراءت کا موضوع۔کلمات قرآن مقدس ہیں۔

علم قراءت کی غایت۔قرآن مقدس کو تبدیل وغلطی سے بچانا ہے۔

علم قراءت کا حکم۔اسکا حکم یہ ہے کہ اسکا سیکھنا سکھانا واجب علی الکفایہ ہے اگر فقدان کا اندیشہ ہو (یعنی کسی نے نہیں سیکھا تو سب گنہگار ہونگے۔

علم قراءت کی فضیلت ۔تمام علوم سے افضل ہے کیونکہ اسکا تعلق کلام الٰہی کے ساتھ ہے جو اشرف الکلام ہے

رکن قراءت ۔(۱) نحوی وجہ کی موافقت (۲) رسم عثمانی کی موافقت (۳) قراءت کی صحیح اور متصل سند سے ثابت ہونا۔نماز میں اختلاف قراءت میں سے صرف ایک ہی روایت وقراءت پڑھی جائے یہی افضل وبہتر ہے تلاوتاً جمع کرنا جائز ہے مگر ترتیب قراءورواۃ ضروری ہے اور مشائخ عظام سے ثابت ہے۔

تعریف جمع وقفی ۔ ہر اختلاف کرنے والے امام وراوی کے لئے مبداء سے موقف تک ہر بار پڑھنے کو جمع وقفی کہتے ہیں ۔جو امام وراوی شریک ہوتے جائیں گے انکے لئے دوبارہ نہیں پڑھا جائیگا مثلاً مَلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ بحذف الف امام نافع کے لئے پڑھیں گے تو ان کے ساتھ بحذف الف والے امام وراوی شریک ہوجائیں گے ان حضرات کے لئے دوبارہ نہیں پڑھا جائیگا۔اسی طرح اثبات الف سے (مَـــا لِکِ) پڑھنے والے امام عاصم کے ساتھ امام کسائی شریک ہوجائیں گے انکے لئے دوبارہ نہیں پڑھا جائیگا۔

اجرائے قراءت سبعہ وعشرہ۔تین ہی طریقے سے پڑھے پڑھائے جاتے ہیں۔

(۱) جمع وقفی (۲) جمع عطفی (۳) جمع حرفی

ہر ایک کی تعریف جامع القراءت میں تفصیل کے ساتھ تحریر ہے یاد نہ ہوتو دوبارہ دیکھلیں طریقہ جمع عطفی میں کئی کتابیں منظر عام پر ہیں اس لئے طلبہ کے آسانی کے لئے طریقہ جمع وقفی میں یہ اجرا تحریر کررہا ہوں اس کتاب کا نام تسہیل الطبع فی اجرائے قراءت السبع رکھتا ہوں مولیٰ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ اسکو قبول انام فرماکر قراءت سبعہ کا ذوق وشوق عطا فرمائے امین ثم امین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

(نوٹ)۔شرکاء میں تخفیفاً رموز تحریر کئے جائیں گے۔(بوجہ قلت جگہ) قراءورواۃ کے رموز حرفی وہی ہونگے جو الشاطبیہ میں رموز تحریر ہیں۔ یہ رموز صفحہ ۲۷۵ پر ہیں۔

(رموز حرفی یہ ہیں)

نمبر شمار	رموز حرفی	ائمہ	رواۃ	
۱	اَبجٌ	ا سے نافع	ب سے قالون	ج سے ورش
۲	دَھزٌ	د سے مکی	ہ سے بزی	ز سے قنبل
۳	حُطِیٌ	ح سے بصری	ط سے دوری بصری	ی سے سوسی
۴	کَلِمٌ	ک سے شامی	ل سے ہشام	م سے ابن ذکوان
۵	نَصَعٌ	ن سے عاصم	ص سے شعبہ	ع سے حفص
۶	فَضَقٌ	ف سے حمزہ	ض سے خلف	ق سے خلاد
۷	رَسَتٌ	ر سے کسائی	س سے ابوالحارث	ت سے دوری علی

چند حروف کی ادائیگی کی صورت طلبا کے آسانی کے لئے

(۱) ہائے ضمیر کے صلہ کی ادائیگی اس طرح فِیْهِ سے فِیْهٖ بِهٖ کی طرح

(۲) میم جمع کے صلہ کی — عَلَیْهِمْ سے عَلَیْهِمُوْا

(۳) ہا ساکن کی — وَهْوَ سے وَهُوَ. وَهِیَ سے وَ هِیَ

(۴) ادغام کبیر کی — اَعْلَمُ ما سے اَعْلَمْ مَّا

(۵) ابدال کی — یُؤْ مِنُوْن سے یُوْ مِنُوْن جیسے یُوْ قِنُوْن کی ادائیگی ہے لِئَلَّا سے لِیَلَّا مَاْ کولَ سے ما کولَ وغیرہ۔

تحقیق محض۔ یعنی دونوں ہمزوں کو خوب صاف صاف پڑھنا جیسے ءَ اَنْـذَرْ تَهُـمْ جسطرح بروایت حفص علیہ الرحمہ پڑھتے ہیں تحقیق مع الا دخال۔ پہلے اور دوسرے ہمزہ کے درمیاں ایک الف داخل کرنا اور دونوں ہمزوں کو خوب صاف صاف پڑھنا جیسے ءَ اَنْذر تهم اسمیں مد فرعی نہیں ادا کریں گے کیونکہ روایتاً ثابت نہیں ہے۔

تسہیل محض ۔یعنی دوسرے ہمزہ کو ہمزہ اور حروف مدہ کے درمیان ادا کرنا اگر ہمزہ مفتوح ہوتو ہمزہ اور الف کے درمیان جیسے ءَ اَنْـذَرْ تَھُم کے ہمزہ ثانیہ کو اگر ہمزہ مکسور ہوتو ہمزہ اور یا کے درمیان جیسے ءَ اِذَا میں ہمزہ ثانیہ کو اور اگر ہمزہ مضموم ہوتو ہمزہ اور واو کے درمیان ادا کرنا جیسے ءَ اُنْزِل کے ہمزہ ثانیہ کو

تسہیل مع الادخال ۔یعنی ہمزہ محققہ اور ہمزہ مسہلہ کے درمیان الف داخل کرنا جیسے ءاَ اَنْذَرْ تَھُمْ ءاِذَا ۔ ءاُنزل وغیرہ۔

ابدال بالمد ۔یعنی دوسرے ہمزہ کو حروف مدہ سے بدل کر پڑھنا جیسے آنْـذَرْ تَھُـمْ اس وقت مد لازم ہوجائیگا جسطرح ءٓ آلْـئٰنَ میں روایت حفص میں مد لازم ہوجاتا ہے الف سے بدل کر پڑھنے کی صورت میں یعنی اگر پہلا ہمزہ مفتوح ہوتو الف سے جیسے ءٓ نْـذَرْ تَھُمْ اگر ہمزہ مکسور ہوتو جیسے ھٰؤ لا ءِ اِن میں بروایت ورش دوسرے ہمزہ کو یا ساکنہ سے بدل کر پڑھنا اس وقت مد لازم ہوجائیگا جیسے ھٰـؤ لا ءٓ یْـن اگر مضموم ہوتو واو ساکنہ سے بدل کر پڑھنا جیسے او لیا ءُ اُو لٰئِک کو اولیآ ءُ وْ لٰئِک پڑھنا۔

(۶) **نقل** جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ .اَلْاَ رْ ض سے اَلَرْضِ وغیرہ۔

(۷) **اسقاط** جیسے جَآ ءَ اَحَدٌ سے جَا اَحَدٌ ہمزہ اولی کا اسقاط

حذف جیسے دِفْ ءٌ سے دِفْ وقفاً حمزہ کے لئے

(نوٹ)۔نقل۔اسقاط حذف کا فرق جمال القراءت میں تحریر کردیا ہے۔

ادغام کبیر۔ابدال وغیرہ کی ادائیگی آسانی کے لئے اجرائے جمع وقفی میں درج کردیا ہے اسی طرح خوب مشق کرلیں۔

امالہ جیسے مُوْ سٰی سے مُوْ سے جیسے سویرے بولتے ہیں اسی طرح ادا کریں

تقلیل جیسے مو سٰی کی ادائیگی اس طرح کریں جیسے بَیْر بمعنی دشمنی بولتے ہیں یہ سمجھانے کے لئے تحریر کردیا ہے ویسے اسکی اچھی طرح ادائیگی اپنے شیخ یا کسی ماہر قاری ومقری سے سیکھ لیں اور سیکھکر خوب مشق کرلیں۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

(سُوْرَةُ الفاتحہ)

شروع قراءت شروع سورت میں بالاتفاق کل قراء کے لئے استعاذہ و بسملہ ہے سوائے سورہ توبہ کے۔ان دونوں کے تفصیلی احکام والفاظ اور وصل و فصل کے طریقے روایت حفص علیہ الرحمہ والرضوان کی کتابوں میں پڑھ چکے ہیں۔اس وجہ سے یہاں تفصیل تحریر کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔

مٰلِکِ۔امام عاصم وامام کسائی میم کے بعد الف مٰلِکِ باقی قاری الف کے بغیر مَلِکِ پڑھتے ہیں الرحیم مَلِک بحالت وصل سوسی میم کا میم میں ادغام کبیر کرتے ہیں۔اَلصِّراط. صِرَاط کو قنبل سین سے پڑھتے ہیں۔

خَلَف۔ہر جگہ صاد کو زا کی بو دیکر اشمام یعنی اشمام بالحرف کرتے ہیں۔

فائدہ۔اشمام صاد کو زا کی آواز دیکر زا کو پُر ادا کرنا یعنی صاد کی تمام صفتیں سوائے ہمس ادا کرنا جہر کی صفت کو اچھی طرح ادا کرنا خلاد صرف اسی جگہ پہلے الصراط میں اشمام کرتے ہیں باقی تمام جگہ صاد خالص پڑھتے ہیں باقی قراء خالص صاد سے پڑھتے ہیں۔

عَلَیْهِمْ ہر جگہ قالون بالخلف اور امام مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں امام حمزہ ہا کو مضموم پڑھتے ہیں باقی قراء ہر جگہ مثل حفص پڑھتے ہیں اِلَیْهِمْ۔اور لَدَیْهِمْ میں بھی یہی اختلاف ہے۔

بین السورتین میں

قالون۔امام مکی۔امام عاصم۔امام کسائی کے لئے بسملہ ہے ورش کے لئے بسملہ و ترک بسملہ۔وسکتہ تینوں وجہیں ہیں اور امام ابوعمرو بصری۔اور امام ابن عامر شامی کے لئے دو وجہیں وصل وسکتہ ہیں اور امام حمزہ کے لئے صرف ایک وجہ ترک بسملہ بغیر سکتہ کے۔مگر صرف چار سورتوں کے ابتدا میں۔یعنی بعض طرق سے حمزہ کے لئے سکتہ بھی ہے۔امام ابوعمرو بصری۔اور ابن عامر شامی کے لئے ان چار سورتوں میں بعض طرق سے بسملہ بھی ہے وہ چار سورتیں یہ ہیں (۱) سورۃ القیامہ (۲) سورۃ التطفیف (۳) سورۃ البلد (۴) سورۃ الھمزہ۔

اگر سورۃ کے آخر میں وقف کر دیا گیا تو بین السورتین کا جو حکم ہے وہ ختم ہو جائیگا یعنی بیئیت ساقط ہو جائیگی اس وقت تمام قراء کے لئے بسم اللہ پڑھیں گے

(سورة البقرة)

الٓمّٓ ۔الف میں کسی قاری کے لئے مدنہ ہوگا (کیونکہ یہاں محل مد ہی نہیں ہے)۔ لاَمْ اور میم دونوں میں سب قراء کے لئے طول ہوگا کیونکہ مدلازم ہے۔

فِيْهِ.هدى. فيه میں امام مکی کے لئے صلہ ہوگا اور سوسی کے لئے ھا کا ھا میں ادغام کبیر ہوگا وقفاً نہ صلہ ہوگا اور نہ ادغام يُـؤْ مِـنُـوْ نَ میں ورش۔سوسی کے لئے واو سے ابدال ہوگا باقی قراء کے لئے ہمزہ ساکنہ سے (تحقیق) ہوگی۔اَلصَّـلٰـوٰةَ میں ورش کے لئے لام پُر بقیہ قراء کے لئے باریک رَزَقْـنٰـهُمْ میں قالون کے لئے بالخلف اور امام مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے باقی قراء کے لئے ترک صلہ۔بِمَآ اُنْزِلَ مَا اُنْزِلَ میں قالون۔امام بصری۔قصر و توسط۔ورش حمزہ صرف طول۔مکی۔سوسی۔صرف قصر۔شامی۔عاصم۔کسائی صرف توسط کرتے ہیں مد منفصل میں ہر جگہ یہی قاعدہ جاری ہوگا۔

وَ بِـالْاٰخِـرَةِ ۔ورش کیلئے نقل اور مد بدل میں تثلیث ہے (یعنی تین وجہیں قصر۔توسط۔طول) اور را باریک ہے خلف کے لئے صرف سکتہ اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا ھُمْ میں قالون کے بالخلف صلہ اور مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہوگا

اُو لٰٓـئِـكَ ۔(دونوں) میں ورش اور حمزہ کے لئے صرف طول باقی قاریوں کے لئے صرف توسط ہے مِنْ رَّبِّهِمْ میں قالون کے لئے بالخلف صلہ اور مکی کے لئے صرف صلہ ہوگا۔

سَوَآءٌ ۔میں ورش و حمزہ کے لئے طول بقیہ قراء کے لئے توسط ہوگا۔

ءَ اَنْذَرْ تَهُمْ ۔قالون۔بصری کے لئے تسہیل مع الا دخال۔ورش کے لئے تسہیل محض اور ابدال بالمد دو وجہیں۔مکی کے لئے صرف تسہیل محض۔ہشام کے لئے تسہیل مع الا دخال۔اور تحقیق مع الا دخال بقیہ قراء کے لئے تحقیق محض (مثل حفص)

ءَ اَنْـذَ رْ تَهُـمْ اَمْ لَمْ ۔قالون کے لئے صلہ اور ترک صلہ دو وجہیں صلہ کی حالت میں قصر و توسط۔ورش و مکی کے لئے صرف صلہ۔صلہ کی حالت میں ورش کے لئے طول اور مکی کے لئے قصر خَلَفْ کے لئے میم جمع میں سکتہ

اور ترک سکتہ بقیہ قراء کے لئے ترک صلہ و ترک سکتہ ہے

تُنْذِرْهُمْ صلہ ظاہر ہے۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں وصلاً وقفاً دونوں حالت میں ورش وسوسی کے لئے ابدال ہوگا (واو ساکنہ سے) حمزہ کے لئے وقفاً ابدال ہوگا۔

قُلُوْبِهِمْ. سَمْعِهِمْ۔ قالون۔ مکی کے لئے صلہ ظاہر ہے وَاَبْصَارِهِمْ میں صلہ ظاہر ہے اسمیں ورش کے لئے تقلیل۔ بصری، دوری علی کے لئے امالہ ہے غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ میں وصلاً خلف کے لئے ادغام تام وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے بقیہ قراء مثل حفص وَمِنَ النَّاسِ دوری بصری کے لئے امالہ ہے مَنْ يَّقُوْلُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اٰمَنَّا میں ورش کے لئے تثلیث اٰلْاٰخِرِ میں ورش کے لئے نقل اور تثلیث ہے خلف کے سکتہ اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا را سبھی قراء کے لئے باریک ہے وَمَا هُمْ صلہ ظاہر ہے بِمُؤْمِنِيْنَ میں ورش۔ سوسی وصلاً و وقفاً ابدال بالواو حمزہ کے لئے وقفاً ابدال ہوگا يُخٰدِعُوْنَ میں سبھی قراء متفق ہیں الف پڑھنے میں اٰمَنُوْا ورش کے لئے تثلیث ظاہر ہے۔ وَمَا يَخْدَعُوْنَ کو نافع۔ مکی۔ بصری وَمَا يُخٰدِعُوْنَ (یا مضموم بعد خا الف اور دال مکسور) پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں اِلَّا اَنْفُسَهُمْ میں قالون۔ دوری بصری کے لئے قصر و توسط۔ مکی سوسی کے لئے صرف قصر۔ ورش حمزہ کے لئے صرف طول بقیہ قراء کے لئے صرف توسط ہے۔ اَنْفُسَهُمْ میں وصلاً صلہ ظاہر ہے۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ میں صلہ ظاہر ہے فَزَادَهُمْ میں ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ ہوگا هُمْ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسی کے لئے صلہ نہیں ہوگا۔

فائدہ۔ جسطرح اجتماع ساکنین کی وجہ سے روایت حفص میں حروف مدہ گر جاتے ہیں اسی طرح یہاں بھی صلہ نہیں ہوگا کیونکہ صلہ کی ادائیگی حروف مدہ کی طرح ہے۔

مَرَضًا وَّ لَهُمْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے وَلَهُمْ کا صلہ ظاہر ہے۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف (وصلاً) وقفاً حمزہ کے لئے نقل اور سکتہ ہے۔ يَكْذِبُوْنَ کو نافع۔ مکی۔ بصری۔ شامی یا کو پیش کاف کو زبر ذال کو مشدد پڑھتے ہیں بقیہ قراء یا کو زبر کاف ساکن ذال کو مخفف يَكْذِبُوْنَ پڑھتے ہیں۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ میں قِيْلَ کے قاف کے کسرہ میں ضمہ کی بو دے (یعنی اشمام بالحرکت) ہشام اور کسائی کرتے ہیں اور لام کا لام میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور لَهُمْ کا صلہ ظاہر ہے فِي الْاَرْضِ میں ورش نقل

خلف بلا خلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں

قَـالُوٓا اِنَّـمَا میں قالون۔ دوری بصری قصر اور توسط مکی۔ سوسی صرف قصر ورش۔ حمزہ صرف طول۔ شامی۔ عاصم۔ کسائی صرف توسط کرتے ہیں اَلَآ اِنَّھُمْ میں مد منفصل اور صلہ کا اختلاف ظاہر ہے۔

وَ اِذَا قِیۡلَ میں ہشام۔ کسائی کے لئے اشمام بالحرکت ہے۔ قِیۡلَ لَھُمْ میں لام کا لام میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ لَھُمْ اٰمِنُوۡا میں قالون صلہ قصر و توسط کے ساتھ ورش کے لئے صلہ طول کے ساتھ خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہوگا اٰمنو میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔

کَمَآ اٰمَنَ میں مد منفصل ظاہر اور اٰمن میں تثلیث ظاہر ہے۔

قَالُوٓا اَنُؤْمِنُ میں مد منفصل ظاہر ہے اَنُؤْمِنُ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہوگا۔ کَمَآ اٰمَنَ مد منفصل و مد بدل ظاہر ہے اَلسُّفَھَآءُ اَلَا وصلاً نافع۔ مکی۔ بصری دوسرے ہمزہ کو واو متحرک مفتوح سے بدلتے ہیں وقفاً حمزہ و ہشام کے لئے تغیر ہوگا تفصیل کاشف الابھام میں درج ہے (پڑھ چکے ہونگے)

اَلَآ اِنَّھُمْ میں مد منفصل و صلہ ظاہر ہے۔ ھُمُ السُّفَھَآءُ میں کسی کے لئے صلہ نہیں ہوگا مابعد ساکن ہونے کی وجہ سے اَلسُّفَھَآءُ میں مد متصل ظاہر ہے۔ اٰمَنُوۡا قَالُوۡٓا اٰمَنَّا میں مد بدل و منفصل ظاہر ہے وَ اِذَا خَلَوۡا اِلٰی میں ورش کے نقل۔ خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے بقیہ قراء کے لئے تحقیق ہے شَیٰطِیۡنِھِمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ قَالُوٓا اِنَّا مد منفصل ظاہر ہے۔

مَعَکُمْ اِنَّا۔ قالون کے لئے صلہ بالخلف ہے صلہ کی حالت میں قصر و توسط ہے ورش کے لئے صلہ بلا خلف ہے اس حالت میں طول ہوگا خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے۔ مُسْتَھْزِءُوۡنَ میں ورش کے لئے تثلیث ہے مگر وقفاً مد عارض کو ترجیح دیں گے یعنی صرف ایک وجہ طول ہی بہتر ہے (کیونکہ مد عارض مد بدل سے قوی ہے اسطرح آٰمِّیۡنَ میں صرف ایک ہی وجہ طول پڑھیں کیونکہ مد لازم مد بدل سے قوی ہے۔ وقفاً حمزہ کے لئے تین وجہیں ہیں (۱) ہمزہ کی تسہیل (۲) ہمزہ کا یائے مضمومہ سے ابدال جیسے مُسْتَھْزِءُوۡنَ سے مُسْتَھْزِیُوۡنَ (۳) ہمزہ کی حرکت زا کو دیکر ہمزہ کو حذف کرکے پڑھنا جیسے مُسْتَھْزِءُوۡنَ سے مُسْتَھْزُوۡنَ وَیَمُدُّھُمْ طُغْیَانِھِمْ میں صلہ ظاہر ہے طُغْیَانِھِمْ میں دوری علی کے لئے امالہ ہے۔ اُولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ بِالْھُدٰی میں حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ اور ورش کے لئے تقلیل بالخلف ہے۔ تِجَارَتُھُمْ۔ مَثَلُھُمْ میں صلہ ظاہر

ہے فَلَمَّآ اَضَآ ءَ تْ میں مد منفصل و مد متصل ظاہر ہے۔ بِنُوْ رِ هِمْ وَ تَرَكَهُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ لَا يُبْصِرُوْنَ میں ورش کے لئے را باریک ہوگی۔ فَهُمْ میں صلہ ظاہر ہے

فِــیٓ اٰذَا نِهِمْ کے فِیْ میں مد منفصل ظاہر ہے اٰذا نِهِـم میں ورش کے لئے تثلیث اٰذا نهـم کے ا ذا میں دوری علی کے لئے امالہ اور اٰذَانِهِمْ میں صلہ ظاہر ہے

با لکٰفِرِین میں بصری اور دوری علی کے لئے امالہ اور ورش کے لئے تقلیل ہے۔ اَبْصَا رَهُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ كُلَّـمَآ اَضَآ ءَ لَهُمْ میں مد منفصل و مد متصل و میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ فِيْـهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے وَاِذَا اَظْلَمَ میں مد منفصل ظاہر ہے اَظْلَمَ میں ورش کے لئے لام پُر ہے عَلَيْهِمْ میں قالون و مکی کے لئے صلہ ظاہر ہے یا حمزہ کے لئے مضموم ہوگی شَا ءَ میں مد متصل ظاہر ہے اور اسمیں ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ ہے لَذَ هَبَ بِسَمْعِهِمْ میں با کا با میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور میم جمع کا قالون و مکی کے لئے صلہ ظاہر ہے۔ وَ اَبْصَا رِ هِمْ میں ورش کے لئے صرف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ ہے اور میم کا صلہ قالون و مکی کے لئے ظاہر ہے شَـــیْ ءٍ میں ورش کے لئے توسط و طول دو وجہیں ہیں خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ يَآ اَيُّهَا میں مد منفصل ظاہر ہے۔ خَلَقَكُمْ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر اور قالون و مکی کا صلہ ظاہر ہے۔ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ میں قالون و مکی کے لئے صلہ ظاہر ہے۔ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور میم کا صلہ ظاہر ہے فِرَا شاً وَّ السَّمَآ ءَ میں ورش کے لئے را باریک تنوین کا واو میں خَلَف کے لئے ادغام تام السَّمَـا ءَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ بِنَـآ ءً وَّ اَنْـزَل میں وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے وقفاً صرف حمزہ کے لئے تسہیل قصر و طول کے ساتھ مِنَ السَّمَآ ءِ مَآ ءً فَاَخْرَجَ دونوں کلموں میں مد متصل ظاہر ہے

رِزْ قـاً لَّكُمْ وصلاً قالون۔ مکی کے لئے صلہ ہے۔ اَنْدَ اداً وَّ اَنْتُمْ خلف کے لئے ادغام تام اَنْتُـمْ و كُنْتُمْ میں قالون۔ مکی کا صلہ ہے۔ فَـاْ تُوْا میں ورش و سوسی ابدال کرتے ہیں۔ شُهَـدَ آ ءَ كُمْ میں مد متصل ظاہر ہے۔ كُم میں صلہ ظاہر ہے۔ كُنْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے وَ الْحِجَا رَ ة وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصری۔ دوری علی کے لئے امالہ ورش کے لئے تقلیل بلا خلف ہے اٰمَـنُـوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے اَنَّ لَهُـمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ اْلاَ نْهَـا ر میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے

وقفاً حمزہ کے لئے سکتہ ونقل ہے وَلَهُمْ میں صلہ ظاہر ہے فِيهَآ اَزْ وَاجٌ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ مُطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے وَهُمْ میں قالون مکی کے لئے صلہ ظاہر ہے۔ لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ میں مکی سوسی کے لئے قصر بلا خلف قالون دوری بصری کے لئے قصر۔ توسط۔ شامی۔ عاصم کسائی کے لئے صرف توسط ورش۔ حمزہ کے لئے طول اَنْ يَّضْرِبَ میں خلف کے لئے ادغام تام۔ مِن رَّبِّهِمْ میں صلہ ظاہر ہے مَا ذَآاَرَا دَاللّٰهُ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ كَثِيرًا دونوں جگہ ورش کے لئے را باریک ہے وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے بِهٖٓ اِلَّا مَآ اَمَرَا للّٰهُ بِهٖٓ اَنْ تینوں میں مد منفصل ظاہر ہے۔ اَنْ يُّوْ صَلَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے ورش کے لئے لام پُر ہے فِى الْاَرْضِ میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اُولٰٓئِكَ میں مد متصل ظاہر ہے اَلْخٰسِرُوْنَ میں ورش کے لئے را باریک ہے كُنْتُمْ اَمْوَ اتًا میں قالون کے لئے صلہ بالخلف ورش۔ مکی کے لئے بلا خلف صلہ کی حالت ورش کے لئے طول قالون کے لئے قصر توسط مکی کے لئے قصر ہوگا۔

فَـاَحْيَا كُمْ میں ورش کے لئے تقلیل۔ کسائی کے لئے امالہ وصلاً صلہ ظاہر ہے وقفاً حمزہ کے لئے تحقیق اور تسہیل دونوں وجہیں ہیں۔ يُمِيْتُكُمْ وَيُحْيِيْكُمْ میں صلہ ظاہر ہے اِلَيْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے لَكُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ فِي الْاَرْضِ میں ورش کے لئے نقل خلف بلا خلف خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ اِسْتَوٰىٓ اِلَى میں مد منفصل ظاہر ہے اِسْتَوٰى میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل حمزہ کسائی کے لئے امالہ ہے۔

اَلسَّمَآءِ میں مد متصل ظاہر ہے۔ فَسَوّٰهُنَّ میں ورش بالخلف تقلیل حمزہ۔ کسائی امالہ کرتے ہیں۔ وَهُوَ قالون۔ بصری۔ کسائی ہا کو ساکن بقیہ قراء ہا مضموم پڑھتے ہیں۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ میں لام کا را میں سوسی ادغام کرتے ہیں۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ میں مد متصل ظاہر ہے۔ فِي الْاَرْضِ میں ورش نقل خلف بلا خُلف خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ خَلِيْفَةً میں کسائی وقفاً امالہ بالحرکت کرتے ہیں قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ مَنْ يُّفْسِدُ میں خلف ادغام تام کرتے بقیہ قراء ادغام ناقص۔ اَلدِّمَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے وقفاً حمزہ اور ہشام الف سے ابدال قصر تغیر کے بنا پر مد مذھباً یعنی حمزہ کے لئے طول اور ہشام کے لئے توسط ہوگا۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ میں سوسی کے لئے ادغام ہے اور لَكَ قَالَ میں بھی ادغام ہوگا۔ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ میں نافع۔ مکی۔ بصری یا مفتوح پڑھتے لہذا انکے لئے مد نہ ہوگا بقیہ قراء یا کو ساکن پڑھتے ہیں لہذا شامی۔ عاصم، کسائی کے لئے توسط اور حمزہ کے لئے طول

ہوگا۔ اَعْلَمُ مَا میں سوسی ادغام کرتے ہیں۔ اٰدَمَ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ الاَ سْمَآء میں ورش کے لئے نقل خلف بلا خلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں اور اسمیں مد متصل ظاہر ہے یعنی ورش حمزہ طول بقیہ قراء توسط کرتے ہیں۔ عَرَضَهُمْ میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں اَلْمَلٰئِكَةِ ۔ بِاَ سْمَآ ءِ دونوں میں مد متصل ظاہر ہے

اَنْبِئُوْنِیْ میں ورش تثلیث کرتے ہیں۔ هٰؤُ لَا ءِ اِنْ کے هٰؤ ءُ میں مد منفصل لَا ءِ میں مد متصل ظاہر ہے اسمیں دو ہمزے دو کلموں میں واقع ہیں لہذا ہمزتین فی کلمتین کا قاعدہ جاری کیا جائیگا قالون و بزی کے لئے پہلے ہمزہ میں تسہیل مع القصر والتوسط اور ورش وقنبل کے لئے دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ہمزہ کا ابدال یائے ساکنہ سے (اس صورت میں مد لازم ہوگا) اور ورش کے لئے تیسری صورت ہمزہ کو یائے مختلسہ مکسورہ پڑھیں گے اور بصری کے لئے پہلے ہمزہ کا اسقاط ہے اس صورت میں قصر توسط ہوگا بقیہ قراء کے لئے دونوں ہمزے کی تحقیق ہے۔

فائدہ۔ اختلاس وروم کا فرق حرکت کے دو حصے ادا کرنے اور ایک حصہ چھپانے کو اختلاس کہتے ہیں روم میں ایک حصہ کو ادا کرنے اور دو حصے چھپانے کو کہتے ہیں اختلاس تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے روم مضموم و مکسور میں ہوتا ہے۔

تنبیہ دو ہمزے ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں واقع ہوں تو جمع الجمع کی صورتوں میں بہت سی وجہیں نکلیں گی لہذا اسکو غور کر کے اور استاذ کے مدد سے اجراء کریں تا کہ غلط وجہیں نہ نکلیں۔

كُنْتُمْ میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں۔ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ اِنَّكَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ يٰٓاٰدَمُ میں مد منفصل ظاہر ہے اٰدَمَ میں ورش کے لئے تثلیث ہوگی۔ اَنْبِئْهُمْ دونوں جگہ سوسی کے لئے ابدال نہ ہوگا (مستثنیٰ ہے) بِاَ سْمَآ ئِهِمْ میں دونوں جگہ مد متصل ظاہر ہے۔ وقفاً حمزہ کے لئے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع القصر والطّول دوسری وجہ پہلے ہمزہ کا ابدال یائے مفتوحہ سے اور دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع القصر والطّول (قصر تغیر کی وجہ سے طول مذھباً) فَلَمَّآ اَنْبَاَهُمْ میں مد منفصل ظاہر ہے اَلَمْ اَقُلْ میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا لَكُمْ اِنِّیْ میں قالون بالخلف ورش۔ مکی بلا

خلف صلہ کرتے ہیں صلہ کی حالت میں قالون کے لئے قصر و توسط۔ ورش کیلئے طول۔ مکی کے لئے قصر ہوگا۔ اِنِّیٓ اَعۡلَمُ میں نافع۔ مکی۔ بصری یا کو فتحہ پڑھتے ہیں اس صورت میں مدنہ ہوگا بقیہ قراء یا کو ساکن پڑھتے ہیں تو اس صورت میں شامی عاصم کسائی کے لئے توسط اور حمزہ کے لئے طول ہوگا وَالۡاَرۡضِ میں ورش کیلئے نقل خلف کے لئے سکتہ اور خلاد کے لئے ترک سکتہ و سکتہ ہوگا۔ اَعۡلَمُ مَا سوسی کے لئے ادغام کبیر ہوگا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ میں مد متصل ظاہر ہے لِاٰدَمَ میں ورش کے لئے تثلیث ہوگی۔ فَسَجَدُوٓا اِلَّآ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ اَبٰی میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہوگا اَلۡکٰفِرِیۡنَ میں ورش کیلئے تقلیل بلا خلف بصری اور دوری علی کے لئے امالہ ہے

یٰٓاٰدَمُ کے یٰٓ میں مد منفصل اٰ میں مد بدل ظاہر ہے۔ حَیۡثُ شِئۡتُمَا میں ثا کا شین میں ادغام کبیر اور شِئۡتُمَا میں ہمزہ کا یا سے ابدال سوسی کے لئے ہے (وقفاً حمزہ کے لئے ابدال ہے) فَاَزَلَّهُمَا میں حمزہ زا کے بعد الف اور زا مخفف فَاَزَالَهُمَا پڑھتے ہیں فِیۡهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ بَعۡضُکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔ عَدُوٌّ وَّ لَکُمۡ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ لَکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔ فِی الۡاَرۡضِ میں ورش کے لئے نقل خلف کیلئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے مُسۡتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی میں خلف کے لئے ادغام تام متاعٌ اِلٰی میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ میں ورش کے لئے تربیع یعنی فتح کی حالت میں اٰدَمُ میں قصر اور طول اور تقلیل کی حالت میں اٰدَمُ میں توسط اور طول ہوگا۔ اور اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ کو خلف مرتب کے ساتھ پڑھیں گے یعنی اٰدَمُ کے ساتھ کَلِمٰتٍ کو پڑھا جائے گا (پوری عبارت پڑھی جائے گی) ابن کثیر اٰدَمُ کو نصب کَلِمٰتٍ کو رفع پڑھتے ہیں باقی قراء اٰدَمُ کو رفع کَلِمٰتٍ کو نصب پڑھتے ہیں جمع مونث سالم کو حالت نصبی میں کسرہ (زیر) سے پڑھیں گے۔

عَلَیۡهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ اِنَّهٗ هُوَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے یَاۡتِیَنَّکُمۡ مِّنِّیۡ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال (بالالف) اور میم میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں هُدَایَ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور دوری علی کے لئے امالہ ہے عَلَیۡهِمۡ میں حمزہ ہا کو ضمہ سے اور میم میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہے بِاٰیٰتِنَا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ اُولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ اَلنَّارِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ ہے هُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔ یٰبَنِیۡٓ اِسۡرَآءِیۡلَ میں

مد منفصل اور مد متصل ظاہر ہے اِسۡرَائیۡل میں ورش کے لئے تثلیث نہیں ہے مستثنیٰ ہے۔ اَلَّتِیۡ اَنۡعَمۡتُ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ عَلَیۡکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔ بِعَهۡدِیۡ اُوۡفِ میں مد منفصل ظاہر ہے اُوفِ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ کُمۡ میں صلہ ظاہر ہے اٰمَنُوۡا میں ورش کے لئے تثلیث ہے بِمَا اَنۡزَلۡتُ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ مَعَکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔

وَلَا تَکُوۡنُوۡآ اَوَّلَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ بِاٰیٰتِیۡ میں ورش کے لئے تثلیث ہے قَلِیۡلاً وَّ اِیَّایَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ اَنۡتُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔ اَلصَّلٰوۃَ میں ورش کے لئے تغلیظ ہے (لام پر ہوگا)

وَ اٰتُوا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ اَتَاۡمُرُوۡنَ میں ورش وسوسی کے لئے ابدال ہے اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ میں قالون کے لئے بالخلف مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے۔ وَالصَّلٰوۃَ ورش کے لئے لام پُر ہے لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا میں ورش کے لئے را باریک اور نقل ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَنَّهُمۡ . رَبِّهِمۡ . وَاَنَّهُمۡ تینوں میں میم کا صلہ ظاہر ہے اِلَیۡهِ میں مکی کے لئے ہا میں صلہ ہے۔ وَاَنَّهُمۡ اِلَیۡهِ میں قالون کے لئے بالخلف صلہ ہے صلہ کی حالت میں قصر اور توسط ہے ورش کے لئے بھی بلا خلف صلہ ہے انکے لئے طول ہوگا مکی کے لئے بھی بلا خلف صلہ ہے انکے لئے صرف قصر ہوگا۔ یٰبَنِیۡ اسرائیل میں مد منفصل اور مد متصل ظاہر ہے اسرائیل میں تثلیث نہیں ہے مستثنیٰ ہے۔ اور را بھی پر ہوگی۔ اَلَّتِیۡ اَنۡعَمۡتُ میں مد منفصل ظاہر ہے۔

عَلَیۡکُمۡ . فَضَّلۡتُکُمۡ میں قالون کے لئے بالخلف۔ مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے۔ شَیۡئًا وَّ لَا میں ورش کے لئے توسط اور طول خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے خلف ادغام تام بقیہ قراء ناقص کرتے ہیں۔ وَلَا یُقۡبَلُ میں مکی بصری تا بقیہ یا پڑھتے ہیں، یُؤۡخَذُ میں ورش اور سوسی وصلاً وقفاً ابدال بالواو کرتے ہیں حمزہ وقفاً۔ هُمۡ میں صلہ ظاہر ہے اِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے مِنۡ اٰلِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے۔

یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے سُوۡٓءَ میں مد متصل ظاہر ہے اَبۡنَآءَکُمۡ میں مد متصل اور صلہ ظاہر ہے یَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور مد متصل اور صلہ بھی ظاہر ہے اور وقف کی حالت میں حمزہ کے لئے تسہیل قصر اور طول کے ساتھ ہے ذٰلِکُمۡ و بَلَآءٌ میں صلہ اور مد متصل ظاہر ہے۔ رَبِّکُمۡ . فَا فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ میں صلہ ظاہر ہے وَاَغۡرَقۡنَا اٰل میں مد منفصل ظاہر ہے اٰل میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ وَاَنۡتُمۡ میں

صلہ ظاہر وَ اِذْ وٰعَدْنا میں بصری وَعَدْنا حذف الف کے ساتھ اور بقیہ قراء الف کے اثبات کے ساتھ مثل حفص پڑھتے ہیں۔ مُوْسَى اَرْبَعِیْنَ میں ورش کے لئے بالخلف بصری کے بلا خلف تقلیل ہے حمزہ اور کسائی کے لئے امالہ ہے اور اسمیں مد منفصل ظاہر ہے۔ اِتَّخَذْتُمُ میں ذال کا تا میں مکی وحفص کے لئے اظہار باقی قراء کے لئے ادغام ہے وَاَنْتُمْ۔ عَنْكُمْ میں صلہ ظاہر ہے مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ میں سوسی کے لئے ادغام ہے وَ اِذْ اٰتَيْنَا میں ورش کے لئے نقل کی حالت میں تثلیث ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ لَعَلَّكُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ قَالَ مُوْسٰى میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ ہے۔ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں ہمزہ قطعی والے ہیں ورش بھی صلہ کرتے ہیں اس صورت میں قالون کے لئے صلہ کی حالت میں قصر اور توسط اور ورش کے لئے طول اور مکی کے لئے صرف قصر ہوگا۔ خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا۔ ظَلَمْتُمْ میں ورش کے لئے لام پُر ہوگا۔ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى میں مد منفصل ظاہر ہے بَارِئِكُمْ دونوں میں دوری بصری کے لئے ہمزہ کو سکون اور اختلاس ہے اور سوسی کے لئے صرف سکون بقیہ قراء کے لئے مکسور ہے اور دوری علی کے لئے امالہ ہوگا وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل ہوگی اور وصلا قالون کے لئے بالخلف اور مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہوگا فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ میں مد منفصل اور صلہ ظاہر ہے۔ خَيْرٌ میں ورش کے لئے را باریک ہوگی لَكُمْ میں صلہ ظاہر ہے عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ میں قالون کے لئے بالخلف اور ورش مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہوگا اِنَّهٗ هُوَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے صلہ کی حالت میں مد ظاہر ہے۔ وَ اِذْ قُلْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے يٰمُوْسٰى میں ورش بالخلف بصری بلا خلف تقلیل کرتے ہیں اور حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ میں ورش سوسی کے لئے ہمزہ کا ابدال بالواو ہوگا اور سوسی کے لئے نون کا ادغام کبیر ہوگا۔ نَرَى اللّٰهَ میں وصلاً سوسی کے لئے بالخلف امالہ بالحرکت ہوگا وَاَنْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے بَعَثْنٰكُمْ۔ مَوْتِكُمْ۔ لَعَلَّكُمْ میں صلہ ظاہر ہے وَظَلَّلْنَا میں ورش کے لئے لام پُر ہے والسَّلْوٰى میں ورش کے لئے بالخلف بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ اور کسائی کے لئے امالہ ہے۔ رَزَقْنٰكُمْ میں وصلاً صلہ ظاہر ہے۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا میں ورش کے [illegible] لام پُر ہے كَانُوْٓا اَنْفُسَكُمْ میں مد منفصل اور صلہ ظاہر ہے۔ حَيْثُ شِئْتُمْ میں سوسی کے لئے ہمزہ کا ابدال بالیا اور ادغام کبیر ہے اور اسمیں صلہ ظاہر ہے

رَغَدًا وَّادْخُلُوا۔ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا میں خلف کے لئے ادغام تام ہے نَغْفِرْ لَكُمْ کو نافع يُغْفَرْ بالیا

اورشامی تُغۡفَرۡ بالتابقیہ قراء نَغۡفِرۡ بالنون پڑھتے ہیں اور را کالام میں دوری بصری بالخلف سوسی بلا خلف ادغام صغیر کرتے ہیں لَكُمۡ میں صلہ ظاہر ہے خَطٰيٰكُمۡ کے ورش بالخلف تقلیل اور کسائی امالہ بلا خلف کرتے ہیں یا کے الف میں میم جمع میں صلہ ظاہر ہے دونوں ظَلَمُوۡا میں ورش کے لئے لام پُر ہے غَيۡرَ کی راورش کے لئے باریک ہے۔ قِيۡلَ لَهُمۡ میں ہشام وکسائی اشمام کرتے ہیں سوسی لام کالام میں ادغام کبیر کرتے ہیں اور میم میں صلہ ظاہر ہے۔ اَلسَّمَآءِ میں مد متصل ظاہر ہے۔

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى میں ورش بالخلف تقلیل کرتے ہیں اور حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں مُوۡسٰى میں ورش بالخلف بصری بلا خلف تقلیل کرتے ہیں اور حمزہ۔ کسائی امالہ کرتے ہیں۔ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ میں صلہ ظاہر ہے يٰمُوۡسٰى ابھی گذرا نَصۡبِرَ میں ورش راکو باریک پڑھتے ہیں۔ طَعَامٍ وَّاحِدٍ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ اِلۡاَرۡضِ میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ وَقِثَّآئِهَا میں مد متصل ظاہر ہے۔ اَدۡنٰى میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ ہے خَيۡرٌ میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ مِصۡرًا کی راورش کے لئے بھی پُر ہوگی۔ (ماقبل حرف صاد کی وجہ سے)

لَكُمۡ مَا سَاَلۡتُمۡ میں میم کا صلہ ظاہر ہے وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل ہے عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ میں بصری کے لئے ہا میم دونوں مکسور ہے اور حمزہ کسائی کے لئے دونوں مضموم ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص یعنی ہا مکسور میم مضموم ہے وَالۡمَسۡكَنَةُ میں وقفاً کسائی امالہ بالحرکت کرتے ہیں۔ وَ بَآءُوۡ میں ورش۔ حمزہ کے لئے طول بقیہ قراء کے لئے توسط ہے اور ءُوۡ امیں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ بِاَنَّهُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔ بِاٰيٰتِ میں ورش کے لئے مد بدل میں تثلیث ہے اَلنَّبِيّٖنَ میں نافع پہلی یا مخفف اسکے بعد ہمزہ تو اس صورت میں مد متصل اور مد بدل ہو جائیگا لہذا قالون کے لئے مد متصل میں توسط اور ورش کے لئے طول مع التثلیث ہے بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں اٰمَنُوۡا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ وَالنَّصٰرٰى میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل بصری۔ حمزہ کسائی کے لئے امالہ ہے۔ وَالصّٰبِئِيۡنَ میں نافع کے لئے ہمزہ محذوف ہے اس وجہ سے ورش کے لئے تثلیث بھی نہیں ہوگی مَنۡ اٰمَنَ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا اٰلۡاٰخِرِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا را سبھی قراء کے لئے باریک ہوگی ۔فَلَهُمۡ اَجۡرُ هُمۡ قالون کے لئے بالخلف ورش اور مکی کے لئے بلا خلف صلہ اس صورت میں مد منفصل ظاہر ہے اور

خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَجْرَ هُمْ . رَبِّهِمْ . عَلَيْهِمْ . وَلَا هُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے البتہ عَلَيْهِمْ کی ہا کو حمزہ مضموم پڑھتے ہیں۔

وَاِذْ اَخَذْ نَا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے مِيْثَا قَكُمْ میں صلہ ظاہر ہے مَآ اٰتَيْنٰكُمْ میں مد منفصل ظاہر اور مد بدل میں ورش کے لئے تثلیث ہے اور میم کا صلہ ظاہر ہے۔ بِقُوَّةٍ وَّ اذْ كُرُوْا میں خلف ادغام تام کرتے ہیں فيه میں مکی کے لئے صلہ ہے لَعَلَّكُمْ میں صلہ ظاہر ہے مِنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ میں سوی کے لئے ادغام کبیر ہوگا عَلَيْكُمْ لَكُمْ میں میم کا صلہ ظاہر ہے مِنْكُمْ. لَهُمْ میں بھی صلہ ظاہر ہے قِرَدَةً میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ خٰسِئِيْنَ میں وصلا ورش کے لئے تثلیث ہوگی وقفاً حمزہ کے لئے دو وجہیں تسہیل اور حذف اور ورش کے لئے مد عارض کی وجہ سے وقفاً تثلیث نہ ہوگی مُوْسٰى میں ورش کے لئے بالخلف بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ لِقَوْ مِهٖ اِنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے يَا مُرُ كُمْ اَنْ ورش اور سوی ہمزہ ساکن میں ابدال کرتے ہیں دوری بصری کے لئے را ساکن ہے اور دوسری وجہ اختلاس ہے سوی کے لئے صرف ساکن ہی ہے میم جمع قالون کے لئے بالخلف اور ورش و مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے اس صورت میں مد منفصل ظاہر ہے۔ بَقَرَةً میں وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے قَالُوْٓ ا اَتَتَّخِذُ نا میں مد منفصل ظاہر ہے هُزُ وًا میں حفص واو سے بقیہ قراء ہمزہ سے پڑھتے ہیں حمزہ زا ساکن پڑھتے ہیں وقفاً انکے لئے دو وجہیں ہونگی نقل اور ہمزہ کا واو سے ابدال جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں اَنْ اَكُوْ نَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔

فَا رِضٌ وَّ لَا میں خلف کیلئے ادغام تام ہے مَا تُؤْ مَرُوْ نَ میں ورش اور سوی کے لئے ابدال اور حمزہ کے لئے وقفاً ابدال ہے۔ صَفْرَ آ ءُ میں مد متصل اور وَ اِنَّآ اِنْ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ شَآ ءَ میں مد متصل ظاہر ہے اور ابن ذکوان اور حمزہ امالہ کرتے ہیں تُثِيْرُ میں ورش کے لئے را باریک ہے اَلْاَرْ ضَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خُلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَلْـٰٔنَ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث ہے اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ جِئْتَ میں سوی کے لئے ابدال ہے۔ اِذْ قُلْتُمْ فادّٰ رَءْ تُمْ مَا كُنْتُمْ تینوں میں صلہ ظاہر ہے ہمزہ ساکنہ کا سوی کے لئے ابدال ہے۔ اِضْرِ بُوْ هُ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ اَلْمَوْتٰى میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کیلئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ میں میم جمع کا صلہ قالون کے لئے بالخلف ورش اور مکی کے لئے بلا خلف ہے اور خلف کے لئے

بالخلف سکتہ ہوگا اٰیٰتِہٖ میں ورش کے لئے تثلیث ہوگی۔ لَعَلَّکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے قُلُوْ بُکُمْ میں صلہ ظاہر ہے مِن مْ بَعْدِ ذٰلِکَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے فَھِیَ میں قالون۔ بصری کسائی ہا کو ساکن بقیہ مکسور پڑھتے ہیں۔ اَوْ اَشَدُّ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ قَسْوَۃً میں کسائی امالہ بالحرکت کرتے ہیں وقفاً مِنْہُ الْاَنْھَا رُ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَلْمَآ ءُ میں مد متصل ظاہر ہے اور وقفاً حمزہ کے لئے مثل اَلسُّفَھَآ ءُ ہے۔ عَمَّا تَعْمَلُوْ نَ کو مکی یا سے بقیہ قراء تا پڑھتے ہیں۔ اَنْ یُّؤْمِنُوْ ا میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اور ورش اور سوسی کے لئے ابدال واو ہے۔ لَکُمْ مِنْھُمْ. وَھُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ عَقَلُوْ ہُ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ قَا لُوْ آ اٰمَنَّا میں مد منفصل ظاہر ہے اور ورش کے لئے تثلیث ہے

بَعْضُھُمْ اِلیٰ میں قالون کے لئے بالخلف اور ورش مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے اس صورت میں مد منفصل ظاہر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ قَا لُوْ آ اَتُحَدِّثُوْ نَھُمْ میں مد منفصل اور صلہ دونوں ظاہر ہے عَلَیْکُمْ لِیُحَا جُوْ کُمْ میں صلہ ظاہر ہے رَبِّکُمْ اَفَلَا میں قالون اور ورش مکی کے لئے صلہ ظاہر ہے اس صورت میں مد منفصل بھی ظاہر ہے خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ یَعْلَمُ مَا سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ یُسِرُّوْ نَ میں ورش کے لئے را باریک ہے مِنْھُمْ اُمِّیُّوْ نَ میں قالون وورش ومکی کا صلہ ظاہر ہے خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا اِلَّا آ مَا نِیَّ میں مد منفصل ظاہر ہے اِنْ ھُمْ اِلَّا میں بھی صلہ اور اس صورت میں مد منفصل ظاہر ہے۔ اَلْکِتٰبَ بِاَ یْدِیْھِمْ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر اور قالون مکی کا صلہ ظاہر ہے دونوں لَھُمْ. لَھُمْ میں صلہ ظاہر ہے کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے مَعْدُ وْدَۃً وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ قُلْ اَتَّخَذْ تُمْ میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور ذال تا میں مکی وحفص اظہار بقیہ قراء ادغام صغیر کرتے ہیں فَلَنْ یُّخْلِفَ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں عَھْدَ ہٗ اَمْ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ بَلیٰ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ ہے۔ سَیِّئَۃً وَّ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں خَطِیْٓئَتُہٗ کو نافع جمع یعنی خَطِیْٓئٰتُہٗ پڑھتے ہیں اس صورت میں قالون توسط اور ورش طول مع التثلیث کریں گے فَاُولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ النَّا رِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل بصری اور دوری علی کے لئے امالہ ہوگا۔ اٰمَنُوْ ا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔

اُولٰئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ اَلْجَنَّۃِ میں وقفاً کسائی کیلئے امالہ بالحرکت ہے ھُمْ میں صلہ ظاہر ہے
وَ اِذْ اَخَذْ نَا میں ورش کیلئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اِسْرَ آئِیْلَ لَا تَعْبُدُ وْ نَ مد متصل ظاہر ہے
ورش کے لئے نہ تثلیث اور نہ را باریک ہے لام کا لام میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور لَا تَعْبُدُوْنَ کو مکی حمزہ
کسائی یا سے بقیہ قراء تا سے پڑھتے ہیں اِحْسَا نًاوَّ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں۔ اَلْقُرْ بیٰ میں ورش کے
لئے بلا خلف تقلیل بصری۔ حمزہ، کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ وَالْیَتٰمٰی میں ورش بالخلف تقلیل اور حمزہ۔
کسائی بلا خلف امالہ کرتے ہیں۔ لِلنَّا سِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے حُسْناً و کو حمزہ کسائی حَسَناًوَّ
یعنی سین کو مفتوح پڑھتے ہیں اور خلف ادغام تام کرتے ہیں اَلصَّلٰوۃَ میں ورش کے لئے لام پُر ہے وَاٰتُوْا میں
ورش کیلئے تثلیث ہے۔ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قالون بالخلف ورش و مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں صلہ کی صورت میں مد
منفصل ظاہر ہے۔ مِنْکُمْ. اَنْتُمْ. مِیْثَا قَکُمْ میں صلہ ظاہر ہے دِمَآ ءَ کم میں مد متصل ظاہر ہے اور صلہ بھی
۔اَنْفُسَکُمْ. دِیَا رِکُمْ. اَقْرَرْتُمْ. اَنْتُمْ. دِیارِ ھِمْ میں تمام میم جمع میں صلہ ظاہر ہے دِیار کم. دِیَا رِ ھِمْ میں
ورش بلا خلف تقلیل اور بصری اور دوری علی امالہ کبریٰ کرتے ہیں تَظٰھَرُوْ نَ میں نافع۔ مکی بصری۔ شامی کے لئے
ظا مشدد ہے بقیہ قراء کے لئے ظا مخفف ہے عَلَیْھِمْ میں حمزہ کے لئے ہا مضموم ہے بقیہ قراء کے لئے ہا مکسور ہے
اور اسمیں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے بالْاِثْمِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف
سکتہ ہے۔ وَاِنْ یَاْ تُوْ کُمْ اُسٰریٰ میں ورش و سوسی کے لئے ہمزہ ساکنہ کا الف سے ابدال اور میم جمع میں قالون
بالخلف ورش و مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں اس صورت میں مد منفصل ظاہر ہے اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں
اُسٰریٰ کو حمزہ اَسْریٰ پڑھتے ہیں ورش کے لئے تقلیل اور بصری۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔
تُفٰدُوْھُمْ کو مکی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ تا مفتوح فا ساکن بغیر الف تَفْدُو ھُمْ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص تُفٰدُوْ
ھُمْ پڑھتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَھُوَ میں قالون۔ بصری۔ کسائی ہا کو ساکن پڑھتے ہیں بقیہ قراء ہا
مضموم پڑھتے ہیں عَلَیْکُمْ اِخْرَا جُھُمْ دونوں میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اور خلف پہلے میم میں بالخلف سکتہ
کرتے ہیں اور ورش کے لئے را باریک ہے۔ اَفَتُؤْ مِنُوْ نَ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال بالواو ہے۔
جَزَآءُ میں مد متصل ظاہر ہے مَنْ یَّفْعَلُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے مِنْکُمْ اِلَّا میں قالون ورش و مکی کا صلہ
وصل کی حالت میں مد منفصل ظاہر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَلدُّنْیَا میں ورش کے لئے بالخلف اور

بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ اور کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اِلیٰٓ اَشَدِّ میں مد منفصل ظاہر ہے عَمَّا تَعۡمَلُوۡ نَ کو نافع۔مکی۔شعبہ تا سے بقیہ قراء یا سے پڑھتے ہیں

اُولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ بِـالۡاٰ خِـرَ ۃِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث ہے اور را باریک ہے۔خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ھُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔وَلَـقَـدۡ اٰتَیۡنَا میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث ہے خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔وَ اَیَّـدۡ نٰہُ میں مکی کے لئے ہا میں صلہ ہے اَلۡقُدُ سِ میں مکی کے لئے دال ساکن ہے بقیہ قراء کے لئے مضموم ہے۔جَآءَ کُمۡ میں مد متصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اور ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے امالہ کی صورت میں بھی ابن ذکوان کے لئے توسط اور حمزہ کے لئے طول ہوگا لَا تَھۡوٰیٓ اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡ تُمۡ میں مد منفصل ظاہر ہے ورش کے لئے بالخلف تقلیل ہے اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ ہے۔ پہلے میم جمع میں کسی لئے صلہ نہیں ہے دوسری میم میں قالون کے لئے بالخلف اور مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے کَذَّبۡتُمۡ میں بھی صلہ ظاہر ہے اور بِـکُـفۡرِ ھِمۡ میں بھی صلہ ظاہر ہے۔مَـا یُـؤۡ مِنُوۡ نَ میں ورش اور بصری کے لئے ہمزہ کا واو سے ابدال ہے۔جَـآ ءَ ھَمۡ دونوں جگہ میں مد متصل اور صلہ ظاہر ہے اور ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے مَعَھُمۡ میں صلہ ظاہر ہے۔اَلۡـکٰفِرِیۡنَ میں ورش کے لئے صرف تقلیل ہے اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔بِـئۡـسَـمَـا میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال بالیا ہے۔بِـہٖٓ اَنۡـفُـسَـھُـمۡ اَنۡ یَّـکۡـفُـرُوۡ ا میں مد منفصل صلہ قالون ورش و مکی کے لئے ظاہر ہے اس صورت میں مد منفصل بھی ظاہر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ میم جمع میں اور نون میں ادغام تام بلا خلف ہے۔بِـمَـآ اَنۡزَلَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔بَـغۡیًا اَنۡ یُّـنَـزِّ لَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے با لخلف سکتہ ہے اور نون میں خلف کے لئے ادغام تام ہے یُـنَـزِّلَ میں مکی۔بصری کے لئے نون ساکن اور زا مخفف ہے بقیہ قراء کے لئے نون مفتوح اور زا مشدد ہے۔مَـنۡ یَّشَـآ ءُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اور مد متصل ظاہر۔فَبَـآ ءُوۡ میں مد متصل ظاہر ہے اور ورش کے لئے تثلیث ہے۔لہذا ورش کے لئے طول مع التثلیث پڑھیں گے وَلِـلۡـکٰـفِرِیۡنَ میں ورش کے لئے صرف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔قِیۡلَ لَھُمۡ میں ہشام اور کسائی کے لئے اشمام (بالحرکت) ہے اور سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔اٰمِنُوۡا میں ورش کے لئے تثلیث ہے بِـمَـآ اَنۡزَلَ. بِمَا اُنۡزِل۔ میں مد منفصل ظاہر ہے۔قَا لُوۡ آ اَنُؤۡ منُ میں مد منفصل ظاہر ہے اور ورش و سوسی کے لئے ہمزہ کا واو مدہ سے ابدال

ہے وَرَآءَہٗ میں مد متصل ظاہر ہے اور وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل مع الطّول والقصر ہے وَھُوَ میں قالون بصری۔ کسائی کے لئے ہا ساکن ہے بقیہ قراء کے لئے ہا مضموم ہے مَعَھُمْ میں میم کا صلہ ظاہر ہے۔ اَنْبِیَآءِ میں نافع یا کی جگہ ہمزہ پڑھتے ہیں تو اس صورت میں ورش کے لئے تثلیث نہیں ہوگی کیونکہ مد بدل سے مد متصل قوی ہے لہذا ورش کے لئے صرف طول ہی ہوگا بقیہ قراء یا پڑھتے ہیں اس صورت میں بھی مد متصل ظاہر ہے۔ کُنْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ مُؤْمِنِیْنَ میں ورش۔ سوسی کے لئے ہمزہ کا واو سے ابدال ہے وقفاً حمزہ کے لئے بھی ابدال ہے۔ وَلَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے دال کا جیم میں ادغام ہے۔ اور ابن ذکوان حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ مُوْسٰی میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف ہے اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ ہے بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ میں تا کا ثا میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ اتَّخَذْتُمْ میں ذال کا تا میں مکی۔ حفص کے لئے اظہار ہے اور بقیہ قراء کے لئے ادغام ہے۔ میم جمع میں کسی کے لئے صلہ نہیں ہے (مابعد ساکن کی وجہ سے) اَنْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ وَاِذْاَخَذْنَا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ مِیْثَاقَکُمْ میں صلہ ظاہر ہے (اسمیں سوسی کے لئے ادغام کبیر نہیں ہے ماقبل ساکن کی وجہ سے) مَآ اٰتَیْنٰکُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اور مد بدل میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ بِقُوَّۃٍ وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ میں بصری ہا اور میم جمع دونوں کو مکسور اور حمزہ کسائی دونوں کو مضموم اور بقیہ ہا کو مکسور اور میم کو مضموم پڑھتے ہیں۔ بِکُفْرِھِمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ بِئْسَمَا میں ورش اور سوسی کے لئے ہمزہ کا یا ساکنہ سے ابدال ہے یَاْمُرُکُمْ میں ہمزہ کا الف سے ورش۔ سوسی کے لئے ہے اور دوری بصری را کو ساکن اور اختلاس سے اور سوسی صرف ساکن پڑھتے ہیں اور بقیہ قراء را کو مضموم پڑھتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اِیْمَانُکُمْ اِنْ۔ ورش کے لئے تثلیث ہے۔ میم جمع میں قالون بالخلف ورش و مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں صلہ کی حالت میں ورش طول اور قالون قصر و توسط اور مکی صرف قصر کرتے ہیں اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ کُنْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ مُؤْمِنِیْنَ میں ورش و سوسی کے لئے ابدال ہے اور حمزہ وقفاً ابدال کرتے ہیں۔ قُلْ اِنْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَلْاٰخِرَۃِ میں ورش کے لئے نقل اور را باریک اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَلنَّاسِ میں دونوں جگہ دور بصری امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔ کُنْتُمْ میں صلہ ظاہر ہے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ میں خلف ادغام تام اور ہائے ضمیر میں مکی صلہ کرتے ہیں قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ

میں ورش نقل کرتے ہیں اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ میں ورش مکی بلا خلف اور قالون بالخلف صلہ کرتے اس وقت مد منفصل کا قاعدہ جاری ہوگا اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ حَيٰوةٍ وَّ هُمْ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ سَنَةٍ اَنْ يُّعَمَّرَ میں سَنَة میں وقفاً کسائی امالہ بالحرکت کرتے ہیں اور وصلا ورش نقل اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں اَنْ يُّعَمَّرَ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں۔ بَصِيْرٌ میں وصلا ورش را کو باریک پڑھتے ہیں اور وقفاً تمام قراء باریک پڑھتے ہیں۔

لِجِبْرِيْلَ میں دونوں جگہ بلکہ پورے قرآن میں ہر جگہ چار قراء تیں ہیں نافع۔ بصری۔ شامی اور حفص جیم اور را دونوں کو مکسور بغیر ہمزہ کے لِجِبْرِيْلَ پڑھتے ہیں مکی جیم کو مفتوح اور را کو مکسور بغیر ہمزہ کے لِجَبْرِيْلَ پڑھتے ہیں اور شعبہ جیم اور را کو مفتوح یا کو ہمزہ سے لِجَبْرَئِلَ پڑھتے ہیں اور حمزہ۔ کسائی بالکل اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یا مدہ زیادہ کر کے لِجَبْرَئِيْلَ پڑھتے ہیں۔ يَدَيْهِ میں مکی صلہ کرتے ہیں۔ وَّهُدًى وَّ بُشْرٰى میں خلف ادغام اور بُشْرٰى میں بلا خلف تقلیل اور بصری۔ حمزہ۔ کسائی امالہ کبریٰ کرتے ہیں لِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ورش سوسی وصلا وقفاً اور حمزہ صرف وقفاً ابدال کرتے ہیں۔ مِيْكٰلَ میں اس جگہ اور پورے قرآن میں ہر جگہ تین قراء تیں ہیں نافع الف کے بعد ہمزہ زیادہ کر کے مِيْكَآئِلَ پڑھتے ہیں اس وقت مد متصل ہو جائیگا لہذا قالون کے لئے توسط اور ورش کے لئے طول ہوگا اور مکی۔ شامی حمزہ اور کسائی همزہ کے بعد یا مدہ زیادہ کر کے مِيْكَآئِيْلَ پڑھتے ہیں اسمیں بھی مد متصل کا قاعدہ جاری ہوگا لہذا مکی۔ شامی۔ کسائی کے لئے توسط اور حمزہ کے لئے طول ہوگا۔ لِلْكٰفِرِيْنَ میں ورش بلا خلف تقلیل اور بصری۔ دوری علی امالہ کرتے ہیں۔ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے اٰيٰتٍ میں ورش کے لئے تثلیث ہے بَيِّنٰتٍ وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے بِهَا اِلَّا میں مد منفصل ظاہر ہے مِنْهُمْ میں صلہ ظاہر ہے بَلْ اَكْثَرُ هُمْ میں ورش نقل کرتے ہیں اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورش اور سوسی ابدال کرتے ہیں جَآءَهُمْ کے مد متصل میں قالون۔ مکی۔ بصری۔ شامی۔ عاصم۔ کسائی توسط اور ورش حمزہ طول کرتے ہیں اور ابن ذکوان اور حمزہ امالہ کبریٰ کرتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے مَعَهُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ اُوْتُوا میں ورش تثلیث کرتے ہیں۔ وَرَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے۔

ظُهُوْرِهِمْ. كَاَنَّهُمْ میں صلہ ظاہر ہے لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ میں شامی۔ حمزہ۔ کسائی نون کو مخفف وصلا

مکسور اور دوسرے نون کو مرفوع لٰکِنِ الشَّیٰطِیْنُ پڑھتے ہیں باقی قراء نون کو مشدد وصلاً مفتوح اور دوسرے نون کو منصوب لٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ پڑھتے ہیں۔ اَلسِّحْرَ میں ورش وصلاً باریک پڑھتے ہیں وقفاً سبھی قراء باریک پڑھتے ہیں۔ وَمَا هُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا میں دونوں جگہ ورش نقل کرتے ہیں اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ مَا یَضُرُّ هُمْ۔ وَلَا یَنْفَعُهُمْ میں دونوں جگہ میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اِشْتَرٰیهُ میں ورش بلا خلف تقلیل اور بصری حمزہ۔ کسائی امالہ کرتے ہیں اور ہائے ضمیر میں مکی صلہ کرتے ہیں۔ فِی الْاٰخِرَةِ میں ورش نقل اور را باریک اور خلف بلا خلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں لَبِئْسَ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے اور وقفاً حمزہ کے لئے بھی ابدال ہے۔ بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے پہلے نقل ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور میم جمع میں قالون کے لئے بالخلف صلہ اور ورش اور مکی کے لئے بلا خلف صلہ ہے اس صورت میں مد منفصل کا قاعدہ جاری ہوگا قالون توسط اور قصر ورش صرف طول مکی صرف قصر کرتے ہیں اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا اور مد بدل میں ورش کے لئے تثلیث ہوگی۔ خَیْرٌ کی را وصلاً ورش کے لئے باریک اور وقفاً سبھی قراء کے لئے باریک ہوگی یٰۤاَیُّهَا میں مد منفصل ظاہر ہے اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہوگی۔ لِلْکٰفِرِیْنَ میں ورش کے لئے صرف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہوگا۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. مِنْ اَهْلِ میں ورش نقل اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں اَنْ یُّنَزَّلَ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں اور مکی بصری نون کو ساکن اور زا کو مخفف یُنْزِلَ پڑھتے ہیں باقی قراء نون کو فتحہ اور زا کو مشدد یُنَزِّلَ پڑھتے ہیں۔ عَلَیْکُمْ .رَبِّکُمْ میں صلہ ظاہر ہے مَنْ یَّشَآءُ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں اور مد متصل کا اختلاف ظاہر ہے وقفاً حمزہ۔ ہشام مثل اَلسُّفَهَآءُ کے مخفف کرتے ہیں۔ مَا نَنْسَخْ میں شامی نون کو پیش اور سین کو زیر نُنْسِخْ پڑھتے ہیں باقی قراء مثل حفص پڑھتے ہیں مِنْ اٰیَةٍ اَوْ میں دونوں جگہ ورش نقل کرتے پہلی جگہ مع التثلیث کریں گے اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں اَوْ نُنْسِهَا میں مکی۔ بصری نون اور سین کو مفتوح اور سین کے بعد ہمزہ ساکنہ زیادہ کر کے اَوْنَنْسَئْهَا پڑھتے ہیں اس صورت میں سوسی ابدال نہیں کریں گے جزم کی بنا پر باقی قراء مثل حفص پڑھتے ہیں نَاْتِ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے۔ مِنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ میں دونوں جگہ مد منفصل ظاہر ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے شَیْءٍ میں ورش توسط اور طول کرتے ہیں خلف بلا خلف خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ میں ورش نقل اور خلف بلا خلف اور خلاد

بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ لَکُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَانَصِیر دونوں جگہ خلف ادغام تام کرتے ہیں رَسُوْ لَکُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ مُوسیٰ میں ورش بالخلف اور بصری بلا خلف تقلیل کرتے ہیں اور حمزہ۔ کسائی امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔ وَمَنْ یَّتَبَدَّل میں خلف ادغام تام کرتے ہیں بِـالْاِیْمَا نِ میں ورش نقل تثلیث کے ساتھ اور خلف بلا خلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ فَـقَـدْ ضَـلَّ میں۔ ورش۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ۔ کسائی ادغام کرتے ہیں بقیہ قراء اظہار کرتے ہیں سَوَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ کَثِیْرٌ میں ورش را کو باریک وقفاً بھی قراء کے لئے باریک پڑھیں گے مِنْ اَھْل میں ورش نقل اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ یَرُدُّ وْ نَکُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ اِیْـمَا نِکُمْ میں ورش تثلیث کرتے ہیں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں۔ اَنْفُسِھِمْ میں صلہ ظاہر ہے تَبَیَّنَ لَھُمُ میں سوسی کے لئے نون کا لام میں ادغام کبیر ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے یَـاْ تِیَ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے۔ بِـاَمْـرِ ہٖ میں وقفاً حمزہ کے لئے ابدال بالیا اور تحقیق ہے یعنی ابدال بالخلف ہے۔ شَیْءٍ میں ورش توسط اور طول کرتے ہیں اور خلف بلا خلف خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ اَلـصَّـلٰوۃَ میں ورش لام کو پُر پڑھتے ہیں۔ وَاٰتُوْا میں ورش تثلیث کرتے ہیں۔ لِاَ نْفُسِکُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ تَجِدُ وْہُ عِنْدَ میں مکی صلہ کرتے ہیں لَنْ یَّـدْ خُـلَ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں۔ ھُـوْ داً اَوْ میں ورش نقل کرتے ہیں اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ نَصٰرٰ یٰ میں ورش صرف تقلیل اور بصری حمزہ۔ کسائی امالہ کبریٰ کرتے ہیں اَمَا نِیُّھُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ بُرْھَا نَـکُـمْ اِنْ کُـنْـتُـمْ میں پہلے میم جمع میں قالون۔ مکی کے ساتھ ورش بھی صلہ کرتے ہیں اس صورت میں مد منفصل کا قاعدہ جاری ہوگا دوسرے میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں بَـلیٰ میں ورش بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی امالہ کرتے ہیں مَنْ اَسْلَمَ میں ورش نقل خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں وَھُوَ میں قالون۔ بصری۔ کسائی ہا کو ساکن بقیہ قراء ضمہ پڑھتے ہیں فَـلَہٗ اَجْرُ ہٗ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہ ہا کو پیش باقی قاری زیر پڑھتے ہیں اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَلَا ھُمْ میں صلہ ظاہر ہے اَلـنَّـصٰـر ی دونوں جگہ ورش بلا خلف تقلیل اور بصری حمزہ کسائی امالہ کرتے ہیں شَـــیْءٍ دونوں جگہ ورش توسط و طول اور خلف بلا خلف خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ وَھُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے کَـذٰلِکَ قَالَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے قَوْ لِھِم میں صلہ ظاہر ہے یَـحْـکُـمُ بَیْنَھُمْ میں سوسی کے لئے اخفا ہوگا اور میم کا صلہ ظاہر ہے۔ فِیْہِ میں مکی صلہ کرتے ہیں۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ میں ورش کے لئے نقل اور لام پُر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے

اورسوسی کے لئے میم کا میم میں ادغام کبیر ہے اَنْ یَّـذَّ کَّـرَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے وَسَـعـٰى میں ورش بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی امالہ کرتے ہیں۔ اُولٰئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے لَهُم تینوں جگہ صلہ ظاہر ہے۔ پہلے میں ورش بھی صلہ کرتے ہیں اس وقت مد منفصل کا قاعدہ جاری ہوگا اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔ اَنْ یَّـدْ خُلُوْ هَا آ اِلَّا میں خلف کے لئے ادغام تام ہے ھَآ اِلَّا میں مد منفصل ظاہر ہے۔ خَآ ئِفِیْنَ میں مد متصل ظاہر ہے اور وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل مع القصر والطّول ہے اَلـدُّنْیَـا میں ورش بالخلف بصری بلا خلف تقلیل حمزہ۔ کسائی امالہ کرتے ہیں خِزْیٌ وَّ میں خلف ادغام تام کرتے ہیں فِی الْاٰ خِرَ ةِ میں ورش کے لئے نقل اور را کو باریک پڑھتے ہیں اور خلف بلا خلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں وَقَا لُوْ ا میں دونوں جگہ شامی بغیر واو کے صرف قَالُوْا پڑھتے بقیہ قراء واو کے ساتھ پڑھتے ہیں وَ الْاَرْضِ میں ورش نقل اور خلف بلا خلف اور خلاد بالخلف سکتہ کرتے ہیں وَاِذَاقَـضٰـٓى اَمْـراً میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ ہے اور اسمیں مد منفصل ظاہر ہے یَقُوْ لُ لَـهٗ میں سوسی ادغام کبیر کرتے ہیں فَیَکُوْنُ میں شامی کے لئے نون مفتوح ہے بقیہ قراء کے لئے مضموم تَـاْ تِیْنَـا اٰیَةٌ میں ورش وسوسی ابدال کرتے ہیں اور مد منفصل اور مد بدل ظاہر ہے وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ کَذٰلِکَ قَالَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے مِنْ قَبْـلِهِمْ .قَوْ لِهِمْ. قُلُوْ بُهُمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ اْلاٰیٰتِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ لِقَوْ مٍ یُّوْ قِنُوْ نَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ اِنَّآ اَرْ سَلْنٰکَ میں مد منفصل ظاہر ہے بَشِیـراً وَّ نَذِ یراً وَّلَا دونوں جگہ ورش کے لئے را باریک اور خلف کے لئے ادغام تام ہے وَلَا تُسْـئَـلُ میں نافع کے لئے تا مفتوح اور لام ساکن لَا تَسْئَلْ ہے عَنْ اَصْحٰبِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے لَنْ تَرْ ضٰى ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ النَّصٰرٰى میں ورش کے لئے تقلیل بلا خلف اور بصری۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے مِلَّتَهُمْ میں صلہ ظاہر ہے قُلْ اِنَّ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے اللّٰہِ ھُوَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ الْهُدٰى میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ اَهْوَ اءَ هُمْ میں مد متصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ جَـآءَ کَ میں مد متصل ظاہر ہے اور ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ الْعِـلْـمِ مَـالَکَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لا میں دونوں جگہ ادغام تام ہے۔ اٰتَیْـنٰهُـمُ الْکِتٰبَ میں ورش کے لئے تثلیث ہے میم جمع

میں کسی کے لئے صلہ نہیں ہے۔ تِلا و تِہٖ اُولٰئِکَ پہلے میں وصلا مد منفصل ظاہر ہے دوسرے میں مد متصل ظاہر ہے یُؤْمِنُوْنَ میں ورش۔سوسی کے لئے ابدال ہے۔وَمَنْ یَّکْفُرْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔فَاُولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔اَلْخٰسِرُوْنَ میں ورش کے لئے را باریک ہے۔یٰبَنِیٓ اِسْرآئِیلَ میں پہلے مد منفصل اور دوسرے میں مد متصل ظاہر ہے اور اس جگہ مد بدل میں تثلیث نہیں ہے۔(یہ کلمہ مستثنیٰ ہے) اَلَّتِیٓ اَنْعَمْتُ میں مد منفصل ظاہر ہے عَلَیْکُمْ .فَضَّلْتُکُمْ میں دونوں جگہ میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ شَیْئاً وَّلا میں ورش کے لئے توسط۔ طول اور خلف کے لئے بلا خلف سکتہ اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور خلف کے لئے ادغام تام بھی ہے۔وَلا یُقْبَلُ میں فرشی اختلاف نہیں ہے مستثنیٰ ہے عَدْلٌ وَّ لَا میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔شَفَاعَةٌ وَّ لَا میں خلف کے لئے ادغام تام ہے وَلَا هُمْ میں میم کا صلہ ظاہر اِبْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور مد منفصل ظاہر ہے اِبْــرٰهٖــمَ میں (سورہ بقرہ میں ہر جگہ کل پندرہ جگہ ہے) ابن ذکوان بالخلف اور ہشام کے لئے بلا خلف ہا کو زبر اور اسکے بعد الف اِبْرٰهَامَ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں تفصیلاً فروش میں ہے فَاَتَمَّهُنَّ میں حمزہ کے لئے وقفاً تسہیل اور تحقیق یعنی تسہیل بالخلف ہے۔لِلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ ہے۔قَالَ لَا دونوں میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ میں حفص حمزہ یا کو ساکن اور بقیہ قراء یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (نوٹ وصلا اجتماع ساکنین کی وجہ یا سے گر جائیگی حفص اور حمزہ کے علاوہ قراء کے لئے یا مفتوح ہونے کی وجہ سے یا پڑھی جائیگی) وَاِذْ جَعَلْنَا میں ذال کا جیم میں بصری۔ہشام کے لئے ادغام ہے۔لِلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے وَاَمْنًا میں وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل بالخلف ہے وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی میں سوسی کے لئے میم کا میم میں ادغام کبیر ہے اور وقفاً ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے (تقلیل کی حالت میں ورش کے لئے لام باریک اور فتح کی حالت میں لام پُر ہے) وصلاً خلف کیلئے ادغام تام ہے وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ میں دونوں جگہ مد منفصل ظاہر ہے۔بَیْتِیَ میں نافع۔ہشام حفص یا کو مفتوح پڑھتے ہیں بقیہ قراء یا کو ساکن پڑھتے ہیں۔لِلطَّآئِفِیْنَ میں مد متصل ظاہر ہے۔بَلَدًا اٰمِنًا وَّ میں ورش کے لئے تثلیث کے ساتھ نقل ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے مَنْ اٰمَنَ میں ورش کے لئے تثلیث نقل کے ساتھ اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔مِنْهُمْ میں میم جمع کا صلا ظاہر ہے۔اَلْاٰخِرِ میں ورش کے لئے نقل مع

التثلیث اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ فَـاُ مَتِّعُهٗ میں شامی میم کو ساکن اور تا کو مخفف پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص اَضْـطَـرُّهٗۤ اِلٰی میں مد منفصل ظاہر ہے اَلـنَّـارِ میں ورش کے لئے تقلیل بلا خلف اور بصری۔ دوری علی کیلئے امالہ کبریٰ ہے وَبِئْسَ میں ورش اور سوی کے لئے ابدال ہے۔ اِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا میں سوی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ مِنَّا میں وصلا مد منفصل ظاہر ہے ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً میں مد منفصل ظاہر ہے۔ وَاَرِنَا میں مکی۔ سوی کے لئے را ساکن اور دوری بصری کیلئے اختلاس ہے بقیہ قراء کے لئے کسرہ کاملہ ہے۔ عَلَیْـنَـا اِنَّکَ میں مد منفصل ظاہر ہے مِـنْـهُـمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے عَـلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ میں میم جمع کا صلہ ظاہر اسمیں ورش بھی صلہ مع الطّول کریں گے اسکے بعد مد بدل میں تثلیث بھی ہے۔ اور حمزہ ہا کو پیش پڑھتے ہیں اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا۔ مَنْ یَّرْغَبُ میں خلف کیلئے ادغام تام ہے اِصْـطَفَیْنٰهُ میں مکی کے لئے صلہ ہے فِی الدُّنْیَا میں ورش کیلئے بالخلف بصری کے لئے بلا خلف تقلیل اور حمزہ کسائی کیلئے امالہ کبریٰ ہے اَلْاٰخِـرَةِ میں ورش کے لئے نقل ہے اور را باریک اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے قَالَ لَهٗ میں سوی کے لئے ادغام کبیر ہے رَبُّـهٗ اَسْلِمْ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ وَوَصّٰی میں نافع۔ شامی دونوں واو کے بیچ ہمزہ مفتوحہ زیادہ کر کے دوسرے ہمزہ کو ساکن اور صاد کو مخفف وَاَوْصٰی پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص کے اور ورش کے لئے اسمیں تقلیل بالخلف اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ میں مد منفصل ظاہر ہے اور ہشام ہا کے بعد الف پڑھتے ہیں اور میم کا با میں سوی کے لئے ادغام کبیر نہیں ہے بلکہ اخفا ہے۔ اِصْـطَـفٰی میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ۔ وَاَنْتُمْ. وَکُنْتُمْ دونوں میں میم جمع صلہ ظاہر ہے شُهَدَآءَ اِذْ میں مد متصل ظاہر ہے اور ہمزتین میں نافع۔ مکی۔ بصری کے لئے دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہے۔ قَالَ لِبَنِیْهِ میں سوی کے لئے ادغام کبیر اور مکی کے لئے صلہ ہے اٰبَآئِکَ میں ورش کے لئے تثلیث اور اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے اِلٰهًا وَّ میں دونوں جگہ خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ نَحْنُ لَهٗ میں سوی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ وَلَکُمْ مَا کَسَبْتُمْ دونوں میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ هُـوْدًا اَوْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے۔ نَـصٰرٰی میں ورش کے لئے تقلیل بلا خلف ہے اور بصری۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ حَنِیْفًا وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ قُوْلُوْۤا اٰمَـنَّـا میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے تثلیث ہے۔ وَمَاۤ اُنْزِلَ میں منفصل ظاہر ہے اِلٰی میں منفصل ظاہر ہے وَالْاَسْبَاطِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا

خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے وَمَا اُوْتِی میں مد منفصل ہے قالون۔دوری بصری کے لئے قصراور توسط اور مکی۔سوسی کے لئے صرف قصراور ورش حمزہ کے لئے صرف طول اور شامی۔عاصم۔کسائی کے لئے صرف توسط اور اسکے بعد ورش کیلئے مد بدل میں تثلیث ہے۔مُوْسیٰ .عِیسٰی دونوں میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل بصری کے لئے صرف تقلیل اور حمزہ۔کسائی کے لئے امالہ ہے۔اَلنَّبِیُّوْ نَ میں نافع کے لئے یا مخفف اسکے بعد ہمزہ یعنی اَلنَّبِیْئُوْنَ ہے اس صورت قالون کے لئے مد متصل میں توسط اور ورش کے لئے طول مع التثلیث ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص ہے۔نَحْنُ لَهٗ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے رَبِّهِمْ .مِنْهُمْ دونوں میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے ۔فَاِنْ اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔مَآ اٰمَنْتُمْ میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے تثلیث اور اسکے بعد میم کا صلہ ظاہر ہے هُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔وَهُوَ دونوں جگہ قالون بصری۔کسائی کے لئے ہا ساکن ہے وَمَنْ اَحْسَنَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کیلئے بالخلف سکتہ ہے صِبْغَةً و میں خلف کیلئے ادغام تام ہے۔نَحْنُ لَهٗ میں سوسی کے لئے ادغام تام ہے۔قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے وَرَبُّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے لَنَآ اَعْمَالُنَا مد منفصل ظاہر ہے۔وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ میں قالون بالخلف صلہ مع القصر والتوسط ورش صلہ مع الطول مکی صلہ مع القصر کرتے ہیں دوسرے میں قالون بالخلف مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں پہلے میں خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے نَحْنُ لَهٗ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے

اَمْ تَقُوْ لُوْ نَ میں نافع مکی۔بصری شعبہ کے لئے تا ہے باقی قاری کے لئے یا ہے هُوْدًا اَوْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے نَصٰرٰیٰ میں ورش بلا خلف تقلیل اور بصری۔حمزہ۔کسائی امالہ کبریٰ کرتے ہیں قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ قُلْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے پھر ہمزتین میں قالون بصری اور ہشام بالخلف تسہیل مع الادخال کرتے ہیں ہشام کی دوسری وجہ تحقیق مع الادخال ہے۔ورش بالخلف مکی بلا خلف تسہیل محض کرتے ہیں ورش کی دوسری وجہ ابدال بالمد ہے بقیہ قراء تحقیق محض مثل حفص کرتے ہیں اور میم جمع میں قالون بالخلف صلہ مع القصر والتوسط اور ورش صلہ مع الطول مکی صلہ مع القصر کرتے ہیں اور خلف بالخلف سکتہ کرتے ہیں وَمَنْ اَظْلَمُ میں ورش کے لئے نقل اور لام پُر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَظْلَمُ مِمَّنْ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ دونوں میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے

(پارہ دوسرا سَیَقُوْل)

اَلسُّفَھَآءُ میں ورش حمزہ طول بقیہ قراء توسط کرتے ہیں۔ اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے مَا وَلّٰھُمْ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ میں بصری کے لئے ہا۔ میم دونوں مکسور ہے اور حمزہ کے لئے دونوں مضموم ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص یعنی ہا مکسور اور میم مضموم ہے۔ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد ہمزتین میں نافع۔ مکی۔ بصری کے لئے دو وجہ ہے دوسرے ہمزہ میں تسہیل مثل یا اور دوسری وجہ واو مکسور سے ابدال ہے بقیہ قراء کے لئے دونوں ہمزہ کی تحقیق ہے۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے اور خلف اشمام سے بقیہ قراء صاد سے پڑھتے ہیں۔ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّ میں میم کا صلہ قالون ورش۔ مکی کے لئے ظاہر ہے اس صورت میں مد بھی ظاہر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ کے اسکے بعد خلف ہی کے لئے ادغام تام ہے۔ شُھَدَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ عَلَیْکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے عَلَیْھَآ اِلَّا میں مد منفصل ظاہر ہے۔ لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ عَقِبَیْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ لَکَبِیْرَةً اِلَّا میں ورش کے لئے را باریک مع النقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اِبْمَانَکُمْ اِنَّ میں ورش کے لئے تثلیث پھر صلہ مع الطول ہے قالون کے لئے بالخلف صلہ مع القصر والتوسط اور مکی کے لئے صرف صلہ مع القصر اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے بِالنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ لَرَءُوْفٌ میں بصری۔ شعبہ حمزہ۔ کسائی حذف ہمزہ بعد واو بقیہ قراء کے لئے اثبات واو ہے اور ورش کے لئے تثلیث ہے نَرٰی میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اَلسَّمَآءِ میں مد متصل ظاہر ہے وقفاً۔ ہشام۔ حمزہ کے لئے تخفیف بھی ظاہر ہے فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے تَرْضٰھَا میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ کُنْتُمْ. وُجُوْھَکُمْ دونوں میں میم جمع کا صلہ ہے۔ اُوْتُوْا دونوں میں ورش تثلیث کرتے ہیں رَّبِّھِمْ میں صلہ ظاہر ہے۔ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ میں شامی۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے تا ہے بقیہ قراء یا سے پڑھتے ہیں۔ وَلَئِنْ اَتَیْتَ میں ورش کے لئے نقل ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے

اَلْکِتٰبِ کُلٍّ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اٰیَۃً میں ورش کے لئے تثلیث ہے وَمَآ اَنْتَ میں مد منفصل ظاہر ہے
قِبْلَتَھُمْ وَمَا بَعْضُھُمْ دونوں جگہ میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔اَھْوَآءَ ھُمْ میں مد متصل اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر
ہے مَا جَآءَکَ میں مد متصل ظاہر ہےاور اسمیں ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔اٰتَیْنٰھُمْ میں ورش
کے لئے تثلیث ہے اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اَبْنَآءَ ھُمْ میں مد متصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔وقفاً حمزہ
کے لئے تسہیل مع القصر والطّول ہے۔مِنْھُمْ وَھُمْ دونوں جگہ میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَلِکُلٍّ وَّ میں خلف کے
لئے ادغام تام ہے مُوَلِّیْھَا میں شامی لام مفتوح کے بعد الف مُوَلّٰھَا پڑھتے ہیں باقی مثل حفص مُوَلِّیْھَا یعنی
الف کی جگہ یا پڑھتے ہیں اَلْخَیْرٰتِ میں ورش کے لئے را باریک ہے یَأْتِ میں ورش وسوسی کے لئے ابدال ہے
جَمِیْعًا اَنْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے شَیْءٍ میں ورش کے لئے توسط اور طول
ہےاور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کو بصری یا سے بقیہ قراء تا سے
پڑھتے ہیں وُجُوْھَکُمْ سے لَعَلَّکُمْ تک چھ جگہوں میں میم جمع میں قالون بالخلف اور مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں
۔لِئَلَّا میں ورش کے لئے یا مفتوح سے ابدال ہے حُجَّۃٌ میں کسائی کے لئے وقفاً امالہ بالحرکت ظَلَمُوْا میں
ورش کے لئے لام پُر ہے کَمَآ اَرْسَلْنَا میں مد منفصل ظاہر ہے۔فِیْکُمْ تک چھ جگہوں میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے
جس میم جمع کے بعد ہمزہ اصلی ہے اسمیں ورش کے لئے صلہ مع الطّول اور قالون کے بالخلف صلہ مع القصر
والتوسط اور مکی کے لئے صلہ مع القصر ہے۔ اٰیٰتِنَا میں ورش کے لئے تثلیث ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ میں
مد منفصل اور میم جمع میں صلہ ظاہر ہے یٰٓاَیُّھَا میں مد منفصل ظاہر ہے اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے
وَالصَّلٰوۃِ میں ورش کے لئے لام پُر ہے لِمَنْ یُّقْتَلُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ میں ورش
کے لئے نقل ہےاور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہےاور مد متصل ظاہر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے۔
وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر قَالُوْٓا اِنَّا .اِنَّآ اِلَیْہِ دونوں جگہ مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد ہائے ضمیر میں مکی
کے لئے صلہ ہے۔اُولٰٓئِکَ دونوں جگہ مد متصل ظاہر ہے عَلَیْھِمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہےاور ہا کو حمزہ مضموم
پڑھتے ہیں۔صَلَوٰتٌ میں ورش کے لئے لام پُر ہے رَبِّھِمْ میں میم کا صلہ ظاہر ہے۔رَحْمَۃٌ میں وقفاً کسائی کے
لئے امالہ بالحرکت ہے۔شَعَآئِرِ میں مد متصل ظاہر ہے۔عَلَیْہِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔اَنْ یَّطَّوَّفَ میں
خلف کے لئے ادغام تام ہے تَطَوَّعَ کو حمزہ کسائی تا کو یا اور طا کو مشدد اور عین کو سکون یعنی یَطَّوَّعْ پڑھتے ہیں

بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں خَیْراً ۔شَاکِرٌ دونوں جگہ ورش را کو باریک پڑھتے ہیں ۔مَآ اَنْزَلْنَا میں مد منفصل ظاہر ہے۔وَالْھُدٰی میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔مَا بَیَّنّٰہُ میں مکی کے لئے ہائے ضمیر میں صلہ ہے۔ لِلنَّا س میں دوری بصری کے لئے امالہ ہے وَاَصْلَحُوْا میں ورش کے لئے لام پُر ہے فَاُولٰئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے عَلَیْھِمْ میں حمزہ کے لئے ہا مضموم ہے اور اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَھُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ کُفَّارٌ اُولٰئِکَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے وَالْمَلٰئِکَۃِ میں مد متصل ظاہر ہے وَالنَّا سِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے وَلَاھُمْ میں صلہ ظاہر ہے وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ میں میم جمع میں ورش کے لئے صلہ مع الطول اور قالون کے لئے صلہ مع القصر والتوسط بالخلف اور مکی کے لئے صلہ مع القصر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے۔لَآ اِلٰہَ اِلا میں مد منفصل ظاہر ہے وَالْاَرْضِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے وَالنَّھَا رِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری۔دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔وَمَآ اَنْزَلَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔اَلسَّمَا ءِ .مَآ ءٍ دونوں میں مد متصل ظاہر ہے فَاَحْیَا میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اَلْاَرْ ضَ میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بلا خلف سکتہ خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔دَآ بَّۃٍ وَّ میں وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے اَلرِّیٰحِ کو حمزہ کسائی واحد یعنی اَلرِّیْحِ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص جمع پڑھتے ہیں اَلسَّمَآءِ میں مد متصل ظاہر ہے وَالْاَرْضِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے لَاٰیٰتٍ میں ورش کے لئے تثلیث ہے لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے وَمِنَ النَّا سِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے مَنْ یَّتَّخِذُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اَنْدَ ادًا یُّحِبُّوْ نَھُمْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے پھر اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔اٰمَنُوْآ اَشَد میں ورش کے لئے تثلیث ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے وَلَوْ یَرَ الَّذِیْنَ کو نافع شامی یا کو تائے خطاب سے پڑھتے ہیں اور بقیہ قراء مثل حفص یعنی یا سے پڑھتے ہیں اور سوی وصلاً بالخلف امالہ بالحرکت کرتے ہیں ظَلَمُوْآ اِذْ میں ورش کے لئے لام پُر ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے۔ یَرَوْنَ کو شامی مجہول یعنی یا کو مضموم پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص معروف پڑھتے ہیں جَمِیْعاً وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔اِذْ تَبَرَّ اَ میں بصری۔ ہشام۔حمزہ۔کسائی ادغام صغیر کرتے ہیں

بِهِمُ الْاَسْبَابُ میں بصری ہا۔میم دونوں کو مکسور حمزہ۔کسائی دونوں کو مضموم بقیہ قراء مثل حفص یعنی ہا کو مکسور اور میم کو مضموم پڑھتے ہیں اسکے بعد ورش کے لئے نقل خلف کے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔لَوْ اَنَّ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔مِنْهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔تَبَرَّءُ وْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے یُرِیْهِمُ اللّٰهُ میں بصری کے لئے ہا۔میم دونوں مکسور اور حمزہ کسائی کے لئے دونوں مضموم بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں۔عَلَیْهِمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اور حمزہ ہا کو مضموم پڑھتے ہیں۔مِنَ النَّارِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔یٰٓاَیُّهَا میں مد منفصل ظاہر ہے۔فِی الْاَرْضِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔طَیِّبًا وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔خُطُوٰتِ میں نافع۔بزی۔بصری۔شعبہ۔حمزہ۔طا کو ساکن بقیہ قراء طا کو مضموم پڑھتے ہیں۔لَكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔یَاْمُرُكُمْ میں ورش سوسی کے لئے ہمزہ کا الف سے ابدال ہے اور بصری کے لئے را ساکن اور دوری بصری کے لئے اختلاس بھی ہے اور بقیہ قراء کے لئے را مضموم ہے اور میم کا صلہ ظاہر ہے۔ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ دونوں میں مد متصل ظاہر ہے قِیْلَ لَهُمْ میں ہشام اور کسائی کے لئے اشمام بالحرکت ہے اور لام کا لام میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے مَآ اَنْزَلَ۔مَآ اَلْفَیْنَا دونوں میں مد منفصل ظاہر ہے بَلْ نَتَّبِعُ میں لام کا نون میں کسائی کے لئے ادغام صغیر ہے عَلَیْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔اٰبَآءَنَا اٰبَآؤُهُمْ میں دونوں میں ورش کے لئے مد بدل میں تثلیث ہے اور مد متصل ظاہر ہے اور میم جمع کا صلہ بھی ظاہر ہے۔شَیْئًا وَّ میں ورش کے لئے توسط اور طول ہے اور اسکے بعد خلف کے لئے ادغا تام دُعَآءً وَّ نِدَآءً دونوں میں مد متصل ظاہر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل مع القصر والطول ہے۔ فَهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔

یٰٓاَیُّهَا میں مد منفصل ظاہر ہے اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔رَزَقْنٰكُمْ. كُنْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔اِیَّاهُ میں مکی کے لئے صلہ ہوگا وَمَآ اُهِلَّ۔ فَلَآ اِثْمَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔فَمَنِ اضْطُرَّ میں نافع۔مکی۔شامی۔کسائی کے لئے نون مضموم ہے بقیہ قراء کے لئے نون مکسور ہے مثل حفص کے غَیْرَ میں ورش کے لئے را باریک ہے بَاغٍ وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔عَلَیْهِ میں مکی کے لئے ہائے ضمیر کا صلہ ہے۔مَآ اَنْزَلَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے۔

مَا یَاْ کُلُوْ ن میں ورش۔سوسی۔ابدال کرتے ہیں بُطُوْ نِہِمْ اِلَّا میں قالون ورش مکی کے لئے میم جمع کا صلہ ظاہر ہے خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہوگا۔وَلَا یُزَ کِّیْہِمْ. وَلَھُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔عَذَا بٌ اَلِیمٌ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔اُو لٰئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔بِالْھُدٰیٰ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ۔کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے وَالعَذَا بَ بِالْمَغْفِرَۃِ میں با کا با میں سوسی کے لئے ادغام کبیر اور ورش کے لئے را باریک اور کسائی کے لئے وقفاً امالہ بالحرکت ہے فَمَآ اَصْبَرَ ھُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے النَّا رِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری۔اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اَلْکِتٰبَ بِالْحَق میں سوسی کے لئے کبیر ہے۔ اَلْبِرَّ دونوں میں ورش کے لئے را باریک ہے۔مَنْ اٰمَـــنَ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔اْلاٰ خِـــرِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔وَالْمَلٰئِکَۃِ میں مد متصل ظاہر ہے وَالنَّبِیّٖنَ میں نافع مہموز یعنی اَلنَّبِیْـئِیْنَ با کے بعد یا مدہ مخفف اسکے بعد ہمزہ پھر اسکے بعد یا مدہ مخففہ پڑھتے ہیں اس صورت میں مد متصل اور مد بدل کا قاعدہ جاری ہوگا قالون کے لئے توسط اور ورش کے لئے طول (مع التثلیث) ہوگا مد متصل میں طول اور مد بدل میں تثلیث کریں گے۔وَاٰ تیَ الْمَا لَ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔اَلْقُرْ بیٰ اَلْیَتٰمیٰ میں ورش کے لئے دونوں میں تقلیل بالخلف ہے اور حمزہ اور کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور بصری کے لئے اَلْقُرْبیٰ میں تقلیل ہے۔ اَلسَّآ ئِلِیْنَ میں مد متصل ظاہر ہے اَلصَّلوٰ ۃ میں ورش کے لئے لام پُر ہے وَاٰتیَ الزَّ کوٰ ۃَ میں ورش کے لئے تثلیث ہے بِعَھْدِ ھِمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اَلْبَاْ سَآ ءِ۔وَالضَّرَا ءِ میں مد متصل ظاہر ہے اَلْبَاْسَآ ءِ ۔اَلْبَا سِ دونوں ہمزہ کا سوسی کے لئے الف سے ابدال ہے اُو لٰئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔یَآ یُّھَا میں منفصل ظاہر ہے۔اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔اَلْقَتْلیٰ میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف ہے ور بصری کے لئے بالخلف ہے اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔اْلاُنْثٰـی ورش کے لئے نقل اور بصری کے لئے بلا خلف ہے اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور آخر میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ۔کسائی کیلئے امالہ کبریٰ ہے۔مِنْ اَخِیہِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور مکی کے لئے ہائے ضمیر میں صلہ ہے شَیْ ءٌ میں ورش کے لئے توسط اور طول اور خلف کیلئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔اَدَآ ءٌ اِلَیْـــہِ میں مد متصل ظاہر ہے اسکے بعد

ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور ہائے ضمیر میں مکی کے لئے صلہ ہے بِمَا حْسَانٍ میں وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل کا لیا ہے رَبَّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ رَحْمَةٌ میں وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے اِعْتَدٰى میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے وقفاً حمزہ کے لئے بھی نقل ہے۔ حَيٰوةٌ يّٰاُولِی میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے۔ اَلْاَلْبَابِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے لَكُمْ. لَعَلَّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے عَلَيْكُمْ اِذَا میں قالون بالخلف اور ورش۔ مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں اس صورت میں مد منفصل ہو جائیگا لہذا قالون کے لئے قصر اور توسط مع الصلہ اور ورش کے لئے طول مع الصلہ ہوگا اور مکی کے لئے قصر مع الصلہ ہوگا اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ خَيْرًا میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ اَلْاَقْرَبِيْنَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ میں مد منفصل ظاہر ہے يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ خَافَ میں حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے مُوْصٍ میں شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے واو مفتوح صاد مشدد یعنی مُوَصٍّ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں جَنَفًا اَوْ اِثْمًا دونوں میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ فَاَصْلَحَ میں ورش کے لئے لام پُر ہے۔ بَيْنَهُمْ میں میم کا صلہ ظاہر ہے فَلَآ اِثْمَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ عَلَيْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ يٰاَيُّهَا میں مد منفصل ظاہر ہے۔

ا مَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث یعنی قصر۔ توسط۔ طول ہے۔ قَبْلِكُمْ. لَعَلَّكُمْ. مِنْكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ مَرِيْضًا اَوْ دوجگہ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ تینوں میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کو نافع ابن ذکوان فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِيْنَ پڑھتے ہیں ہشام فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص جسطرح قرآن مقدس میں لکھا ہے میم کا میم میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے یہ خلف مرتب ہے یعنی فِدْيَةٌ سے مِسْكِيْنٍ تک ہر مرتبہ ترتیباً پڑھنا ہے فَمَنْ تَطَوَّعَ کو حمزہ۔ کسائی تا کی جگہ یا اور طا مشدد اور عین ساکن یعنی فَمَنْ يَّطَّوَّعْ پڑھتے ہیں اور اس صورت میں خلف کے لئے ادغام تام ہوگا اور بقیہ قراء اور مثل حفص پڑھتے ہیں خَيْرًا اور خَيْرٌ دونوں میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ فَهُوَ قالون بصری۔ کسائی ہا کو ساکن فَهْوَ پڑھتے ہیں۔ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ میں میم جمع صلہ ظاہر ہے پوری تفصیل اوپر گذری ہے شَهْرُ

رَمَضَانَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ اَلَّذِیْ اُنْزِلَ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ اَلْقُرْءَانُ میں مکی کے لئے نقل ہے وصلاً وقفاً حمزہ کے لئے صرف وقفاً ہے اس میں ورش کے لئے تثلیث نہیں ہے۔ لِلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ اَلْهُدٰی میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی کے لئے صرف امالہ کبریٰ ہے۔ فَلْیَصُمْهُ میں مکی کے لئے ہا میں صلہ ہے۔ وَلِتُكْمِلُوْا کو شعبہ کاف فتحہ اور میم مشدد وَلِتُكَمِّلُوْا پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں وَلِتُكَبِّرُوْا میں ورش کے لئے را باریک ہے هَدٰىكُمْ میں ورش کیلئے تقلیل بالخلف اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ لَعَلَّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے۔ الدَّاعِ۔ اِذَا دَعَانِ دونوں میں بحالت وصل قالون بالخلف ورش اور بصری بلا خلف یائے ساکنہ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔ وَلْیُؤْمِنُوْا میں ورش اور سوسی ھمزہ کو واو ساکنہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ بِیْ میں یا کو ورش مفتوح پڑھتے ہیں۔ نِسَآءِكُمْ میں مد متصل اور میم کا صلہ ظاہر ہے۔ لَكُمْ۔ وَاَنْتُمْ۔ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ۔ اَنْفُسَكُمْ۔ عَلَیْكُمْ۔ عَنْكُمْ ہر ایک میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے فَالْـٰٔنَ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث ہے اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ بَـــــا شِرُوْهُنَّ۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ دونوں را ورش کے نزدیک باریک ہے یَتَبَیَّنَ لَكُمُ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اس کے بعد لَكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اَلْاَبْیَضُ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَلْاَسْوَدِ میں بھی یہی ہے۔ وَاَنْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اٰیٰتِـهٖ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ لِلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ لَعَلَّهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ میں ورش اور سوسی کے لئے ہمزہ کا ابدال ہے اسکے بعد مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ بِهَآ اِلَی میں منفصل ظاہر ہے۔ لِتَاْكُلُوْا میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے۔ مِنْ اَمْوَالِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَلنَّـــــاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ بِالْاِثْمِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَلْاَهِلَّةِ میں ورش خلف خلاد کا وہی قاعدہ جو ابھی گذرا وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ لِلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ اَلْبِرُّ کی را ورش کے لئے باریک ہے تَاْتُوْا۔ وَاْتُوْا دونوں میں ورش اور سوسی کے لئے ھمزہ کا ابدال ہے۔ اَلْبُیُوْتَ دونوں میں ورش اور بصری اور حفص با کو پیش پڑھتے ہیں بقیہ قراء با کو زیر پڑھتے

ہیں وَلٰکِنَّ الْبِرَّ کو نافع۔ شامی نون کو مخفف کسرہ سے اور را کو پیش پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص کے پڑھتے ہیں اِتَّقٰی میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ مِنْ اَبْوَابِھَا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ لَعَلَّکُمْ. یُقَاتِلُوْنَکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَلَا تَعْتَدُوْٓا اِنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ میں ثا کا ثا میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ اور اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ یُقٰتِلُوْکُمْ کو حمزہ۔ کسائی تا۔ یا علامت مضارع کو مفتوح اور قاف ساکن اسکے بعد کا الف حذف کر کے وَلَاتَقْتُلُوْھُمْ. یَقْتُلُوْھُمْ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں ایسے ہی فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ کو بھی حمزہ کسائی الف کو حذف کر کے قَتَلُوْکُمْ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں۔ فِیْہِ میں مکی کے لئے ہائے ضمیر کا صلہ ہے جَزَآءُ میں مد متصل ظاہر ہے۔ اَلْکٰفِرِیْنَ میں ورش بلا خلف تقلیل بصری اور دوری علی امالہ کبریٰ کرتے ہیں فِتْنَۃٌ وَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اِعْتَدٰی میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ عَلَیْکُمْ ۔ عَلَیْہِ دونوں میں صلہ ظاہر ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی میں قالون بالخلف صلہ مع القصر والتوسط ورش کے لئے بلا خلف صلہ مع الطّول مکی کے لئے صلہ مع القصر بلا خلف اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَلتَّھْلُکَۃِ وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے وَاَحْسِنُوْٓا اِنَّ میں وصلاً مد منفصل ظاہر ہے اور وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل ہے فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ رُءُ وْسَکُمْ میں ورش کے لئے مد بدل میں تثلیث ہے اس کے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ مِنْکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ مَرِیْضًا اَوْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ بِہٖٓ اَذًی میں مد منفصل ظاہر ہے۔ رَّاْسِہٖ میں سوسی کے لئے ابدال ہے صِیَامٍ اَوْ ۔ صَدَقَۃٍ اَوْ دونوں جگہ ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ رَجَعْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَسَبْعَۃٍ اِذَا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ کَامِلَۃٌ میں وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے یَکُنْ اَھْلُہٗ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ میں مکی۔ بصری ثا اور قاف کو دو پیش پڑھتے ہیں بقیہ مثل حفص یعنی دونوں کو ایک زبر سے پڑھتے ہیں۔ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ خَیْرَ کی را ورش کے لئے باریک ہے اَلتَّقْوٰی میں ورش کے لئے تقلیل

بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے وَاتَّقُوْنِ میں بصری صرف وصلاً یا زیادہ کرتے ہیں۔ یٰاُولِی میں مد منفصل ظاہر ہے۔ اَلْاَ لْبَابِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ وقفاً حمزہ کے لئے بھی نقل ہے۔ عَلَيْكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ جُنَاحٌ اَنْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ رَبِّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَاذْكُرُوْهُ میں مکی کے لئے صلہ ہے هَدٰكُمْ میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ كُنْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَاسْتَغْفِرُوا میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ قَضَيْتُمْ۔ مَنَاسِكَكُمْ دونوں میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اور قاف کا کاف میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ دونوں میں قالون ورش و مکی کے لئے صلہ ہے مگر قالون کا خلف ہے اس صورت میں قالون کے لئے توسط مع الصلہ اور ورش کے لئے طول مع الصلہ اور مکی کے لئے صرف قصر مع الصلہ ہے اور تینوں جگہ خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَوْ اَشَدَّ میں ورش کے لئے نقل ہے۔ ا میں ورش کے لئے تثلیث ہے اٰبَآءَكُمْ میں مد متصل ظاہر ہے۔ ذِكْرًا ورش کے لئے اسمیں را پُر ہے کیونکہ یہ فِعْلا کے وزن پر ہے اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا میں پہلے خلف کے لئے ادغام تام پھر سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے تثلیث ہے الدُّنيا میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اَلْاٰخِرَةِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور را باریک ہے اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ مِنْهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنيا اسکا اختلاف ابھی گذرا ہے۔ حَسَنَةً دونوں جگہ خلف کے لئے ادغام تام ہے وَفِي الْاٰخِرَةِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث را باریک اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَلنَّارِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ اُولٰٓئِكَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ لَهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے فِيْٓ اَيَّامٍ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ فَلَآ اِثْمَ دونوں جگہ مد منفصل ظاہر ہے۔ عَلَيْهِ دونوں جگہ مکی کے لئے ہائے ضمیر میں صلہ ہے۔ اِتَّقٰى میں ورش بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد میم جمع کا صلہ قالون۔ ورش۔ مکی کے لئے ظاہر ہے اور خلف کے لئے

بالخلف سکتہ بھی ظاہر ہے اسکے بعد ہائے ضمیر کا صلہ مکی کے لئے ہے۔ اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ اَلدُّنْیَا میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور ہمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ وَھُوَ کی ہا کو قالون۔ بصری۔ کسائی ساکن پڑھتے ہیں بقیہ قراء متحرک تَوَلّٰی۔ سَعٰی دونوں میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اَلْاَرْضِ میں ورش کے لئے نقل اور خلاد کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے قِیْلَ لَہٗ میں ہشام اور کسائی کے لئے اشمام بالحرکت اور سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ بِالْاِثْمِ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَلْ لَبِئْسَ میں ورش۔ سوسی کے لئے ہمزہ کا ابدال ہے یائے ساکنہ سے۔ اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے کبریٰ ہے۔ مَنْ یَّشْرِیْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اِبْتِغَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے مَرْضَاتِ میں کسائی کے لئے کبریٰ ہے۔ رَءُوْفٌ میں بصری۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی کے لئے ہمزہ محذوف ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص ہے یٰٓاَیُّھَا میں مد منفصل ظاہر۔ اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ فِی السِّلْمِ میں نافع۔ مکی۔ کسائی کے لئے سین مفتوح ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص یعنی مکسور ہے۔ کَآفَّۃً وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ خُطُوٰتِ میں نافع۔ بزی۔ بصری۔ شعبہ۔ حمزہ طا کو ساکن پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص متحرک پڑھتے ہیں۔ زَلَلْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ جَآءَتْکُمُ میں ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور اسمیں مد متصل ظاہر ہے۔ فَاعْلَمُوْآ اَنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد ورش اور سوسی کے لئے ھمزہ کا ابدال ہے۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ میں مد متصل ظاہر ہے۔ اَلْاَمْرُ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامی۔ حمزہ۔ کسائی تا کو زبر اور جیم کو زیر تَرْجِعُ پڑھتے ہیں بقیہ مثل حفص تا کو پیش جیم کو زبر پڑھتے ہیں اسکے بعد ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے وقفاً ہمزہ کے لئے نقل ہے۔ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں مد منفصل اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے ورش کے لئے تثلیث و ترقیق نہیں ہے کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ دونوں میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے بَیِّنَۃٍ وَّ میں خلاف کے لئے ادغام تام ہے وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے مَنْ یُّبَدِّلْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ مَا جَآءَتْہُ میں مد متصل

ظاہر ہے اور ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے اس کے بعد ہائے ضمیر میں مکی کے لئے صلہ ہے زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ اَلدُّنْیَا میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ فَوْقَهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اَلْقِیٰمَةِ میں وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ مَنْ یَّشَآءُ میں خلف کے لئے ادغام تام اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً میں خلف کیلئے ادغام تام اسکے بعد وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ اَلنَّبِیّنَ میں نافع با کو مخفف مدہ ان دونوں یا مدہ کے درمیان ھمزہ زیادہ کرکے اَلنَّبِیْئِیْنَ پڑھتے ہیں اس صورت مد متصل اور مد بدل ظاہر ہے جیسا کہ پہلے گذرا ہے بقیہ قراء مثل حفص بغیر ھمزہ یا مشدد پڑھتے ہیں۔ اَلْکِتٰبَ بِالْحَقِّ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ لِیَحْکُمَ بَیْنَ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر نہیں ہوگا بلکہ اخفا مع الغنہ ہوگا۔ اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہوگا۔ فِیْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے اِخْتَلَفَ فِیْهِ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر اور مکی کے لئے ہائے ضمیر میں صلہ ہوگا۔ اُوْتُوْهُ میں ورش کے لئے تثلیث اور مکی کے لئے صلہ ہے جَآءَتْهُمُ میں مد متصل ظاہر ہے اور ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ بَیْنَهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ فِیْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے بِاِذْنِهٖ میں وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل کالیا اور تحقیق دو وجہیں ہیں۔ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی میں خلف کے لئے ادغام تام ہمزتین میں نافع۔ مکی۔ بصری کے لئے دو وجہیں ہیں یعنی ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کالیا دوسری وجہ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور مد متصل کا حکم تو ظاہر ہی ہے یعنی ورش۔ حمزہ کے لئے طول بقیہ قراء کے لئے توسط ہے۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے اور خلف اشمام بالحرف سے پڑھتے ہیں یعنی زا کی آواز دیکر پڑھتے ہیں۔ حَسِبْتُمْ اَنْ میں قالون کے لئے بالخلف صلہ قصر۔ توسط کے ساتھ ورش کے لئے صرف طول کے ساتھ صلہ ہے مکی کے لئے صلہ مع القصر ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ یَاْتِکُمْ میں ورش۔ سوسی کے لئے ابدال اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ قَبْلِکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اَلْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ میں سوسی کے لئے ابدال اور دونوں میں مد متصل ظاہر ہے۔ حَتّٰی یَقُوْلَ کے لام کو نافع پیش پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص زبر پڑھتے ہیں۔ اٰمَنُوْا میں ورش کے لئے تثلیث ہے ۔ اَلَآ اِنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے مَآ اَنْفَقْتُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَالْاَقْرَبِیْنَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ وَالْیَتٰمٰی میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی

کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ وَهُــوَ کی ہا کو قالون۔ بصری۔ کسائی ساکن پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پیش پڑھتے ہیں لَكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَعَسىٰ اَنْ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اسمیں مد منفصل ظاہر ہے۔ شَيْـئاً وَّ هُوَ میں ورش کے لئے توسط۔ طول اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد واو مضمومہ کو قالون۔ بصری۔ کسائی ساکن پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پیش پڑھتے ہیں۔ خَيْـرٌ میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ لَـكُـمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَعَسـىٰ اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئاً وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اسکا اختلاف اسی آیت میں گذرا۔ وَاَنْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ فِيْهِ دونوں میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ كَبِيْرٌ میں وصلاً ورش کے لئے را باریک ہے وقفاً کل قراء کے لئے باریک ہے۔ وَاِخْرَاجُ میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ مِنْهُ میں مکی کے لئے صلہ ہے آگے میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ دِيْـنِكُمْ اِنْ میں میم کا صلہ اور اس حالت مد منفصل کا ہونا ظاہر ہے۔ مَنْ يَّـرْتَدِ دْ مِنْكُمْ میں خلف کے لئے ادغام تام اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَهُـوَ کی ہا کو قالون۔ بصری۔ کسائی ساکن اور بقیہ قراء مثل حفص پیش پڑھتے ہیں۔ كَـافِرٌ میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ فَاُوْ لٰٓئِكَ میں مد متصل ظاہر ہے حَبِطَتْ اَعْمَا لُهُمْ میں ورش کے لئے نقل خلف کے لئے بالخلف سکتہ اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ فِي الدُّ نْيَـــا میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ وَالْاٰخِـرَةِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور را باریک اور خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ وَاُو لٰٓئِكَ میں مد متصل ظاہر ہے اَلـنَّـا رِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ هُـمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اٰمَـنُـوْ میں اور ش کے لئے تثلیث ہے اُو لٰٓئِكَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ فِيْهِـمَـآ اِثْمٌ. اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ دونوں میں مد منفصل ظاہر ہے۔ كَبِيْـرٌ وَّ میں ورش کے لئے وصلاً بھی را باریک ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے لِلـنَّـا سِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ قُـلِ الْـعَفْوَ کے واو کو بصری پیش پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص زبر پڑھتے ہیں۔ اَلْاٰخِرَةِ دونوں میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور دوسرے میں را باریک ہے اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے لَعَلَّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ يَتٰمىٰ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے قُـلْ اِصْلَاحٌ میں ورش کے لئے نقل اور صاد کے بعد لام پُر ہے اور خلف کے

لئے بالخلف سکتہ ہے لَھُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے ۔خَیْرٌ میں ورش کے لئے وصلاً بھی راباریک ہے۔ فَاِ خْوَانُکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل و تحقیق دونوں وجہ پڑھیں گے شَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے ابن ذکوان اور حمزہ کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔لَاَ عْنَتَکُمْ میں بزی کے لئے بالخلف تسہیل وصلاً و وقفاً اور حمزہ کے لئے صرف وقفاً تسہیل بالخلف ہے۔یُؤْمِنَّ .مُؤْمِنَةٌ .یُؤْمِنُوْا .مُؤْمِنٌ ان تمام کلموں میں ورش اور سوسی کے لئے ہمزہ ساکنہ کا واو ساکنہ سے ابدال ہے۔ خَیْرٌ میں ورش کے لئے راباریک ہے۔ وَلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اور اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اُولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے۔اَلنَّارِ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔یَدْعُوْٓا اِلَی میں مد منفصل ظاہر ہے۔وَالْمَغْفِرَةِ میں ورش کے لئے راباریک ہے۔ بِاِذْنِہٖ میں حمزہ کے لئے وقفاً تسہیل بالخلف ہے۔اٰیٰتِہٖ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔لِلنَّاسِ میں بصری کے لئے امالہ کبریٰ لَعَلَّھُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔اَلنِّسَآءِ میں مد متصل ظاہر ہے یَطْھُرْنَ کو شعبہ حمزہ۔کسائی طا۔ہادونوں کو مشدد زبر سے پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں۔فَاْتُوْھُن میں ورش۔سوسی کے لئے ابدال ہے۔ نِسَآؤُکُمْ میں مد متصل ظاہر ہے فَاْتُوْا میں ابدال ہے ورش و سوسی کے لئے حَرْثَکُمْ اَنّٰی میں میم جمع کا صلہ و مد و سکتہ ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے بالخلف دوری بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ۔کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔شِئْتُمْ میں سوسی کے لئے ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہے۔اور وقفاً حمزہ کے لئے بھی ہے۔ لِاَنْفُسِکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وقفاً حمزہ کے لئے ابدال بالیا اور تحقیق دونوں وجہیں ہیں وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔مُلٰقُوْہُ میں مکی کے لئے ہائے ضمیر میں صلہ ہے۔اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورش اور سوسی کے لئے ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہے وقفاً حمزہ کے لئے بھی ابدال ہے۔لِاَیْمَانِکُمْ اِنْ میں ورش کے لئے تثلیث اسکے بعد صلہ میم جمع کا اور مد و سکتہ ظاہر ہے۔ اَلنَّاسِ میں دوری بصری کے لئے امالہ کبریٰ ہے لَا یُؤَاخِذُکُمُ دونوں میں ورش کے لئے ہمزہ کا واو مفتوحہ سے ابدال ہے اور حمزہ کے لئے صرف وقفاً ابدال ہے فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے پھر ہمزہ کا ابدال ہے اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے قُلُوْبُکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔یُؤْلُوْنَ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے نِسَآئِھِمْ میں مد متصل اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔فَآءُوْ میں مد متصل ظاہر ہے پھر

اسکے بعد مد بدل میں ورش کے لئے تثلیث ہے اَلطَّلَا قَ۔ وَالْمُطَلَّقٰتِ میں ورش کے لئے لام دونوں میں پُر ہے قُرُوْ ءٍ میں مد متصل ظاہر ہے وقفاً ہشام وحمزہ کے لئے ہمزہ کو واو سے بدل کر واو کا واو میں ادغام ہے یعنی قُرُوَّ ہے۔ اَنْ یَّکْتُمْنَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ فِیْٓ اَرْ حَامِهِن میں مد منفصل ظاہر ہے یُؤْ مِن میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے۔ اَلْاٰخِرِ میں ورش کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے حمزہ کے لئے وقفاً نقل بھی ہے۔ اِنْ اَرَ ادُ وْٓ ا اِصْلَاحًا میں ورش کے لئے نقل اور خلف بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے پھر صاد کے بعد ورش کے لئے لام پُر ہے۔ دَرَجَةٌ میں وقفاً کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے۔ الطَّلَا قُ میں ورش کے لئے لام پُر ہے بِاِحْسَا نٍ میں وقفاً حمزہ کے لئے تسہیل بالخلف ہے۔ لَکُمْ اَنْ میں میم جمع کا صلہ مع مد وسکتہ ظاہر ہے۔ تَاْ خُذُ وا میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے۔ مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْ هُن میں مد منفصل اور مد بدل ظاہر ہے۔ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَا فَآ اِلَّا میں ورش کے لئے توسط۔ طول مع النقل ہے۔ خلف کے لئے بلا خلف خلاد کے لئے بالخلف پہلے سکتہ اسکے بعد پھر خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام اسکے بعد یَخَا فَا کی یا کو حمزہ کے لئے پیش ہے اسکے بعد پھر مد منفصل ظاہر ہے۔ خِفْتُمْ اَلَّا میں میم جمع کا صلہ اس صورت میں مد اور سکتہ ظاہر ہے وَمَنْ یَّتَعَدَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ فَاُ ولٰٓئِکَ میں مد متصل ظاہر ہے طَلَّقَهَا دونوں میں ورش کے لئے لام پُر ہے۔ غَیْرَ هٗ کی را ورش کے لئے باریک ہے عَلَیْهِمَآ اَنْ یَّتَرَا جَعَآ اِن ظَنَّآ اَنْ یُقِیْمَا تینوں جگہ مد منفصل ظاہر ہے اور اسکے بعد دونوں جگہ خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ طَلَّقْتُمُ النِّسَا ءَ میں ورش کے لئے لام پُر ہے اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے۔ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ میں ورش کے لئے نقل اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے لِمَعْرُوْ فٍ وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ ضِرَا رًا میں ورش کے لئے بھی را پُر ہی ہے را مکررہ کی وجہ سے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد لام کا ذال میں ابوالحارث کے لئے ادغام ہے فَقَدْ ظَلَمَ میں دال کا ظا میں ورش۔ بصری۔ شامی حمزہ۔ کسائی کے لئے ادغام ہے اور ورش کے لئے لام پُر ہے۔ وَلَا تَتَّخِذُ وْٓ ا اٰیٰتِ اللّٰهِ میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے تثلیث ہے۔ اللّٰهُ هُزُ وًا وَّ میں ہا کا ہا میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے هُزُوًا میں حفص واو سے اور بقیہ قراء واو کی جگہ ہمزہ پڑھتے ہیں اور حمزہ زا کو ساکن بقیہ قراء متحرک پڑھتے ہیں وقفاً حمزہ ہمزہ کو واو سے اور

دوسری وجہ نقل ہے ہمزہ کی حرکت زا کو دیکر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں اور وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے۔
عَلَيْكُمْ . يَعِظُكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے وَاعْلَمُوْآ اَن میں مد منفصل ظاہر ہے شَیْءٍ میں ورش کے لئے
توسط اور طول اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ میں ورش کے لئے
لام پُر ہے اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے اَنْ يَّنْكِحْنَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ بَيْنَهُمْ میں میم جمع کا صلہ
ظاہر ہے۔ مِنْكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ يُؤْمِنُ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے اْلاٰخِرِ میں ورش
کے لئے نقل مع التثلیث اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ ذٰلِكُمْ اَزْ كىٰ لَكُمْ میں
میم جمع کا صلہ مع المد و سکتہ ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ
ہے۔ لِمَنْ اَرَادَ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ اَنْ يُّتِمَّ میں خلف کے لئے ادغام تام
ہے۔ الرَّضَاعَةَ میں کسائی کے لئے وقفاً امالہ بالحرکت ہے۔ نَفْسٌ اِلَّا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے
بالخلف سکتہ ہے لَا تُضَآرَّ کو مکی بصری را کو پیش بقیہ قراء مثل حفص زبر پڑھتے ہیں۔ فَاِنْ اَرَادَا میں ورش کے
لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف
سکتہ ہے اسکے بعد میم جمع کا صلہ مع المد و سکتہ ظاہر ہے۔ تَسْتَرْضِعُوْآ اَوْلَادَكُمْ میں مد منفصل اور میم جمع کا
صلہ ظاہر ہے۔ عَلَيْكُمْ اِذَا میں میم جمع کا صلہ مع المد و سکتہ ظاہر ہے سَلَّمْتُمْ مَآ اٰتَيْتُمْ میں مد منفصل اور میم جمع
کا دونوں میں صلہ ظاہر ہے اٰتَيْتُمْ کو مکی حذف الف سے اَتَيْتُمْ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص اثبات الف سے
پڑھتے ہیں اس صورت میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ وَاعْلَمُوْآ اَنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ مِنْكُمْ میں میم
جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اَزْوَاجاً يَّتَرَبَّصْنَ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اَشْهُرٍ وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام
ہے عَلَيْكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ فِيْٓ اَنْفُسِهِن میں مد منفصل ظاہر ہے النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ ہمزتین میں نافع۔ مکی۔ بصری کے لئے دوسرے ہمزہ کا یائے مفتوحہ سے ابدال ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص تحقیق ہے اور مد
متصل ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ میں مد منفصل وصلہ ظاہر ہے اَنَّكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے سِرًّا اِلَّآ اَنْ ورش کے لئے را باریک
اور نقل ہے اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اسکے بعد مد منفصل ظاہر ہے اَلنِّكَاحِ حَتّٰى میں سوسی کے لئے
ادغام کبیر ہے۔ وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اس آیت میں دونوں جگہ مد منفصل ظاہر ہے۔ يَعْلَمُ مَا میں سوسی کے لئے ادغام

کبیر ہے فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔فَا حْذَ رُوْ هُ میں مکی کے لئے وصلاً صلہ ہے۔عَلَیْکُمْ اِنْ میں میم جمع کا صلہ مع المد والقصر اور سکتہ بھی ظاہر ہے طَلَّقْتُمُ میں ورش کے لئے لام پُر ہے النِّسَآءَ میں مد متصل ظاہر ہے۔ فَرِیْضَةً وَّ میں وقفا کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہے اور وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے طَلَّقْتُمُوْهُنَّ میں ورش کے لئے لام پُر ہے قَدَرُهٗ کو دونوں جگہ نافع ۔مکی۔بصری۔ ہشام۔شعبہ دال کو ساکن پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص فتحہ پڑھتے ہیں۔تَمَسُّوْهُنَّ کو حمزہ۔کسائی تا کو پیش اور میم کے بعد الف مع مد لازم تُمَآسُّوْهُنَّ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص پڑھتے ہیں (تا کو مفتوح بغیر الف)فَرَضْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ میں میم جمع کا صلہ مع الطّول والتوسط والقصر اور سکتہ ظاہر ہے اس کے بعد مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے۔لِلتَّقْوٰی ۔اَلْوُسْطٰی دونوں میں ورش کے لئے تقلیل بالخلف اور حمزہ۔کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ بَیْنَکُمْ اِنَّ میں میم جمع کا صلہ مع الطّول والتوسط والقصر اور سکتہ ظاہر ہے۔اَلصَّلٰوٰتِ ۔وَالصَّلٰوةِ دونوں میں ورش کے لئے لام پُر ہے۔خِفْتُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔فَرِجَالًا اَوْ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔فَاِذَآ اَمِنْتُمْ میں مد منفصل اور اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے عَلَّمَکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے مِنْکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔اَزْوَاجًا وَّ صِیَّةً میں خلف کے لئے ادغام تام اسکے بعد وَصِیَّةً کی تا کو نافع ۔مکی۔شعبہ۔کسائی تائے مدورہ کو پیش پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص دوزبر سے پڑھتے ہیں۔لِاَزْوَاجِهِمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔مَتَاعًا اِلَی میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔غَیْرَ اِخْرَاجٍ دونوں میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ عَلَیْکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ میں مد منفصل ظاہر ہے مَعْرُوْفٍ و میں وصلاً خلف کے لئے ادغام تام ہے وَلِلْمُطَلَّقٰتِ میں ورش کے لئے لام پُر ہے۔لَکُمْ اٰیٰتِهٖ میں میم جمع کا صلہ مع الطّول والتوسط والقصر اور سکتہ ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے تثلیث ظاہر ہے۔لَعَلَّکُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔دِیَارِهِمْ میں ورش کیلئے بلا خلف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔وَهُمْ اُلُوْفٌ میں میم جمع کا صلہ مع قصر و مد و سکتہ ظاہر ہے فَقَالَ لَهُمُ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے۔ثُمَّ اَحْیَاهُمْ اِنَّ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے وصلاً میم جمع کا صلہ مع المد والقصر اور سکتہ ظاہر ہے اَلنَّاسِ دونوں میں دوری بصری کے لئے امالۂ کبریٰ ہے۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ میں مد

منفصل ظاہر ہے۔

فَيُضٰعِفَهٗ میں چار قراءتیں ہیں۔

(۱) . فَيُضٰعِفُهٗ یعنی ضاد کے بعد الف اسکے بعد عین کو کسرہ اور فا کو پیش نافع۔ بصری۔ حمزہ۔ کسائی پڑھتے ہیں۔

(۲) . فَيُضٰعِفَهٗ بالکل اسی طرح صرف فا کو زبر سے عاصم پڑھتے ہیں

(۳) . فَيُضَعِّفُهٗ ضاد کے بعد عین مشدد بغیر الف اور فا کو پیش مکی پڑھتے ہیں

(۴) . فَيُضَعِّفَهٗ بالکل اسی طرح ہے صرف فا کو زبر سے شامی پڑھتے ہیں

لَهٗ اَضْعَافاً میں مد منفصل ظاہر ہے كَثِيْرَةً و میں ورش کے لئے را باریک ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے يَبْصُطُ کو نافع۔ بزی۔ شعبہ کسائی صاد سے قنبل بصری۔ ہشام۔ حفص۔ خلف سین سے اور ابن ذکوان اور خلاد صاد سین دونوں سے پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ میں مد منفصل اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے اسمیں مد بدل کی تثلیث نہیں ہے۔ مُوْسٰى میں ورش کے لئے بالخلف اور بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اور وصلاً مد منفصل ظاہر ہے۔ لِنَبِيٍّ کو نافع با کے بعد یائے مدہ اسکے بعد ہمزہ یعنی لِنَبِيْٓءٍ اس صورت مد متصل ہونا ظاہر ہے بقیہ قراء مثل حفص یا مشدد پڑھتے ہیں۔ عَسَيْتُمْ اِنْ میں نافع سین کو زیر بقیہ قراء مثل حفص زبر پڑھتے ہیں اسکے بعد میم جمع کا صلہ مع المد والقصر اور سکتہ ظاہر ہے لَنَآ اَلَّا میں مد منفصل ظاہر ہے۔ مِنْ دِيَارِنَا میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری۔ دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ وَاَبْنَآئِنَا میں مد متصل ظاہر ہے وقفاً حمزہ کے لئے پہلے ہمزہ میں تسہیل بالخلف اور دوسرے ہمزہ میں تسہیل بلا خلف مع المد والقصر ہے۔ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ میں بصری کے لئے ہا۔ میم دونوں مکسور ہے حمزہ۔ کسائی کے لئے دونوں مضموم ہے بقیہ قراء کے لئے مثل حفص ہا مکسور میم مضموم ہے۔ تَوَلَّوْا اِلَّا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے۔ مِنْهُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَقَالَ لَهُمْ میں سوسی کے لئے ادغام کبیر اسکے بعد میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ نَبِيُّهُمْ اِنَّ کو نافع مخفف اسکے بعد ہمزہ پڑھتے ہیں اس صورت میں مد متصل ظاہر ہے اسکے بعد میم جمع میں صلہ مع المد والقصر سکتہ ظاہر ہے لَكُمْ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ قَالُوْٓا اَنّٰى میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور بصری کے لئے بلا خلف

تقلیل ہےاور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے مِنۡہُ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ یُؤۡ ت میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے اِصۡطَفٰہُ میں ورش کے لئے بالخلف تقلیل اور حمزہ اور کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے اسکے بعد ہا ئے ضمیر میں مکی کیلئے صلہ ہے عَلَيۡكُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ وَزَادَهٗ میں ابن ذکوان کے لئے بالخلف اور حمزہ کے لئے بالخلف امالہ کبریٰ ہے بَسۡطَةً کو تمام قراء سین سے پڑھتے ہیں کسی کا اسمیں اختلاف نہیں ہے یُؤۡتِيۡ میں ورش اور سوسی کے لئے ابدال ہے۔ مَنۡ يَّشَآءُ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد مد متصل ظاہر ہے۔ وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اُوپر ابھی اختلاف بیان ہوگیا ہے۔ اٰيَةَ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ مُلۡكِهٖۤ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ میں مد منفصل ظاہر ہے اسکے بعد خلف کے لئے ادغام تام ہے اسکے بعد ورش۔ سوسی کے لئے ابدال ہے فِيۡهِ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ رَبِّكُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اٰلُ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ مُوۡسٰى میں ورش کے لئے بالخلف بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے۔ اٰلُ میں تثلیث ظاہر ہے۔ اَلۡمَلٰٓئِكَةُ میں مد متصل ظاہر ہے لَاٰيَةً میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔ لَّكُمۡ اِنۡ میں میم جمع کا صلہ مع المد والقصر وسکتہ ظاہر ہے كُنۡتُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ مُؤۡمِنِيۡنَ میں ورش۔ سوسی کیلئے ابدال اور حمزہ کیلئے صرف وقفاً ابدال ہے۔ فَصَلَ میں ورش کے لئے لام پُر ہے مُبۡتَلِيۡكُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے مِنۡهُ میں مکی کے لئے صلہ ہے يَطۡعَمۡهُ میں مکی کے لئے صلہ ہے۔ مِنِّيۡۤ اِلَّا میں نافع۔ بصری یا کو زبر پڑھتے ہیں لہذا انکے لئے مد نہ ہوگا بقیہ قراء کے لئے مد منفصل ظاہر ہے۔ مِنۡهُ میں مکی کے صلہ ہے مِنۡهُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيۡنَ میں ہا کا ہا میں سوسی کے ادغام کبیر ہے اور واو کا واو میں اظہار۔ ادغام دونوں ہے یعنی خلف ہے۔ اٰمَنُوۡا میں ورش کے لئے تثلیث ہے اَنَّهُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ كَثِيۡرَةً میں ورش کے لئے را باریک ہے۔ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ میں مد منفصل ظاہر ہے۔ صَبۡرًا وَّ میں خلف کے لئے ادغام تام ہے۔ وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بالخلف سکتہ ہے اَلۡكٰفِرِيۡنَ میں ورش کے لئے بلا خلف تقلیل اور بصری اور دوری علی کے لئے امالہ کبریٰ ہے فَهَزَمُوۡهُمۡ میں میم جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ میں سوسی کیلئے ادغام کبیر ہے وَاٰتٰهُ میں ورش کے لئے ترجیح ہے اسکے بعد ورش کیلئے بالخلف تقلیل اور حمزہ۔ کسائی کے لئے امالہ کبریٰ ہے (ورش کے لئے امالہ بالخلف کی وجہ سے ترجیح ہے)۔

يَشَآءُ میں مد متصل ظاہر ہے وقفاً ہشام وحمزہ کے لئے ابدال ہے مد وقصر کے ساتھ۔ بَعۡضَهُمۡ میں میم

جمع کا صلہ ظاہر ہے۔ اَلْاَرْ ضُ میں ورش کے لئے نقل اور خلف کے لئے بلا خلف اور خلاد کے لئے بالخلف سکتہ ہے دَفْعُ کو نافع دال کو زیر اور فا کے بعد الف دِفَاعُ پڑھتے ہیں بقیہ قراء مثل حفص دال کو زبر بغیر الف پڑھتے ہیں ایتٌ میں ورش کے لئے تثلیث ہے۔

بِحَمْدِہٖ تَبَارَکَ و تَعَالیٰ جَلَّ شَانَہٗ دوسرے پارے تک اجراءِ قراءات سبعہ پورا ہوا انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے طلبہ میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جائیگی کہ اصول وفروش کے ذریعہ مزید اجراء کرلیں گے اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ اس کو قبول عطا فرمائے اور طلبائے قراءات سبعہ کو اس کتاب پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطاء فرمائے آمین

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِالْمُرْ سَلِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ والتسلیمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

احقر

﴿احمد جمال القادری الا عظمی﴾

خا دم القراء ت جا معہ امجد یہ

گھو سی .منو .یو .پی

اسمائے قرائے سبعہ اور مشہور رواۃ اور مشہور طرق

ساتوں قراء (یعنی امام) اور انکے دو۔ دو مشہور شاگرد (یعنی رواۃ) اور ان راویوں کے دو۔ دو مشہور شاگرد (یعنی طرق)

نوٹ۔ مگر آج کل صرف دو ہی طریق سے مشائخ (قرائے) عظام پڑھاتے ہیں

(۱) طریق شاطبی (۲) طریق جزری جو انھیں طرق سے بالواسطہ روایت ہے

(۱)

امام نافع مدنی

قالون — ورش

قالون: ابو نشیط — حلوانی

ورش: ازرق — اصبھانی

(۲)

امام ابن کثیر مکی

بزی — قنبل

بزی: ابو ربیعہ — ابن حباب

قنبل: ابن مجاھد — ابن شنبوذ
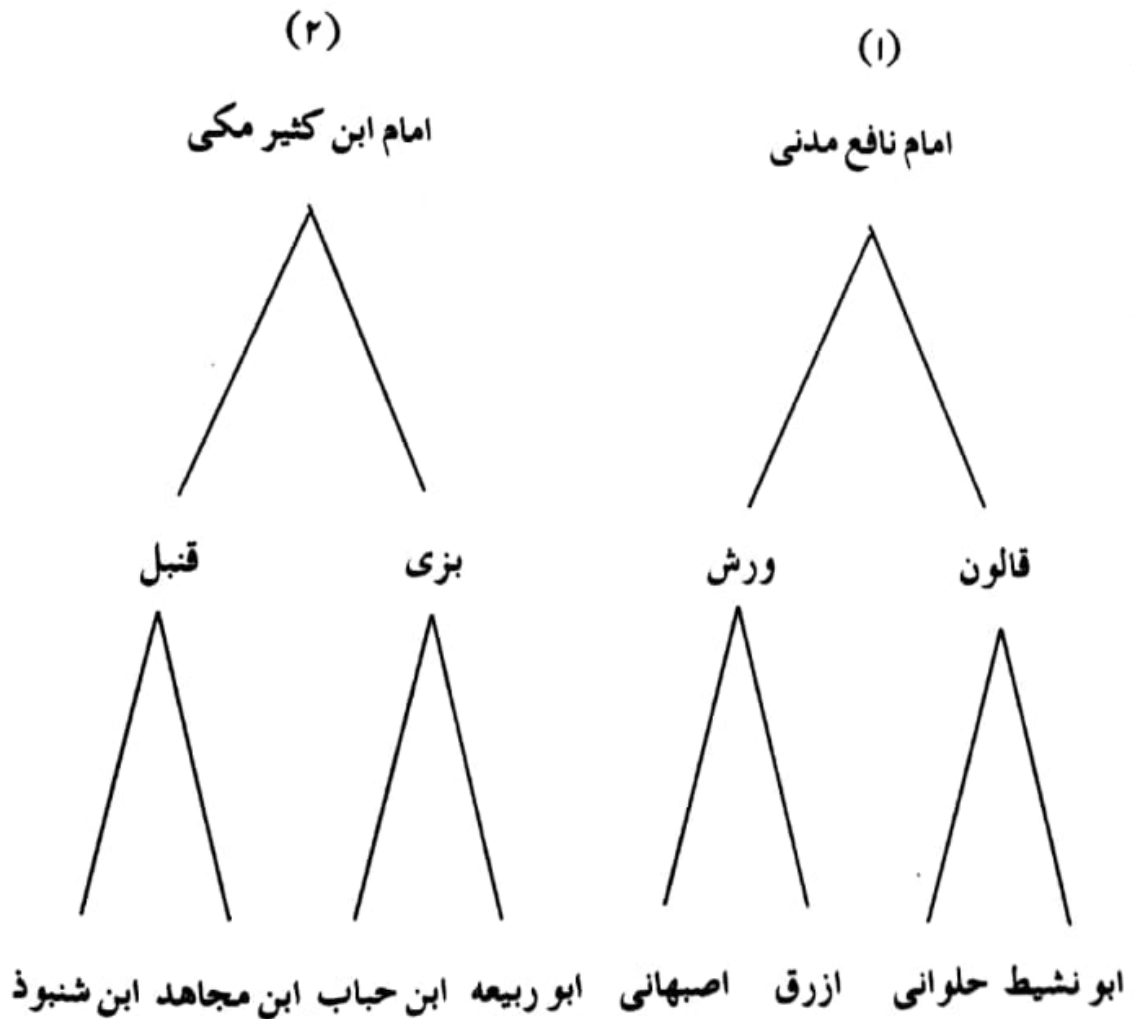
(۳)
امام ابو عمرو بصری
دوری بصری
سوسی
ابو الزعراء
ابن فرح
ابن جریر
ابن جمہور
(۴)
امام ابن عامر شامی
ہشام
ابن ذکوان
حلوانی
داجونی
اخفش
صوری
(۵)
امام عاصم
شعبہ
حفص
یحیٰ بن ادم
یحیٰ علیمی
ابن الصباح
عمر بن صباح
(۶)
امام حمزہ
خَلف
خلاد
ابن عثمان
مطوعی
ابن شاذان
طلحی
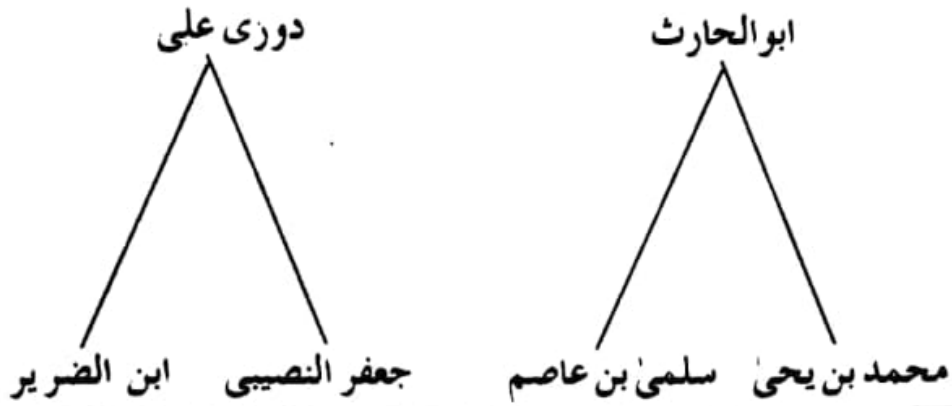
قرائے سبعہ کے تمام طرق

یعنی قرائے سبعہ کے چودہ۱۴ رواۃ کے طرق شاخ در شاخ آٹھ سو چودہ (۸۱۴) ہوتے ہیں

(۱) امام قالون کے ۸۳۔ (۲) امام ورش کے ۶۱ (۳) امام بزی کے ۴۱ (۴) امام قنبل کے ۳۲

(۵) امام دوری بصری کے ۱۲۶ (۶) امام سوسی کے ۲۸ (۷) امام ہشام کے ۵۱

(۸) امام ابن ذکوان کے ۷۹ (۹) امام شعبہ کے ۷۶ (۱۰) امام حفص کے ۵۲

(۱۱) امام خلف کے ۵۳ (۱۲) امام خلاد کے ۶۸ (۱۳) امام ابو الحارث کے ۴۰

(۱۴) امام دوری علی کے ۲۴۔

قرائے عشرہ میں ۱۶۸ اور طرق بڑھ جائیں گے یعنی قرائے عشرہ کے تمام طرق ۹۸۲ شاخ در شاخ ہو تے ہیں

اسکی تفصیل محقق فن علامہ ابن جزری علیہ الرحمہ کی مشہور کتاب (النشر الکبیر فی العشرہ) النشر فی القراء ت العشر میں دیکھیں۔ ج قادری

(سند مسلسل)

اجا زۃ القرآن بر وایۃ حفص عن الامام عاصم علیہ الرحمۃ

و

قراء ت سبعہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتٰب ولم یجعل لہ عوجا والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد المبعوث بالفرقان وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعلماء ملتہٖ الذین جمعوا وابد الشریعۃ الغرآء بسلاسلا الاسناد للقرآن . اما بعد فیقول العبد احمد جمال القادری الاعظمی المصباحی بن شیخ العلمآء العلامۃ محمد فاروق الاعظمی علیہ الرحمۃ واستجازنی فاجزتہ بالقراءۃ والتجوید کما اجازنی سیدی واستاذی القاری المقری محب الدین احمد الہ ابادی عن المقری الشیخ ضیآء الدین احمد الہٰ اٰبادی عن المقری الشیخ محمد عبد الرحمن المکی عن الشیخ محمد عبد اللّٰہ المکی عن شیخ ابراھیم سعد بن علی الشافعی عن الشیخ حسن بدیر الشافعی عن الشیخ محمد المتولی عن الشیخ السید احمد التہامی عن الشیخ احمد سلمونہ عن السید ابراھیم العبیدی عن مشآئخ منہم الشیخ عبد الرحمن الاجہوری المالکی عن مشائخ منہم والشیخ احمد البقری عن الشیخ محمد البقری عن الشیخ عبد الرحمن الیمنی عن والدہٖ الشیخ شحاذۃ الیمنی عن المشآئخ منہم الناصر الطبلاوی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الشیخ رضوان العقبی عن الشیخ محمد النویری عن الشیخ محمد الجزری محررالفن عن الشیخ امام الازھر المعروف بابن اللبان عن الشیخ اسماعیل بن ابراھیم الکردی عن الشیخ محمد بن احمد بن عبد

الخا لق المعروف با لتقی الصائغ عن الشیخ علی بن شجا ع العبا سی)عن الشیخ احمد صھر الشاطبی عن الشیخ ابی القاسم بن فیرّہ الشاطبی عن الشیخ ابی الحسن علی بن ھذ یل عن الشیخ ابی داوٗد سلیمان بن نجا ح عن الشیخ الحافظ ابی عمرو الدانی مؤ لف التیسیر عن الشیخ ابی الحسن طا ھر بن غلبون المقری عن الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن صا لحح الھا شمی عن الشیخ ابی العباس احمد بن سھل الا شنا نی عن الشیخ ابی محمد عبید الصباح عن الشیخ الا ما م حفص صاحب الروایۃ عن الشیخ الاجل الا مام عاصم[ا] بن ابی النجود و کنیتہ ابو بکر التا بعی عن الشیخ ابی عبد اللّٰہ بن حبیب السلمی والشیخ زربن حبیش عن سید نا عثمان و سیدنا علی وسیدنا ابی بن کعب وسیدنا ابن مسعود وسیدنا زید بن ثا بت رضوان اللّٰہ تعا لیٰ علیھم اجمعین عن النبی الاکرم محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخذا عن جبرئیل علیہ السلام عن اللو ح المحفوظ عن رب العٰلمین فا وصیہ بما اوصا نی بہ مشا ئخی ان یتقی فی السر والجھر وان یتحری الصواب فیما یر ویہ وار جو امن اللّٰہ ان یجعل القراٰن العظیم شا ھٰدا لی ولہ لا علیّ ولا علیہ وان یسھل ببر کتہٖ من فضلہٖ ما نحتا ج الیہ واسئل اللّٰہ تعالیٰ ان یوفقنا السدا دفی القول والعمل انہ علیٰ ذٰ لک قدیر وبا لاجابۃ جدیر وذٰلک من حضرت شفیع المذ نبین علیہ وعلیٰ اٰلہٖ صلوات اللّٰہ رب العٰلمین .اٰمین

ا ـ اسی طرح تمام قرائے سبعہ کا سلسلہ بواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے سیدنا امام نافع مدنی کا سلسلہ تین واسطوں سے۔ سیدنا امام ابن کثیر مکی کا سلسلہ دوواسطوں سے۔ سیدنا امام ابوعمرو بصری کا سلسلہ تین واسطوں سے سیدنا ابن عامر شامی کا سلسلہ صرف ایک واسطہ سے یہ خصوصیت آپکواور ایک روایت سے سیدنا امام عاصم کوفی کو حاصل ہے۔ سیدنا امام حمزہ کا سلسلہ چار واسطوں سے۔ سیدنا امام کسائی کوفی کا سلسلہ پانچ واسطوں سے حضور صلی علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔ اسکی تفصیل جامع القراءت کا حاشیہ جمال القراءت میں دوسری فصل میں ہے

جمال القادری

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعاً مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَالۡقُرۡءَانَ الۡعَظِیۡمِ (اَلۡقُرۡءَان)

(اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن)

☆☆☆

اِقۡرَءُ والقُرۡءَانَ فَاِنَّہٗ یَجِیۡءُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ شَفِیۡعًا لِاَصۡحَابِہٖ (الحدیث)

(قرآن پڑھو قرآن قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع ہوگا)

☆☆☆

جَزَی اللّٰہُ بِالۡخَیۡرَاتِ عَنَّا اَئِمَّۃً ÷ لَنَا نَقَلُوۡا الۡقُرۡءَانَ عَذۡباً وَ سَلۡسَلاَ

(الشاطبیہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری طرف سے ان اماموں کو بہترین جزا دے جنھوں نے قرآن کو ہم تک پہونچایا اس شان سے کہ وہ نہایت شیریں اور مسلسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

☆☆☆

(سُوْرَةُ اُمّ الْقُرْاٰن) سورۃ الفاتحہ (مکیہ) سات آیات (۱) رکوع

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر شمارہ	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۳	
۱	امام نافع	، ، ، اظہار مَلِکِ ،	د۔ط۔ک۔ف
۲	سوسی	، ، ، ادغام الرحیم مَلِکِ ،	
۳	امام عاصم	، ، ، اظہار مٰلِکِ ،	ر
		اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نستعین	
۱	امام نافع	اس آیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے	سبھی قراء
		اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۶	
۱	امام نافع	، بالصاد ، بالصاد عَلَیْھُمْ	ہ۔ح۔ک۔ن۔ر
۲	قنبل	، بالسین ، بالسین ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	خلف	عَلَیۡهُمۡ (ہا مضموم) اشمام بالزا[1] اشمام بالزا	
۴	خلاد	بالصاد	
		غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآ لِّیۡنَ ۝	ج۔ح۔ک۔ن۔ر د
۱	قالون وجہ اول		
۲	قالون وجہ ثانی	عَلَیۡهِمُوۡ ا بالصلہ	
۳	امام حمزہ	عَلَیۡهُمۡ بضمہ ہا	
		بین سورتین کا محل یعنی ایک سورۃ کو ختم کر کے دوسری سورۃ (یا وہی سورۃ) بغیر سانس توڑے ہوئے شروع کرنے کو بین السورتین کہتے ہیں اسمیں قراء ورواۃ کا اختلاف ہے اس لئے وصل کی صورت میں جو اختلاف ہے اسکو بھی جمع وقفی میں طلبہ کو سہولت کیلئے تحریر کر رہا ہوں اگر وَلَا الضَّآ لین پر وقف کر دیا گیا تو تمام قراء کے لئے بسم اللہ ضرور پڑھیں گے۔	

[1] یہ اشمام بالحرف ہے یعنی صاد کو زا کی آواز دیکر زا پڑ ادا کرنا یعنی صاد کی تمام صفتیں سوائے ہمس ادا کرنا یعنی جہر کی اسمیں صفت ادا کریں گے۔ اس کی ادا اپنے شیخ سے سیکھ لیں ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		غَيْرِ الْمَغْضُوْ بِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآ لِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمٓ	
۱	قالون وجہ اول	، ، ، ، ،	ج وجہ اول ۔ ن ۔ ر
۲	قالون وجہ ثانی	، ، عَلَيْهِمُوْا بالصلہ ، ،	د
۳	ورش ثانی	، ، عَلَيْهِمْ بغیر بسملہ کے سکتہ کے ساتھ ،	ح وجہ اول ک وجہ اول
۴	ورش ثالث	، ، ، بغیر بسملہ وبغیر سکتہ یعنی وصل کے ساتھ	ح وجہ ثانی ک وجہ ثانی
۵	امام حمزہ	، عَلَيْهُمْ (ہا مضموم) ، ، یعنی وصل اصطلاحی کے ساتھ	
		(سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)	
		الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ [۲]	
۱	امام نافع	، ، ، فِيْهِ (ترک صلہ) ،	ط ۔ ک ۔ ن ۔ ف ۔ ر
۲	امام مکی	، ، ، فِيْهٖ بالصلہ ،	
۳	سوسی	، ، ، فِيْهِ ادغام هُدًى (جیسے فِيْه هُدًى)	

[۱] یہاں وقف معانقہ ہے اسکا حکم وصل اول فصل ثانی یا فصل اول وصل ثانی اس پر عمل کرنا بہتر ہے فیہ کے اختلاف کو ظاہر کرنے کے لئے وصلاً تحریر ہے ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		اَلَّذِیْنَ یُؤْ مِنُوْ نَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُونَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَ زَ قْنٰھُمْ یُنْفِقُوْ نَ ۳	
۱	قالون وجہ اول	یُؤْ مِنُوْ نَ با تحقیق 〃 لام باریک 〃 ترک صلہ	ط۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	قالون وجہ ثانی	〃 〃 〃 رَزَقْنٰھُمُوْ ا بالصلہ	د
۳	ورش	یُوْ مِنُوْ ن ابدال بالواو 〃 لام پُر 〃 ترک صلہ	
۴	سوسی	〃 〃 لام باریک 〃 〃	
		وَالَّذِیْنَ یُوْ مِنُوْ نَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق قصر قصر	د۔ط۔وجہ اول
۲	قالون وجہ ثانی	〃 توسط توسط	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	ورش	یُوْ مِنُوْنَ ابدال بالواو طول طول	
۴	سوسی	〃 قصر قصر	
۵	امام حمزہ	تحقیق 〃 طول طول	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق هُمْ ترک صلہ 〃	ح۔ک۔ن۔ر۔ق اول
۲	قالون وجہ ثانی	هُمُوْا بالصلہ 〃	〃
۳	ورش وجہ اول	نقل قصر راباریک هُمْ 〃	
۴	ورش وجہ ثانی	〃 توسط 〃 〃 〃	
۵	ورش وجہ ثالث	〃 طول 〃 〃 〃	
۶	خلف	سکتہ لام پر پُر 〃 〃	ق وجہ ثانی
		اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	
۱	قالون وجہ اول	توسط 〃 ترک صلہ توسط 〃	ح۔ک۔ن۔ر
۲	قالون وجہ ثانی	〃 〃 بالصلہ 〃 〃	〃
۳	ورش	طول 〃 ترک صلہ طول 〃	ف

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	
۱	قالون وجہ اول	توسط ترک صلہ تسہیل مع الادخال ترک صلہ ترک صلہ تحقیق	ط
۲	قالون وجہ ثانی	〃 بالصلہ قصر 〃 〃 بالصلہ قصر بالصلہ 〃	
۳	قالون وجہ ثالث	〃 توسط 〃 〃 توسط 〃 〃	
۴	ورش وجہ اول	طول 〃 طول تسہیل محض 〃 طول ترک صلہ ابدال بالواو	
۵	ورش وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 ابدال بالمد 〃 〃 〃 〃	
۶	امام مکی	توسط 〃 قصر تسہیل محض 〃 قصر بالصلہ تحقیق	
۷	سوسی	〃 ترک صلہ تسہیل مع الادخال ترک صلہ ترک صلہ ابدال بالواو	
۸	ہشام	〃 〃 تحقیق مع الادخال 〃 〃 تحقیق تحقیق	
۹	ابن ذکوان	〃 〃 〃 تحقیق محض 〃 〃 〃	ن۔ر
۱۰	خلف وجہ اول	طول ہا مضموم عَلَيْهُمْ ترک سکتہ 〃 〃 ابدال بالواو	ق
۱۱	〃 وجہ ثانی	〃 〃 سکتہ سکتہ 〃 〃 〃	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْ بِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰىٓ اَبْصَارِ[۲] هِمْ غِشَا[۱] وَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَا بٌ عَظِيْمٌ ۝	
۱	قالون وجہ اول	، ، ترک صلہ ترک صلہ قصر فتح ترک صلہ ادغام ناقص ترک صلہ	
۲	قالون وجہ ثانی	، ، ، ، توسط ، ، ، ،	ک۔ن۔س
۳	قالون وجہ ثالث	، ، بالصلہ بالصلہ قصر ، بالصلہ ، بالصلہ	د
۴	قالون رابع	، ، ، ، توسط ، ، ، ،	
۵	ورش	، ، ترک صلہ ترک صلہ طول تقلیل ترک صلہ ، ترک صلہ	
۶	دوری بصری وجہ اول	، ، ، ، قصر امالہ[۳] ، ، ،	ی
۷	، وجہ ثانی	، ، ، ، توسط ، ، ، ،	ت
۸	خلف	، ، ، ، طول فتح ، ادغام تام ،	
۹	خلاد	، ، ، ، ، ، ، ادغام ناقص ،	

۱ اگر اس پر وقف کیا گیا تو امام کسائی کے نزدیک امالہ بالحرکت ہوگا ۲ فتح ترک امالہ کو کہتے ہیں ج قادری

۳ امالہ سے امالہ کبریٰ اور تقلیل سے امالہ صغریٰ مراد لئے گئے ہیں ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۘ	
۱	قالون وجہ اول	، فتح ادغام ناقص قصر تحقیق قصر ترک صلہ تحقیق	ک۔ن۔ر
۲	قالون وجہ ثانی	، ، ، ، ، ، ، بالصلہ ،	د
۳	ورش وجہ اول	، ، ، ، نقل قصر ترک صلہ ابدال بالواو	
۴	وجہ ثانی	، ، ، ، ، ، توسط ، ، ،	
۵	وجہ ثالث	، ، ، ، ، ، طول ، ، ،	
۶	دوری بصری	، امالہ ، ، تحقیق قصر ، تحقیق	
۷	سوسی بصری	، فتح ، ، ، ، ، ابدال بالواو	ق وجہ اول
۸	خلف	، ، ادغام تام ، سکتہ ، ،	
۹	خلاد وجہ ثانی	، ، ادغام ناقص ، ، ، ، ،	
		يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَمَا يَخۡدَعُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ؕ	
۱	قالون وجہ اول	، قصر يُخٰدِعُوۡنَ بالالف قصر ترک صلہ ،	ط وجہ اول۔ی

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	قالون وجہ ثانی .	. اٰمَنُوا وَمَا یُخٰدِ عُوْنَ . توسط ترک صلہ .	ط وجہ ثانی
۳	. وجہ ثالث	. . . قصر صلہ .	د
۴	. وجہ رابع	. . . توسط .	
۵	ورش وجہ اول	. . . ترک صلہ .	
۶	ورش وجہ ثانی	. توسط . . .	
۷	ورش وجہ ثالث	. طول . . .	
۸	امام شامی	. قصر یَخْدَعُوْنَ حذف الف . .	ن۔ر
۹	امام حمزہ	. . . . طول	
		فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضاً وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ○ [۱]	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ ترک امالہ ادغام ناقص ترک صلہ تحقیق یُکَذِّبُوْنَ	ح

ل اسمیں دو قراءتیں ہیں ایک یا کو ضمہ ذال مشدد یُکَذِّبون۔ دوسری یا فتحہ ذال مخفف یَکْذِبون ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	قالون وجہ ثانی	بالصلہ ترک امالہ ادغام ناقص بالصلہ تحقیق یُکَذِّبُوْنَ	د
۳	ورش	ترک صلہ ۔ ۔ ترک صلہ نقل ۔	
۴	ہشام	۔ ۔ ۔ ۔ تحقیق یُكْذِبُوْنَ	ن۔ر
۵	ابن ذکوان	۔ امالہ ۔ ۔ ۔ ۔	ق
۶	خلف وجہ اول	۔ ۔ ۔ ادغام تام ۔ ترک سکتہ ۔	
۷	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سکتہ ۔	
		وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْآ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝	
۱	قالون وجہ اول	اظہار ترک صلہ تحقیق قصر	ط وجہ اول
۲	قالون وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ توسط	ط وجہ ثانی م۔ن
۳	قالون وجہ ثالث	۔ بالصلہ ۔ قصر	د
۴	قالون وجہ رابع	۔ ۔ ۔ توسط	
۵	ورش	۔ ترک صلہ نقل طول	
۶	سوسی	(ادغام) قِيْل لَّهُمْ ۔ تحقیق قصر	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۷	ہشام	اشمام بالحرکت ″ توسط	ر
۸	خلف	اظہار ″ سکتہ طول	ق وجہ ثانی
۹	خلاد وجہ اول	″ ″ ترک سکتہ ″	
		آلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۱۲	
۱	قالون وجہ اول	قصر ترک صلہ	ط وجہ اول۔ ی
۲	قالون وجہ ثانی	توسط ″	ط وجہ ثانی۔ ک۔ ن۔ ر
۳	قالون وجہ ثالث	قصر بالصلہ	د
۴	قالون وجہ رابع	توسط ″	
۵	ورش	طول ترک صلہ	ف

۱ کسرہ کو ضمہ کی طرح ہونٹ سے اشارہ دے کر ادا کرنا ۱۲ ج قادری

۲ خلاد کی پہلی وجہ مفصول خاص میں ترک سکتہ ہے دوسری وجہ سکتہ ہے اس لئے پہلے خلف کے ساتھ سکتہ میں شریک ہونگے لہذا وہ وجہ ثانی ہوگی۔ بعد میں وجہ اول لکھی جائے گی تمام جگہوں میں یہی تحریر ہوگی ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۤءُ ط	
۱	قالون وجہ اول	اظہار ترک صلہ قصر قصر قصر قصر تحقیق قصر قصر توسط (تحقیق)	ط وجہ اول
۲	قالون وجہ ثانی	، ، توسط ، توسط ، توسط ، ، ،	ط وجہ ثانی م-ن
۳	قالون وجہ ثالث	، بالصلہ قصر ، قصر ، قصر ، قصر ، ، ،	،
۴	قالون وجہ رابع	، ، توسط ، توسط ، توسط ، توسط ، ، ،	
۵	ورش وجہ اول	، ، طول ، طول ، طول ابدال طول ، قصر طول ،	
۶	، وجہ ثانی	، ، توسط ، توسط ، ، ، توسط ، ،	
۷	، وجہ ثالث	، ، ، طول ، طول ، ، ، طول ، ،	
۸	سوسی	ادغام ترک صلہ قصر قصر قصر قصر ، قصر قصر توسط ،	

[1] السفهاء کا الا سے وصل کرنے کی حالت میں ہمزتین فی کلمتین کا قاعدہ جاری ہوگا یعنی الا کے ہمزہ کو واو سے بدل کر پڑھیں گے جیسا کہ جامع القراءت میں قاعدے تحریر ہیں ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۹	ہشام وجہ اول	اشمام بالحرکت اظہار ، توسط ، توسط توسط تحقیق توسط قصر قصر بحذف ہمزہ	
۱۰	، وجہ ثانی	توسط ،	
۱۱	امام ہمزہ وجہ اول	ترک اشمام اظہار ، ترک سکتہ ، طول قصر طول ، طول ، قصر ،	ق وجہ اول
۱۲	، وجہ ثانی	، ، ، ، ، ، ، ، ، ، ، ، طول ،	ق وجہ ثانی
۱۳	، وجہ ثالث	، ، سکتہ ، ، ، ، ، ، ، ، ، قصر ،	
۱۴	، وجہ رابع	، ، ، ، ، ، ، ، ، ، ، ، طول ،	
		اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۱۳ ○	
۱	قالون وجہ اول	قصر ترک صلہ توسط	ط وجہ اول ی
۲	قالون وجہ ثانی	توسط ، ،	ط وجہ ثانی ۔ک ۔ن ۔ر
۳	، وجہ ثالث	قصر بالصلہ ،	و
۴	، وجہ رابع	توسط ، ،	

ل ہمزہ پر وقف کرنے پر امام حمزہ وہشام ہمزہ متطرفہ تخفیفاً تسہیل۔ ابدال وحذف کرتے ہیں اسکے مفصل قاعدے کاشف الابھام لحمزہ وہشام میں ہیں یہاں صرف ایک ہی قاعدہ پر اکتفا کیا گیا ہے لہذا اپنے اساتذہ کرام سے بطور اجراء ہر ایک قاعدے سے مشق کرلیں تاکہ قاعدے جاری ہوجائیں اسطرح۔ حمزہ ہشام کے لئے کل وجہیں وقف بالاسکان مع اوجہ ثلثہ اور وقف مع الاشمام اوجہ ثلثہ اور تسہیل مع الطول والقصر اور ہشام کے لئے تسہیل کی حالت میں تسہیل مع التوسط والقصر ہوگا ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۵	ورش	طول ترک صلہ طول	ف
		وَاِذَا لَقُوْ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْ آ اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْ آ اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُ وْنَ[۱][۲] ○	
۱	قالون وجہ اول	قصر قصر قصر تحقیق ترک صلہ قصر ترک صلہ تحقیق	طوجہ اول۔ی
۲	قالون وجہ ثانی	، توسط ، ، ، توسط ، ،	طوجہ ثانی ۔ک۔ن۔ر
۳	، وجہ ثالث	، قصر ، ، بالصلہ قصر بالصلہ قصر ،	د
۴	، وجہ رابع	، توسط ، ، توسط ، توسط ،	
۵	ورش وجہ اول	، طول ، نقل ترک صلہ طول ، طول قصر	
۶	، وجہ ثانی	توسط ، توسط ، ، ، ، ، توسط	
۷	، وجہ ثالث	طول ، طول ، ، ، ، طول	
۸	خلف وجہ اول	قصر ، قصر ترک سکتہ ، ، ترک سکتہ تسہیل ہمزہ	ق وجہ

[۱] امنو کے مدبدل کی تثلیث کے ساتھ اسمیں بھی تثلیث ہی ادا کریں تو بہتر ہے ویسے اسمیں وقفاً مدعارض بھی ہے ج قادری

[۲] امام حمزہ کے لئے اسمیں تین وجہیں ہیں (۱) ہمزہ کی تسہیل یعنی ہمزہ کو واو اور ہمزہ کے درمیان ادا کریں (۲) ہمزہ کو یا سے بدلنا جیسے مُسْتَهْزِ یُوْ نْ (۳) ہمزہ کو حذف کردینا جیسے مُسْتَهْزُوْنَ اس طرح ادا کریں

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۹	، وجہ ثانی	. . . . ابدال بالیا	ق وجہ ثانی
۱۰	، وجہ ثالث	. . . . حذف ہمزہ	ق وجہ ثالث
۱۱	، وجہ رابع	. . . . سکتہ . . . سکتہ تسہیل	
۱۲	، وجہ خامس	. . . . ابدال	
۱۳	، وجہ سادس	. . . . حذف	
		اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۱۵	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ ترک صلہ فتح ترک صلہ	ج۔ح۔ک۔ن۔ف۔س
۲	، وجہ ثانی	بالصلہ بالصلہ ، بالصلہ	د
۳	دوری علی	ترک صلہ ترک صلہ امالہ ترک صلہ	
		اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۱۶	
۱	قالون وجہ اول	توسط فتح ترک صلہ	ح۔ک۔ن
۲	، وجہ ثانی	. . بالصلہ	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	ورش وجہ اول	طول ترک صلہ	
۴	۔ وجہ ثانی	۔ تقلیل ۔	
۵	امام حمزہ	۔ امالہ ۔	
۶	امام کسائی	توسط ۔ ۔	
		مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْ قَدَنا راً ج فَلَمَّا آ ضَآ ءَتْ مَا حَوْ لَهُ ذَ هَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَ كَهُمْ فِي ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ ١٧	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر توسط ترک صلہ ترک صلہ پُر	ط وجہ اول۔ی
۲	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ توسط ۔ ۔ ۔	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	۔ وجہ ثالث	بالصلہ قصر ۔ بالصلہ بالصلہ ۔	د
۴	۔ وجہ رابع	۔ ۔ توسط ۔ ۔ ۔	
۵	ورش	ترک صلہ طول طول ترک صلہ ترک صلہ باریک	
۶	امام حمزہ	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پُر	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۱۸	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ	ج۔ح۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	، وجہ ثانی	بالصلہ	د
		اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ج	
۱	قالون	توسط ترک صلہ ادغام ناقص ادغام ناقص	ح۔ک۔ن۔ر
۲	ورش	طول ، ، ،	ق
۳	امام مکی	توسط بالصلہ ، ،	
۴	خلف	طول ترک صلہ ادغام تام ادغام تام	
		يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر قصر فتح ترک صلہ	ط وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	، توسط ، ، ،	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔س
۳	، وجہ ثالث	بالصلہ قصر ، بالصلہ	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۴	قالون وجہ رابع	〃 توسط 〃 〃	
۵	ورش وجہ اول	ترک صلہ طول قصر 〃 ترک صلہ	ف
۶	〃 وجہ ثانی	〃 〃 توسط 〃 〃	
۷	〃 وجہ ثالث	〃 〃 طول 〃 〃	
۸	دوری علی	〃 توسط قصر امالہ 〃	
		وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۱۹ ○	
۱	قالون	فتح	د-ک-ن-ف-س
۲	ورش	تقلیل	
۳	امام بصری	امالہ	ت
		يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ط	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر توسط ترک صلہ ترک صلہ قصر ترقیق ترک صلہ (ہا مکسور)	ط وجہ اول-ی
۲	〃 وجہ ثانی	〃 توسط 〃 〃 〃 توسط 〃 〃	ط وجہ ثانی-ک-ن-ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	۔ وجہ ثالث	بالصلہ قصر ۔ بالصلہ ۔ قصر ۔ بالصلہ ۔	
۴	۔ وجہ رابع	۔ توسط ۔ ۔ توسط ۔ ۔	
۵	ورش	ترک صلہ طول طول ترک صلہ ۔ طول تغلیظ ترک صلہ ہا مکسور	
۶	امام مکی	بالصلہ قصر توسط بالصلہ بالصلہ قصر باریک صلہ	
۷	امام حمزہ	ترک صلہ طول طول ترک صلہ ترک صلہ طول ۔ ترک صلہ ہا مضموم	
		وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۲۰ ○	
۱	قالون وجہ اول	فتح توسط اظہار ترک صلہ فتح ترک صلہ ترک سکتہ	ل۔ن۔س
۲	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ بالصلہ ۔ بالصلہ قصر ۔	د
۳	۔ وجہ ثالث	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ توسط ۔	
۴	ورش وجہ اول	۔ طول ۔ ترک صلہ تقلیل ۔ طول توسط	ل لام پُر ج قادری
۵	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ طول	
۶	دوری بصری	۔ توسط ۔ ۔ امالہ ترک صلہ ترک سکتہ	ت

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۷	سوسی	، توسط ادغام کبیر ، ، ، ،	
۸	ابن ذکوان	امالہ ، اظہار ، فتح ، ،	
۹	خلف وجہ اول	، طول ، ، ، ترک سکتہ سکتہ	ق وجہ ثانی
۱۰	، وجہ ثانی	، ، ، ، ، سکتہ ،	
۱۱	خلاد وجہ اول	، ، ، ، ترک سکتہ ترک سکتہ	
		يَٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۲۱	
۱	قالون وجہ اول	قصر اظہار ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ط وجہ اول
۲	، وجہ ثانی	توسط ، ، ، ،	ط وجہ ثانی ـ ک ـ ن ـ ر
۳	، وجہ ثالث	قصر ، بالصلہ بالصلہ بالصلہ	د
۴	، وجہ رابع	توسط ، ، ، ،	
۵	ورش	طول ، ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ف
۶	سوسی	قصر ادغام کبیر ، ، ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
١		الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَا شاً وَّ السَّمَآ ءَ بِنَآ ءً ص	
١	قالون	اظہار تحقیق راپُر ادغام ناقص توسط توسط تحقیق	د۔ط۔ک۔ن۔ر
٢	ورش	۔ نقل باریک ۔ طول طول ۔	
٣	سوسی	ادغام کبیر تحقیق پُر ۔ توسط توسط	
٤	خلف وجہ اول	اظہار سکتہ ۔ ادغام تام طول قصر تسہیل	
٥	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ طول ۔	
٦	خلاد وجہ اول	۔ ترک سکتہ ۔ ۔ ناقص ۔ قصر ۔	
٧	۔ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ طول ۔	
٨	۔ ثالث	۔ سکتہ ۔ ۔ ۔ ۔ قصر ۔	
٩	۔ رابع	۔ سکتہ ۔ ۔ ۔ طول ۔	
		وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآ ءِ مَآ ءً فَاَ خْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْ قاً لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْ ا لِلّٰهِ اَنْدَا داً وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؁ ٢٢	
١	قالون وجہ اول	توسط توسط ترک صلہ ادغام ناقص ترک صلہ	ح۔ک۔ن۔ر
٢	۔ جہ ثانی	۔ ۔ بالصلہ ۔ بالصلہ	د

لے وقفاً امام حمزہ کے لئے تسہیل ہوگی تغیر کی وجہ سے طول وقصر دونوں ادا کریں قصر بر بنائے تغیر طول بر بنائے مذہب ١٢ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
٣	ورش	طول طول ترک صلہ 〃 ترک صلہ	ق
٤	خلف	〃 〃 〃 ادغام تام 〃	
		وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾	
١	قالون وجہ اول	ترک صلہ تحقیق توسط ترک صلہ ترک صلہ	ط.ک.ن.ر
٢	وجہ ثانی	بالصلہ 〃 〃 بالصلہ بالصلہ	د
٣	ورش	ترک صلہ ابدال بالالف طول ترک صلہ ترک صلہ	
٤	سوسی	〃 〃 توسط 〃 〃	
٥	امام حمزہ	〃 تحقیق طول 〃 〃	
		فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾	
١	قالون	فتح	د۔ک۔ن۔ف۔س
٢	ورش	تقلیل	
٣	امام بصری	امالہ	ت

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَ نْهٰرُ ط	
۱	قالون وجہ اول	قصر ترک صلہ تحقیق	ح۔ک۔ن۔ر
۲	" وجہ ثانی	" بالصلہ "	د
۳	ورش وجہ اول	" ترک صلہ نقل	ف وجہ اول
۴	" وجہ ثانی	توسط " "	
۵	" وجہ ثالث	طول " "	
۶	امام حمزہ وجہ ثانی	قصر " سکتہ	
	امام نافع	كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ط	تمام قراء
		وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر ادغام ناقص ترک صلہ	ط وجہ اول۔ی

لے وقفاً حمزہ کے لئے صرف دو وجہیں مقرر ہیں تخفیف کی صورت میں نقل۔ تحقیق کی صورت میں سکتہ ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	، وجہ ثانی	، توسط ، ،	ط۔وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	قالون وجہ ثالث	بالصلہ قصر ، بالصلہ	د
۴	، وجہ رابع	، توسط ، ،	
۵	ورش	ترک صلہ طول ، ترک صلہ	ق
۶	خلف	، تام ،	
		اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَۃً فَمَا فَوۡقَہَا ط	
۱	قالون وجہ اول	قصر ادغام ناقص	د۔ط وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	توسط ،	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	ورش	طول ،	ق
۴	خلف	، ادغام تام	
		فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ج	
۱	قالون	قصر	ج وجہ اول۔د۔ح۔ک۔ن۔ف۔ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	ورش وجہ ثانی	توسط	
۳	ورش وجہ ثالث	طول	
		وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْ ا فَیَقُوْ لُوْ نَ مَا ذَآاَ رَ ا دَ اللّٰہُ بِھٰذَامَثَلًا م	
۱	قالون وجہ اول	قصر	د۔ط وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	توسط	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	ورش	طول	ف
		یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ط وَ مَا یُضِلُّ بِہٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۲۶ ○	
۱	قالون وجہ اول	پُر ادغام ناقص راپُر ادغام ناقص قصر	د۔ط وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	، ، ، ، توسط	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	ورش	باریک ، باریک ، طول	
۴	خلف	پُر ادغام تام پُر ادغام تام ،	
۵	خلاد	، ، ناقص ، ناقص ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		اَلَّذِیْنَ........ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ط	
۱	قالون وجہ اول	قصر قصر ادغام ناقص لام باریک تحقیق	د۔ط وجہ اول۔ی
۲	〃 وجہ اول	توسط توسط 〃 〃 〃 〃 〃	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	ورش	طول طول 〃 〃 لام پُر نقل	
۴	خلف وجہ اول	〃 〃 ادغام تام باریک سکتہ	
۵	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 نقل	
۶	خلاد وجہ اول	〃 〃 ناقص 〃 سکتہ	
۷	خلاد وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 نقل	
		اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۲۷	
۱	قالون	توسط را پُر	د۔ح۔ک۔ن۔ر
۲	ورش	طول باریک	
۳	امام حمزہ	〃 را پُر	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۲۸	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ فتح ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ح.ک.ن.ض وجہ اول.ق
۲	قالون وجہ ثانی	بالصلہ قصر فتح بالصلہ بالصلہ بالصلہ ۔	
۳	۔ وجہ ثالث	۔ توسط ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۴	ورش وجہ اول	۔ طول ۔ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ۔	
۵	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ تقلیل ۔ ۔ ۔ ۔	
۶	امام مکی	۔ قصر فتح بالصلہ بالصلہ بالصلہ بالصلہ	
۷	خلف وجہ ثانی	کُنْتُمْ پر سکتہ ۔ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	
۸	امام کسائی	ترک سکتہ امالہ ۔ ۔ ۔ ۔	
		هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ تحقیق فتح قصر توسط فتح	ط وجہ اول۔ی
۲	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ توسط ۔ ۔	ط وجہ ثانی۔ک۔ن

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	، وجہ ثالث	بالصلہ ، ، قصر ، ،	د
۴	، وجہ رابع	، ، توسط ، ،	
۵	ورش وجہ اول	ترک صلہ نقل ، طول طول ،	
۶	، وجہ ثانی	، ، تقلیل ، ، تقلیل	
۷	خلف	، سکتہ امالہ طول ، امالہ	
۸	خلاد وجہ ثانی	، ترک سکتہ ، ، ، ، ،	
۹	امام کسائی	، ، ، توسط توسط ،	
		وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝٢٩	
۱	قالون	ہا ساکن (وَهُوَ) قصر	ح۔ر
۲	ورش وجہ اول	ہا متحرک توسط	
۳	، وجہ ثانی	، طول	
۴	امام مکی	، قصر	ک۔ن۔ق وجہ اول

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۵	خلف	سکتہ	ق وجہ ثانی
		وَ اِذْقَالَ رَ بُکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَا عِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط	
۱	قالون	اظہار توسط تحقیق ترک امالہ	د۔ط۔ک۔ن
۲	ورش	۔ طول نقل ۔	
۳	سوسی	ادغام کبیر توسط تحقیق ۔	
۴	خلف	اظہار طول سکتہ ۔	ق وجہ ثانی
۵	خلاد وجہ اول	۔ ۔ ترک سکتہ ۔	
۶	امام کسائی	۔ ۔ ۔ امالہ بالحرکت	
		قَا لُوْٓ ا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّ مَآ ءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِ کَ وَنُقَدِّسُ لَکَ طَ	
۱	قالون وجہ اول	قصر ادغام ناقص توسط اظہار	د۔ط وجہ اول
۲	وجہ ثانی	توسط ۔ ۔ ۔ ۔	ط وجہ ثانی.ک.ن.ر
۳	ورش	طول ۔ ۔ طول ۔	ق

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۴	سوسی	قصر ، ، توسط ادغام کبیر	
۵	خلف	طول ادغام تام طول اظہار	
		قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۳۰	
۱	امام نافع	اِنِّیَ یا پر فتحہ اظہار	د۔ط
۲	سوسی	، ادغام	
۳	امام شامی	یا ساکن توسط اظہار	ن۔ر
۴	امام حمزہ	، یا طول	
		وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِکَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۳۱	
۱	قالون وجہ اول	قصر تحقیق توسط ترک صلہ توسط قصر توسط قصر قصر پہلے ہمزہ کی تسہیل	
۲	، وجہ ثانی	، ، ، ، ، ، ، ، توسط ، ،	
۳	، وجہ ثالث	، ، ، ، ، ، توسط ، ، ،	

ا ہمزہ محذوف ہے لکھنے میں جو غیر قیاسی کی صورت ہے ۱۲ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۴	〃 وجہ رابع	〃 〃 〃 〃 بالصلہ 〃 〃 〃 〃 قصر قصر مع التسہیل 〃 بالصلہ	د- وجہ اول
۵	〃 وجہ خامس	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃 〃	د- وجہ ثانی
۶	〃 وجہ سادس	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃 〃	
۷	ورش وجہ اول	〃 نقل طول ترک صلہ طول قصر طول طول طول دوسرے ہمزہ کی تسہیل	
۸	〃 وجہ ثانی	توسط 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۹	〃 وجہ ثالث	طول 〃 〃 〃 〃 〃 طول 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۰	〃 وجہ رابع	قصر 〃 〃 〃 〃 〃 قصر 〃 〃 〃 〃 دوسرے ہمزہ کو یا مدہ سے بدلنا	
۱۱	〃 وجہ خامس	توسط 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۲	〃 وجہ سادس	طول 〃 〃 〃 〃 〃 طول 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۳	〃 وجہ سابع	قصر 〃 〃 〃 〃 〃 قصر 〃 〃 〃 دوسرے ہمزہ کو یا متحرکہ سے بدلنا مگر اختلاس ادا کریں گے	
۱۴	〃 وجہ ثامن	توسط 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃 〃 〃 〃	

۱؎ مدلازم ادا کریں طول کے ساتھ ۱۲ اج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۱۵	〃 وجہ تاسع	طول 〃 〃 〃 〃 〃 طول	
۱۶	قنبل وجہ اول	قصر تحقیق توسط بالصلہ توسط قصر توسط قصر توسط دوسرے ہمزہ کی تسہیل	
۱۷	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 دوسرے ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدلنا	
۱۸	دوری بصری وجہ اول	〃 〃 〃 ترک صلہ 〃 〃 〃 〃 قصر پہلے ہمزہ کو ختم کر دینا	ی وجہ اول
۱۹	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃	ی وجہ ثانی
۲۰	〃 وجہ ثالث	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃	
۲۱	امام شامی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 دونوں ہمزوں کی تحقیق	ن۔ر
۲۲	خلف	〃 سکتہ طول 〃 طول 〃 طول طول طول 〃 〃	ق وجہ ثانی
۳۲	خلاد وجہ اول	ترک سکتہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
		قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۳۲	
۱	قالون وجہ اول	قصر قصر	د.ط وجہ اول.ی
۲	〃 وجہ ثانی	توسط توسط	ط وجہ ثانی.ک.ن.ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	ورش	طول طول	ف
		قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ج	
۱	قالون وجہ اول	قصر تحقیق ترک صلہ توسط تحقیق	ط وجہ اول۔ ی ط وجہ ثانی۔ ک۔ ن۔ ر د
۲	〃 وجہ ثانی	توسط 〃 〃 〃 〃	
۳	〃 وجہ ثالث	قصر 〃 بالصلہ 〃 〃	
۴	قالون وجہ رابع	توسط 〃 〃 〃 〃	
۵	ورش وجہ اول	طول مع القصر 〃 ترک صلہ طول 〃	
۶	〃 وجہ ثانی	〃 مع التوسط 〃 〃 〃	
۷	〃 ثالث	〃 مع الطول	
۸	امام حمزہ وجہ اول	〃 〃 〃 تحقیق قصر مع التسہیل	
۹	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 طول مع التسہیل	
۱۰	〃 وجہ ثالث	〃 〃 〃 ابدال بالیا قصر 〃	
۱۱	〃 وجہ رابع	〃 〃 〃 〃 طول 〃	

۱؎ ابدال یا متحرکہ سے ادائیگی جیسے بِیَسْمَآئِهِمْ ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۳۳	
۱	قالون وجہ اول	قصر ترک صلہ توسط ترک صلہ تحقیق ترک صلہ فتحہ یا تحقیق اظہار ترک صلہ	ط وجہ اول
۲	۔ وجہ ثانی	توسط ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	ط وجہ ثانی
۳	۔ وجہ ثالث	قصر بالصلہ ۔ بالصلہ قصر بالصلہ ۔ ۔ ۔ بالصلہ	د
۴	۔ وجہ رابع	توسط ۔ ۔ توسط بالصلہ ۔ ۔ ۔ ۔	
۵	ورش	طول ترک صلہ طول ترک صلہ نقل طول بالصلہ ۔ نقل ۔ ترک صلہ	
۶	سوسی	قصر ۔ توسط ۔ تحقیق ترک صلہ ۔ تحقیق ادغام کبیر ۔	
۷	امام شامی	توسط ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا ساکن توسط ۔ اظہار ۔	ن ۔ ر
۸	خلف وجہ اول	طول ۔ ۔ ۔ ترک سکتہ ترک سکتہ ۔ طول سکتہ ۔ ۔	ق وجہ اول
۹	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ سکتہ سکتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۱۰	خلاد وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ ترک سکتہ ترک سکتہ ۔ ۔ ترک سکتہ ۔ ۔	

۱؎ جیسے اِنِّیَ سے اِنِّیْ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت						شرکاء
		وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۴						
۱	قالون وجہ اول	توسط	قصر	قصر	قصر	فتح	فتح	د
۲	، وجہ ثانی	،	،	توسط	توسط	،	،	ک۔ن
۳	ورش وجہ اول	طول	،	طول	طول	،	تقلیل	
۴	، وجہ ثانی	،	طول	،	،	،	،	
۵	، وجہ ثالث	،	توسط	،	،	تقلیل	،	
۶	، وجہ رابع	،	طول	،	،	،	،	
۷	دوری بصری وجہ اول	توسط	قصر	قصر	قصر	فتح	اماله	سوی
۸	، وجہ ثانی	،	،	توسط	توسط	،	،	
۹	امام حمزه	طول	،	طول	طول	اماله	فتح	
۱۰	ابوالحارث	توسط	،	توسط	توسط	،	،	
۱۱	دوری علی	،	،	،	،	،	اماله	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ......... حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۳۵	
۱	قالون وجہ اول	قصر تحقیق اظہار تحقیق	د ط وجہ اول
۲	" وجہ ثانی	توسط " " "	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	ورش وجہ اول	طول مع القصر نقل " "	
۴	" وجہ ثانی	" مع التوسط " " "	
۵	" وجہ ثالث	" مع الطول " " "	
۶	سوسی	قصر تحقیق ادغام ابدال	
۷	خلف وجہ اول	طول ترک سکتہ اظہار تحقیق	ق
۸	" وجہ ثانی	" سکتہ " "	
		فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج	
۱	قالون وجہ اول	فَاَزَلَّهُمَا ترک صلہ ترک صلہ	ج۔ح۔ک۔ن۔ر

[1] جس طرح حفص علیہ الرحمہ کی روایت میں پڑھتے ہیں اسی طرح ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	وجہ ثانی "	فَاَزَّلَهُما ترک صلہ بالصلہ	
۳	مکی	" بالصلہ "	
۴	امام حمزہ	فَاَزٰلَهُمَا (زا پر الف لام مخفف) ترک صلہ ترک صلہ	
		وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝۳۶	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ تحقیق ادغام ناقص تحقیق	ح۔ک۔ن۔ق وجہ اول۔ر
۲	وجہ ثانی "	بالصلہ " "	د
۳	ورش	ترک صلہ نقل " نقل	
۴	خلف وجہ اول	" سکتہ ادغام تام ترک سکتہ	
۵	وجہ ثانی "	" " " سکتہ	
۶	خلاد وجہ ثانی	" " ادغام ناقص ترک سکتہ	
		فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۳۷	
۱	قالون وجہ اول	ترک امالہ قصر قصر اٰدَمُ كَلِمٰتٍ ترک صلہ اظہار	ط وجہ اول

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	وجہ ثانی	. توسط	ط وجہ ثانی ک۔ن
۳	ورش وجہ اول	. طول قصر	
۴	وجہ ثانی	. . طول	
۵	وجہ ثالث	. تقلیل . توسط	
۶	وجہ رابع	. . طول	
۷	امام مکی	ترک امالہ قصر قصر ادمَ کَلِمٰتٌ صلہ .	
۸	سوسی	. . . ادمُ کَلِمٰتٍ ترک صلہ ادغام	
۹	امام حمزہ	امالہ طول . . . . اظہار	
۱۰	امام کسائی	. توسط	
		قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۳۸	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق ترک صلہ ترک امالہ عَلَيْهِم ہا مکسور ترک صلہ	ط۔ک۔ن۔س
۲	وجہ ثانی	. بالصلہ . بالصلہ بالصلہ	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	ورش وجہ اول	ابدال ترک صلہ ترک صلہ ہامکسور ترک صلہ	ی
۴	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ تقلیل ۔ ۔	
۵	امام حمزہ	تحقیق ۔ ترک امالہ ہا مضموم ۔	
۶	دوری علی	۔ ۔ امالہ ہامکسور ۔	
		وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۳۹	
۱	قالون وجہ اول	قصر قصر توسط ترک امالہ ترک صلہ	ک۔ن۔س
۲	۔ وجہ ثانی	۔ توسط ۔ ۔ ۔	
۳	۔ وجہ ثالث	۔ قصر ۔ ۔ بالصلہ	و
۴	۔ وجہ رابع	۔ توسط ۔ ۔ ۔	
۵	ورش وجہ اول	۔ طول طول تقلیل ترک صلہ	
۶	۔ وجہ ثانی	توسط ۔ ۔ ۔ ۔	
۷	۔ وجہ ثالث	طول ۔ ۔ ۔ ۔	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۸	دوری بصری وجہ اول	قصر قصر توسط امالہ ترک صلہ	ی
۹	؍ ؍ وجہ ثانی	؍ توسط ؍ ؍ ؍	ت
۱۰	امام حمزہ	؍ طول طول ترک امالہ ؍	
		يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ... الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝	
۱	قالون وجہ اول	قصر توسط قصر ترک صلہ قصر قصر ترک صلہ	ط وجہ اول ـ ی
۲	؍ وجہ ثانی	توسط ؍ توسط ؍ توسط ؍ ؍	ط وجہ ثانی ـ ک ـ ن ـ ر
۳	؍ وجہ ثالث	قصر ؍ قصر بالصلہ قصر ؍ بالصلہ	د
۴	؍ وجہ رابع	توسط ؍ توسط ؍ توسط ؍ ؍	
۵	ورش وجہ اول	طول طول طول ترک صلہ طول ؍ ترک صلہ	ف
۶	؍ وجہ ثانی	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ توسط ؍	
۷	؍ وجہ ثالث	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ طول ؍	

[1] ورش کے لئے مد بدل کی تثلیث نہیں ہوگی یہ کلمہ مستثنیٰ ہے ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَ اٰمِنُوْا بِمَآ ...... مَعَکُمْ وَلَا تَکُوْنُوْآ ......وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَناً قَلِیْلاً ط وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۴۱ ○	
۱	قالون وجہ اول	قصر قصر ترک صلہ قصر قصر ادغام ناقص	ط وجہ اول ی
۲	۔ وجہ ثانی	۔ توسط ۔ توسط ۔ ۔	ط وجہ ثانی ک۔ن۔ر
۳	۔ وجہ ثالث	۔ قصر بالصلہ قصر ۔ ۔	د
۴	۔ وجہ رابع	۔ توسط ۔ توسط ۔ ۔	
۵	ورش وجہ اول	۔ طول ترک صلہ طول ۔ ۔	ق
۶	۔ وجہ ثانی	توسط ۔ ۔ ۔ توسط ۔	
۷	۔ وجہ ثالث	طول ۔ ۔ ۔ طول ۔	
۸	خلف	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ادغام تام	
		وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۴۲ ○	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ	ج.ح.ک.ن.ف.ر
۲	۔ وجہ ثانی	صلہ	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ۝۴۳	
۱	قالون	لام باریک قصر	د۔ح۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	ورش وجہ اول	لام پُر قصر	
۳	〃 وجہ ثانی	〃 〃 توسط	
۴	〃 وجہ ثالث	〃 〃 طول	
		اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۴۴	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق ترک صلہ بالصلہ	ط۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	〃 وجہ ثانی	〃 بالصلہ بالصلہ	د
۳	ورش	ابدال ترک صلہ ترک صلہ	ی
		وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ۝۴۵	
۱	قالون	راپُر تحقیق	د.ح.ک.ن.ض وجہ اول.ق.ر
۲	ورش	راباریک نقل	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	خلف وجہ ثانی	سکتہ رابُر	
		اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۟ ۴۶	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ح.ک.ن.ض جہ اول.ق.ر
۲	〃 وجہ ثانی	〃 بالصلہ قصر بالصلہ بالصلہ بالصلہ	
۳	〃 وجہ ثالث	〃 توسط 〃 〃 〃	
۴	ورش	〃 طول 〃 ترک صلہ ترک صلہ	
۵	مکی	بالصلہ قصر 〃 بالصلہ بالصلہ	
۶	خلف وجہ ثانی	ترک صلہ سکتہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	
		يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۟ ۴۷	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ ترک صلہ قصر قصر توسط	ط وجہ اول۔ی
۲	〃 وجہ ثانی	〃 〃 توسط 〃 توسط	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	〃 وجہ ثالث	بالصلہ بالصلہ قصر 〃 قصر	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۴	وجہ رابع ،	توسط ، توسط	
۵	ورش	طول طول طول ترک صلہ ترک صلہ	ف
		وَ اتَّقُوْا ...... شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۴۸	
۱	قالون وجہ اول	قصر ادغام ناقص ادغام ناقص تحقیق ترک صلہ ○	ک..ن.ق وجہ اول.ر
۲	وجہ ثانی ،	، ، ، بالصلہ	
۳	ورش وجہ اول	توسط ، ، ابدال ترک صلہ	
۴	وجہ ثانی ،	طول ، ،	
۵	مکی	قصر تُقْبَلُ تحقیق صلہ	
۶	دوری	" " ترک صلہ	
۷	سوسی	ابدال	
۸	خلف	سکتہ ادغام تام يُقْبَلُ ادغام تام تحقیق ،	
۹	خلادوجہ ثانی	ناقص ، ناقص ،	
		وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ ... اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ط	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ تحقیق ترک صلہ توسط توسط ترک صلہ توسط	ط۔ک۔ن۔ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
٢	" وجہ ثانی	بالصلہ " بالصلہ " بالصلہ "	د
٣	ورش وجہ اول	ترک صلہ نقل مع القصر ترک صلہ طول طول ترک صلہ طول	
٤	" وجہ ثانی	" " مع التوسط " " " " " "	
٥	" وجہ ثالث	" " مع الطول " " " " " "	
٦	سوسی	" تحقیق " توسط توسط " ادغام کبیر توسط	
٧	خلف وجہ اول	" تحقیق " " " " " قصر مع التسہیل	ق وجہ اول
٨	" وجہ ثانی	" " " " " " طول "	ق وجہ ثانی
٩	" وجہ ثالث	" سکتہ " " " " قصر "	
١٠	" وجہ رابع	" " " " " " طول "	
		وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ۴۹	
١	قالون وجہ اول	ترک صلہ توسط ترک صلہ	ح۔ک۔ن۔ر
٢	" وجہ ثانی	بالصلہ " بالصلہ	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
٣	ورش	ترک صلہ طول ترک صلہ	ف
		وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٠	
١	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر قصر ترک صلہ	ط وجہ اول ۔ ی
٢	، وجہ ثانی	، توسط ، ،	ط وجہ ثانی ۔ ک ۔ ن ۔ ر
٣	، وجہ ثالث	بالصلہ قصر ، بالصلہ	د
٤	، وجہ رابع	، توسط ، ،	
٥	ورش وجہ اول	ترک صلہ طول ، ترک صلہ	ف
٦	، وجہ ثانی	، ، توسط ،	
٧	، وجہ ثالث	، ، طول ،	
		وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝٥١	
١	قالون وجہ اول	اثبات الف ، فتح قصر ادغام ترک صلہ	
٢	، وجہ ثانی	، ، ، توسط ، ،	ک ۔ ص

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	وجہ ثالث ،	اثبات الف وٰعَدْنَا فتح قصر ادغام بالصلہ	
۴	وجہ رابع ،	، ، ، توسط ، ،	
۵	ورش وجہ اول	، ، طول ، ترک صلہ	
۶	وجہ ثانی ،	، ، تقلیل ، ، ،	
۷	دوری بصری وجہ اول	حذف الف وَعَدْنَا ، قصر ، ،	ی
۸	وجہ ثانی ،	، ، ، توسط ، ،	
۹	مکی	اثبات الف وٰعَدْنَا فتح قصر اظہار بالصلہ	
۱۰	حفص	، ، ، توسط ، ترک صلہ	
۱۱	حمزہ	، ، امالہ طول ادغام ،	
۱۲	کسائی	، ، ، توسط ، ،	
		ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۲	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ اظہار ترک صلہ	ج۔ط۔ک۔ن۔ف۔ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ اظہار بالصلہ	د
۳	سوسی	ترک صلہ ادغام کبیر ترک صلہ	
		وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۵۳	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق ترک صلہ	ح.ک.ن.ض وجہ اول.ق.ر
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ	د
۳	ورش وجہ اول	نقل مع القصر ترک صلہ	
۴	〃 وجہ ثانی	〃 مع التوسط 〃	
۵	〃 وجہ ثالث	〃 مع الطول 〃	
۶	خلف وجہ ثانی	سکتہ 〃	
		وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى.. اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ ..... فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط	ا ی کے لئے ابدال غیر مقروء
۱	قالون وجہ اول	فتح ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ قصر ہمزہ متحرک ترک صلہ قصر	
۲	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 توسط 〃 〃 توسط	ک۔ن

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت									شرکاء
۳	۔ وجہ ثالث	فتح	بالصلہ	بالصلہ	قصر	بالصلہ	قصر	۔	بالصلہ	قصر	د
۴	۔ وجہ رابع	۔	۔	۔	تو ۔ ط	۔	توسط	۔	۔	توسط	
۵	ورش وجہ اول	۔	ترک صلہ	۔	طول	ترک صلہ	طول	۔	ترک صلہ	طول	
۶	۔ وجہ ثانی	تقلیل	۔	۔	۔	۔	۔	۔	۔	۔	
۷	دوری بصری وجہ اول	۔	۔	ترک صلہ	۔		قصر	ہمزہ ساکن	۔	قصر	ی وجہ اول
۸	۔ وجہ ثانی	۔	۔	۔	۔		توسط	۔	۔	توسط	ی وجہ ثانی
۹	۔ وجہ ثالث	۔	۔	۔	۔		قصر	اختلاس	۔	قصر	
۱۰	۔ وجہ رابع	۔	۔	۔	۔		توسط	۔	۔	توسط	
۱۱	خلف وجہ اول	امالہ	۔	ترک سکتہ	۔		طول	ہمزہ متحرک	۔	طول	ق
۱۲	۔ وجہ ثانی	۔	۔	سکتہ	۔		۔	۔	۔	۔	
۱۳	ابوالحارث	امالہ	ترک صلہ	ترک صلہ	ترک صلہ		توسط	ہمزہ متحرک	۔	توسط	
۱۴	دوری علی	۔	۔	۔	۔		۔	امالہ ۔	۔	۔	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۵۴	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ راپُر ترک صلہ ہمزہ متحرک ترک صلہ ترک صلہ اظہار	ک.ن.ض وجہ اول ق.س
۲	، وجہ ثانی	بالصلہ ، بالصلہ ، بالصلہ قصر ،	د
۳	، وجہ ثالث	، ، ، ، ، توسط ،	
۴	ورش	ترک صلہ راباریک ترک صلہ ، طول ،	
۵	دوری بصری وجہ اول	، راپُر ، ہمزہ ساکن ترک صلہ ،	
۶	، وجہ ثانی	، ، ، ، اختلاس ،	
۷	سوسی	، ، ، ہمزہ ساکن ، ادغام کبیر	
۸	خلف وجہ ثانی	، ، ، ہمزہ متحرک ، سکتہ اظہار	
۹	دوری علی	، ، ، اماله ، ترک صلہ ،	
		وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۵	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ فتح تحقیق اظہار فتح ترک صلہ	ک۔ن

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ فتح تحقیق اظہار فتح بالصلہ	د
۳	ورش وجہ اول	ترک صلہ 〃 ابدال 〃 〃 ترک صلہ	
۴	〃 وجہ ثانی	〃 تقلیل 〃 〃 〃	
۵	دوری بصری	〃 〃 تحقیق 〃 〃 〃	
۶	سوسی وجہ اول	〃 〃 ابدال ادغام 〃 〃	
۷	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 امالہ بالحرکت 〃	
۸	حمزہ	〃 امالہ تحقیق اظہار فتح 〃	ر
		ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ج۔ح۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ بالصلہ بالصلہ	د
		وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ط	
۱	قالون	لام باریک فتح	د۔ک۔ن

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	ورش وجہ اول	لام پُر فتح	
۳	〃 وجہ ثانی	〃 〃 تقلیل	
۴	بصری	〃 باریک 〃	
۵	حمزہ	〃 〃 امالہ	ر
		كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ لام باریک قصر ترک صلہ	ح وجہ اول۔ی
۲	〃 وجہ ثانی	〃 〃 توسط 〃	ح۔وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر
۳	〃 وجہ ثالث	بالصلہ 〃 قصر بالصلہ	
۴	〃 وجہ رابع	〃 〃 توسط 〃	
۵	ورش	ترک صلہ لام پُر طول ترک صلہ	
۶	حمزہ	〃 باریک 〃 〃	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَ اِذْ قُلْنَا...... حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْ خُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْ لُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ط	
۱	قالون وجہ اول	اظہار تحقیق ترک صلہ ادغام ناقص ادغام ناقص يُغْفَرْ ترک صلہ	
۲	وجہ ثانی	. . بالصلہ . . . بالصلہ	
۳	ورش وجہ اول	. . ترک صلہ . . . ترک صلہ تقلیل	
۴	مکی	. . صلہ . . نَغْفِرْ صلہ فتح	
۵	دوری بصری وجہ اول	. . ترک صلہ . . اظہار ترک صلہ	ن۔ق
۶	وجہ ثانی	. . . . . . ادغام	
۷	سوسی	ادغام ابدال	
۸	شامی	اظہار تحقیق . . . تُغْفَرْ لَكُمْ اظہار	
۹	خلف	. . . . تام تام نَغْفِرْ لَكُمْ .	
۱۰	کسائی	. . . . ناقص ناقص . . امالہ الف یا	

۱ نافع يُغْفَرْ۔ شامی تُغْفَرْ باقی نَغْفِرْ پڑھتے ہیں ۲ امالہ یا کے الف میں ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ	
۱	امام نافع		سب قراء شریک
		فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ ...... ظَلَمُوْا رِجْزاً مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝	
۱	قالون وجہ اول	لام باریک راپُر ترک اشمام اظہار ترک صلہ لام باریک توسط	ط۔م۔ن
۲	" وجہ ثانی	" " " " " بالصلہ " " "	د
۳	ورش	" پُر " باریک " " ترک صلہ " پُر طول	
۴	سوسی	" باریک " پُر " ادغام " " باریک توسط	
۵	ہشام	" " " " " اظہار اشمام " " "	ر
۶	حمزہ	" " " " " ترک اشمام " " " طول	
		وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط	
۱	قالون	فتح فتح	ج وجہ اول۔د۔ک۔ن
۲	ورش وجہ ثانی	تقلیل تقلیل	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	بصری	فتح تقلیل	
۴	حمزہ	امالہ امالہ	ر
۱	نافع	فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ط	تمام قراء شریک
		كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۶۰ ○	
۱	قالون	تحقیق	د.ح.ک.ن.ق.وجہ اول.ر
۲	ورش	نقل	
۳	خلف	سکتہ	ق وجہ ثانی
		وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ .... الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا ... وَبَصَلِهَا ط	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ فتح راپُر ادغام ناقص تحقیق توسط	ک۔ن
۲	، وجہ ثانی	بالصلہ ، ،، ، ، ،	د
۳	ورش وجہ اول	ترک صلہ ، ، باریک ، ، نقل طول	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت						شرکاء
۴	وجہ ثانی ،	ترک صلہ	تقلیل	باریک	ادغام ناقص	نقل	طول	
۵	بصری	،	،	پُر	،	تحقیق	توسط	
۶	خلف	،	امالہ	،	تام	سکتہ	طول	
۷	خلاد وجہ اول	،	،	،	ناقص	ترک سکتہ	،	
۸	وجہ ثانی ،	،	،	،	،	سکتہ	،	
۹	کسائی	،	،	،	،	ترک سکتہ	توسط	
		قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ط						
۱	قالون					فتح		ج وجہ اول..د.ح.ک.ن
۲	ورش وجہ ثانی					تقلیل		
۳	حمزہ					امالہ		ر

ل وقفاً تمام قراء کے نزدیک را باریک وصلاً صرف ورش کے لئے باریک ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت			شرکاء
		اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَ الۡمَسۡكَنَةُ وَ بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط			
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ	عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ	توسط	ک ۔ ن
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ	〃 〃	〃	〃
۳	ورش وجہ اول	ترک صلہ	〃 〃	طول مع القصر	
۴	〃 وجہ ثانی	〃	〃 〃	〃 مع التوسط	
۵	〃 وجہ ثالث	〃	〃 〃	〃 مع الطّول	
۶	بصری	〃	عَلَيۡهِمِ 〃	توسط	
۷	حمزہ	〃	عَلَيۡهُمُ 〃	طول	
۸	کسائی	〃	〃 〃	توسط	

۱؎ وقفاً حمزہ کے لئے بالخلف تسہیل ہوگی ۲؎ بصری کے لئے بامیم دونوں کو زیر۔ حمزہ۔ کسائی دونوں کو پیش باقی کے لئے مثل حفص ن قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ...... کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۶۱ ○	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر توسط النَّبِیْٓئِیْنَ[1]	
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ 〃 توسط	
۳	ورش وجہ اول	ترک صلہ 〃 طول مع القصر	
۴	〃 وجہ ثانی	〃 توسط 〃 مع التوسط	
۵	〃 وجہ ثالث	〃 طول 〃 مع الطّول	
۶	مکی	بالصلہ قصر النَّبِیّٖنَ	
۷	بصری	ترک صلہ 〃 〃	ک.ن.ف.ر
		اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا....وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج	
۱	قالون وجہ اول	قصر فتح والصّٰبِئِیْنَ تحقیق تحقیق ترک صلہ ترک صلہ	
۲	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 〃 صلہ مع القصر صلہ	

[1] نافع کے لئے پہلی یا مخفف اس لئے ہمزہ مد متصل ہوجائیگا اس صورت میں ورش کے لئے مد متصل کے ساتھ مد بدل ہوگا لہٰذا انکے لئے تین وجہیں ہوگی جو ورش کی تینوں وجہیں تحریر کردی گئی ہیں ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت							شرکاء
۳	، وجہ ثالث	قصر	فتح	اَلصّٰبِينَ	تحقیق	تحقیق	صلہ مع التوسط	صلہ	
۴	ورش وجہ اول	،	تقلیل	،	نقل مع القصر	نقل مع القصر ،	مع الطّول	ترک صلہ	
۵	ورش وجہ ثانی	توسط	،	،	، مع التوسط	، مع التوسط	، ،	،	
۶	، وجہ ثالث	طول	،	،	، مع الطّول	، مع الطّول	، ،	،	
۷	مکی	قصر	فتح	والصّٰبِئِينَ	تحقیق	تحقیق	بالصلہ	بالصلہ	
۸	بصری	،	امالہ	،	،	،	ترک صلہ	ترک صلہ	
۹	شامی	،	فتح	،	،	،	،	،	ن
۱۰	خلف وجہ اول	،	امالہ	،	ترک سکتہ	سکتہ	ترک سکتہ	،	ق وجہ اول
۱۱	، وجہ ثانی	،	،	،	سکتہ	،	سکتہ	،	
۱۲	خلاد وجہ ثانی	،	،	،	ترک سکتہ	ترک سکتہ	ترک سکتہ	،	ر
		وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ ۝۶۲							
۱	قالون وجہ اول	ہامکسور ترک صلہ ترک صلہ							ج.ح.ک.ن.ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	. وجہ ثانی	ہا مکسور بالصلہ بالصلہ	د
۳	حمزہ	ہا مضموم ترک صلہ ترک صلہ	
		وَاِذْاَ خَذْنَا مِيْثَا قَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْ قَكُمُ الطُّوْ رَ خُذُ وْ ا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّا ذْ كُرُوْ امَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؀۶۳	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر ترک صلہ ادغام ناقص ترک صلہ ترک صلہ	
۲	. وجہ ثانی	. توسط	
۳	. وجہ ثالث	بالصلہ قصر بالصلہ . . . بالصلہ	
۴	. وجہ رابع	. توسط	
۵	ورش وجہ اول	ترک صلہ طول مع القصر ترک صلہ . . ترک صلہ ترک صلہ	
۶	. وجہ ثانی	. . مع التوسط	
۷	. وجہ ثالث	. . مع الطول	
۸	مکی	بالصلہ قصر بالصلہ . . بالصلہ بالصلہ	
۹	خلف	ترک صلہ طول ترک صلہ . تام ترک صلہ ترک صلہ	

نمبرشمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۱۰	خلاد	ترک صلہ طول ترک صلہ ادغام ناقص ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	
		ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ ج فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ۶۴	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ اظہار ترک صلہ ترک صلہ	ج۔ط۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ 〃 بالصلہ بالصلہ	د
۳	سوسی	ترک صلہ ادغام کبیر ترک صلہ ترک صلہ	
		وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○ ۶۵	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ ترک صلہ راپُر	ح۔ک۔ن۔ر
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ بالصلہ 〃 〃	د
۳	ورش	ترک صلہ ترک صلہ را باریک وقفاً مد عارض ہوجائیگا	
۴	حمزہ وجہ اول	〃 〃 را پُر تسہیل	
۵	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 حذف	
۱	نافع	فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○	تمام قراء

لے وقفاً ورش کے لئے صرف ایک وجہ طول کریں گے کیونکہ مد بدل میں تثلیث کرنے سے مد عارض میں تثلیث کا شبہ ہوگا مد عارض قوی ہے اس لئے صرف طول کرلیا جائے۔ تو بہتر ہے حمزہ کے لئے وقفاً دو وجہیں تسہیل وحذف ۱۲ اج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَاِذْ قَا لَ مُوْسٰی لِقَوْ مِہٖۤ اِنَّ اللّٰہَ یَاْ مُرُ کُمْ اَنْ تَذْ بَحُوْ ابَقَرَۃً قَا لُوْ آ اَتَتَّخِذُ نَا ھُزُ واً ط	
۱	قالون وجہ اول	فتح قصر تحقیق ترک صلہ قصر ھُزُءًا ہمزہ	
۲	۔ وجہ ثانی	۔ توسط ۔ ۔ توسط ۔ ۔	ک
۳	۔ وجہ ثالث	۔ قصر ۔ بالصلہ قصر قصر ۔ ۔	د
۴	۔ وجہ رابع	۔ توسط ۔ ۔ توسط توسط ۔ ۔	
۵	ورش وجہ اول	۔ طول ابدال ۔ طول طول ۔ ۔	
۶	۔ وجہ ثانی	تقلیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۷	دوری بصری وجہ اول	۔ قصر تحقیق راساکن ترک صلہ قصر ۔ ۔	
۸	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ اختلاس ۔ ۔ ۔ ۔	
۹	۔ وجہ ثالث	۔ توسط ۔ ۔ ساکن ۔ توسط ۔ ۔	
۱۰	۔ وجہ رابع	۔ ۔ ۔ ۔ اختلاس ۔ ۔ ۔ ۔	
۱۱	سوسی	۔ قصر ابدال ۔ ساکن ۔ قصر ۔ ۔	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۱۳	خلف وجہ اول	امالہ طول تحقیق ترک صلہ ترک سکتہ طول هُزَا (نقل)	ق وجہ اول
۱۴	〃 وجہ ثانی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 هُزُوَا (ابدال بالواو)	ق وجہ ثانی
۱۵	〃 وجہ ثالث	〃 〃 〃 〃 سکتہ 〃 هُزَا نقل	
۱۶	〃 وجہ رابع	〃 〃 〃 〃 〃 〃 هُزُوَا ابدال بالواو	
۱۷	کسائی	〃 توسط 〃 〃 〃 توسط هُزُءَا ہمزہ	
		قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۶۷	
۱	قالون	تحقیق	د.ک.ض.ن.ح.وجہ اول.ق.ر
۲	ورش	نقل	
۳	خلف وجہ ثانی	سکتہ	
		قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ط	
۱	نافع	ادغام ناقص	د۔ح۔ن۔ق۔ر
۲	خلف	〃 تام	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		عَوَانٌ مُبَيْنَ ذٰلِکَ فَا فْعَلُوْ امَا تُؤْ مَرُوْنَ ۶۸	
۱	قالون	تحقیق	د۔ط۔ک۔ن۔ر
۲	ورش	ابدال	ی(ف وقفاً)
		قَا لُوا ادْ عُ.... قَا لَ اِنَّہٗ یَقُوْ لُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآ ءُ فَا قِعٌ لَّوْ نُھَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۶۹	
۱	قالون	توسط	د۔ح۔ک۔ن۔ر
۲	ورش	طول	ف
		قَا لُو اادْ عُ لَنَا..... اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَہَ عَلَیْنَا وَ اِنَّآ اِنْ شَآ ءَ اللّٰہُ لَمُھْتَدُوْنَ ۷۰	
۱	قالون	فتح توسط	د۔ح۔ل۔ن۔ر
۲	ورش	، توسط	
۳	ابن ذکوان	امالہ توسط	
۴	حمزہ	، طول	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		قَالَ اِنَّهٗ ..... تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ج مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ط	
۱	قالون	راپُر تحقیق	د۔ح۔ک۔ن(ق وجہ اول.ر)
۲	ورش	راباریک نقل	
۳	خلف	راپُر سکتہ	ق وجہ ثانی
		قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ۱؎	
۱	قالون	تحقیق تحقیق	د۔ط۔ک۔ن(ق وجہ اول)ر
۲	ورش وجہ اول	نقل قصر 〃	
۳	〃 وجہ ثانی	〃 توسط 〃	
۴	〃 وجہ ثالث	〃 طول 〃	
۵	سوسی	تحقیق ابدال	
۶	خلف	سکتہ تحقیق	ق وجہ ثانی

۱؎ وقفاً سبھی قراء راباریک پڑھتے ہیں وصلاً صرف ورش باریک پڑھتے ہیں ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فادّٰ رَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۲	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ — تحقیق ترک صلہ — ترک صلہ	ج۔ط۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	، وجہ ثانی	بالصلہ — ، بالصلہ — بالصلہ	د
۳	سوسی	ترک صلہ — ابدال ترک صلہ — ترک صلہ	
		فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۷۳	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ — فتح — ترک صلہ قصر ترک صلہ	ک۔ن
۲	، وجہ ثانی	، — ، — صلہ مع القصر ، بالصلہ	
۳	، وجہ ثالث	، — ، — ، مع التوسط ، ،	
۴	ورش وجہ اول	، — ، — ، مع الطول ، ترک صلہ	
۵	، وجہ ثانی	، — ، — ، ، طول ،	
۶	، وجہ ثالث	، — تقلیل — ، ، توسط ،	
۷	، وجہ رابع	، — ، — ، ، طول ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۸	مکی	بالصلہ فتح صلہ مع القصر قصر بالصلہ	
۹	بصری	ترک صلہ تقلیل ترک صلہ ۔ ترک صلہ	
۱۰	خلف وجہ اول	۔ امالہ ترک سکتہ ۔ ۔	ق۔ر
۱۱	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ سکتہ ۔ ۔	
		ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ط	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ اظہار ہا ساکن تحقیق فتح	ط
۲	۔ وجہ ثانی	بالصلہ ۔ ۔ ۔ ۔	
۳	ورش	ترک صلہ ۔ ہا مکسور نقل ۔	
۴	مکی	بالصلہ ۔ ۔ تحقیق ۔	
۵	سوسی	ترک صلہ ادغام ہا ساکن ۔ ۔	
۶	شامی	۔ اظہار ہا مکسور ۔ ۔	ن۔ض وجہ اول۔ق
۷	خلف وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ سکتہ ۔	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۸	کسائی	ہا ساکن ترک سکتہ امالہ بالحرکت	
		وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَا رَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَ نْهٰرُ ط	
۱	قالون	تحقیق	د۔ح۔ک۔ن۔ر
۲	ورش	نقل	حمزہ وجہ اول
۳	حمزہ وجہ ثانی	سکتہ	
		وَاِنَّ مِنْهَا.... اَلْمَاءُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَا فِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۷۴	
۱	قالون	توسط تا سے تَعْمَلُوْنَ	ح۔ک۔ن۔ر
۲	ورش	طول " "	ف
۳	مکی	توسط یا سے يَعْمَلُوْنَ	
		اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْ مِنُوْ الَكُمْ وَقَدْ كَا نَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ.... مَا عَقَلُوْ هُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵	
۱	قالون وجہ اول	ادغام ناقص تحقیق ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ح۔ک۔ن۔ق۔ر
۲	وجہ ثانی	" " بالصلہ بالصلہ " بالصلہ	

ل وقفاً امام حمزہ کے لئے دو وجہیں نقل۔ سکتہ ہونگی ۱۲ ج

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	ورش	ادغام ناقص ، ابدال ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	
۴	مکی	، ، تحقیق بالصلہ بالصلہ بالصلہ بالصلہ بالصلہ	
۵	خلف	، تام ، ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	
		وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج	
۱	قالون وجہ اول	قصر قصر قصر	د۔ط۔وجہ اول
۲	، وجہ ثانی	، توسط ،	ط وجہ ثانی.ک.ن.ر
۳	ورش وجہ اول	، طول ،	ف
۴	، وجہ ثانی	توسط ، توسط	
۵	، وجہ ثالث	طول ، طول	
		وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ ... عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ط وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	، توسط ، ، ، ،	ط وجہ ثانی ک.ن.ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	وجہ ثالث ،	صلہ مع القصر قصر بالصلہ بالصلہ بالصلہ صلہ مع القصر قصر	د
۴	رابع ،	مع التوسط توسط ، ، ، ، مع التوسط توسط	
۵	ورش	مع الطّول طول ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ مع لطّول طول	
۶	خلف وجہ اول	ترک صلہ سکتہ ، ، ، ، ، ترک سکتہ	ق
۷	وجہ ثانی ،	سکتہ ، ، ، ، ، سکتہ	
		اَ وَ لَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّ وْنَ وَمَا یُعلِنُوْنَ ۝۷۷	
۱	قالون	اظہار راپُر	د۔ط۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	ورش	، راباریک	
۳	سوسی	ادغام راپُر	
		وَ مِنْھُمْ اُمِیُّوْ نَ لَا یَعْلَمُوْ نَ الْکِتٰبَ اِلَّآ اَمَا نِیَّ وَ اِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ۝۷۸	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر ترک صلہ	ط۔وجہ اول۔ی
۲	وجہ ثانی ،	، ، توسط ، ،	ط وجہ ثانی۔ک۔ن۔ر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	〃 وجہ ثالث	صلہ مع القصر　بالصلہ قصر　قصر　صلہ مع القصر	د
۴	〃 وجہ رابع	〃 التوسط　〃 توسط　توسط　〃 مع التوسط	
۵	ورش	〃 الطول　〃 طول　طول　〃 مع الطول	
۶	خلف وجہ اول	ترک صلہ ترک سکتہ　〃　ترک صلہ ترک سکتہ	ق وجہ اول
۷	خلف وجہ ثانی	سکتہ　〃　〃　سکتہ	
		فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ......... ثَمَناً قَلِيْلاً ط	
۱	قالون وجہ اول	اظہار　ترک صلہ	ج.ط.ک.ن.ف.ر
۲	〃 وجہ ثانی	〃　بالصلہ	د
۳	سوسی	ادغام　ترک صلہ	
		فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۷۹	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ　تحقیق　ترک صلہ　ترک صلہ	ح.ک.ن.ض.وجہ اول.ق.ر
۲	〃 وجہ ثانی	بالصلہ　〃　بالصلہ　بالصلہ	د

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	ورش	ترک صلہ نقل ترک صلہ ترک صلہ	
۴	خلف وجہ ثانی	، ، سکتہ ،	
		وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط	
۱	قالون وجہ اول	قصر ترک امالہ	د۔ط۔وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	توسط ،	ط۔وجہ ثانی۔ک۔ن
۳	ورش	طول ،	ف
۴	کسائی	توسط امالہ بالحرکت	
		قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق ادغام ترک صلہ ادغام ناقص قصر	ط وجہ اول۔ی
۲	، وجہ ثانی	، ، ، ، توسط	ط وجہ ثانی ک۔ص۔ر
۳	، وجہ ثالث	، ، بالصلہ ، قصر	
۴	، وجہ رابع	، ، ، ، توسط	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۵	ورش	نقل ، ترک صلہ ادغام ناقص طول	
۶	مکی	تحقیق اظہار بالصلہ ، قصر	
۷	حفص	، ، ترک صلہ ، توسط	
۸	خلف وجہ اول	ترک سکتہ ادغام ، ادغام تام طول	
۹	، وجہ ثانی	سکتہ ، ، ، ، ،	
۱۰	خلاد	ترک صلہ ، ، ناقص ، ،	
		بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّ اَحَا طَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّا رِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۸۱	
۱	قالون وجہ اول	فتح ادغام ناقص خطِیْئٰتُہٗ (جمع) توسط ترک امالہ ترک صلہ	
۲	، وجہ ثانی	، ، ، ، ، بالصلہ	
۳	ورش وجہ اول	، ، طول مع القصر طول تقلیل ترک صلہ	
۴	، وجہ ثانی	، ، مع الطول ، ، ،	
۵	، وجہ ثالث	تقلیل ، مع التوسط ، ، ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۶	، وجہ رابع	تقلیل ادغام ناقص ، مع الطول طول تقلیل ترک صلہ	
۷	مکی	فتح ، خَطِیْٓئَتُہٗ واحد توسط توسط توسط ترک امالہ بالصلہ	
۸	بصری	، ، ، ، ، ، امالہ ترک صلہ	
۹	شامی	، ، ، ، ، ، ترک امالہ ،	ن
۱۰	خلف	امالہ ادغام تام ، ، طول طول ، ،	
۱۱	خلاد	، ناقص ، ، ، ، ، ،	
۱۲	ابوالحارث	، ، ، ، ، توسط توسط ، ،	
۱۳	دوری علی	، ، ، ، ، ، ، امالہ ،	
		وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۸۲	
۱	قالون وجہ اول	قصر توسط ترک صلہ	ح۔ک۔ن۔ر
۲	، وجہ ثانی	، ، بالصلہ	د

۱ وقفاً امام کسائی کے لئے امالہ بالحرکت ہوگا ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۳	ورش وجہ اول	قصر طول ترک صلہ	ف
۴	، وجہ ثانی	توسط ، ،	
۵	، وجہ ثالث	طول ، ،	
		وَ اِذْ اَخَذْ نَا مِیْثَا قَ بَنِیْ اِسْرَآ ئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْ نَ اِلَّا اللّٰہَ قف	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق قصر توسط اظہار تاسے	
۲	، وجہ ثانی	توسط ، ، ،	
۳	ورش	نقل طول طول ، ، ،	
۴	مکی	تحقیق قصر توسط ، یاسے	
۵	دوری بصری وجہ اول	، ، ، ، تاسے	
۶	، وجہ ثانی	، توسط ، ، ،	ک۔ن
۷	سوسی	، قصر ، ادغام ، ،	ق
۸	خلف وجہ اول	، ترک سکتہ طول طول اظہار یاسے	
۹	خلف وجہ ثانی	سکتہ ، ، ، ،	
۱۰	کسائی	ترک سکتہ توسط توسط ، ، ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَبِا لۡوَ..اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡيَتٰمٰی.... لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط	
۱	قالون	ادغام ناقص ترک اماله ترک اماله ترک اماله ، ادغام ناقص لام باریک قصر	د۔ک۔ن۔ر
۲	ورش وجہ اول	، ، ، ، ، ، لام پُر ،	
۳	، وجہ ثانی	، ، ، ، ، طول	
۴	، وجہ ثالث	، تقلیل تقلیل ، ، ، ، توسط	
۵	، وجہ رابع	، ، فتح ، ، ، ، طول	
۶	دوری بصری	، ، فتح اماله ، ، لام باریک	
۷	سوسی	، ، ، فتح ، ، ،	
۸	خلف	ادغام تام اماله اماله ، حَسَنًا وَّ ادغام تام ،	
۹	خلاد	، ناقص ، ، ، ، ادغام ناقص ،	ر
		ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۸۳	
۱	قالون وجہ اول	ترک صله ترک صله ترک صله	ح.ک.ن.ق.ر (ض وجہ اول)

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	، وجہ ثانی	صلہ مع القصر بالصلہ بالصلہ	د
۳	، وجہ ثالث	مع التوسط ، ، ،	
۴	ورش	، مع الطّول ترک صلہ ترک صلہ	
۵	خلف وجہ ثانی	سکتہ ، ،	
		وَاِذْ اَخَذْ نَا مِیْثَا قَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآ ءَ کُمْ وَ لَاتُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِنْ دِیَا رِ کُمْ ثُمَّ اَقْرَ رْ تُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٨٤	
۱	قالون وجہ اول	تحقیق ترک صلہ توسط ترک صلہ ترک صلہ فتح ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	ک۔ن۔س
۲	، وجہ ثانی	، بالصلہ ، بالصلہ بالصلہ ، بالصلہ بالصلہ بالصلہ	د
۳	ورش	نقل ترک صلہ طول ترک صلہ ترک صلہ تقلیل ترک صلہ ترک صلہ ترک صلہ	
۴	بصری	تحقیق ، توسط ، ، امالہ ، ، ،	ت
۵	خلف وجہ اول	ترک سکتہ ، طول ، ، فتح ، ، ،	ق
۶	، وجہ ثانی	سکتہ ، ، ، ، ، ، ، ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		ثُمَّ اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ	
۱	قالون وجہ اول	ترک صلہ قصر توسط ترک صلہ ترک صلہ فتح	
۲	، وجہ ثانی	، توسط ، ، ، ،	ک۔ن۔س
۳	، وجہ ثالث	بالصلہ قصر ، بالصلہ بالصلہ ،	د
۴	، وجہ رابع	، توسط ، ، ، ،	
۵	ورش	ترک صلہ طول طول ترک صلہ ترک صلہ تقلیل	ی
۶	دوری بصری وجہ اول	، قصر توسط ، ، امالہ	
۷	، وجہ ثانی	، توسط ، ، ، ،	ت
۸	حمزہ	، طول طول ، ، فتح	
		تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	
۱	قالون وجہ اول	ظا[1] مشدد ترک صلہ تحقیق	ح۔ک

[1] جیسے تَظَّھَرُوْن ۱۲ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	، وجہ ثانی	، بالصلہ	و
۳	ورش	، ترک صلہ نقل	
۴	عاصم	ظامخفف ، تحقیق	ر
۵	خلف	، عَلَیْهُمْ ہا مضموم سکتہ	ق وجہ ثانی
۶	خلاد وجہ اول	، ، ترک سکتہ	
		وَ اِنْ یَّاْتُوْ کُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط	
۱	قالون وجہ اول	ادغام ناقص تحقیق ترک صلہ (اُسٰرٰی فتح) ترک صلہ ہا ساکن ترک صلہ	
۲	، وجہ ثانی	، ، ، بالصلہ قصر ، ، بالصلہ ، بالصلہ	
۳	، وجہ ثالث	، ، ، ، توسط ، ، ،	
۴	ورش	، ، ابدال ، طول ، تقلیل ، ترک صلہ ہا مضموم صلہ طول	
۵	مکی	، ، تحقیق بالصلہ ، فتح تفٰدُوْهُمْ بالصلہ ، بالصلہ	

۱؎ تفٰدُوْهُمْ سے تُفْدُوْهُمْ ۱۲ ج قادری

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۶	دوری بصری	ادغام ناقص ۔ تحقیق ترک صلہ ۔ امالہ ۔ ترک صلہ ہاساکن ترک صلہ	
۷	سوسی	۔ ۔ ابدال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۸	شامی	۔ ۔ تحقیق ۔ ۔ فتح ۔ ۔ ہامضموم ۔	
۹	عاصم	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تُفٰدُوْ ھُمْ ۔ ۔ ۔	
۱۰	خلف وجہ اول	۔ تام ۔ ترک سکتہ اَسْرٰیٰ امالہ تَفْدُوْھُمْ ۔ ۔ ۔	
۱۱	وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ سکتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۱۲	خلاد	۔ ناقص ۔ ترک سکتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۱۳	کسائی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تُفٰدُوْ ھُمْ ۔ ہاساکن ۔	
		اَفَتُؤْ مِنُوْ نَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج	
۱	قالون	تحقیق	د۔ط۔ک۔ن۔ف۔ر
۲	ورش	ابدال	ی

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت					شرکاء
		فَمَا جَزَ آ ءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْ یٌ فِی الْحَیٰو ةِ الدُّ نْیَا .... اِلٰیٓ اَشَدِّ الْعَذَابِ ط					
۱	قالون وجہ اول	توسط	ادغام ناقص	ترک صلہ	فتح	قصر	
۲	، وجہ ثانی	،	،	،	،	توسط	ک۔ن
۳	، وجہ ثالث	،	،	صلہ مع القصر	،	قصر	د
۴	، وجہ رابع	،	،	، مع التوسط	،	توسط	
۵	ورش وجہ اول	طول	،	، مع الطول	،	طول	
۶	، وجہ ثانی	،	،	،	تقلیل	،	ی
۷	دوری بصری وجہ اول	توسط	،	ترک صلہ	،	قصر	
۸	، وجہ ثانی	،	،	،	،	توسط	
۹	خلف وجہ اول	طول	ادغام تام	تحقیق یعنی ترک سکتہ	امالہ	طول	
۱۰	، وجہ ثانی	،	،	سکتہ	،	،	
۱۱	خلاد	،	ادغام ناقص	ترک سکتہ	،	،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۱۲	کسائی	توسط ، امالہ توسط	
		وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۸۵	
۱	نافع	یاسے	د ۔ ص
۲	بصری	تاسے	ک ۔ ع ۔ ف ۔ ر
		اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا بِالۡاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ۝۸۶	
۱	قالون وجہ اول	توسط فتح تحقیق راپُر ترک صلہ	ک ۔ ن
۲	، وجہ ثانی	، ، ، ، بالصلہ	د
۳	ورش وجہ اول	طول ، نقل قصر راباریک ترک صلہ	
۴	، وجہ ثانی	، ، ، طول ، ،	
۵	، وجہ ثالث	، تقلیل ، توسط ، ،	
۶	، وجہ رابع	، ، ، طول ، ،	
۷	بصری	توسط ، تحقیق راپُر ، ،	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۸	خلف	طول امالہ سکتہ . . .	ق وجہ اول
۹	خلاد وجہ ثانی	. . ترک سکتہ . . .	
۱۰	کسائی	توسط	

یہاں تک جمع وقفی نصف پارہ تک پورا ہوا اسکے بعد برائے طلبہ قراءت سبعہ مشق ترتیل کے لئے چند آیات تحریر ہیں۔ طلبہ اس سے فائدہ حاصل کریں

اللہ اکبر

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت					شرکاء
		(بطریقہ جمع وقفی)(مختلف آیتیں)					
		برائے مشق ترتیل طلبہ درجہ قراءت سبعہ					
		قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ .... بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ○					
۱	قالون	لِجِبْرِیْلَ	ترک صلہ	ادغام ناقص	ترک امالہ	تحقیق	شامی۔حفص
۲	ورش	۔	۔	۔	تقلیل	ابدال	
۳	مکی	لِجَبْرِیْلَ	بالصلہ	۔	ترک امالہ	تحقیق	
۴	دوری بصری	لِجِبْرِیْلَ	ترک صلہ	۔	امالہ	۔	
۵	سوسی	۔	۔	۔	۔	ابدال	
۶	شعبہ	لِجَبْرَئِلَ	۔	۔	۔	تحقیق	
۷	خلف	لِجَبْرَئِیْلَ	۔	ادغام تام	۔	ابدال	
۸	خلاد	۔	۔	ادغام ناقص	۔	۔	
۹	کسائی	۔	۔	۔	۔	تحقیق	

نمبر شمار	اسماءے قراء	آیت	شرکاء
		مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○	
۱	قالون	توسط ۔ وَمِيْكَآئِيْلَ توسط فتح	
۲	ورش	طول ۔ ۔ طول تقلیل	
۳	مکی	توسط وَجَبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ توسط فتح	
۴	بصری	۔ وَجِبْرِيْلَ وَمِكٰلَ امالہ کبریٰ	
۵	شامی	۔ ۔ وَمِيْكَآئِيْلَ توسط فتح	
۶	شعبہ	۔ وَجَبْرَئِلَ ۔ ۔ ۔	
۷	حفص	۔ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ ۔	
۸	حمزہ	طول وَجَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ طول ۔	
۹	ابوالحارث	توسط ۔ ۔ توسط ۔	
۱۰	دوری علی	۔ ۔ ۔ ۔ امالہ کبریٰ	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت				شرکاء
		یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○				
۱	قالون وجہ اول	قصر	ترک صلہ	اظہار	قصر	دوری بصری وجہ اول
۲	〃 وجہ ثانی	توسط	〃	〃	〃	دوری بصری وجہ ثانی۔شامی۔عاصم۔کسائی
۳	〃 ثالث	قصر	صلہ بالقصر	〃	〃	مکی
۴	〃 وجہ رابع	توسط	〃 بالتوسط	〃	〃	
۵	ورش وجہ اول	طول	〃 بالطول	〃	توسط	
۶	〃 وجہ ثانی	〃	〃	〃	طول	
۷	سوسی	قصر	ترک سکتہ	ادغام	قصر	
۸	خلف وجہ اول	طول	ترک سکتہ	اظہار	سکتہ	خلاد وجہ ثانی
۹	〃 وجہ ثانی	طول	〃 سکتہ	〃	〃	
۱۰	خلاد وجہ اول	〃	ترک سکتہ	〃	ترک سکتہ	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت		شرکاء
		یَوْمَ تَرَوْنَهَا... عَمَّآ اَرْضَعَتْ... وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى..... شَدِيْدٌ ○		
۱	قالون وجہ اول	قصر	ترک امالہ اظہار فتح ترک صلہ فتح	
۲	〃 وجہ ثانی	توسط	〃 〃 〃 〃 〃	شامی۔عاصم
۳	〃 وجہ ثالث	قصر	〃 〃 〃 بالصلہ 〃	مکی
۴	〃 وجہ رابع	قصر	〃 〃 〃 〃 〃	
۵	ورش	طول	〃 〃 تقلیل ترک صلہ تقلیل	
۶	دوری بصری وجہ اول	قصر	〃 〃 امالہ کبریٰ 〃 امالہ کبریٰ	
۷	〃 وجہ ثانی	توسط	〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۸	سوسی وجہ اول	قصر	〃 ادغام کبیر 〃 〃 〃	
۹	〃 وجہ ثانی	〃	امالہ بالحرکت 〃 〃 〃 〃	
۱۰	حمزہ	طول	ترک امالہ اظہار سَکْرٰے بالامالہ 〃 بِسَکْرٰے بالامالہ	
۱۱	کسائی	توسط	〃 〃 〃 〃 〃 〃	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّ عَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی وَ لَلْاٰخِرَ ةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُ وْلٰی ○	
۱	قالون	فتح فتح فتح تحقیق راپر راپر تحقیق فتح	مکی۔شامی۔عاصم
۲	ورش وجہ اول	تقلیل تقلیل تقلیل نقل بالقصر راباریک راباریک نقل بالقصر تقلیل	
۳	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ بالتوسط ۔ ۔ بالتوسط ۔	
۴	۔ وجہ ثالث	۔ ۔ ۔ بالطول ۔ ۔ بالطول ۔	
۵	بصری	۔ ۔ ۔ ۔ تحقیق راپر راپر تحقیق ۔	
۶	خلف وجہ اول	امالہ فتح امالہ سکتہ ۔ ۔ سکتہ امالہ	
۷	۔ وجہ ثانی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نقل امالہ	خلادوجہ اول
۸	خلادوجہ ثانی	۔ ۔ ترک سکتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۹	کسائی	۔ امالہ ۔ ۔ ۔ ۔ تحقیق	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
		اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَةُ ۝	
۱	قالون وجہ اول	قصر فتح فتح	مکی
۲	۔ وجہ ثانی	توسط فتح ۔	شامی حفص۔ابن ذکوان وجہ اول
۳	ورش	طول تقلیل ۔	
۴	دوری بصری وجہ اول	قصر امالہ ۔	سوسی
۵	۔ وجہ ثانی	توسط ۔ ۔	ابن ذکوان وجہ ثانی شعبہ
۶	حمزہ	طول ۔ ۔	
۷	کسائی	توسط ۔ امالہ بالحرکت	
		وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝	
۱	قالون وجہ اول	میم مخفف ادغام ناقص سین مکسور قصر	مکی دوری بصری وجہ اول سوسی
۲	۔ وجہ ثانی	میم ۔ ۔ توسط	دوری بصری وجہ ثانی
۳	ورش	میم ۔ ۔ طول	

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۴	شامی	میم مشدد ، سین مفتوح توسط	
۵	عاصم	میم مخفف ، ، ، ،	
۶	خلف	میم مشدد ادغام تام ، ، طول	
۷	خلاد	، ، ، ناقص ، ، ،	
۸	کسائی	، ، ، سین مکسور توسط	
		قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ ○	
۱	قالون	تحقیق فتح فتح فتح	(مکی. سوسی. شامی. عاصم. کسائی. خلف وجہ اول. خلاد)
۲	ورش	نقل ، ، ،	
۳	دوری بصری	تحقیق امالہ کبریٰ امالہ کبریٰ امالہ کبریٰ	
۴	خلف وجہ ثانی	سکتہ فتح فتح فتح	
		مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○	
۱	نافع	فتح فتح	مکی دوری بصری کے علاوہ سب شریک

نمبر شمار	اسمائے قراء	آیت	شرکاء
۲	مکی	فتح فتح تکبیر (ختم سورت پر)	
۳	دوری بصری	امالہ کبریٰ امالہ کبریٰ	

صَدَقَ اللّٰہ العَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلَہ النَّبِیِّ الکَرِیْم

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّا ھِدِیْنَ وَالشّٰاکِرِیْنَ

وَالحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ

احقر

احمد جمال القادری الاعظمی

خادم القراء ت

جا معہ امجدیہ گھو سی مئو .یو .پی

۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

مطابق

۲۹/ اپریل ۲۰۰۷ء بروز یکشنبہ

فضیلۃ الشیخ حضرت استاذ گرامی (مصنف) کے مختصر حالات زندگی

ازقلم۔ قاری مقری محمد مقصود عالم نعیمی جمالی شیخ القراءت جامعہ مدینۃ العلوم شہر چورو راجستھان

آپ کا اسم گرامی احمد جمال القادری ہے ضلع (اعظم گڈھ) مئو کے مشہور و معروف قصبہ گھوسی میں ایک عالم کے گھر ۲۸ نومبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ بروز اتوار پیدا ہوئے، آپ کے والد گرامی کا نام مولانا محمد فاروق (علیہ الرحمۃ) ہے جو حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے چہیتے شاگرد تھے۔ ابتدائی تعلیم دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی ہی میں ہوئی اور اس کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عالم اسلام کی مشہور و معروف درسگاہ عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخل ہوئے اور وہاں پر تقریباً ساڑھے تین سال رہ کر ۱۳۸۹ھ میں سند فراغت و دستار فضیلت سے نوازے گئے پھر مدرسہ تجوید الفرقان شہر لکھنؤ میں مجو د اعظم حضرت قاری محب الدین احمد ابن ضیاء علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں پہنچے جہاں آپ نے قراءت کی مکمل تعلیم یعنی روایت حفص علیہ الرحمۃ والرضوان وقراءت سبعہ وقراءت عشرہ کبیر کی اور معیاری سند فراغت سے نوازے گئے۔ قراءت کی تکمیل کے بعد حضرت اپنے استاذ محترم و پیر مرشد حضور حافظ مِلّت محدّث مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان، بانی الجامعۃ الاشرفیہ) کے فرمان کے مطابق جامعہ حنفیہ شاہی چبوترہ شہر امروہہ میں منصب تدریس قرآن پر فائز ہوئے اور علم وفن کے بے بہا جواہر پارے طلبہ پر نچھاور کئے یہ استاذ گرامی کا فیضان ہی تھا کہ دنیائے سنّیت کو سبعہ عشرہ کے قاری دستیاب ہونے لگے جبکہ اس دیار میں سنّی قراء کا مِلنا امر محال تھا چنانچہ قرب وجوار اور دور دراز سے سیکڑوں طلبہ علمی پیاس بجھا کر درس قرآن کی محفلیں سنوارنے لگے آپ کے بے شمار تلامذہ ہیں جن میں سے اکثر نے علم کے اعتبار سے بڑی شہرتیں حاصل کیں اور جنکی علمی تصانیف عوام وخواص میں بیحد مقبول ہیں۔ حضرت استاذ گرامی کی قلبی طہارت اور علمی لیاقت کا شہرہ بہت کم عرصہ میں دور دور تک ہوگیا، اسی وجہ سے جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے اراکین کے پیہم اصرار اور مسلسل مجبور کرنے پر حضرت نے جامعہ حنفیہ شاہی چبوترہ شہر امروہہ کو خیرآباد کہکر مرکز اہلسنت جامعہ نعیمیہ شہر مرادآباد تشریف لائے اور وہاں اٹھارہ برس مکمل درس وتدریس میں مصروف رہے اور یہیں پر آپ نے جامع التجوید حاشیہ معرفۃ التجوید اور جمال القراءت حاشیہ جامع القراءت اور حاشیہ لمعات شمسیہ (فوائد مکیہ) تصنیف کیں اور یہیں پر حضور سیدی استاذی خیر الاتقیاء حضرت علامہ مولانا

الحاج محمد مبین الدین فاروقی علیہ الرحمہ والرضوان نے خلافت سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ سے اور حضور شیخ المشائخ رئیس الاتقیاء سیدی وسندی ومرشدی حضرت علامہ الحاج مفتی سید مختار اشرف علیہ الرحمہ والرضوان نے سلسلۂ قادریہ چشتیہ اشرفیہ سے نوازا یعنی استاذ گرامی حضرت قاری احمد جمال قادری اعظمی سلسلۂ رضویہ اشرفیہ کے مجمع البحرین ہیں پھر وطن یاد آیا تو مرادآباد چھوڑ کر وطن چلے آئے اب اپنے وطن ہی میں ماہ جون ۱۹۹۸ء سے طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں شیخ التجوید کے منصب پر فائز ہیں اور یہاں پر عزیز التجوید حاشیہ مصباح التجوید حاشیہ کاشف الابھام۔ عزیز القاری (آسان کورس قراءت سبعہ) تصنیف کی اور مزید اس فن پر کتابیں تحریر فرمارہے ہیں ۔یعنی کتاب الحق فی اجرائے روایت حفص۔ جامع الرسم۔ حاشیہ معرفۃ الرسوم۔

آپ کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے تاہم مشہور شاگرد یہ ہیں:

احقر راقم السطور مقصود عالم اشرفی نعیمی جمالی خادم القراءت جامعہ مدینۃ العلوم چورو راجستھان

قاری مولانا عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی علیہ الرحمۃ تلسی پور گونڈہ

قاری مولانا نوشاد عالم خاں مصباحی غازیپوری، خطیب رضا جامع مسجد افریقہ

قاری مولانا غلام فرید گجراتی صاحب ، ،

قاری حافظ محمد عیسیٰ صاحب خطیب برطانیہ

قاری حافظ عبدالحمید گجراتی صاحب ، ،

قاری مولانا اسرار الحق صاحب ، ،

قاری مسعود رضا صاحب نعیمی ، امریکہ

قاری حافظ زاہد علی نعیمی مرادآبادی ، سعودیہ عربیہ

قاری مولانا سید انور میاں چشتی مہتمم الجامعۃ الصمدیہ، پھپھوند شریف، اٹاوہ

قاری مولانا صغیر احمد صاحب جوکھنپوری مہتمم وبانی الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف

قاری مولانا مختار احمد صاحب رضوی، پرنسپل بحرالعلوم بہیڑی بریلی شریف

قاری حافظ حامد علی رضوی، سابق شیخ التجوید منظر اسلام بریلی شریف

قاری مظاہر حسین رضوی خطیب مسجد گنفور (اے۔ پی)

قاری مفتی مرتضیٰ حسن خاں رضوی، شیخ التجوید و مفتی الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد

قاری حافظ محمد رفیق صاحب رضوی شیخ التجوید جامعہ نعیمیہ مراد آباد۔ یوپی

قاری حافظ گلزار حسین صاحب استاذ شعبۂ حفظ جامعہ نعیمیہ مراد آباد

قاری مولانا زاہد علی سلامی صاحب استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

قاری مولانا محمد اکرام کانپوری صاحب شیخ التجوید دار العلوم اسحاقیہ جودھپور

قاری مولانا یٰسین صاحب اشرفی نعیمی استاذ شعبۂ درس نظامی جامعہ نعیمہ مراد آباد

قاری مولانا عرفان احمد کانپوری صاحب منیجر عربی اسکول گھاٹم پور کانپور

قاری مولانا لئیق احمد صاحب سابق شیخ التجوید جامع اشرف کچھوچھہ شریف

قاری حافظ جمشید عالم اشرفی صاحب شیخ التجوید الجامعۃ الاحمدیہ، قنوج

قاری غلام مصطفےٰ صاحب شیخ التجوید مدرسہ فیض اکبری لونی شریف گجرات

قاری مولانا مفتی ولی محمد صاحب خطیب جامع مسجد باسنی ناگور شریف

قاری مولانا شاہد حسین پرنسپل جامعہ حنفیہ شاہی چبوترہ امروہہ

قاری حافظ عبد الحکیم صاحب شیخ التجوید جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

قاری مولانا محمد عرفان صاحب لطیفی شیخ التجوید اجمل العلوم سنبھل مراد آباد

قاری مولانا راشد علی رضوی صاحب شیخ التجوید مدرسہ خلیل العلوم نخاسہ سنبھل

قاری حافظ سمیع اللہ خاں صاحب شیخ التجوید دار العلوم قادریہ امروہہ

قاری حافظ محمد یوسف صاحب نعیمی شیخ التجوید مدرسہ حنفیہ امروہہ

قاری حافظ اصاغر حسین صاحب منیجر مکتبہ قادریہ امروہہ

قاری حافظ اصغر حسین صاحب شیخ التجوید مدرسہ اسلامیہ ترکیہ ہریانہ جویا امروہہ

قاری حافظ محمد شریف صاحب شیخ التجوید بدر العلوم جسپور (نینی تال)

قاری حافظ محفوظ احمد صاحب شیخ التجوید جویا امروہہ

قاری حافظ عرفان احمد صاحب رضوی شیخ التجوید مدرسہ رضویہ جویا

قاری حافظ محمد شعیب رضا صاحب ایم۔ پی۔ شیخ التجوید مرکز اسلامی دہلی

قاری حافظ عبدالسبحان صاحب رضوی سابق شیخ التجوید جامعہ نظام الدین دہلی

قاری حافظ رئیس احمد صاحب کانپوری کانپور

قاری حافظ عبدالقدوس صاحب نظامی، شیخ التجوید دارالعلوم بھوپال

قاری حافظ رضاء الدین جمالی شیخ التجوید جامعہ غوثیہ جمشید پور

قاری ڈاکٹر مظہر مقصود صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بنارس

قاری حافظ محمد رئیس جمالی صاحب شیخ التجوید مرکزی دارالحفظ والقراءت (مدرسہ فیضان مصطفیٰ) لکھنؤ

قاری حافظ طاہر حسین صاحب نائب

قاری حافظ اکبر علی صاحب شیخ التجوید الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد

قاری شان محمد صاحب نعیمی نائب شیخ التجوید مدرسہ مدینۃ العلوم چورو راجستھان

قاری مولانا عبدالحق نعیمی کشمیری۔ قاری مولانا نعمان جمالی کشمیری مہتمم الجامعۃ النعمانیہ راجوری کشمیر

قاری مولانا انور علی صاحب شیخ التجوید دارالعلوم مصطفائیہ، گجرات

قاری اکرام الحق صاحب شیخ التجوید دارالعلوم قادریہ کرناٹک

قاری مولانا نصیر الدین صاحب شیخ التجوید مدرسہ برکات العلوم جہانگیر گنج امبیڈکر نگر

قاری مولانا افسر علی صاحب شیخ التجوید مدرسہ اشرف العلوم کیمری

قاری مولانا محمد اشرف نعیمی صاحب نائب شیخ التجوید جامعہ نعیمہ مرادآباد

قاری مولانا مشتاق احمد صاحب استاذ جامعہ گلشن بغداد رامپور

قاری مولانا راشد علی صاحب رضوی، راشد کتابت سینٹر مرادآباد

قاری مولانا زاہد علی صاحب سابق پرنسپل دارالعلوم قادریہ کریم نگر حیدرآباد

قاری مولانا رئیس احمد خانصاحب شیخ التجوید مدرسہ غوثیہ ممبئی

قاری مولانا سرفراز احمد صاحب شیخ التجوید مدرسہ اشرفیہ چھپرہ بہار

قاری مولانا نبیل احمد صاحب نعیمی شیخ التجوید جامعہ نصیر العلوم بیر کھیڑہ مرادآباد

قاری مولانا شفیع احمد صاحب سرائے ترین سنبھل۔قاری محمد عمر خان شہر کانپور

قاری غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی نائب شیخ التجوید دار العلوم اسحاقیہ جودھپور

قاری مولانا قاضی ظہیر الدین میسوری صاحب قاضی شہر ہبلی کرناٹک

قاری مولانا مہتاب الدین صاحب دار العلوم قادریہ امروہہ

قاری مولانا نسیم احمد صاحب

قاری مولانا شبن صاحب سابق شیخ التجوید الحفاظ جامعہ نعیمیہ مرادآباد

قاری مولانا تنویر صاحب شیخ التجوید دار العلوم سری لنکا

قاری حافظ شمیم احمد صاحب جمالی سابق نائب شیخ التجوید جامعہ امجدیہ گھوسی

قاری مولانا عبد الرزاق نعیمی کشمیری راجوری کشمیر

قاری شفاء اللہ استاذ دار العلوم غوثیہ جمشید پور

قاری مولانا شعیب رضا صاحب سابق استاذ مدینۃ العلوم، چورو۔

قاری محمد ارشد قادری استاذ بدر العلوم گھوسی

قاری سہیل اشرف قادری

قاری انیس الرحمٰن جمالی شیخ التجوید دار العلوم کشمیر

قاری مولانا نجم الدین صاحب بلرام پور۔

قاری ریحان صاحب امراؤتی شیخ التجوید جامعہ امجدیہ ناگپور

قاری صلاح الدین صاحب بلرامپور، قاری اعجاز احمد صاحب غازیپور

قاری مولانا راحت علی نعیمی صاحب پرنسپل مدرسہ عزیزیہ ڈھکیہ مرادآباد

قاری مولانا آشکار احمد نعیمی صاحب شیخ التجوید جامعہ قدریہ مرادآباد

قاری غلام رسول صاحب جمالی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی

قاری محمد رفیق راجستھانی شیخ الحدیث والتجوید مدرسہ توقیر العلوم چورو راجستھان

قاری احمد رضا عارف شیخ التجوید مرکزی دار القراءت جمشید پور

قاری عالم گیر اشرف مصباحی۔

قاری کمال احمد منیجر کمال بکڈ پو گھوسی۔

قاری محمد تقی شیخ الحدیث والتجوید مدرسہ ضیاء الاسلام کلکتہ۔

قاری مولانا محمد احمد صاحب شیخ التجوید مدرسہ احسان العلوم گھوسی۔

قاری بدر الدین مصباحی شیخ التجوید دار العلوم امام احمد رضا۔ رتنا گیری۔

قاری شمس الدین شیخ التجوید دار العلوم ناگ پور۔

قاری عابد حسین جمالی شیخ التجوید دار العلوم اشرفیہ شہاب العلوم شیخانوں ضلع بدایوں شریف

قاری ابوالحیات صاحب شیخ التجوید دار العلوم سیتا مڑھی بہار

قاری انور علی امجدی شیخ التجوید دار العلوم امام عاصم مدینہ جامع مسجد حسین پور گھوسی

قاری جاوید صاحب سکندر پور۔ قاری جاوید بیکانیری۔

قاری صادق الاسلام جمالی۔ قاری شاہد کلیم۔ قاری حذیفہ صاحب شیخ التجوید دار العلوم اندور

﴿احقر﴾

محمد مقصود عالم نعیمی جمالی خادم القراءت جامعہ مدینۃ العلوم چورو راجستھان

کمپوزنگ: دانش کمپیوٹر سینٹر بڑا گاؤں (امجدی روڈ) گھوسی، مئو

﴿ملنے کے پتے﴾

قراءت اکیڈمی۔ محلہ مداپور خیریہ روڈ گھوسی۔ مئو۔ یو۔ پی۔ Mob.9936680707

کمال بکڈ پو متصل شمس العلوم گھوسی مئو۔ یو۔ پی Mob.9236359303/9335082776

دائرۃ المعارف الامجدیہ جامعہ امجدیہ گھوسی۔ مئو۔ یو۔ پی

قاری رضاء الدین صاحب جمالی جامعہ غوثیہ ذاکر نگر شہر جمشید پور جھارکھنڈ

مکتبہ اشرفیہ جامعہ نعیمیہ دیوان بازار مراد آباد یو۔ پی

المجمع الاسلامی مبارک پور ضلع اعظم گڈھ۔ یو۔ پی

فاروقیہ بکڈ پو مٹیا محل متصل جامع مسجد شہر دہلی ۶

مکتبہ نعیمیہ

اسلامی پبلشر ۴۴۷۔ ۷ سروطے والی مسجد گلی مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

انوار بکڈ پو

قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ شہر بریلی یو۔پی

جامعہ حنفیہ ضیاء القرآن بڑا چاند گنج شہر لکھنؤ

جمال القراءت اکیڈمی مدرسہ فیضان مصطفیٰ (مرکزی دار الحفظ والقراءت) کھدرا ڈالی گنج شہر لکھنؤ

﴿ قراءت اکیڈمی (گھوسی) کی مطبوعات ﴾

عزیز القاری .... قراءت سبعہ

جامع القراءت مع حاشیہ جمال القراءت .... قراءت سبعہ

حاشیہ کاشف الابہام .... قراءت سبعہ

معرفۃ التجوید مع حاشیہ جامع التجوید .... روایت حفص

لمعات شمسیہ مع حاشیہ .... روایت حفص

مصباح التجوید حاشیہ عزیز التجوید .... روایت حفص

کتاب الحق فی اجراء روایۃ الحفص (علیہ الرحمۃ) .... (زیر طبع) روایت حفص

جامع الرسم حاشیہ معرفۃ الرسوم .... (زیر طبع) روایت حفص

﴿ قراءت اکیڈمی ﴾

خیریہ روڈ مدا پور گھوسی مئو۔یو۔پی ۲۷۵۳۰۴

Mob: 9936680707